UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188954
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵۹۱۳۵ ع-ب Accession No. ۹۱۲۰

Author عبدالمجید سالک

Title بوستان سرت

This book should be returned on or before the date last marked below.

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

مفتاح کنوز اسرار الٰہی منشور لامع النور معرفت آگاہی گل گلستان طریقت ثمر شاخسار حقیقت اسم بامسمے

یعنی

بستان معرفت

شرح اردو

مثنوی مولوی روم

دفتر چہارم

تصنیف منیف تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبدالمجید صاحب افغان ساکن پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن خوبی چھپی

(باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ)

اعلان - کل حقوق تصنیف و تالیف بحق مطبع ہذا محفوظ ہیں -

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی اور اُسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہین قیمت بھی ارزاں ہی لیکن خاص اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین اُنمین بعض کتب تصوف اُردو و فارسی وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب اخلاق وتصوف اُردو	
اُردو ترجمہ غنیۃ الطالبین عربی قدیم مستند	
تصنیف غوث الاعظم حضرت شیخ سید عبدالقادر	
جیلانی رضہ کا حامل المتن اُردو ترجمہ ہی خوبی یہ	
ہی کہ ہر صفحہ مین دو کالم ہین ایک مین عربی عبارت	
اسیقدر ہی جسقدر دوسرے کالم مین اُردو ترجمہ ہی	
جدید الترجمہ اور اسقدر مقبول ہوا کہ اگرچہ ترجمہ کو	
تھوڑا زمانہ ہوا مگر دوسرا اڈیشن طبع ہوا ہی	
جس کا کاغذ وغیرہ کل امور اڈیشن اول سے	
بمرتبہا عمدہ ہین۔	۸ر ب
ایضاً۔ کاغذ زرد۔	۸ر ب
ایضاً۔ کاغذ درجہ دوم۔	۳ر ب
سیرت محمدیہ مطبوعہ غیر۔	ے ر ب
جامع الاخلاق۔ ترجمہ اخلاق جلالی۔	۵رو۹
باب دانش۔ مولفہ مولوی محمد کریم بخش۔	۲ر
ذخیرہ سعادت ترجمہ بھامنی بلاس کی پستک	
دو فصل اول و آخر کا تہذیب اخلاق مین	
مولفہ لالہ لال جی صاحب۔	ارو۹
اوقات عزیزی۔ از سید غلام حیدر خان۔	۴ر

نام کتاب	قیمت
ترجمہ عوارف المعارف۔ کامل دو جلد مین	
مترجمہ مولانا ابوالحسن فرید آبادی مرحوم۔	عہ
خزینۂ دانش۔ ہوشمندی کی تعلیم از مولوی کریم بخش	۳رو۹
معدن تہذیب۔ مصنفہ مرزا حبیب حسین صاحب	
بی۔ اے مجلد خوشنما جلد پارچہ۔	۴ر مجلد ب
مخزن الفصاحت معروف بہ مسدس آخر۔	۲ر
بحر الحقیقت۔ اصلاح نفس مین۔	۲ر
آبحیات۔ اخلاق و موعظت مین از منشی کامتا پرشاد۔	۳ر
کیمیاے حکمت۔ حصہ اول بیان شرائف علم و ادب	۲ر
تہذیب الاخلاق۔ مولفہ مولوی نجم الحق۔	ار
پیراہن یوسفی۔ اُردو ترجمہ مثنوی مولانا روم کا	
منظوم شعر بشعر اور حاشیہ پر اُردو مین حاصل مطلب	
ہر شعر کا مع فوائد تصوف کامل دو جلد مین تفصیل ذیل۔	۸ر ب
جلد اول۔ ترجمہ دفتر ۱ و ۲ و ۳۔	للعہ ب
جلد دوم۔ ترجمہ دفتر ۴ و ۵ و ۶۔	للعہ ب
اخلاق رضی۔ مصنفہ قاضی محمد رضی۔	۴ر
شجرۂ معرفت محشی منتخبات مثنوی مولانا روم	
مترجمہ سید غلام حیدر صاحب۔	عہ
شان رحمت منظوم عبرت انگیز و عجیب مضمون کی	۲ پائی

نام کتاب	قیمت
روم کا منظوم شعر بہ شعر اور حاشیہ پر اُردو مین حاصل مطلب ہر شعر کا مع فوائد تصوف کامل دو جلد مین تفصیل ذیل۔	ہے ر ب
جلد اول۔ ترجمۂ دفتر ا و ۲ و ۳۔	للعہ ر ب
جلد دوم۔ ترجمۂ دفتر ۴ و ۵ و ۶۔	للعہ ر ب
شان رحمت منظوم۔ عبرت انگیز و دلچسپ مضمون ہی۔	۶ پائی
رسالۂ شرافت۔ مؤلفہ منشی نادر حسین صاحب عزیز نگرامی۔	۵ ر ب
کنز الاسرار۔ ترجمۂ اُردو نظم مثنوی شاہ بو علی قلندر قدس سرہ ہموزن مثنوی از مولوی سید غلام حیدر خان۔	ا ر
چشمۂ فیض۔ نظم ترجمہ اُردو پندنامہ عطار کلام عارف کامل حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ از مولوی عبد الغفور خان بہادر۔	ا ر ۶ ۹
مثنوی الکلام۔ معروف بہ جواہر بے نظیر مصنفۂ حضرت محمد بے نظیر شاہ صاحب قادری۔	عہ ر ب
کشف الاسرار۔ اُردو ترجمہ می باید شنید مترجمۂ راجہ راجیسور راؤ صاحب اصغر۔	ا ر ۶ ۹
حدیقۃ الاخلاق۔ اُردو ترجمہ می باید شنید مترجمہ راجہ راجیسور راؤ صاحب اصغر۔	ا ر ب
مذاق العارفین۔ ترجمہ احیاء علوم الدین عربی ہر چہار جلد کامل در دو جلد کاغذ سفید ولایتی	عہ ۵ ر ب
گلشن سروری۔ نظم مین تہذیب و اخلاق کا بیان مولفۂ مفتی غلام سرور لاہوری۔	۲ ر ۶ ۹

نام کتاب	قیمت
اکسیر ہدایت۔ ترجمۂ اُردو کیمیاے سعادت جامع شریعت و حقیقت مترجمۂ مولوی فخر الدین احمد۔	عہ ۸ ر ب
نصیحت نامہ۔ اسم بامسمی مترجمۂ منشی دیبی پرشاد صاحب۔	۵ ر ب
ترجمۂ رشحات۔ مترجمۂ مولانا ابو الحسن فرید آبادی کاغذ سفید۔	عہ ر ب
تہذیب احسانی۔ مؤلفہ حکیم احسان علی۔	
مجموعۂ توحید۔ از شاہ عبد الصمد عرف رن مست خان شامل چار رسالہ (۱) الف بے وجہن (۲) بھجن (۳) مثنوی اللہ نام جیورے (۴) پریم نامہ شاہ ولی۔	ا ر ۳ ۹
تحفۃ العاشقین۔ رموز تصوف از شاہ عبد الصمد قدس سرہ۔	ا ر ۶ ۹
اسرار الحروف ہندی۔ از فتح علی شاہ قادری بطور تصوف۔	۳ ر
اُردو ترجمہ ریاض رضوان شرح گلستان فارسی یہ شرح مشہور و معروف از تصنیفات مولانا ریاض علی مروج درس و تدریس طلبہ ہی کہ جسکا ترجمہ مولانا ابو الحسن صاحب فرید آبادی نے بعبارت فصیح اُردو فرمایا۔	۹ ر
پندنامہ وحید۔ مصنفۂ منشی واحد علی وحید۔	۶ پائی
مجموعۂ تصوف۔ تصنیف حقائق آگاہ شیخ برہان صاحب۔	۲ ر
مخزن الانوار۔ ترجمۂ گنج الاسرار از مولوی یوسف علی شاہ۔	۸ ر

نام کتاب	قیمت
بودھ پرکاش ۔ مصنفہ منشی شیو دیال سنگھ ۔	۵/
فہمات منظوم ۔ عربی با ترجمہ اردو نثر و نظم از شیخ احمد بن علی ۔	۶/
گلدستۂ جنان اردو ۔ شرح بسیط گلستان سعدی از سید رزاق بخش ۔	۱۲/
مثنوی سر حق ۔ رموز تصوف از سید شاہ عطا حسین ۔	۵/
پند نامہ [illegible] ۔ نصائح و اندرز از [illegible] خان ۔	۹ پائی
مشارق الانوار ۔ معروف بہ گلدستۂ معجزات احمد مختار و رسول سید ابرار در زبان پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب ۔	۸/
گلبن دانش ۔ ترجمہ بزبان اردو کتاب [illegible] از راجہ [illegible] ۔	۱ر [illegible]

کتب تصوف فارسی

نام کتاب	قیمت
دیوان خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی رح محررۂ اعجاز رقم منشی شمس الدین صاحب واضح قلم کاغذ سفید گندہ ۔	عہ ر ب
انیس الارواح ۔ از حضرت شیخ معین الدین چشتی رح ۔	۱ر ۳
کلمۃ الحق ۔ از شاہ عبد الرحمن مع شرح نور مطلق از ملا نور اللہ در بیان وحدت وجود مع دلائل و دفع شکوک ۔	۵/
مثنوی مولانا روم ۔ قدس سرہ مقبول عام چار مصرعہ محشی ہر شش دفتر مع تکملہ	

نام کتاب	قیمت
دفتر ہفتم کاغذ سفید و صفائی ۔	عما پ
شرح مثنوی روم ۔ از ملا بحر العلوم رح مقبول عام سہ مجلد کامل ۔	[illegible] ر پ
شرح مثنوی روم ۔ از شاہ عبد اللطیف معروف بہ لطائف معنوی ۔	۸/
التاویل المحکم ۔ فی متشابہ فصوص الحکم مصنفہ مولوی محمد حسن امروہوی ۔	[illegible] ر ب
شرح مثنوی روم ۔ از ملا محمد رضا معروف بہ مکاشفات رضوی ۔	۹ ر ب
جواہر غیبی ۔ از حضرت مظفر علی شاہ اکبرآبادی بحث وحدت وجود و توحید صفات و تحقیق رسالت و مراتب علم و سلسلۂ طریقت کاغذ گندہ مطبوعہ [illegible]	[illegible] ر ب
شرح مثنوی مولانا روم ۔ کامل [illegible] جلد حامل المتن ہر شش دفتر از مولوی ولی محمد اکبرآبادی حامل المتن ۔	[illegible] ر ب
جواہر الاسرار شرح مثنوی مولانا روم دفتر اول و دوم و سوم مصنفہ حضرت مولانا حسین بن حسن سبزواری ۔	[illegible] ر ب
تذکرۃ اللہی ۔ احوال شاہ مظفر علی قدس سرہ از مولانا ابو الحسن صاحب فرید آبادی ۔	۵ ر ب

فہرست مضامین بوستان معرفت دفتر چہارم

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیباچہ۔	۱-۴	الٰہی پر اعتماد ہو تو اس کوشک سے گر پڑ اور جواب آنحضرت کا	
نامی حکایت اُس عاشق کی جو کوتوال سے بھاگا اور خوشی سے کوتوال پر دعا خیر کی۔	۵	قصہ مسجد اقصیٰ کا اور خروب جمنا۔	۳۳
		شرح انما المومنون اخوۃ۔	۳۴
حکایت اُس واعظ کی کہ وعظ مین ظالمونکو دعا کرتا تھا۔	۸	بقیہ قصہ مسجد اقصیٰ اور اسکی بنا کا۔	۳۹
پوچھنا ایک شخص کا حضرت عیسیٰ سے کہ عالم وجود مین سخت تر کیا چیز ہی۔	۱۱	قصہ آغاز خلافت امیر المومنین عثمانؓ۔	۴۱
		بیان اسکا کہ حکما آدمی کو عالم صغیر کہتے ہین۔	۴۴
خیانت کرنا عاشق کا اور للکارنا معشوق کا۔	〃	بیان مثل امتی کمثل سفینۃ نوح۔	۴۶
قصہ اُس صوفی کا کہ جب گھر مین آیا تو عورت کو بیگانہ کے ساتھ دیکھا۔	۱۴	قصہ ہدیہ بھیجنے بلقیس کا شہر سبا سے سلیمان علیہ السلام کو۔	۴۸
بیان اسکا کہ خداوند تعالیٰ بندہ کو گناہ مین اول رسوا نہین کرتا	۱۵	کرامات شیخ عبداللہ مغربی قدس سرہٗ۔	۵۱
چھپانا عورت کا مرد کو چادر مین مکر و تلبیس سے۔	۱۶	لوٹا دینا حضرت سلیمان کا بلقیس کے رسولون کو	۵۲
کہنا عورت کا کہ وہ فکر جہاز مین نہین ہی مراد اسکی صلاح و عفت ہی۔	۱۷	مع ہدیہ آوردہ کے۔	
		قصہ اُس عطار کا کہ اُسکے ترازو کا بانٹ گل سرشو سے تھا۔	۵۳
بیان اُسکا کہ خدا کو سمیع بصیر کہنے سے کیا غرض ہی	۱۹		
مثال اسکی کہ دنیا گلخن ہی اور تقوی حمام اور تونگر سرگین کش۔	۲۰	دلداری کرنا اور نوازنا حضرت سلیمان کا رسولون کو۔	۵۵
		دیکھنا ایک فقیر کا جماعت مشائخ کو خواب مین۔	۵۸
قصہ اُس دباغ کا کہ عطارون کی بازار مین بوے عطر سے بیہوش ہوا۔	۲۲	دل مین گذرنا درویش کے کہ یہ درہیزم کش کو دیدون۔	〃
معالجہ کرنا برادر دباغ کا دباغ بیہوش کا بوی سرگین۔	۲۴	تحریص سلیمانی رسولون کو واسطے بازگشت اور ہجرت بلقیس کے۔	۶۰
عذر چاہنا عاشق کا بہ تلبیس اور سمجھ جانا معشوق کا	۲۶		
رد کرنا معشوق کا عذر عاشق کو۔	۲۷	سبب ہجرت ابراہیم ادہم و ترک ملک خراسان۔	۶۱
کہنا ایک جہودی کا حضرت علی شیر خدا سے کہ اگر حفظ	۳۰	حکایت اُس مرد تشنہ کی کہ سر درخت جوز سے	۶۳

مضمون	صفحہ
جونہ پانی مین ڈالتا تھا	
بیان تحمل کرنا ہرنے ادب سے در طریق فق مین چلنا۔	۶۵
تہدید بھیجنا حضرت سلیمان کا بلقیس کو۔	۶۷
بقیہ قصۂ ابراہیم ادہم۔	۷۱
بقیہ قصہ سلیمان اور ارشاد سلیمانؑ اہل بلقیس کو۔	۷۲
آزاد ہونا بلقیس کا ملک سے اور مست ہونا شوق ایمان سے	۷۴
تدبیر حضرت سلیمان کی منگانے تخت بلقیس مین۔	۷۷
... دیا ہنا حلیمہ کا بتون سے۔	۷۹
حکایت اُس پیر کی کہ اُسنے اُن کو استعانت بتون سے رہنمائی کی۔	۸۰
خبر پانا عبد المطلب کا مصطفےٰ صلعم سے اور ڈھونڈھنا گرد شہر کے۔	۸۳
نشان ڈھونڈھنا عبد المطلب کا مصطفےٰ صلعم سے۔	۸۷
بقیہ قصہ دعوت سلیمانؑ کا بلقیس کو۔	۸۸
مثل قانع ہونا آدمی کا دنیا کی حرص وطلب مین۔	۸۹
بقیہ دعوت سلیمان بہ بلقیس کہ فرصت غنیمت ہی۔	۹۳
قصہ عمارت مسجد اقصیٰ کا بہ تعلیم وحی۔	۹۵
قصہ شاعر اور صلہ دینا شاہ کا۔	۹۶
پھر آنا شاعر کا بعد چند سال کے۔	″
لیجانا شاعر کا شعر بادشاہ کے پاس۔	۱۰۳
بیان مشابہت اُس وزیر بد رلے کا ساتھ ہامان بد رلے وزیر فرعون کے۔	۱۰۴
شکستن دیو بمقام سلیمان علیہ السلام۔	۱۰۶
آنا ہر روز حضرت سلیمانؑ کا مسجد اقصیٰ مین۔	۱۰۸
سیکھنا پیشہ گورکنی کو زاغ سے قابیل کا۔	۱۰۹
قصۂ صوفی کہ گلستان مین سر بزانو مراقب بیٹھا تھا۔	۱۱۳
غمگین ہونا سلیمانؑ کا مسجد مین خروب جمنے سے۔	۱۱۴
بیان اسکا کہ حصول علم ومال وجاہ بد گہر کو فضیحت کرتا ہی۔	۱۱۹
تفسیر آیۂ یا ایہا المزمل۔	۱۲۰
دربیان ترک الجواب جواب با آن سخن کہ جواب الاحمق سکوت۔	۱۲۲
تفسیر حدیث ان اللہ تعالیٰ خلق الملائکۃ در کب فیہم العقل الخ۔	۱۲۳
تفسیر آیۂ شریفہ فاما الذین فی قلوبہم مرض الخ۔	۱۲۶
چالش عقل کی نفس کے ساتھ مثل جھگڑہ مجنون کے ساتھ ناقہ کے۔	″
لکھنا غلام کا قصہ شکایت نقصان اجری کا بادشاہ کو۔	۱۲۹
حکایت اُس فقیہ کی کہ پگڑی اُسکی لمبی تھی۔	۱۳۰
نصیحت دنیا کی اہل دنیا کو۔	۱۳۱
بیان اسکا کہ عذر عارف کی نور حق سے ہی۔	۱۳۵
خطاب مغروردن دنیا اور گرفتارون نفس کے ساتھ۔	″
جھڑکنا مدعی کا دعوی سے اور حکم واسطے متابعت سنت کے	۱۳۹
بیان آیۂ شریفہ فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ الخ۔	۱۳۷
بقیہ تحریر رقعہ غلام کا طلب اجری مین۔	۱۴۱
حکایت مداح کی کہ واسطے ناموس کے شکر ممدوح کا کرتا تھا۔	۱۴۳
معلوم کر لینا طبیبون الٰہی کا امراض دل ودین کے۔	۱۴۷
مژدہ بایزید کا پیدا ہونے ابو الحسن خرقانی سے۔	۱۴۸

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
جواب سلطان بایزید در معنی قول رسول انی لاجد نفس الرحمن	۱۵۰	مجادبات موسی علیہ السلام با فرعون ۔	۱۸۷
منجانب الیمن ۔		بیان عمارت و ویرانی مین جمعیت پریشانی مین ۔	۱۹۰
پیدا ہونا ابوالحسن کا خرقان مین بعد وفات بایزید قدس سرہ کے	۱۵۱	جواب فرعون کا موسی علیہ السلام کو اُسکی تہمت دینے مین ۔	۱۹۱
نقصان احری تن اور صوفی طعام اللہ عزوجل سے ۔	۱۵۲	نفی کرنا موسی علیہ السلام کا جادوگری کو آپ سے	رر
رجوع بحکایت غلام کہ بادشاہ را رقعہ کی احری نوشت ۔	رر	بیان اسکا کہ ہر حس مدرک کو آدمی سے بھی دوسری مدرکات مین	۱۹۳
آشفتہ ہونا غلام کا بسبب نہ پہونچنے جواب رقعہ کے ۔	۱۵۴	حملہ کرنا ان جہانیوں کا ان جہانیوں پر ۔	۱۹۸
الٹا چلنا ہوا کا سلیمان پر بسبب انکی زلت کے ۔	۱۵۵	بیان اسکا کہ تن آدمی مثل لپیٹے کے ہی جو قابل آئینہ ہی	۲۰۰
سننا ابوالحسن خرقانی کا کہ بایزید نے میری خبر دی تھی ۔	۱۵۷	پھر بیان کرنا حضرت موسیٰ کا اسرار فرعونیہ اور واقعات اُسکے	۲۰۱
دوسرا رقعہ لکھنا غلام کا بسبب جواب نہ آنے اول کے	رر	اس بیان مین کہ دروازہ توبہ کا ہمیشہ کشادہ ہی ۔	۲۰۲
تعریف عاقل کی مذمت احمق کی ۔	۱۵۸	کہنا موسی علیہ السلام کا فرعون سے کہ میری ایک نصیحت مان لے	۲۰۳
قصہ اُس شخص کا جو ایک شخص سے مشورہ کرتا تھا	۱۶۰	بیان کرنا موسی علیہ السلام کا چار فضیلتین مزدوری ایمان	۲۰۵
امیر کرنا رسول صلعم کا جوان ہذیلی کو سریہ پر ۔	۱۶۲	فرعون مین ۔	
اعتراض کرنا ایک معترض کا رسول صلعم پر امیر کرنے ہذیلی پر	۱۶۵	تفسیر حدیث کنت کنزاً مخفیاً ۔	رر
جواب آنحضرت کا معترض سے ۔	۱۶۹	غرہ ہونا آدمی کا اپنے ذکا اور تصورات طبع پر ۔	۲۰۷
قصہ سبحانی ما اعظم شانی کہنا بایزید کا اور مریدونکا ۔	۱۷۰	شرح کرنا حضرت موسیٰ کا تیسرے وعدہ کی ۔	۲۰۸
بیان فصاحت و بسیار گوئی اس مفضول کا سامنے رسول صلعم کے	۱۷۴	بیان حدیث کلموا الناس علی قدر عقولہم ۔	۲۰۹
بیان کرنا رسول مقبول صلعم کا سبب تفضیل اُس ہذیلی کا ۔	۱۷۵	تفسیر حدیث من بشرنی بخروج الصفر بشرتہ بالجنۃ ۔	۲۱۰
نشان عاقل تام و نیم عاقل کے ۔	۱۷۷	مشورہ کرنا فرعون کا آسیہ سے موسی علیہ السلام پر ایمان لانے پر	۲۱۱
قصہ آبگیر و صیادونکا ۔	۱۷۸	قصہ باز پادشاہ کمپیرزن ۔	۲۱۴
سر حدیث حب الوطن من الایمان ۔	۱۷۹	قصہ اُس عورت کا کہ بچہ اُسکا سر ناودان پر سرک سرک چلتا تھا ۔	۲۱۷
حکایت اس شخص کی کہ وقت استنجا کے کہا اللھم ارحنی رائحۃ الجنۃ	۱۸۰	بیان حدیث جزیا مومن فان نورک اطفا ناری ۔	۲۲۰
قصہ اُس مرغ کا جنے وصیت کی کہ گذشتہ پر پشیمان مت ہو	۱۸۲	مشورت فرعون با ہامان ۔	۲۲۲
تدبیر سوچنا ماہی نیم عاقل کا اور آپکو مردہ بنانا ۔	۱۸۳	تزئیف سخن ہامان بے ایمان ۔	رر
بیان اسکا کہ عہد احمق کا وقت گرفتاری کے کچھ وفا نہیں رکھتا ۔	۱۸۵	نا امید ہونا موسیٰ کا ایمان فرعون سے ۔	۲۲۵

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
جھگڑا کرنا اہل عرب کا حضرت صلعم سے۔	٢٢٦	قصہ فرزند دن عزیر علیہ السلام کا۔	٢٦٨
آنا ایلچی کا اور واسطے دفع ابلہ کے شافعین انسانونکا اور طلب تعلیم کا	٢٢٧	بیان حدیث انی لاستغفر اللہ ربی فی کل یوم سبعین مرۃ	٢٧١
بیان تمامی حدیث موسی علیہ السلام۔	٢٢٨	بیان اسکا کہ عقل جزوی گور تنگ ہے۔	״
عارف قدرت حقتعالی کا نہیں پوچھتا کہ بہشت و دوزخ کہاں ہے	٢٢٩	بیان آیہ کریمہ یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ	٢٧٥
بحث سنی و فلسفی	٢٣١	قصہ شکایت ایک اونٹ کا دوسرے اونٹ سے۔	٢٧٨
آگ مین گھسنا سنی و فلسفی کا۔	٢٣٣	تصدیق کرنا اونٹ کا جواب اونٹ کا۔	٢٨٠
تفسیر آیہ و ما خلقنا السموات والارض الا بالحق۔	٢٣٥	خوشامد کرنا قبطی کا سبطی سے۔	٢٨٢
وحی کرنا حق تعالی کا موسی علیہ السلام کو کہ مین تجھسے راضی ہون	٢٣٨	درخواست کرنا قبطی کا سبطی سے دعاے خیر۔	٢٨٦
غصہ کرنا بادشاہ کا ندیم پر اور شفاعت کرنا شفیعونکا۔	٢٣٩	حکایت ایک زن پلید کار کی۔	٢٩٠
رنجیدن مغضوب علیہ و یاری بریدن از شفیع۔	٢٤١	باقی قصہ حضرت موسی علیہ السلام۔	٢٩٣
کہنا حضرت جبرئیل کا حضرت خلیل سے ہل لک حاجۃ	٢٤٣	سخت ہونا معاملہ قبطیوں پر اور شفاعت فرعون۔	٢٩٤
پوچھنا حضرت موسی کا رب العزت سے کہ لما خلقت الخلق فاہلکتہ	٢٤٥	دعا کرنا حضرت موسی کا اور سبز ہونا کشت زارون کا۔	٢٩٦
بیان اسکا کہ روح حیوانی جزوی ہے اور وہم و خیال مثل دوغ کے ہین	٢٤٧	بیان اطوار خلقت آدمی در فطرت۔	٢٩٨
دوسری مثال اسی معنی مین۔	٢٤٩	بیان اسکا کہ خلق دوزخ کی بھوکی اور نالان ہین۔	٣٠١
حکایت ایک شاہزادہ کی کہ بادشاہ حقیقی نے اسکو صورت دکھلائی	٢٥٢	جانا ذوالقرنین کا کوہ قاف کو۔	٣٠٥
خواستگار ہونا عورت کا واسطے مناکحت فرزند کے۔	٢٥٥	جواب سوال چیونٹیونکا باخود ہا۔	״
اختیار کرنا بادشاہ کا دختر زاہد کی اپنے لڑکے کے واسطے	٥٦	پھر التماس ذوالقرنین کا کوہ قاف سے۔	٣٠٦
جادو کرنا کمپیرک کا اور فریفتہ ہونا اسپر شاہزادہ کا۔	٢٥٧	دکھانا جبرئیل کا حضرت مصطفے صلعم کو اپنی صورت۔	٣٠٨
مستجاب ہونا دعا شاہزادہ کی اور خلاصی اسپر کی جادو سے	٢٥٨	بیان اسکا کہ اعتقاد یہود و نصاری قبل بعثت	٣١٦
بیان اسکا کہ شاہزادہ آدمی زاد ہے اور اسکا باپ آدم	٢٦١	آنحضرت صلعم سے تھا انکے نام کو تعویذ جان	
صفی خلیفہ حق اور کمپیرک کا دل دینا اور انبیا و اولیا طبیب۔		کرتے تھے۔	
حکایت زاہد کہ زمان قحط مین خوش تھا۔	٢٢٦	خاتمۃ الشرح۔	٣١٨
مجموع عالم صورت عقل کی ہے جب عقل سے کنارہ کرکے چلیگا۔	٢٦٧	خاتمۃ الطبع۔	٣١٩
صورت عالم کی تجکو غم نظر آئیگی۔	״		

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

مفتاح کنوز اسرار الٰہی منشور لامع الانوار معرفت آگاہی گل گلستان طریقت ثمر شاخسار حقیقت اسم بامسمے

یعنی

بوستان معرفت

شرح اردو

مثنوی مولوی روم

دفتر چہارم

تصنیف منیف تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبد المجید خان صاحب ساکن پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن خوبی چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے ضیاء الحق حسام الدین توئی ÷ کہ گذشت از مہ بنورت مثنوی ÷ ہمت عالی تو اے مرتجا ÷ میکشد این را خدا داند کجا ÷ گردن این مثنوی را بستۂ ÷ میکشی آن سوکہ تو دانستۂ ÷ مثنوی پویان کشندہ ناپدید ÷ ناپدید از جاہلی کش نیست دید ÷ مثنوی را چو نتو مبدا بودۂ ÷ گر فزون گردد تو اش افزودۂ ÷ تو چنین خواہی خدا خواہد چنین ÷ مید ہد حق آرزوے متقین ÷ کان للہ بودۂ در ما مضے ÷ تاکہ کان اللہ لہ آمد جزا ÷ مثنوی از تو ہزاران شکر داشت ÷ در دعا و شکر کفہا بر فراشت ÷ در لب و کفش خدا شکر تو دید ÷ فضل کرد و لطف فرمودہ مزید ÷ زانکہ شاکر را زیادہ وعدہ است ÷ آنچنانکہ قرب مزد سجدہ است ÷ گفت و اسجد واقترب یزدان ما ÷ قرب جان شد سجدۂ ابدان ما ÷ المعنی ارتجا بالکسر امید رکھنا مرتجا امید داشتہ شدہ شرح بحر العلوم مین بحوالہٗ نفحات الانس کے لکھاہے کہ حسام الدین چلپی نے مولانا رح سے درخواست کی کہ کوئی کتاب بطرز الٰہی نامہ حکیم سنائی رح اور منطق الطیر فرید الدین عطار کے نظم کیجائے تا یادگار رہے مولانا نے ایک کاغذ دستار سے نکال کے حسام الدین کو دیا اسمین اٹھارہ شعر بشنو از نے الخ سے کہ سخن کوتاہ باید والسلام تک لکھے تھے اور کہا کہ تمھاری استدعا سے قبل میرے دل کو القا ہوا تھا کہ اس قسم کی کتاب لکھون اور نہایت اہتمام سے نظم اسکی شروع کی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ رات کو مطلع فجر تک لکھتے تھے اور حسام الدین مجموع مولانا رح کو باواز بلند سناتے تھے اسی واسطے انکو شعر آیندہ مین مبدا مثنوی کہا ہے کہ اُنکی درخواست سے نظم کی ہے حسام الدین یہ شخص ہین معنی شعر کے یہ کہ اے ضیاء الحق حسام الدین تو ہی وہ شخص ہے کہ تیرے نور سے یہ مثنوی نورانیت و علو رتبگی مین ماہ سے بھی بڑھ گئی اور اے مرتجے تیری ہی ہمت عالی سے اسقدر تو طول ہوئی اور

خدا جانے کہان تک طول ہوئے تونے گردن اسکی باندھی ہے اور جدھر کو جانا سمجھا ہے اُدھر کو کھینچتا ہے
اور عجب حال ہے کہ مثنوی تو دوڑی چلی جاتی ہے اور کشندہ ناپدید ہے مگر ناپدید اُس جاہل کو ہے جسکو دید نہین
یعنے سوجھ بوجھ اور بہرگاہ کہ تو ہی مبدا اور آغاز اسکا ہے تو جتنی یہ بڑھی تو ہی نے بڑھائی ہے تو جیسا چاہتا ہے
ویسا ہی خدا چاہتا ہے اسلیے کہ خدا متقیون کی آرزو پوری کرتا ہے محروم نہین رکھتا تو زمانہ گذشتہ مین بموجب
حدیث من کان للہ کان اللہ لہ کے کان للہ تھا اللہ کے واسطے اب اُسکے بدلہ مین کان اللہ لہ ہو گیا اسیواسطے
جو تو چاہتا ہے وہی اللہ چاہتا ہے مثنوی تیری ہزارون طرح شکرگزار ہے اور تیرے شکر و دعا مین ہاتھ اُٹھاتی ہے
خدا تعالے نے جو اُسکے لب و لہجہ مین تیرا شکر دیکھا تو اپنا فضل و لطف کیا اور بڑھا دیا اسواسطے کہ شکر
کے واسطے وعدہ زیادہ کا ہے بفحوا ے لئن شکرتم لازیدنکم اگر تم شکر کروگے تو ضرور ہم بڑھائینگے جیسا کہ قرب
مزد سجدہ کا ہے بموجب واسجدوا قترب کے سجدہ کر قربت پائیگا چنانچہ خود فرمایا کہ واسجد واقترب ہمارے
یزدان پاک نے فرمایا ہے کہ سجدۂ ابدان سے قرب جان کا حاصل ہوتا ہے **اختلاف** شرح مین وعدہ کی جگہ
سابق لکھا ہے مگر متن مین اور یہ شعر مکرر بھی ہے ناپدید کو تاپدید **قولہ** گر زیادت میشود زین رو بود + نہ ز بہر بوش
و ہاد ہو بود + با تو ماچون رز بتابستان خوشیم + حکم داری ہین بکش تا می کشیم + خوش بکن این کاروان را
تا بہ حج + ای امیر صبر و مفتاح الفرج + حج زیارت کردن خانہ بود + حج رب البیت مردانہ بود + زان ضیا گفتم
حسام الدین ترا + کہ تو خورشیدی و این دو وصفہا + کین حسام و این ضیا یک ہست ہین + تیغ خورشید از ضیا
باشد یقین + نور از آن ماہ باشد وین ضیا + آن خورشید این فرو خوان از نبا + شمس را قرآن ضیا خواند
ای پدر + وان قمر را نور خواند این ر انگر + **المعنی** بوش بالفتح کرو فر و خود نمائی فرماتے ہین اگر یہ مثنوی زیادہ
ہوتی چلی ہے تو وہی وجہ شکر و زیادتی نعمت کی ہے جو مذکور ہوئی نہ یہ کہ اپنا کر و فر جتانا اور خود نمائی اور ہاے ہو
منظور ہو ہم تیرے ساتھ مثل درخت انگور کے کہ ایام گرما مین خوب پھیلتا پھوٹتا اور پر برگ و شاخ ہوتا ہی نہایت
خوش ہین حکم تیرے ہی قبضہ مین ہے خبردار ہو بڑھائے جا تو ہم بھی بڑھائے جائین بس نکرین تو اس قافلہ کو
تا بہ حج پہونچا دے یعنے مقصود اصلی تک اسواسطے کہ اے ممدوح تو امیر صبر کا بھی ہے اور کنجی کشود دلی بھی اور جو
حج کہا ہے تو میرا مقصود اُس حج سے نہین ہے جو زیارت خانۂ کعبہ کی ہی میرا مقصود تو اُسکے حج سے ہے جو پروردگار
اس خانہ کا ہے یہ حج تو سب ہی کر لیتے ہین اُس حج کا بجالانا کار مردانہ ہے اے حسام الدین مین نے تجکو ضیا بھی
کہا ہی بدین وجہ کہ تو خورشید ہے اور یہ دونون وصف یعنے حسام و ضیا جان لے کہ ایک ہی ہین اسواسطے کہ حسام
بمعنی تیغ کے ہی اور تیغ خورشید یقیناً اُسکی ضیا ہی کہلاتی ہی نور ملک ماہ سے ہے اور ضیا ملک خورشید سے اور
اس بات کو قرآن سے پڑھکے دریافت کرلے کہ قرآن نے اے پدر شمس کو ضیا کہا ہے اور قمر کو نور ہو الذی

جعل الشمس ضیاء و القمر نوراً وہ اللہ ایسا ہے جسنے آفتاب کو ضیا کیا اور قمر کو نور بس ضیا نور کامل ہے وہی اور نور غیر کامل کسبی جو شمس سے قمر کو ہے بس تو اس رمز کو غور کر **بخلاف** شرح مین رز کو زر اور ریگ ہست کو گیست جو موزون نہین اور نبا کو نبا خواندے پدر کو خواندی پدرا اور متن مین لکھا ہے **قولہ** شمس چون عالی تر آمد خود ز ماہ + پس ضیا از نور افزون داشت جاہ + بس کس اندر نور مہ منہج ندید + چون برآمد آفتاب آن شد پدید + آفتاب اعراض را کامل نمود + لاجرم بازارہا در روز بود + تاکہ قلب و نقد نیک آید پدید + تا بود از غبن و از حیلہ بعید + تاکہ نورش کامل آمد بر زمین + تاجران را رحمۃ للعالمین + لیک بر قلاب مبغوضست سخت + زان کزو شد کاسد اور انقد و رخت + پس عدو جان صرافست قلب + دشمن درویش کہ بود غیر کلب + انبیا با دشمنان بر می تنند + پس ملائک رب سلم میزنند + کاین چراغے را کہ ہست آن نور دار + از پف وہائے دزدان دور دار + دزد و قلابست خصم نور بس + زین دو اے فریاد رس فریاد رس + روشنی بر دفتر چارم بریز + کافتاب از چرخ چارم کرد خیز + ہین ز چارم نور دہ خورشید وار + تا بتابد بر بلاد و بر دیار + ہرکس افسانہ بخواند افسانہ ایست + وانکہ دیدش نقد خود مردانہ ایست + آب نیل ست و بقبطی خون نمود + قوم موسے را نہ خون بود آب بود + دشمن این حرف ایندم در نظر + شد ممثل سرنگون اندر سقر + اے ضیاء الحق تو دیدی حال او + خود نمودت پاسخ افعال او + دیدۂ غیبت چو غیب ست اوستاد + کم مباد از جہان این دید و داد + آن حکایت را کہ نقد وقت ماست + گر تمامش میکنی اینجا رواست + ناکسان را ترک کن بہر کسان + قصہ را پایان بر و مخلص رسان + المعنی غبن بالفتح نقصان مال قلاب کھوٹا اور دغاباز پف ہندی پھونک بتائید سابق فرماتے ہین جب شمس ماہ سے بذات خود عالی تر ہے تو ضیا بھی نور سے رتبہ مین زیادہ تر ہے بہت لوگ ایسے ہین کہ نور ماہ مین راہ راست نہین دیکھتے اور جہان آفتاب نکلا سب کچھ ظاہر ہوگیا آفتاب کہ اعراض کو کامل دکھاتا ہے یعنے سیاہ کو بخوبی سیاہ سفید کو بخوبی سفید اسی سبب سے سارے بازار دن مین ہوتے ہین تو کھوٹا کھرا اچھی طرح ظاہر ہو جائے اور نقصان مال اور فریب دغاباز سے دور و بعید رہین جیسے نور کامل آفتاب کا زمین پر آیا تاجرون کو رحمۃ للعالمین ہوگیا لیکن قلاب دغاباز کو سخت بغض و عداوت اس سے ہوئی اس سبب سے کہ انکا نقد و رخت کھوٹا اور کاسد ہوگیا بس قلب دشمن جان صراف کا ہے جیسے دشمن فقیر کا سوائے کتے کے کوئی نہین ہوتا دیکھو انبیا کیسے ان دشمنون مین پھولتے پورتے یعنے زور شور سے رہے جنکے لیے ملائک دعا رب سلم کی یعنے اے خدا انکو بچائے رکھ کرتے رہے کہ اس چراغ کو جو اسی نور سے نوردار ہے پھونک اور ہوا چورون سے دور رکھ دزد و دغاباز دونون دشمن نور کے ہین نور کا ہونا نہین چاہتے ان دونون سے اے فریاد رس ہماری فریاد رسی کر اور اس دفتر چارم پر روشنی ڈال کسواسطے کہ آفتاب کی اٹھان فلک چارم ہی سے تو ہے آگاہ ہو خورشید کے مثل فلک چارم سے اسکو نور دے تو یہ بھی

خورشید کی طرح ہر بلا و دیار پہونچے آپ اگر اُسکو کوئی افسانہ کہے تو افسانہ ہی سہی مگر جو مردانہ ہے وہ اپنی ذات کو دشمن دیکھتا ہے اور اپنے حال نیک و بد کو اُس سے سوچتا سمجھتا ہے یہ دفتر ایسا ہے جیسے دریاے نیل کہ قبطیون پر خون تھا اور بنی اسرائیل کے حق مین آب جو دشمن ان باتون کے تھے اُسوقت تیرے سامنے مثل ہو کے سرنگون دوزخ کو گئے کہ اُنپر مثال یعنے فرمان شاہی جاری ہوا اے ضیاء الحق تو نے اُنکا حال دیکھا اور خود تجکو جواب یعنے بدلا اُنکے افعال کا دکھا دیا شرح بحر العلوم مین بہ سند نفحات الانس کے لکھا ہے کہ حسام الدین چلپی نے کہا کہ جسوقت مین لوگ مثنوی پڑھتے ہین اور اہل حضور نور مین مستغرق ہوتے ہین مین دیکھتا ہون کہ ایک گروہ غیبی لوگون کا دور باشین اور تلوارین ہاتھون مین لیے حاضر ہوتے ہین اور جو از روے اخلاص کے اُسکو نہین سنتا اُسکے ایمان کی جڑ اور شاخین دین کی کاٹتے ہین اور کشان کشان دوزخ کو لیجاتے ہین مولانا رح نے فرمایا کہ ایسے ہی ہے جیسا تو نے دیکھا ان اشعار مین یہ مطلب متضمن ہے اور مناسب اس حال کے شعر ما بعد دعائیہ ہے یعنے دیدۂ غیب تیرا اُستاد غیب کا ہے خدا اُسکو جہان سے کم نکرے اور ایسی ہی دید و داد اُسکی قائم رکھے اب اُس حکایت کو جو ہمارے وقت کی نقد ہے اے حسب حال اگر تمام کرے تو روا و بجا ہے تو ناکسون کا خیال ہٹ کر کسون کی طرف دیکھ اور قصہ آخر کو لے چل اور مخلص کو پہونچا دے یعنے اخلاص والے کو بجھے ناکسون سے کیا

الخلاف شرح مین جاہ کو جاہ بازار ہا کو بازار لکھا ہے

تمامی حکایت اُس عاشق کی کو توال سے بھاگا اور کوتوال پر دعاے خیر کی خوشی سے

قولہ اینحکایت گر نشد آنجا تمام ✤ چار مین جلد ست آرش در نظام ✤ اندران بودیم کان شخص از عسس ✤ راند اندر باغ از خوفی فرس ✤ بود اندر باغ آن صاحب جمال ✤ کہ غمش این در عنا بد ہشت سال ✤ سایۂ او را نبود امکان دید ✤ ہمچو عنقا وصف او را می شنید ✤ جز یکے لقیہ کہ اول از قضا ✤ بروے افتاد و شد او را دلربا ✤ بعد از ان چندانکہ میکوشید او ✤ خود مجالش می ندا د آن تند خو ✤ نے بلا بہ چارہ بود ش نے بال ✤ سیر چشم و بے طمع بود آن نہال ✤ عاشق ہر پیشہ و ہر مطلبے ✤ حق بیالود اول کارش لبے ✤ چون بدان آسیب در جست آمدند ✤ پیش پاشان می نہد ہر روز بند ✤ چون در افتادند اندر جستجو ✤ بعد از ان در بست وکابین جست او ✤ ہمبران بو می تنند و میروند ✤ ہر دمے راجی و آئس میشوند ✤ ہر کسے را ہست امید بری ✤ کہ کشا وندش دران روزی دری ✤ باز در بستند و اندر ہوا ندست ✤ بر ہمان امید آتش پا شدست ✤ **المعنی** لقیہ ملاقات فرماتے ہین کہ یہ حکایت جو وہان تمام نہین ہوئی اب چوتھا دفتر ہے اسمین اُسکو نظام مین لا ہمنے اسکو اُس دفتر مین اس بات پر چھوڑا ہے کہ اُس شخص نے خوف عسس سے گھوڑا باغ مین ہانک دیا اور حسن اتفاق سے اُس باغ مین وہ صاحب جمال تھی جسکے غم مین آٹھ برس سے یہ رنج مین تھا کہ اُسکی طاقت نہ تھی جو اُسکے سایہ کو دیکھ سکتا بس عنقا کے سے وصف اُسکے سُنا کرتا تھا

سواے ایکبار دیکھنے کے کہ قضا سے اول مین اُسکو میسر ہوگیا تھا اور وہی اُسکا دلربا ہوا تھا پھر دیکھنا نصیب نہین ہوا بعد اُس بقیہ کے ہرچند کوشش کرتا رہا خود وہ تشنہ ہی کسی موقع پر اُسکو نہین چھوڑتی تھی اُسکو نہ خوشامد سے کچھ بن آتا تھا نہ مال سے اسواسطے کہ وہ نونہال سیرچشم و بے طمع تھی آیندہ مقولے مولانا کے ہین کہ جو عاشق کسی پیشہ اور کسی مطلب کا ہی حق تعالے نے اول ہی کا ریعنے ابتداے خلقت روز ازل ہی مین اُسکے لب اُس مطلب و پیشہ کے شیر سے آلودہ کردیے ہین جیسے دایہ اول ہی دفعہ بچہ کو شیر پلاتی ہی جب یہ اُس آسیب مین چسپت ہوا تو اُسکے پانون کے سامنے ہر روز بند رکھتا ہی تا اُسی مین مقید رہے نکل نہ سکے پھر جب یہ اُسکی جستجو مین پڑا اور سرگرم ہوا تو دروازہ بند کرلیا اور اُسکا کابین طلب کیا جو مراد محنت وسعی سے ہے کہ اب کابین دیگا تو یہ معشوقہ تیری ہوگی اب وہ اسی امید پر پورتا ہے اور کبھی راجی ہوتا ہے کبھی آیس یعنے امیدوار نا امید ہر کسی کو امید اس بات کی ہے کہ مین اس سے برخوردار ہونگا اور کسی نہ کسی دن یہ دروازہ میرے واسطے کھولینگے یعنے قضا و قدر پھر جب یہ دروازہ بند کرلیا اور دوسرا کھولا جو مراد مرگ و آخرت سے ہے تو وہی امید ساتھ لیے اُدھر کو آتش پا ہوا اے بیقرار و شتاب رو اور مقرری بات ہی کہ جس دھیان مین آدمی ہوتا ہے اُسی دھیان مین مرتا ہے بہرحال دھیان خدا ہی کا اچھا اختلاف شرح مین درچست کو درجست اور ہر روز بند کو ہر روز نہ بند گشادندش کو گشادندش دربستند کو دربستندش اور آن در واشد ست کو واندر پرست لکھا ہے

قولہ چون در آمد خوش دران باغ آن جوان ✤ خود فرو شد پا بگنجش ناگہان ✤ مر عسس را ساختہ یزدان سبب ✤ تا زبیم او دود در باغ شب ✤ بیند آن معشوقہ را او با چراغ ✤ طالب انگشتری در جوے باغ ✤ پس قرین میکرد از ذوق آن نفس ✤ با ثناے حق دعاے آن عسس ✤ کہ زیان کردم عسس را از گریز ✤ بست چندان سیم و زر بر روے بریز ✤ از عوانی مر ورا آزاد کن ✤ آنچنانکہ شادم اورا شاد کن ✤ سعد دارش اینجہان و آن جہان ✤ از عوانی و سگے اش وارہان ✤ گرچہ خوے آن عوان ست ای خدا ✤ کہ ہمارہ خلق را خواہد بلا ✤ گر خبر آید کہ شہ جرمے نہاد ✤ بر مسلمانان شود او زفت و شاد ✤ ور خبر آید کہ شہ رحمت نمود ✤ از مسلمانان فگند او را بجود ✤ ماتمے در جان او افتد ازان ✤ صد چنین گیر دش قولنج ازین غم در زمان ✤ صد چنین ادبارہا دارد عوان ✤ زین بلا فریادرس ای مستعان ✤ او عوان را در دعا در میکشد ✤ کز عوان ورا چنان راحت رسد ✤ بر ہمہ زہر و برو تریاق بود ✤ آن عوان پیوند آن مشتاق بود ✤

المعنی یعنے جب وہ جوان خوش خوش اُس باغ مین داخل ہوا تو ناگہان پانون اُسکا کنج مین گھس گیا دیکھو خداوند تعالے نے عسس کو سبب کردیا تا وہ اُسکی دہشت سے باغ مین رات کو جاوے اور اپنی معشوقہ کو مع چراغ کے دیکھے انگوٹھی ڈھونڈھتے باغ کی نہر مین لہذا بڑے ذوق شوق سے ثناے حق کے ساتھ دعاے عسس کو قرین

کرتا تھا یعنے ثنا حق کے ساتھ اُسکی دعا بھی کرتا تھا کہ مین نے جو بھاگ سکے اُسکا نقصان کیا اگر وہ مجھکو پکڑ لیتا تو مجھسے رشوت لیتا اے خدا تو بیسگنا اُس سے سیم و زر اُسکو عطا کر اور عوانی یعنے ظلم و سخت گیری کے مواخذہ سے آزاد کر جیسا مین شاد ہون ایسا ہی اُسکو شاد کر اور اس جہان اور اُس جہان دونون مین اُسکو نیکبخت کر اور عوانی و سگی سے اُسکو چھڑا اے بار خدایا اگرچہ خو اُسکی ایسی ہے کہ ہمیشہ خلق خدا کا بلا مین مبتلا ہونا چاہتا ہے مثلاً اگر خبر پائے کہ بادشاہ نے مسلمانون پر کوئی جرم لگایا ہے تو کیسا خوش اور موٹا ہو وے اور جو سُن لے کہ بادشاہ نے رحمت کی اور جود و بخشش سے وہ جرم مسلمانون سے گرا دیا اور موقوف کر دیا تو اُسکی جان مین ایک ماتم عظیم پڑ جاتا ہے اور اس غم سے فوراً ایسا حال اُسکا ہوتا ہی کہ گویا درد قولنج اُٹھ کھڑا ہوا ایسے سیکڑون ادبار یہ عوان رکھتے ہین اور پوری بلا ہین اے مددگار ہمارے اس بلا سے ہماری فریاد رسی کر آب فرماتے ہین کہ ان عوانون کو کون دعا کرتا ہے سوا اے بد دعا کے مگر وہی شخص ہو انکے سبب سے ایسی راحت کو پہونچے سب پر تو یہ عوان زہر ہین مگر اُسکے حق مین تریاق تھے اسلیے کہ پیوند اُس مشتاق کے بنگئے کہ وہ اپنی معشوقہ سے ملا الخلاف شرح مین بجاے کہ زیان سے کہ عوانی کو عوانی **قوله** پس بد مطلق نباشد در جہان + بد بہ نسبت باشد این راہم بدان + در زمانہ ہیچ زہر و قند نیست + کان یکے را پا دگر را بند نیست + مر یکے را پا دگر را پاے بند + مر یکے را زہر دیگر را چو قند + زہر ماران مار را باشد حیات + نسبتش با آدمی آمد ممات + خلق آبی را بود دریا چو باغ + خلق خاکی را بود آن درد و داغ + ہمچنین بر مے شمر اے مرد کار + نسبت این از یکے تا صد ہزار + زید اندر حق آن شیطان بود + در حق آن دیگرے انسان بود + این بگوید زید صدیق سنیست + وان بگوید زید گبر و کشتنیست + زید یک ذات ست بران یک جنان + و او برین دیگر ہمہ رنج و زیان + گر تو خواہی کو ترا باشد شکر + پس ورا آ از چشم عشاقش نگر + منگر از چشم خودت آن خوب را + بین بچشم طالبان مطلوب را + چشم خود بر بند زان خوش چشم تو + عاریت کن چشم از عشاق او + بلکہ از وکن عاریت چشم و نظر + پس ز چشم او بروے او نگر + تا شوی ایمن زسیری و ملال + گفت کان اللہ زان ذو الجلال + چشم اوئن باشم و دست و دلش + تا رہد از مدبریہا مقبلش + ہرچہ مکروہ ست چون او شد دلیل + سوے محبوبت حبیب ست و خلیل + **المعنی** پازہر زہر مہرہ اصل مین پاد زہر تھا یعنی پاک کنندہ زہر اسواسطے کہ پاد بمعنی شستن کے ہے کثرت استعمال سے دا او گر گئی بقول بعض پاد زہر بدال مہملہ پاد بمعنی پاس لے نگاہدارندہ زہر فرماتے ہین جب عسس جیسے ظالم سخت گیر کے حق مین وہ دعا کرتا تھا تو معلوم ہوا کہ بد مطلق یعنے نرا بد جہان مین نہین ہے بلکہ بہ نسبت اور لگاؤ سے ہوتا ہے اسکو بھی جان لے دیکھ جہان مین کوئی زہر و قند ایسا نہین ہے کہ اسکے واسطے زہر مہرہ اور اسکے واسطے بند نہو جیسا کہ قند کو کوزہ مین بند کرتے ہین اور بھی زہر و قند ایک کے لیے پاد زہر ہوتے ہین

اور ایک کے لیے پابند اور ایک کے لیے زہر دوسرے کے لیے ہمچو قند زہر سانپون مین حیات ہوتا ہے اور نسبت آدمی کے موت جو مخلوق آبی ہے اسکو دریا باغ ہے اور خاکی کے لیے درد و داغ ایسے ہی اے مرد کار ایک سے لاکھ تک تو شمار کر لے مثلاً زید ایک کے حق مین شیطان ہے یعنے ایک فرضی نام واسطے سمجھنے ترکیب کلام کے اور دوسرے کے حق مین سلطان یہ تو کہتا ہے زید صدیق و بزرگ ہے اور دوسرا کہتا ہے کافر ہے سزاوار قتل پس زید ایک ذات ہے اُسی ایک ذات پر تو جنان ہے کہ وہ صدیق و سنی ہے اور اُسی ایک ذات پر اسقدر رنج و زیان کہ کافر کشتنی ہے جنان یکسر جمع جنت پس جب بد مطلق نہین ہے خوب ہی خوب ہے اور تجکو بد معلوم ہوتا ہے اور چاہیے کہ یہ بد تجھپر شکر ہو جائے تو آ اور جو اُسکے عشاق ہین اُنکی آنکھون سے دیکھ تو اپنی آنکھ سے اُس خوب کو جو تیرے نزدیک بد ہے مت دیکھ چاہیے یہ کہ ہر مطلوب کو اُسکے طالبون کی آنکھ سے دیکھے تو اُس خوش چشم سے چشم اپنی بند کر لے اور اُسکے عشاق سے چشم عاریت کر بلکہ چشم و نظر دونون عاریت کر اگر چشم ہوئی اور نظر نہوئی تو کس کام کی پھر اُسکی آنکھ سے اُسکی صورت کو دیکھ تو تو سیری و ملال سے چھوٹ جائے معمول ہے کہ جب آدمی کسی چیز سے سیر ہوتا ہے تو پھر اُس سے ملال پیدا ہوتا ہے یہ بات جاتی رہے ہمیشہ اُس سے خوش رہے جیسا کہ اُس ذوالجلال نے فرمایا کان اللہ لہ جسکا مفہوم یہ ہے کہ مین اُسکی آنکھ اور ہاتھ اور دل ہو جاتا ہون تو وہ مقبل مدبری سے بچ جائے پس جو چیز مکروہ ہے اور تیرے محبوب کی طرف رہبر و راہ نما وہ مکروہ کب ہے بلکہ حبیب و خلیل ہے الخلاف شرح مین جو باغ کو چہ باغ اور خوب کو خواب دست و دلکش کو دو وکش مکروہ کو مکرہ لکھا ہے

حکایت اُس واعظ کی کہ وعظ مین دعا ظالمون کو کرتا تھا

قولہ آن یکے واعظ چو بر تخت آمدے ✤ قاطعان راہ را داعی شدے ✤ دست بر میداشت یارب رحم ران ✤ بر بدان و مفسدان و طاغیان ✤ بر ہمہ تسخر کنان اہل خیر ✤ بر ہمہ کافر دلان و اہل دیر ✤ اونکردی آن دعا بر اصفیا ✤ اے نگفتے جز خبیثان را دعا ✤ مر ورا گفتند کین معہود نیست ✤ دعوت اہل ضلالت جود نیست ✤ گفت نیکوئی ازینہا دیدہ ام ✤ من دعاشان زین سبب بگزیدہ ام ✤ خبث و ظلم و جور چندان ساختند ✤ کہ مرا از شر بخیر انداختند ✤ ہر گہے کہ رو بدنیا کردمے ✤ من ز ایشان زخم و ضربت خوردمے ✤ کردمی از زخم آن جانب پناہ ✤ باز آوردندمے گرگان براہ ✤ چون سبب ساز صلاح من شدند ✤ پس دعاشان بر من ست اے ہوشمند ✤ بندہ می نالد بحق از درد نیش ✤ صد شکایت میکند از رنج خویش ✤ حق ہمیگوید کہ آخر رنج و درد ✤ مر ترا لابہ کنان و راست کرد ✤ این گلہ زین نعمتے کن کت زند ✤ از در ما دور و مطرود ت کند ✤ در حقیقت ہر عدو داروے تست ✤ کیمیاے نافع و دلجوے تست ✤ تا ازو گردی گریزان در خلا ✤ یاوری جوئی ز الطاف خدا ✤ در حقیقت دوستانت دشمنند ✤ کہ ز حضرت دور و مشغولت کنند ✤ ہست حیوانے کہ نامش اسغر ست ✤ او بزخم چوب زفت و لمتر ست ✤ تا کہ

چو بش میزنی پہ میشود + او ز زخم چوب فربہ میشود + نفس مومن اسغری آمد یقین + کو بزخم و رنج زفتست و سمین + المعنی اسغر بالضم و ضم غین خار پشت ہندی یسہی کہ مارنے سے پھولتی و موٹی ہوتی ہے مکتر بالفتح و ضم تا فربہ دقوی ایک واعظ جسوقت تخت یعنے منبر پر چڑھتا تھا تو راہزنون کے حق مین دعا کرتا تھا ہاتھ اُٹھاتا تھا اور کہتا ہے پروردگار میرے اپنا رحم بدون اور مفسدون اور طاغیون پر جاری رکھ اور اُن لوگون پر جو اہل خیر پہ تمسخر کرتے ہین اور سب کافرون اور اہل دیر پر اور اصفیا و برگزیدہ لوگون پر کبھی دعا نہین کرتا تھا سواے خبیثون بدون کے لوگون نے اُس سے کہا یہ تو نئی بات ہے کسواسطے کہ اہل ضلالت کو دعا تیری جو د نہین ہے کہا مین نے تو انسے نیکیان دیکھی ہین اس سبب سے اُنکی دعا اختیار کی ہے اُنھون نے اسقدر خبث اور جور و ظلم مجھپر کیا ہے کہ مجکو شر سے خیر مین ڈال دیا ہے مین جسوقت دنیا کی طرف متوجہ ہوتا تھا انسے ضرب و زخم کھاتا تھا تو اس زخم سے اُنکی پناہ ڈھونڈھتا تھا اور یہی بھیڑیے مجکو اس راہ پر لاتے تھے پس جب یہ سبب ساز میری صلاح کے ہوے تو دعا اُنکی از ہوشمند میرے ذمہ لازم و واجب ہوئی بندہ جب حق کی طرف کسی نیش کے درد سے نالان ہوتا ہے اور سیکڑون شکایتین اپنے رنج کی کرتا ہے تو حق تعالے اُس سے کہتا ہے کہ آخر رنج و درد ہی سے خوشامد کر کرکے تجکو پھیرا لیا پھر اُنکی شکایت کیا ہے شکر گذاری چاہیے اور خوشامد رنج و درد کی وہی کہ رنج و درد مین خدا کے سامنے کرتا ہے یہ گلہ تو اپنا اُس نعمت سے کر کہ جسنے تجکو ہمارے دروازے سے دور ڈالا ہے اور ہماری درگاہ سے مردود کیا ہے بسبب غفلت کے درحقیقت جو تیرا دشمن ہے وہی تیرے حق مین دارو ہے اور وہی تیرے واسطے کیمیا نافع و دلجو ہے تو اُس دشمن سے بھاگے اور خلوت مین بیٹھ کے الطاف خدا سے یاوری جو ہوئے پس جو تیرے دشمن ہین بتحقیقت وہی دوست ہین کہ حضرت حق سبحانہ کے در مین تجکو مشغول کرین دیر د بالکسر روزمرہ کوئی کام کرنا عالم مین ایک ایسا حیوان ہے کہ اُسکو اسغر کہتے ہین یعنے سیہی کہ وہ لکڑی کی چوٹ سے موٹا ہوتا ہے اور پھول جاتا ہے اور فربہ اور قوی جسقدر اُسکے لکڑیان مارو وہ اُسی قدر اُس چوٹ سے فربہ ہوتا ہے پس نفس مومن کا بھی ایک اسغر ہے یقیناً کہ زخم و رنج سے فربہ اور سمین ہوتا ہے الخلاف شرح مین تو مسخر آور اہل خیر کے قبل واو دیکھ کر کونہ خیر رو کورہ اور اسغر کو دونون جگہ اشغر بشین معجمہ لکھا ہے قولہ زین سبب بر انبیا رنج و شکست + از ہمہ خلق جہان افزون ترست + تا ز جانہا جان شان شد زفت تر + کہ ندیدند آن بلا قومے دگر + پوست از دارو بلاکش میشود + چون ادیم طائفی خوش میشود + گر نہ تلخ و تیز مالیدے ورو + گندہ گشتی ناخوش و ناپاک بو + آدمی را نیز چون آن پوست دان + از رطوبتہا شدہ زشت و گران + تلخ و تیز و مالش بسیار دہ + تا شود پاک و لطیف و با فرہ + ور نہ میمالی رضا دہ ای عیار + کہ خدا رنجت دہد بے اختیار + کہ بلاے دوست تطہیر شماست + علم او بالاے تدبیر شماست + چون صفا بیند بلا شیرین شود + خوش شود دارو

چو بصحت مین شود + بر دو بیند خویش را در چین مات + پس بگوید اقتلونی یا ثقات + این عوان در حق غیرے سود شد + لیک اندر حق خود مردود شد + رحم ربانی از و ببریده شد + کین شیطانی برو پیچیده شد + کارگاه خشم گشت و کین وری + کینه دان اصل ضلال و کافری + المعنی موافق سابق کے فرماتے ہین کہ یہی سبب ہے کہ نفس مومن کا زخم و رنج سے موٹا ہوتا ہی انبیا پر رنج و شکست ساری مخلوق سے زیادہ تر ہوتی ہی کہ انکی جانین تمام مخلوق کی جانون سے زیادہ مضبوط ہین جیسا کہ بجواب سوال سائل آنحضرت نے فرمایا الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی العبد حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاءہ وان کان فی دینہ رقۃ ہون علیہ فما زال کذلک حتے یمشی علی الارض ما لہ ذنب یعنی انبیا بلاؤن مین اشد ہین پھر جو کوئی امثل ہے یعنے زیادہ تر مثل انکا دین مین مبتلا کیا جاتا ہی موافق اپنے دین کے پس اگر اپنے دین مین سخت و مضبوط ہی سخت ہوتی ہی بلا اسکی اور اگر اسکے دین مین نرمی ہی تو اسپر بلا بھی نرم کیجاتی ہی پس ایسے ہی ہمیشہ مبتلا رہتا ہی یہانتک کہ وہ زندہ رہے زمین پر اس حال مین کہ اسکو گناہ نہون اور انبیا پر زیادہ ہونے کی وجہ یہ کہ انکی جانین اور جانون سے زیادہ تر موٹی مضبوط ہین اسیلیے کہ جیسی بلائین انھون نے دیکھین وہ بلائین کسی قوم نے نہ دیکھین معمول ہے کہ پوست ہر شئے کا دواؤن سے سخت و ملائم ہو جاتا ہے جیسے طائف کا ادیم کیسا خوشبو ہو جاتا ہے اگر تلخ و تیز دوا اسمین نہ ملین تو گندہ اور ناخوش اور ناپاک بو ہو سکے جیسا کہ اہل طائف اور یمن چمڑون مین دوا تلخ و تیز ل کے دیواروں پر ڈال دیتے ہین ستارہ سہیل کی تاثیر سے بودار و رنگین ہو جاتے ہین اور بہتر ادیم طائف کا ہوتا ہی پس ایسے ہی آدمی کو بھی مثل پوست کے جان کہ رطوبتون سے زشت و گران ہو رہا ہی لاجرم تلخ و تیز چیزون سے خوب مالش اسکو دے تو پاک و لطیف و با فرہ ہو جاے اے شاد و منظفر اور جو تو مالش نہین دیتا اور مالش و محنت سے جان بچاتا ہی تو اے عیار یعنے مکرے آدمی اسپر راضی ہو جا جو خدا تجکو رنج تیرے بے اختیار کے دے ہو اسطے کہ بلا دوست کی تمہاری تطہیر ہی اور علم اسکا تمہاری تدبیر سے بڑھکے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ہم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکہا الا کفر اللہ من خطایاہ یعنے نہین پہونچتا ہی مسلم کو تعب اور درد یعنے مرض اور نہ ہم نہ حزن اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کانٹا بھی چبھے مگر یہ کہ بخشے ان رنجون سے اسکے گناہ پس تطہیر ظاہر شارع نے اور حدیثین بھی اس بارہ مین کہی ہین مگر مومن کو یہ ایک کیا تھوڑی ہی اور جب بلا مین آدمی صفا دیکھتا ہی تو بلا شیرین ہو جاتی ہے جیسے دوا مین صحت پاتا ہے تو دوا خوش ہو جاتی ہے پس مات مین اپنی بہبود جانتا ہی کہ یہ مرنا نہین ہی جینا ہی میرے ہاتھ بہبود لگ گئی اور خود کہتا ہے اقتلونی یا ثقات مار ڈالو مجکو اے ثقہ لوگو کہ وہ کاملین ہین پھر ان عوان و عسس کی طرف رجوع ہوے کہ غیر کے حق مین تو سود ہوے لیکن اپنے حق مین مردود ہوے خدا کا رحم تو انسے قطع ہو گیا اور کینہ و شیطانی نیز لپٹ گیا

کارگاہ خشم وکینہ وری کی ہوگئی یعنے کارخانہ خشم وکین کا انمین جاری ہے اور کینہ ایسی چیز کہ اصل وبنیاد گمراہی وکافری کی ہے الخلاف شرح مین کرنہ کی جگہ ورنہ ما لیندی کونالیندی بتو کو بتو دمآئی کو تآئی لکھا ہے

پوچھنا ایک شخص کا حضرت عیسیٰ سے کہ عالم وجود مین سخت تر کیا چیز ہے

قولہ گفت عیسیٰ را یکے ہوشیار سر + چیست در ہستی ز جملہ صعب تر + گفتش ای جان صعب تر خشم خدا + کہ از آن دوزخ ہمی لرزد چو ما + گفت زین خشم خدا چہ بود امان + گفت ترک خشم خویش اندر زمان + کظم غیظ است اے پسر خط امان + خشم حق یاد آور و درکش عنان + پس عوان کہ معدن این خشم گشت + خشم زشتش از سبع ہم درگذشت + چہ امید ستش برحمت جز مگر + باز گردد زان صفت آن بے ہنر + گرچہ عالم را از ایشان چارہ نیست + این سخن اندر ضلال افگندہ نیست + چارہ نبود ہم جہان را از چمین + لیک نبود آن چمین ماء معین + المعنی چمین بالفتح بول وبراز ماء معین بفتح میم آب روان طاہر وپاک وصاف حضرت عیسیٰ سے ایک ہوشیار سر نے پوچھا کہ اس عالم ہستی مین سب سے زیادہ سخت کون چیز ہے انھون نے کہا کہ اے جان سب سے سخت تر غصہ خدا کا ہے کہ اس سے دوزخ بھی مثل ہمارے کانپتا ہے پھر کہا اس غصۂ خدا سے امن کی کیا صورت ہے کیسے ہو کہا ترک اپنے خشم کا زمانہ مین کظم غیظ یعنے غصہ کا کھانا اے پسر خط امان ہے جیسا کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس جو لوگ کہ غصہ کھانے والے ہین اور لوگون کی خطا معاف کرنے والے لا بد خشم حق کو یاد کر اور اپنی باگ غصہ سے روک لے پس عوان اے سرہنگ سلطانی کہ معدن غصہ کے ہوئے اور ان کا غصہ زشت یہ درندون سے بھی بڑھ گیا ہے انکو اسکی رحمت کی کیا امید سوا اسکے کہ وہ بے ہنر اپنی صفت سے باز آئین اگرچہ عالم کو ان لوگون سے چارہ نہین ہے بے انکے انتظام عالم کا دشوار اور یہ بات ظاہر ہے سب لگ جاتے ہین بھولے بھٹکے پڑے ہوئے نہین ہین لیکن جہان کو بھی چارہ چمین سے نہین ہے بول وبراز امین ضرور ہوتا ہے اور وہ چمین ماء معین نہین ہوتا اپنی اپنی نسبت رہے الخلاف شرح مین پہلا شعر اس حکایت کا اخیر مین داستان صدر کے لکھدیا ہے

خیانت کرنا عاشق کا اور للکارنا معشوق کا

قولہ بازگو احوال آن خستہ جگر + در بیابان باغ یار شک قمر + چونکہ تنہائیش بدید آن سادہ مرد + زود او قصد کنار وبوس کرد + بانگ بروے زد بہیبت آن نگار + کہ مرو گستاخ ادب را گوش دار + گفت آخر خلوتست وخلق نی + آب حاضر تشنۂ ہمچون منی + کس نمے جنبد درینجا جز کہ باد + کیست حاضر کیست مانع زین کشاد + گفت ای شیدا تو ابلہ بودۂ + ابلہے وز عاقلان نشنودۂ + باد را دیدی کہ مے جنبد بدان + باد جنبان نیست اینجا بادران + مروحہ تصریف صنع ایزدش + زد بران باد ہمی جنبانیدش + جزو بادے کو بحکم

مادرست + باد بیزن را تجنبانی نجست + جنبش این جزو باد اے سادہ مرد + بے تو تے بادبیزن سر نکرد + جنبش باد نفس کاندر لب ست + تابع تصریف جان و قالب ست + المعنی پھر رجوع ہے طرف ذکر اُس جوان عاشق اور زن معشوقہ کے چنانچہ فرمایا کہ حال اُس خستہ جگر کا بیان کر کہ باغ مین اُس رشک قمر کے ساتھ کیا ہوا جبکہ اُس احمق سادہ مرد نے اُسکو تنہا دیکھا بے تامل ارادہ کنار و بوس کا کیا اُس نگار نے للکار کر کہا کہ گستاخی کی چال مت چل ادب کو تکے رہ کہا آخر تنہائی ہے کوئی مخلوق سے نہین پانی موجود اور مجھسا پیاسا جان بلب کوئی سواے باد کے چلتا پھرتا نہین ہے بس سواے ہوا کے اور کون حاضر ہے اور کون مانع اس عقدہ کے کشاد کا ہے کہا اے دیوانہ تو کیا احمق ہو گیا ہے اور بہ حقیقت بڑا احمق ہے تو نے عاقلون سے کچھ نہین سُنا تو نے صرف ہوا کو دیکھ لیا کہ درختون پر ہلتی ہے اور جان لیا کہ ہوا چلتی ہے کیا ہوا چلانے والا یہان موجود نہین ہے اے احمق پنکھا گردش صنع ایزد کا اُسپر لگتا ہے اور وہ اُسکو ہلاتا ہے دیکھ تو ایک جزو ہوا کا کہ اُسکے حکم سے ہمارے حکم مین ہے جبتک اُسپر پنکھا نہ ارو نہین ہلتی آہ سادہ مرد جیسی جنبش اس جزو باد کی ہے کہ بے حکومت پنکھے کے سر نہین ہوتی پنکھے کی مطیع ہے ایسی ہی جنبش باد نفس کی لبون مین ہے کہ وہ تابع گردش جان و قلب کی ہے جیسا یہ ہلاتے ہین ویسی ہی ہلتی ہے اختلاف شرح مین بوس کے بجاے بوسہ اور جنبان کا نون ندارد جنبانی کو تجنبانی جزو باد کو جزوے کہ موزون نہین لکھا ہے قولہ گاہ دم را مدح پیغامے کند + گاہ دم را ہجو و دشنامے کند + پس بدان احوال دیگر بادہا + کز جزوے کل ہمی بیند نہا + باد را حق گہ بہاری میکند + در دلش زین لطف عارے میکند + بر گروہ عاد صرصر میکند + باز ہم آن باد را بر ہود معطر میکند + یک باد را از زہر سموم + مر صبا را میکند خرم قدوم + باد دم را در تو بنہاد او اساس + تاکنی ہر باد را بروے قیاس + دم نمیگیرد سخن بے لطف و قہر + بر گروہے شہد و بر قومیست زہر + مروحہ جنبان پے انعام کس + وز براے قہر ہر پشہ مگس + المعنی پس وہ ہوا نفس کی جو تابع جان و قالب کی ہے کبھی اپنی جنبش سے کسی کی مدح کرتی ہے اور پیغام سُناتی ہے اور کبھی کسی کی ہجو کرتی ہے اور دشنام جتاتی ہے اب ایسے ہی جملہ ہواؤن کو قیاس کر لے کسلیے کہ ایک جزو سے کل کو عقلین سمجھ سکتی ہین نہی بضم جمع نہیہ بمعنی عقل و خرد حق تعالے ہوا کو کبھی بہاری کرتا ہے اور دی یعنے خزان مین اس لطف سے صاف وعاری کرتا ہے یہ حکمت اُسکی ہے ہوا کو قوم عاد پر صرصر کرتا ہے ای ہواے تند جس سے وہ ہلاک ہوئی اور اسی ہوا کو ہود پر معطر فرمایا ہے کہ اُنکو مہلک ہو اور اُنکو مفرح ایک ہوا سموم ہے زہرناک ایک ہوا صبا ہے خرم قدوم مقوی جان و دل پھر تیرے بیچ مین اُسنے دم سے بنیاد رکھی کہ وہ بھی ہوا ہے جو خارج سے آتی جاتی ہے اور مدا سکا ہے تو ہر ہوا کو تو اُسپر قیاس کرے دیکھ تو یہ دم ہی تیرا کوئی سخن بے لطف و قہر کے نہین کرتا کہ وہ کسی گروہ پر شہد ہوتا ہے اور کسی قوم پر زہر ایسے ہی یہ ہوا جو پنکھا ہلا رہی ہے آدمی کے لیے تو انعام و احسان ہے اور مکھی مچھر کے حق مین

قہر و غضب الخلاف شرح مین ہجو کو ہجو بنہاد کے بعد ایک الف زائد اور اساس کو اس نسگیرد کو نیمگرد
و پشہ کو بصورت پشہ اور اسکے بعد و آو لکھا ہی قولہ مروحہ تقدیر ربانی چرا + پر نباشد ز امتحان و ز ابتلا +
چونکہ جزو سے باد وم یا مروحہ + نیست الا مفسدہ یا مصلحہ + این شمال و این صبا و این دبور + کے بود از لطف
و از انعام دور + یک کف گندم ز انباری بہین + فہم کن کان جملہ باشد ہمچنین + کل باد از برج باد آسمان + کے
جہد بے مروحہ آن بادران + بر سر خرمن بوقت انتقاد + نے کہ فلاحان ہمی جویند باد + تا جدا گردد ز گندم کاہہا +
تا بانبارے رود یا چاہہا + چون بماند دیر آن باد وزان + جملہ را بینی سرانگشتان گزان + ہمچنین در طلق آن باد ولاد +
گر نیاید بانگ درد آید کہ داد + گر نمیدانند کس رانندہ اوست + باد را پس کردن زاری چہ روست + رقعہ
تعویذ سے خواہند نیز + در شکنجہ طلق زن از بس عزیز + اہل کشتی ہمچنان جویاے باد + جملہ خواہانش از ان رب العباد +
المعنی یعنے جب یہ ہوا واسطے انعام و قہر کے ہی تو بنکہا تقدیر ربانی کا امتحان و آزمایش سے کیسے نہ پیدا ہوگا
آپ فرماتے ہین کہ ہرگاہ ہوا جزو سے دم یا مروحہ کی کہ دونون کا بیان اوپر فرمایا ہے خالی اس سے نہین کہ
مفسدہ ہون یا مصلحہ یعنے فساد اٹھانے والی یا اصلاح کرنے والی تو یہ شمال اور صبا و دبور اسکے لطف و
انعام سے کب دور ہونگی اسی تھوڑے کو بہت پہ قیاس کرلے ایک مٹھی گیہون انبار سے اٹھا کے دیکھ اور
سمجھ لے کہ سب ایسے ہی ہونگے کل ہوائین ان برجون سے جو برج باد کے آسمان پر ہین یعنے جوزا اور میزان
اور دلو مقدر کیا جو بدون پنکھے اس بادران کے اپنی جگہ سے جنبش کرسکین جو بوقت خرمن طیار ہوتا ہے تو انتقاد
کے واسطے جسکی ہندی پیلا سہی ہے یعنے گھاس دانہ سے الگ کرنا یہ بات نہین ہی کہ کسان ہوا ڈھونڈھتے ہین
فلاح زراعت کنندہ اس غرض سے کہ گندم کاہ سے جدا کرین مگر اسمین دو باتین ہین کہ اگر ہوا آگئی تو نہ معلوم
کہ غلہ انبار کو جاے یا چاہ اور گڑھون مین جاے جو مراد چاہ سے ہی کہ آندھی سے اڑ اڑ کے گڑھون مین جا پڑتا ہی
اور جب ایسی آندھی دیر تک چلتی ہی تو یا تو ہوا ڈھونڈھتے تھے یا اب افسوس سے انگلیان کاٹتے ہین ایسے ہی
زن حاملہ کا حال ہی کہ درد زہ مین اگر جننے وقت ہوا ولادت کی نہ آئی تو آواز درد کی آتی ہی کہ فریاد ہی پس اگر
انکو ایسا نہین جانتے کہ ہوا کا چلانے والا وہی ہی تو ہوا کے واسطے زاری کیون کرتے ہین اور دعائین کیون
مانگتے ہین تعویذ کا پرچہ بھی تعویذ والون سے چاہتے ہین کہ عورت شکنجہ درد مین گرفتار ہی جو از بس عزیز ہی
ایسے ہی اہل کشتی جویان ہوا کے ہوتے ہین اور رب العباد سے اسکے خواہان الخلاف شرح مین بامروحہ کو بامروحہ
روست کو جو سست ازبس کو از بر لکھا ہی قولہ ہمچنین در درد دندانہا ز باد + دفع میخواہی بسوز و اعتقاد + از خدا
لابہ کنان آن جندیان + کہ بدہ باد ظفر اے حکمران + پس ہمہ دانستہ اند این را یقین + کہ فرستد باد رب العالمین
پس یقین در عقل ہر دانندہ ہست + اینکہ با جنبندہ جنبانندہ ہست + گر تو او را می نہ بینی در نظر + فہم کن آنرا

باظہار اثر + تن بجان جنبد نمی بینی تو جان + لیک از جنبیدن تن جان بدان + گفت او گر ابلہم من در ادب + زیرکم اندر وفا و در طلب + گفت ادب این بود کہ خود دیدہ شد + آن دگر را خود ہمیدانی تو لد + خود ادب این بود وآن دیگر دفین + زین تبر باشد کہ دیدیمش یقین + ہرچہ زین کوزہ تراود بعد ازین + یک نمط خواہد بدن جملہ چنین + المعنی ایسے ہی جب تیرے دانتون مین درد باد سے اٹھتا ہی تو کیسا دفع اُسکا سوز و اعتقاد سے چاہتا ہے حلے ہذا لشکر والے خدا سے زاری و منت کرتے ہین کہ ای خدا تو ہمکو باد ظفر عطا کر پس سب نے اس بات کو یقین جان لیا ہی کہ ہوا کا بھیجنے والا رب العالمین ہی اور ہر دانا کی عقل میں یقین ثابت ہی کہ ہر ہلنے والے کا ہلانے والا ہی اگر تو جنبانندہ کو اپنی نظر سے نہین دیکھتا تو اُسکے اثر جو ظاہر ہین اُنسے سمجھ لے خیال تو کر تن آدمی کا جان سے ہلتا ہے اور جان کو نہین دیکھتا لیکن تن کے ہلنے سے جان کو قیاس کر اب پھر قول اُس جوان عاشق کا زن معشوقہ سے ہی کہ اگر مین ادب مین احمق ہون کیا وفا و طلب مین تو زیرک ہون کہا ادب تو یہ تھا جو سامنے آیا اور دیکھ لیا وفا و طلب اُسکو اہی لد یعنے گمراہ تو ہی جانے کوئی ظہور مین تو آئی نہین جب ادب تیرا یہ تھا جو ظاہر ہوا وہ تو ایک گڑی دبی چیز ہے پس اس سے جو ہم دیکھ چکے بتر ہی ہوگی خوب یقین ہی اب تیرے کوزہ سے بعد اسکے جو جو کچھ ٹپکیگا بالیقین سب ایک قسم کا ہوگا ایسا کہ جیسا یہ ظاہر ہوا

قصہ اُس صوفی کا کہ جب گھر مین آیا تو عورت کو بیگانہ کے ساتھ دیکھا

قولہ صوفیی آمد بسوے خانہ روز + خانہ یک در بود و زن با کفش دوز + جفت گشتہ با حریف خویش زن + اندران یک حجرہ از وسواس تن + چون بزد صوفی بجد در چاشتگاہ + ہر دو واماندند نے حیلہ نہ راہ + ہیچ معہودش بند کو آنزمان + سوے خانہ بازگردد از دکان + قاصدا آن روز بیوقت مروع + از خیالے کرد با خانہ رجوع + اعتماد زن برو کو ہیچ بار + این زمان تا خانہ نارد روز کار + اعتمادش بود از روے قیاس + خانہ نو انکر دور کوے قیاس + آن قیاسش راست نامد از قضا + گرچہ ستار ست ہم بدہد جزا + چونکہ بد کردی تبرس ایمن مباش + زانکہ تخمست و برویاند خداش + المعنی مروع نگاہداشتہ شدہ ایک صوفی اپنے گھر کی طرف آیا گھر کا ایک ہی دروازہ تھا عورت اُسکی ایک کفش دوز کے ساتھ جو اُسکا حریف تھا جفت ہو رہی تھی بسبب وسواس تن کے جو مراد خواہش جسمانی سے ہی کسواسطے کہ وسواس کی ہندی شنکار دینا ہی جب صوفی نے دروازہ چاشت کے وقت بتاکید تمام بجایا دونون حیران رہگئے کہ اب نہ کوئی حیلہ ہی نہ راہ ہی اُسکی کبھی یہ عادت نہ تھی کہ ایسے وقت دکان سے گھر کو آتا اُسدن قصدًا بے وقت مقرری کے کسی خیال سے گھر کو دکان سے لوٹ آیا تھا عورت کو اسپر اعتماد تھا کہ کبھی اسوقت کام چھوڑ کے گھر کو نہین آتا ہی اب بھی نہ آئیگا اور یہ اعتماد اُسکو اپنے قیاس پر تھا لیکن قیاس ایسی چیز نہین کہ اُسکی گلی مین گھر بنا لے یعنے اُسپر بے غم ہو بیٹھے کہ یہی صحیح ہے

نہین چاہیے اکثر غلط ہوتا ہے چنانچہ قضائے الٰہی سے اسکا قیاس بھی راست نہوا اسلیے کہ اللہ تعالےٰ اگرچہ ستار ہے لیکن ہر کام کا بدلہ بھی دیتا ہے بس اگر تو بد کرے تو ڈرتا رہ بخت مت ہو اسواسطے کہ وہ بد کا تخم ہے ضرور خدا تعالےٰ اسکو جمائیگا

بیان اسکا کہ خدا تعالےٰ بندہ کو گناہ مین اول رسوا نہین کرتا ہے

قولہ چند گاہش او بپوشاند کہ تا + آیدش زین بد پشیمانی و حیا + عہد عمر آن امیر مومنان + داد دزدے را بجلاد و عوان + بانگ زد آن دزد کاے میر دیار + اولین بارست جرمم زینہار + گفت امیر حاش للہ کہ خدا + بار اول قہر بارد در جزا + بارہا پوشد پئے اظہار فضل + باز گیرد از پئے اظہار عدل + تا کہ این ہر دو صفت ظاہر شود + آن مبشر گردد این منذر شود + بارہا زن نیز آن بد کردہ بود + سہل بگذشت آن و سہلش مینمود + آن نمیدانست عقل پائے سست + کہ سبو دائم ز جو ناید درست + آنچنانش تنگ آورد آن قضا + کہ منافق را کند مرگ فجا + نے طریق و نے رفیق و نے امان + زانکہ عزرائیل شد در قصد جان + آنچنان کان زن در ان حجرہ خفا + تنگ شد او و حریفش زان بلا + المعنی خدا بکسر دلبضم مفاجات یعنی ناگہان گرفتن اول تو چند بار خدا تعالےٰ اس بدی کو چھپاتا ہے تا اس کام سے شرما کے پشیمان ہوئے اور نکرے مطابق اسی کے فرماتے ہین کہ امیر المومنین حضرت عمر نے ایک چور کو جلاد کے حوالہ کیا کہ سخت گیر تھا اعضا میں تشدید یہیم بھی جائز ہے چور چلا یا کہ ای امیر ملک کے یہ میرا پہلا ہی جرم ہے مین پناہ چاہتا ہون امیر نے کہا حاش للہ ہرگز یہ بات نہین ہے کہ خدا تعالےٰ پہلے جرم کے بدلے مین کسی پر قہر جاری کرے وہ بارہا چھپاتا ہے تا فضل اسکا ظاہر ہوے پھر ماخوذ کرتا ہے تو جانین کہ عدل بھی اسکا ہے اور دونون صفتین ظاہر ہون تو کوئی بشارت یافتہ ہو اور کوئی ترسانیدہ شدہ ایسے ہی اس عورت نے بارہا بدکاری کی اور وہ سہل گذر گئی تو اب دلیر ہو گئی اور اسکو سہل معلوم ہونے لگی اسکی عقل سست پا کہ دور کی بات کو نہین پہونچ سکتی تھی نہین جانتی تھی کہ سبو ہمیشہ نہر سے درست نہین آتا کبھی پھوٹ بھی جاتا ہے پس ایسا اسکو حکم الٰہی نے دبو چا جیسے منافق کو مرگ مفاجات دبوچ لیتا ہے کہ نہ اسکو راہ بچاؤ کی ملتی ہے نہ کوئی رفیق یعنے توبہ اور عمل صالح نہ امن کیونکہ عزرائیل کا قصد جان نکالنے کا ہو رہا ہے یہی حال اس عورت کا اس حجرہ خفا مین تھا یعنے گلا گھوٹنے والے مین کہ یہ اور حریف اسکا دونون انہین مبتلا ہونے سے خشک ہو گئے تھے **الخلاف** شرح مین عمر کو غمر بازگیر دکو بازگیر د لکھا ہے **قولہ** گفت صوفی با دل خود کاے دو گبر + از شما کینہ کشم لیکن بصبر + لیک نادانستہ آرم این زمان + تا نہ ہر گوشی نیوشد این نہان + از شما پنہان کشد کینہ محق + اندک اندک ہمچو بیماری دق + مرد دق باشد چو یخ ہر لحظہ کم + لیک پندارد بہر دم بہترم + ہمچو گفتار سے کہ میگیرند شش او + غرہ آن گفت کاین گفتار کو + نیست در سوراخ گفتار ایمو + گشتہ او مغرور تر

زین گفتگو + این ہمیگویند و بندش می نہند + او خوش آسودہ کہ از من غافلند + ہیچ پنہان خانہ آن زن را نبود + ہیچ دہلیز و رہ بالا نبود + نے تنورے کہ در آن پنہان شود + نے جوالے کہ حجاب آن شود + ہمچو عرصہ پہن روز رستخیز + نے گو دے نے پشتہ نے جائے گریز + گفت یزدان وصف آن جائے حرج + بہر حشر لا تری فیہا عوج +

چادر خود را بر او افگند زود + مرد را زن کرد و در را بر گشود + یعنی کفتار با لفظ ہندی بجو کہ ایک جانور ہے مردہ خوار ہیچ سمجہ بالضم تہخانہ گو بکاف فارسی گڈہا صوفی نے اپنے دل مین کہا کہ ای کافر در ہو تجھسے اپنا کینہ نکالونگا لیکن صبر کے ساتھ پس اسوقت تو انجان و نادانستہ ہو جاؤن تو اس چھپی بات کو ہر کان نہ سن لے تا فاش ہو آپ مقولے مولانا روم کے ہین کہ محق آدمی یعنے جو حق پر ہوتا ہی پوشیدہ اپنا کینہ تجھسے نکالتا ہے اور تھوڑا تھوڑا جیسے بیماری دق کی کہ دق والے کو بچ کی طرح ہر دم گھلاتی ہے لیکن وہ یہی جانے جاتا ہے کہ مین پہلے سے اچھا ہون اور جیسے کفتار کہ لوگ اسکو پکڑتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ کفتار کہان ہے اور وہ اس بات پر فریفتہ ہو جاتا ہی یہ تو کہتے ہین کہ ای عمو سوراخ مین کفتار نہین ہے اور وہ اس کہنے سے زیادہ تر دہوکے مین پڑتا ہی پس یہ کہتے جاتے ہین اور پھندے لگاتے جاتے ہین اور وہ خوش و آسودہ کہ مجھسے غافل ہین پھر رجوع اصل حکایت کی طرف ہو کہ عورت حیران تھی نہ کوئی تہخانہ اسکے گھر مین تھا نہ کوئی تہخانہ نہ دہلیز نہ راہ اوپر جانے کی نہ کوئی تنور جسمین چھپا وے نہ کوئی گون کہ اسمین ڈہانک دے گھر کیا ایک جوڑ میدان روز قیامت کا ساتھا جسمین نہ گڈہا نہ ٹیلہ نہ کوئی راہ بھاگنے کی چنانچہ خدا ے تعلے نے جو میدان حشر کی صفت مین لا تری فیہا عوجا فرمایا ہی وہ ایسے ہی گھر پر حرج اسے پر سختی کی صفت ہی لا ترے فیہا عوجا ولا امتا نہین دیکھیگا تو اس میدان حشر مین نہ گڈہا نہ ٹیلہ نہ پستی نہ بلندی صاف ہموار ہوگا ناچار عورت نے اپنی چادر حریف پر ڈال دی اور مرد کو عورت بنا کے دروازہ کھول دیا الخلاف فرح مین تانہ کو تا کہ نیوشند کو نوشت لکھا ہی

چھپانا عورت کا مرد کو چادر مین مکر و تلبیس سے کہ ان کیدکن عظیم یعنے مکر تم عورتون کا بڑا ہی

قولہ زیر چادر سر در بسو او عیان + سخت پیدا چون شتر بر نردبان + از تعجب گفت صوفی چیست این + ہرگز این رو من ندیدم کیست این + گفت خاتونیست از اعیان شہر + مرورا از مال و اقبالست بہر + در پس تا کسے بیگانہ + در نیاید زود نادانانہ + گفت صوفی چیستش ہین خدمتے + تا برآرم بے سپاس و منتے + گفت میلش خویشی و پیوستگیست + نیک خاتونیست حق داند کہ کیست + یک پسر دارد کہ اندر شہر نیست + خوب و زیرک چابک و مکسب کنیست + خواست دختر را ببیند زود دست + اتفاقاً دختر اندر مکتب ست + باز گفت ار آرد باشد یا سبوس + بیکانم او را بجان و دل عروس + گفت صوفی ما فقیر و زادکم + قوم خاتون مالدار و محتشم +

کے بود این کفو ایشان در زواج + یکدر از چوب در دیگر زعاج + کے بود ہمرنگ فقر و احتشام + چون شود ہمجنس یا توزِ درخام + جامہ نیمے اطلس و نیمے پلاس + عیب باشد نزد ارباب شناس + باکبوتر باز کے شد ہم نفس + کے شود ہمراز عنقا با مگس + کفو باید ہر دو جفت اندر نکاح + ورنہ تنگ آید نماند ارتیاح + المعنی زواج زوج ہونا ارتیاح راحت پانا یعنے عورت نے چادر تو اوڑھادی لیکن یہ چادر کے نیچے بھی رسوا و عیسان تھا اور نہایت ہی ظاہر جیسے اونٹ سیڑھی پر کہ خود بھی لنبا اور معہذا سیڑھی پھر کیسے رسوا نہ ہوئے صوفی نے متعجب ہوکے کہا کہ یہ کیا ہی اور کون ہی مین نے اسکو کبھی نہین دیکھا عورت نے کہا یہ ایک خاتون معزز دن شہر سے ہی کہ مال و اقبال دونون خدا نے اسکو دیے ہین مین نے اسی واسطے دروازہ بند کر دیا تھا کہ کوئی بیگانہ جلدی سے ناواقفون کی طرح گھر مین نہ گھس آئے صوفی نے کہا بتا تو اُسکی خدمت کی کون سی چیز ہے جو اُسکو مین بے شکر و منت کے پورا کرون کہا اُسکو خواہش رشتہ اور اپنایت کی ہی ظاہر تو نیک بی بی ہے آگے اللہ جانے کون ہی ایک لڑکا اُسکا ہی کہ مثل اُسکے دانا و چالاک و خوبصورت کمانے والا شہر مین نہین ہے چاہا کہ لڑکی کا مُنھ اور ہاتھ دیکھے اتفاق سے لڑکی گھر نہین مکتب مین ہی اکثر دستور ہے کہ اگر لڑکی کا مُنھ نہین دکھاتے ہین تو ہاتھ دکھا دیتے ہین کہ کالی گوری کی تمیز ہو جائے پھر یہ بھی کہا ہی کہ دیکھنے سے کیا ہی اگر آتا ہے جب اور بھوسی جب مین اسکو جان و دل سے عروس کرتی ہون صوفی نے کہا ہم فقیر محض بے سامان اور خاتون کی قوم مال و حشمت والی یہ لڑکی اس ازدواج مین اُنکی کفو کیسے ہو سکتی ہی گویا وہ حال ہے کہ ایک کیواڑ لکڑی کا اور ایک کیواڑ ہاتھی دانت کا بھلا فقیری و مالداری بھی ہمرنگ ہوتی ہین ایسے ہی یا قوت اور خام کب ہمجنس ہو سکتے ہین نصف جامہ تو اطلس کا اور نصف گزی کا اہل شناس کے نزدیک کیسا عیب ہی کہین کبوتر کے ساتھ بھی باز ہمنفس ہوا ہی اور مکھی عنقا کی ہمراز کبھی ہوئی ہی نکاح مین دونون جفت کا ہم کفو ہونا چاہیے ورنہ ایک دوسرے مین باہم گر تنگ عارض ہوتی ہی پھر راحت و خوشی نہین رہتی رنج و ملال ہوتا ہے **اختلاف** شرح مین یک در از چوب کو دراز و چوب اور تنگ کو تنگ لکھا ہی

کہنا عورت کا کہ وہ فکر جہاز مین نہین ہی مراد اُسکی صلاح و عفت ہی اور پوشیدہ جواب صوفی کا

گفت گفتم من چنین عذری نواو + گفت نے من نیستم اسباب جو + ما ز مال و زر ملول و تخمہ ایم + ما بحرص جمع نے چون عامہ ایم + ما ملولیم از قماش زر و سیم + فارغیم و تخمہ از مال عظیم + قصد ما ستر ست و پاکی و صلاح + در دو عالم خود بدان باشد فلاح + باز صوفی عذر درویشی بگفت + وان مکرر کرد تا نبود نہفت + گفت زن من ہم مکرر کردہ ام + بے جہازی را مقرر کردہ ام + اعتماد اوست راسخ تر ز کوہ + کہ ز فقرش ہیچ می ناید شکوہ + و ہمیگوید مرادم عفت ست + از شما مقصود صدق و ہمت ست + گفت صوفی خود جہاز و مال ما +

دید دمی بیند ہویدا اسلئے خفا + خانۂ تنگی مقام مکتفی + کہ درو پنہان نماند سوزنی + باز ستر و پاکی و زہد و صلاح بنا و زما بہ و اندر انتصاح + بہ ز ما پیدا اند او احوال ستر + و ز بس و پیش و سر و دنبال ستر + جہازی خود عیان ہمچون خور ست + و ز صلاح و ستر او و اقف تر ست + ظاہر ا بی جہاز و خادم ست + و ز صلاح و ستر او خود عالم ست + شرح مستوری ز بابا شرط نیست + چون بر و پیدا چو روز روشنیست + این حکایت را بدان گفتم کہ تا + لاف کم بافی چو رسوا شد خفا + بر تر آئے ہم بدعوی مستزاد + این بدستند جہاد در اعتقاد + چون زن صوفی تو خائن بودہ + دام مکر اندر دغا بگشودہ + کہ ز ہر نا شستہ روی گپ زنی + شرم داری و ز خدای خویش نی + المعنی گپ کلام و سخن وگزاف عورت نے کہا میں نے یہ سب عذر جو تو نے کیے ایسے ہی اُس سے کیے اُسنے کہا کہ میں مال اسباب کی ڈھونڈھنے والی نہیں ہون ہمارے یہان اتنا مال و زر ہی کہ ہم اُس سے تنگ آ گئے ہین اور ایسا پیٹ بھرا ہی کہ بد ہضمی ہو گئی ہی ہمکو عام مخلوق کی طرح حرص جمع کرنے کی نہین ہی ہم اسباب و زر و سیم سے تنگ ہین اور مال سے فارغ کہ اُس سے عظیم تخمہ ہمکو لاحق ہی ہمارا قصد تو پردہ نشینی و عفت و نیکو کاری سے ہی جس سے دونون عالم کا بھلا ہی پھر صوفی نے اُسی عذر محتاجی کو مکرر کیا تا کوئی بات چھپی نہ رہے عورت نے کہا کہ مین نے بھی اُس سے بار بار کہا ہی اور یہ ٹھہرا لیا ہے کہ یہ لڑکی بیجہاز کی ہی اُسکا اعتماد ہماری طرف کو اس سے بھی زیادہ مستحکم ہی کہ ہمارے فقر سے اُسکو کچھ اندیشہ اور پروا نہین ہے وہ یہی کہتی ہے کہ میری مراد تو عفت سے ہی اور تمھارا صدق اور تمھاری ہمت سے مقصود صوفی نے کہا جہاز اور مال تو ہمارا خود تم نے دیکھا ہی اور دیکھ رہی ہی ظاہر پیش نظر ہی نہ پوشیدہ یہ ایک گھر تنگ ہی ایک آدمی کے رہنے کا ٹھکانا ہی جسمین ایک سوزن بھی نہ چھپ سکے ستر و پاکی اور زہد و صلاح کا یہ حال جسکی نیک اندیشی وہ ہمسے بہت زیادہ جانتی ہی اور ستر کا حال بھی وہ ہمسے بہتر جانتی ہی وہ خوب پس و پیش اور دنبال و سر ستر کا سمجھتی ہے جہازی تو ہماری ایسی ظاہر جیسے دن مین آفتاب اور صلاح و ستر ہمارا وہ ایسا جانتی ہے کہ خود ہم بھی واقف نہین ظاہر تو لڑکی ہماری بے جہاز و خادم کی ہی لیکن صلاح و ستر کی وہ خود عالم ہے اپنی لڑکی کی مستوری بیان کرنا یہ شرط با پر نہین ہی جبکہ اُسپر روز روشن کی طرح ظاہر ہی اب وہی زن معشوقہ اُس جوان عاشق سے جنکا ذکر اوپر سے چلا آتا ہی کہتی ہی کہ یہ حکایت مین نے اسواسطے کہی تا تو بہت سی شیخی اپنی نہ پورے اس صورت مین کہ جب یہ چھپا ڈھکا تیرا رسوا و ظاہر ہو گیا اور چھپا ڈھکا اُسکا وہی قصد بوس و کنار کا اور شیخی اظہار وفا و طلب کا تیری شیخی اس خیال سے ہی کہ مین حجت مین بڑھ جاؤن اور دعوے مین مستزاد ہو جاؤن اور اعتقاد و اجتہاد تیرا یہ ہی جو مین نے دیکھا اور تو نے اختیار کیا ہی تو تو زن صوفی کی طرح خائن ہے اور دغا مین دام مکر کا کھولے ہوئے اسلیے کہ ہر ناپاک نا شستہ رو کے سامنے گپین مارے اور اپنے خدا سے مطلق نہین شرماتا کہ وہ حاضر و ناظر ہی الخلافت شرح مین بار صوفی کو بار ظاہر کا العذار خصت کو غلط ابر تر آئی کو مرتر ا اسے لکھا ہی

بیان اسکا کہ خدا کو سمیع وعلیم وبصیر کہنے سے غرض کیا ہی

قولہ ز پی آن گفت حق خود را البصیر + کہ بود دیدویت ہر دم نذیر + از پی آن گفت حق خود را سمیع + تا بہ بندی لب ز گفتار شنیع + از پی آن گفت حق خود را علیم + تا نیندیشی فسادی تو ز بیم + نیست اینہا بر خدا اسم علم + کہ سیہ کافور دارد نام ہم + اسم مشتق ست زاوصاف قدیم + بیمثال علت اولی سقیم + ورنہ تسخر باشد و طنز و دغا + کر را سامع ضریری را ضیا + یا علم باشد حیی نام وقیح + یا سیاہ وزشت را نام صبیح + طفلک نوزادہ را حاجی لقب + یا لقب غازی نہی بہر نسب + اگر بگویند این لقبہا در مدیح + چون ندارد آن صفت نبود صحیح + تسخر و طنزے بود آن یا جنون + پاک حق عما یقول الظالمون + من ہمی دانستمت پیش از وصال + کہ نکوروئی ولیکن بد خصال + **المعنی** پھر وہی زن معشوقہ کہتی ہی کہ حق تعالے نے اسواسطے آپ کو بصیر کہا ہی تا سمجھے کہ وہ دیکھتا ہے اور اسکی دید ہر دم تجھکو ڈراتی رہے ایسے ہی آپ کو سمیع کہا ہی یہ بھی اسی واسطے ہی کہ تو اپنے لب گفتار بد سے بند کرے اور جانے کہ وہ سنتا ہی اور علی ہذا علیم کہا ہی تا تو اسکے علم کے خوف سے کوئی فساد کی بات نہ سوچے نہ کرے آپ سمجھ سے یہ بصیر وسمیع وعلیم جو اسکے نام ہین ایسے نہین ہین جیسے ہر کسی کو ایک صفت کے ساتھ موسوم کرتے ہین اور وہ صفت اسمین نہین ہوتی مثلا زنگی کا نام کافور رکھتے ہین بلکہ یہ اسما اسکی صفات قدیم سے مشتق ہین کہ یہ صفتین اسکی قدیم ہین نہ مثل علت اولے کے جیسا کہ فلاسفہ خدا تعالے کو علت اولی کہتے ہین اور وہ جملہ علت سے پاک ومنزہ ہی کہ یہ بات انکی سقیم ہی اور اگر واقعی اسکو بصیر وسمیع وعلیم موافق اسکی صفات کے نہ جانیگا جیسا کہ مذکور ہوا تو تسخر اور طنز ودغا کرتا ہے کہ بہرے کو شنوا اور اندھے کو بینا کہتا ہی اسواسطے کہ اگر اسکو شنوا وبینا دسے جانے تو ویسا ہی عمل کرے یا وقیح وبے شرم کا نام حیی اے حیا والا یا سیاہ وبدصورت کا نام صبیح وحسن والا رکھنا یا بچہ نوزاد کا حاجی لقب کرنا یا اپنے نسب کی خوبی کی رعایت سے غازی لقب ٹھہرانا یا اس قسم کے لقب جو مداح لوگ مدح مین بہت کہتے ہین اور ممدوح مین وہ صفت نہین ہوتی یہ سب باطل اور غیر صحیح ہین اور تمسخر یا طنز یا جنون کہ حق تعالے ان ظالمون کے قول سے پاک ہے ظالم کے معنی کسی چیز کو بے محل رکھنے والا جہان اسکا موقع نہ ہو مین تجکو قبل اس وصال سے خوبصورت دیکھ کے خوش سیرت بھی جانتی تھی کہ الظاہر عنوان الباطن لیکن تو بد خصال نکلا یہ مخاطبہ بھی اسی معشوقہ کا ہے اور آیندہ بھی **قولہ** من ہمی دانستمت پیش از لقا + کز ستیزہ راسخے اندر شقا + چونکہ چشم سرخ باشد در عمش + دانمش زان درد گر کم بینمش + تو مرا چون برہ دیدی بے شبان + تو گمان کردی ندارم پاسبان + عاشقان از درد زان نالیدہ اند + کہ نظر نا جایگہ مالیدہ اند + بے شبان دانستہ اند آن ظبی را + رایگان دانستہ اند آن صبی را + تا ز غیرت تیر آمد بر جگر + کہ منم حارس گزافہ کم نگر + کی کم از برہ کم از بزغالہ ام + کہ نباشد حارس اندر دنبالہ ام + حارسے دارم کہ ملکش مے سزد + داند آن با دیکہ

برمن ہمو زہ باسرد بود آن یا دیا گرم آن علیم نیست غافل نیست غائب نیست غافل الیسقیم نفس شہوانی ندارد نور جان ہین بدل
کو نیست می دیدم عیان + ہشت سالت زان نپرسیدم بہیچ + کہ پُرت دیدم زجہل پیچ پیچ + خود چہ پرسم آنکہ او
باشد چو دزن + کہ تو چونی چون بود او سرنگون + المعنی مین تجکو قبل ملاقات ہونے سے جانتی تھی کہ تو ستیزہ
ست جدا اور جملہ امراض نفسانی سے صحت پاکے شفا مین مضبوط و مستحکم ہو گیا ہے جبکہ میری آنکھ غش مین
سُرخ ہو جاتی ہی تو مین اسکو اُس درد سے جان لیتی ہون اگرچہ درد کو نہین دیکھتی مگر خوب جانتی ہون کہ درد اُسکے
پیچھے لگا ہوا ہے تو نے مجکو ایک برہ بے شبان کے دیکھا اور یہ گمان کیا کہ اسکا کوئی پاسبان نہین
ہے عاشق لوگ جو درد مین مبتلا ہوکے روئے ہین یہ وجہ ہے کہ نظر مین اپنی بیموقع بے جگہ عشق مجازی
مین بہت ملی رگڑی ہین ہر غزال یعنے معشوق کو بے شبان جانا اور اس عشقبازی کو مفت ورائگان
سمجھا ناگاہ غیرت الہی سے ایک تیر انکے جگر پر آیا کہ ای بیہودہ مین اسکا نگہبان ہون بہت سا دلیر ہوکے
اسکی طرف مت دیکھ پھر مین کیا اُس برہ اور بزغالہ سے کم ہون کہ اُنکے پیچھے تو چوکیدار ہو میرے
پیچھے نہو مین تو وہ چوکیدار رکھتی ہون جو سزا وار ملک دنیا کے ہے اور وہ چوکیدار کہ اگر ہوا مجکو چھو جائے
تو وہ جان لے کہ سرد تھی یا گرم تھی سب کا جاننے والا نہ غائب نہ غافل حاضر اور خبیر تو الیسقیم مرض نفسانی
سے کیا نہین جانتا نفس شہوانی نور جان سے بے نور ہے پس مین تیری کوری دل کو دیکھ رہی تھی اسی
سبب سے آٹھ برس تیرے عشق کو ہوے مین نے تجکو کبھی نہین پوچھا کہ تجکو جہل پیچ پیچ مین ہی بھرا دیکھتی تھی
ظاہر ہی کہ اسکو پوچھون ہی کیا جو خود دنون ہو رہا ہی ای خمیدہ اور کیسے کہون اسکو کہ کیا حال ہی جو خود سرنگون ہے
الخلاف شرح مین اندر شقا لکھا ہی میری دانست مین شفا ہے اور تبجی جیسی کو اور کم کا مرکز ندارد ہے اور
جس کے بعد وہ لکھا ہی

اس بات کی مثال کہ دنیا گلخن ہی اور تقوی حمام اور تونگر سرگین وکش

قولہ شہوت دنیا مثال گلخنست + کہ ازو حمام تقوی روشنست + لیک قسم متقی زین تون صفاست + زانکہ
در گرمابہ است و در نقاست + اغنیا مانندۂ سرگین کشان + بہر آتش کردن گرمابہ دان + اندر ایشان حرص
بنہادہ خدا + تا بود گرمابہ گرم و با نوا + ترک این تون گیر و در گرمابہ ران + ترک تون را عین آن گرمابہ
دان + ہر کہ در تونست او چون خادم ست + مر ورا کو خاسرست و خادم ست + ہر کہ در حمام شد سیمای
او + ہست پیدا بر رخ زیبای او + تونیان را نیز سیما آشکار + از لباس و از رخان و از غبار + ور نہ بینی
روش بویش را بگیر + بو عصا آمد برای ہر ضریر + المعنی گلخن بضم ہندی بھاڑ و جاے خس و خاشاک اندا ختن
تون بالضم جاے سرگین انداختن خادم مجازاً بمعنی مفسد و شریر خواہش دنیا کی ایسی ہے جیسے گلخن اسے

خس وخاشاک اور تقوے جیسے حمام کہ اسی خس وخاشاک کے جلانے سے یہ حمام روشن ہوتا ہی اور اگرچہ متقی لوگ بھی اس دنیا مین ہین لیکن انکی قسم اس گوبر دلدر دنیا سے صفا ہی اس سبب سے کہ وہ حمام مین ہین اور پرہیزگاری مین اور ان آسودون دنیا کو ایسا جان لے کہ یہ سرگین کش اس حمام کے ہین کہ اسمین آگ جلاتے ہین اللہ تعالے نے اسی واسطے انمین حرص رکھدی ہی تو یہ حمام گرم باسامان رہے تو اس تون یعنے دلدر کو چھوڑ اور حمام کی طرف چل کہ ترک اس دلدری کا عین وذات اس حمام کی ہے اسلیے کہ جو کوئی اس تون مین آلودہ ہے وہی خادم کی طرح ہے اور اسکو تو کہہ کہ یہ زیان کار ومفسد ہے اور جو کوئی حمام مین ہے اسکی پیشانی اسکے رخ زیبا پر ظاہر ہی کما قال اللہ تعالے سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود سیما انکے انکی صورتون مین اثر سجدون سے ظاہر ہونگے اور جو تونی ہین انکے سیما سے بھی ظاہر ہونگے انکے لباس اور چہرون اور غبار سے جو چہرون پر ہونگے اور جو تو ایسے شخص کی صورت نہ دیکھ سکے تو اسکی بو لے اسواسطے کہ جو اندھے چشم دل کے ہین انکے لیے بوہی عصا ہے وہ رہبر ہوگی الخلاف شرح مین خاسر کو صابر خادم کو حازم لکھا ہی قولہ ورندانی بود در آرشش در سخن + از حدیث نو بدان راز کہن + پس بگوید تو نئی صاحب ذہب + بست سالہ چرک بردم تا بشب + حرص تو چون آتشست اندر جہان + باز کردہ صد زبانہ ہر دہان + پیش عقل این زر چون سرگین ناخوشست + گرچہ از سرگین فروغ آتشست + آفتابے کو دم از آتش زند + چرک تر را لایق آتش کند + آفتاب آن سنگ راہم کرد زر + تا بتون حرص افتد صد شرر + آنکہ گوید مال گرد آوردہ ام + چیست یعنی چرک چندین خوردہ ام + این سخن گرچہ کہ رسوائی فز است + درمیان تونیان این فخر ہاست + گر تو شش سالہ کشیدی تا بشب + من کشیدم بست سالہ بے کرب + آنکہ در تون زاد پاکی را ندید + بوے مشک آرد برو رنجے پدید + گر تو ان انبار خواہی بود تو + زین زیان ہرگز نہ بینی سود تو + المعنی اور اگر بو بھی نہین جان سکتا ہے تو اسکو باتونین لا اور اسکی نئی نئی باتون سے راز چہرا اسنے حاصل کر اس صورت سے اسکو پہچان تا حسرت سے تونی زر و ذہب والا کہے کہ افسوس مین نے بیس برس رات دن یہ چرک ڈھویا یہ بھی جانتا ہے کہ حرص تیری اس جہان مین کیا ہے مثل آتش کے ہی جسمین سیکڑون شعلے منھ پھیلائے ہوئے ہین اور ساری حرص زر کی ہے اور وہ زر جو عقل کے آگے مثل گوبر کے ناخوش ہے اگرچہ سرگین سے فروغ آتش کی ہوتی ہی اور آفتاب کہ وہ بھی بسبب حدت وحرارت کے دعوے اپنی آگ ہونے کا کرتا ہی چرک تر کو سکھا کے لائق آگ کے کر دیتا ہی اور پتھر کو بھی زر بنا دیتا ہی تو تون حرص مین سیکڑون چنگاریان پڑ جائین اور بیقرار ہو کے ادھر دوڑے وہ جو کہتا ہی کہ مین نے مال جمع کیا ہی یہ کیا بات ہی تو نے جانا یہ ہی کہ اتنا چرک مین نے کھایا ہی

خیال کر یہ بات ہی تو رسوائی فزا ہی مگز تو نیون مین کیسے اسکے فخر ہین ایات تو کہتا ہے کہ اگر تو نے چھ برس یہ چرک دھویا تو کیا کمال کیا مین نے تو بیس برس بے رنج دھویا اور گھبرایا نہین لبس جو کہ تو ن مین پیدا ہوا ہے اُسنے پاکی اور ستھرائی نہ دیکھی اُسکو بو شک کی ناگوار ہوتی ہے اگر تو اس تو ن مین انبار ہو جائیگا تو کیا یہ زیان ہے نا ندہ اُسمین ہرگز نہ دیکھیگا الخلاف شرح مین لفظ تال کو با وصف موزون ہونے کے جانے سے کیون لکھا ہے پاکی کو باکی

قصہ اُس دباغ کا کہ عطارونکی بازار مین بوے عطر سے بیہوش ہوا

قولہ آن یکے دباغ در بازار شد + تا خرد آنچہ ورا در کار بد + چونکہ در بازار عطاران رسید + ناگہان افتاد بیہوش و خمید + بوے عطرش زد ز عطاران راد + تا بگردیدش سر و بجا فتاد + ہمچو مردار اوفتاد او بیخبر + نیمروز اندر میان رہگذر + جمع آمد خلق بر وے آنزمان + جملگان لاحول گو درمان کنان + آن یکے کف بر دل او مے براند + وز گلاب آن دیگری بر وی فشاند + او نمیدانست کاندر مرتعہ + از گلاب آمد ورا این واقعہ + آن یکی دستش ہمی مالید و سر + وان دگر کہگل ہمی آورد تر + آن بخور عود و شکر زد بہم + وان دگر از پوششش میکرد کم + وان دگر نبضش کہ تا چون میجہد + وان دگر بوے از دہانش می ستد + تا کہ می خورد ست یا بنگ و حشیش + خلق درماندند اندر بیہشیش + پس خبر بردند خویشان را شتاب + کہ فلان افتادہ است اینجا خراب + کس نمیداند کہ چون مصروع گشت + یا چہ شد کو را فتاد از بام طشت + یک برادر داشت آن دباغ زفت + گربز و دانا بیامد زود تفت + اندکے سرگین سگ در آستین + خلق را بشگافت و آمد با چنین + گفت من رنجش ہمیدانم زچیست + چون سبب دانی دوا کردن جلیست + چون سبب معلوم نبود مشکلست + دارو رنج و دران صد محملست + چون بدانستی سبب را سہل شد + دانش اسباب دفع جہل شد + المعنی دباغ دباغت سے چمڑہ پکانے والا مرتعہ چراگاہ بنگ ایک دباغ بازار کو گیا تو جن چیزون کی اُسکو حاجت ہی خرید کرے جب عطارون کی بازار مین پہونچا یکا یک ٹیڑھا ہو کے بیہوش گر پڑا بوے عطر کی ایسی اُسکے دماغ مین جا کے لگی جو اُن عطارون جوانمرد کی دکان سے آتی تھی کہ سر اُسکا گھوما اور بیدھب گر پڑا اب وہ مردار کی طرح بیخبر بیچ راہ مین پڑا ہوا ہے اور مخلوق اُسی پر بھیڑ کیے ہوئے لاحول پڑھتے ہین اور علاج کر رہے ہین لاحول کسی چیز وارفتہ کی بازگشت کے لیے پڑھتے بھی ہین یہان اسکے ہوش رفتہ ہین کوئی اسکے دل کو سہلاتا تھا کوئی گلاب چھڑکتا تھا اور گلاب چھڑکنے والا یہ نہین جانتا تھا کہ اسکے مرتعہ مین جو چراگاہ روح نفسانی کا ہی گلاب ہی سے یہ خلل واقع ہوا ہی کوئی اُسکے ہاتھ سہلاتا تھا کوئی سر دوسرا کہگل کا لخلخہ بنگھواتا تھا کوئی عود مین شکر ملا کے بخور دماغ کو پہونچاتا تھا کوئی اُس کی

پوشش کم کرتا تھا تا بدن کو ہوا لگے جو دین شکر ملانے سے خوشبو زیادہ دیتا ہے کوئی نبض دیکھتا تھا کہ جس طرح پر چلتی ہے دوسرا بو اُسکے مُنھ کی لیتا تھا تا معلوم کرے کہ اِسنے شراب کھائی ہے یا بھنگ یا دیا ناج کھایا ور ساری مخلوق اُسکی بیہوشی سے عاجز و حیران تھی پھر خبر اُسکے عزیز و اقارب کو پہونچائی کہ فلان یہان بیہوش پڑا ہے کوئی نہین جانتا کہ یہ کیسے مرگی زدہ ہوگیا کہ ایسا طشت از بام ہوا جو سارے شہر مین شہرہ ہے نہ معلوم اسکو کیا ہو گیا اُس دباغ کا ایک بھائی تھا بڑا موٹا فربہ مکار دانا وہ شتاب و گرم دوڑتا آیا اور تھوڑا سا گتّے کا گو آستین مین لیے مخلوق کھڑی ہوئی تھی سب کو پھاڑ کے اس کیفیت کے ساتھ آیا کہا مین جانتا ہون جس سبب سے یہ رنج اسکو ہے اور واقعی جب تو سبب مرض کا جان لیگا تو دوا کرنا نہایت آسان ہو جائیگا اور جب سبب معلوم نہین ہوتا تو مشکل ہوتی ہے دارو اور رنج دونون مین سیکڑون احتمال ہوتے ہین اور جب تونے سبب کو جان لیا تو سہل ہو گیا علاج اسباب کا دافع جہل کا ہو جاتا ہے پھر جہل نہین رہتی الخلاصہ شرح مین اندر کو ایدر اور کو راکے بعد واو لکھا ہے **قولہ** گفت با خود ہستش اندر مغز و رگ + تو بتو بوے آن سرگین سگ + تا میان اندر حدث او تا بشب + غرق و باغیست او روزی طلب + با حدث کردست عادت سال و ماہ + بوے عطرش لاجرم دارد تباہ + پس چنین گفتست جالینوس مہ + آنچہ عادت داشت بیمار آنش دہ + کز خلاف عادتست آن رنج او + پس دوا ے رنجش از معتاد جو + چون جعل گشتست از سرگین کشی + از گلاب آید جعل را بیہشی + ہم از ان سرگین سگ دارو ے اوست + کہ بدان آنرا ہمی معتاد و خوست + الخبیثات الخبیثین را بخوان + رو و پشت این سخن را باز دان + ناصحان آنرا بعنبر یا گلاب + می دوا سازند بہر فتح باب + مر خبیثان را نساز د طیبات + در خور و لائق نباشد ای ثقات + **المعنی** اُس دباغ کے بھائی نے دل مین کہا کہ اسکے تو مغز و رگ رگ مین تہ بتہ گتّے کے گوہ کی بو ہے یہ تو کمر تک نجاست مین صبح سے شام تک رہتا ہے اور دباغی مین غرق کہ اسی سے روزی ڈھونڈھتا ہے اسنے تو برسین مہینے ہوگئے جو نجاست سے عادت کر لی ہے بو عطر کی ضرور خراب و تباہ کریگی جیسے کہ جالینوس مہتر نے کہا ہے کہ بیمار جو عادت رکھتا ہے وہی اسکو دے اسواسطے کہ خلاف عادت ہی سے وہ رنج اُسکا ہے پس دوا اُسکے رنج کی اُسکی معتاد سے ڈھونڈھ یعنے جو کچھ عادت کردہ اُسکا ہے مثلاً جعل سرگین کشی سے پیدا ہوا ہے اس سبب سے گلاب سے بیہوش ہو جاتا ہے لاجرم اسی گتّے کے گہ سے اُسکا علاج ہے کہ اُسکی اُسی کے ساتھ عادت و خو پڑی ہوئی ہے جیسا کہ خدا نے الخبیثات للخبیثین فرمایا ہے اور اسکے کلام پاک کی رو و پشت کو جان یعنے پلید چیزین پلید لوگون کے واسطے ہین تیری دانست مین پشت اسکی یہ ہے الخبیثون للخبیثات اور پلید لوگون کے واسطے پلید چیزین ناصح لوگ اسکی خیر خواہ جو عنبر یا گلاب کے ساتھ دوا کرتے ہین واسطے کشود باب مقصود کے لیکن خبیثون کو طیبات

کیسے موافق ہوا اور ساری لقاعت اُنکے لائق اور سزاوار طیبات کب ہی کسواسطے یہ بھی فرمایا ہے الطیبات للطیبین والطیبون للطیبات اور پاکیزہ چیزین واسطے پاکیزہ لوگون کے ہین اور پاکیزہ لوگ واسطے پاکیزہ چیزون کے شارح لکھتے ہین کہ رد و پشت اسواسطے کہا ہی کہ آیت کریمہ مناسب مقام کے نہین ہی حضرت عایشہؓ کی تطہیر مین ہے لیکن جو کچھ اشارہ سے سمجھا جاتا ہے مناسب مقام کے ہے میری دانست مین تو رد و پشت وہی ہے جو اُسکو مین نے لکھا کسواسطے کہ ایراد ہر آیت سے وہی معنی مقصود ہوتے ہین جو مناسب محل کے ہوتے ہین گو شان نزول کچھ ہو الخلاف شرح مین جالینوس مہ کو جالینوس بہ عادت کو عاد لکھا ہے **قولہ** چون ز عطر دحی کژ گشتند و گم + بد فغان شان کہ تطیرنا بکم + رنج و بیماریست مارا زین مقال + نیست نیکو وعظ تان مارا بفال + گر بیا غازید نصحے آشکار + ما کنیم اندم شما را سنگسار + ما بلہو و لعب فربہ گشتہ ایم + در نصیحت خویش را سرشتہ ایم + ہست قوت ما دروغ و لہو و لاغ + شورش معدہ است مارا زین بلاغ + رنج را صد تو و افزون میکنید + عقل را دارو بافیون میکنید + گند شرک و کفر ایشان بجد ست + این کہ باغ اونتادہ بجو دست + **المعنی** فرماتے ہین مشرک اور کفار خبیث مثل دباغ کے جب عطر وحی سے خمیدہ و گم ہوے تو تطیرنا بکم کی فریاد کرتے تھے جیسا قرآن مجید مین فرمایا قالوا انا تطیرنا بکم لئن لم تنتھوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم کہا کافرون نے رسولون سے ہم تمکو اپنے حق مین شوم و نحس جانتے ہین کہ تمنے ہم مین تفرقہ ڈال دیا اگر باز نہ رہو گے ضرور ہم تمکو سنگسار کرینگے اور پہونچیگا تمکو ہمسے عذاب بڑے دکھ والا ہمکو تمھاری گفتگو سے رنج و بیماری ہوتی ہے تمھاری نصیحت ہمارے حق مین بڑی بدفال ہے اگر اب کوئی نصیحت تمنے ہمکو کی تو جان لو اُسی وقت ہم تمکو سنگسار کرینگے ہم تو لہو و لعب مین موٹے ہوئے ہین ہمنے نصیحت سے آپ کو سرشتہ نہین کیا ہی ہمارا قوت ہی دروغ اور کھیل اور بازی ہمارے لیے تمھارا ابلاغ سوزش معدہ ہی کہ ہمارے معدہ مین کھلبلی ڈال دیتا ہے بلاغ سے مراد ہے ما علی الرسول الا البلاغ نہین ہی رسول پر مگر پہونچانا حکم کا تم ہمارے رنج کو سو تہ کرتے ہو اور اس سے بھی زیادہ اور عقل کی دوا افیون سے جو خود عقل کو خراب کرتی ہے آپ فرماتے ہین کہ ان کفار اور مشرکو نکی تو گندہ بدبو یہی ہی کہان تک بیان کرون وہ دباغ جو بجو دپڑا ہے اُسکا حال کہون الخلاف شرح مین بیا غازید کو بیا غازیدی میکنید کو میکنند لکھا ہے خلاف سیاق کلام کہ سب خطاب کے ساتھ ہی

معالجہ کرنا برادر دباغ کا دباغ بیہوش کا بوے سرگین

قولہ خلق را میراند از وے آن جوان + تا علاجش را نہ بینند آن کسان + سر بگوشش برد ہمچون رازگو + پس نہادہ چیزکے بر بینی او + کو بکف سرگین سگ سائیدہ بود + دارو ے مغز پلید آن دیدہ بود +

چونکہ بوے آن حدث را وا کشید + مغز زشتش بوے ناخوش را شنید + ساعتی شد مردہ جنبیدن گرفت +
خلق گفتند این فسونے بد شگفت + کاین بخواند افسون بگوش او دمید + مردہ بود افسون بفریادش رسید +
جنبش اہل نیاز آنسو بود + کہ زناز و غمزۂ ابرو بود + ہر کرا مشک نصیحت سو نیست + جز بدین بوے بد فش
بہبود نیست + مشرکان را ان نجس خواندست حق + کاندرون پشک زادند از سبق + کرم کوز اوست
از سرگین بد + می نگرداند بعنبر خوے خود + چون نہ زد بروے نثار رش نور + او ہمہ جسمست بے جان
چون قشور + المعنی یعنے اُس جوان نے مخلوق کو اُسکے پاس سے ہٹایا تا اُسکے علاج کو وہ لوگ نہ دیکھین
اور اُسکے کان کی طرف سر لیگیا جیسے کوئی کسی کے کان مین بھید کی بات کہتا ہے اور پھر وہ چرک اُسکی
ناک پر لگا دیا کسواسطے کہ سرگین سگتے کا اُسکے ہاتھ مین پسا ہوا تھا جسکو اُسنے مغز پلیدون کی دوا سمجھا تھا
جبکہ بو اُس نجاست کی اُسنے کھینچی اور اُسکے مغز بد نے وہ بو ناخوش سونگھی تھوڑی دیر تو مردہ رہا پھر ہلنے لگا
مخلوق نے کہا کہ یہ عجب افسون تھا کہ اُسنے پڑھا اور اُسکے کان مین پھونکا وہ مردہ تھا یہ افسون اُسکا
فریادرس ہوا کہ زندہ ہو گیا اب دوسری بات ہے کہ ایک جنبش تو یہ ہی جو اُسکو اُس بدبو سے ہوئی اور ایک
جنبش اہل نیاز کی ہی یعنے عشاق کی کہ ناز و غمزہ ابرو معشوق سے ہوتی ہی کہ یہ جنبش اُس جنبش سے اُدھر ہی
یعنے دور را اور الگ ہی جسکو مشک نصیحت کا سودمند نہین تو سواے اس بدبو کے اُسکی بہبود نہین ہی اللہ تعالے
نے مشرکون کی نسبت فرمایا ہی انما المشرکون نجس مشرک بیشک نجس ہین یہ سبب ہی کہ یہ پہلے ہی سے پشک
مین پیدا ہوئے ہین یعنے نجاست سے پیدا ہین جب تو نجس کہا ہی پشک ہندی اُسکی مینگنی جو کیڑا کہ سرگین سے
پیدا ہوا ہی ابد تک اپنی خو کو غیر کی طرف نہ پھیریگا اُسی عادت پر رہیگا جب اُسپر نثار ابر نور کا نہین پڑا ہے
وہ نرا جسم ہی اُسمین جان نہین بس ایسا جیسے بھوسی چھلکا بیمغز جیسا کہ حدیث مین ہے ان اللہ خلق الخلق فی ظلمۃ
ثم رش علیہم من نورہ فمن اصابہ من ذلک النور فقد اہتدی ومن اخطا فقد غوی بیشک اللہ تعالی نے
پیدا کیا مخلوق کو ظلمت مین پھر برسایا اُسپر اپنا نور سو جسکو وہ نور پہونچا اُسنے ہدایت پائی اور جسپر نہین پہونچا
گمراہ ہوا الخلاف غرض مین اہل فسادہی مین نے اُسکو اہل نیاز لکھا جو مناسب محل کے ہے اور فساد
فساد سے خالی نہین کما لا یخفی غیری مین یا نہین لکھی کہ ضرور تھی قولہ در زر رشش نور حق قسمیش داد + ہیچو رسم
مصر سرگین مرغ زاد + لیک نے مرغ خسیس خانگی + بلکہ مرغ دانش و فرزانگی + تو بدان مانی کزان نورے
تہی + زانکہ بینی بر پلیدی می نہی + از فراقت زرد شد رخسار و رو + برگ زرد و میوۂ ناپختہ تو + دیگ آتش
شد سیاہ و دود فام + گوشت از سختی چنین ماندست خام + ہشت سالت جوش دادم از فراق + کم نشد
خامیست ذرہ از نفاق + خامی و ہر گز نخواہی بخت تو + گر ہزاران بار جوشی ای عتو + غورۂ تو سنگ بستہ از سقام

غورہا اکنون مویز اند و تو خام + المعنی رَش بالفتح چکیدگی غورہ انگور خام مویز پختہ اور جو اُس نور کی چکیدگی سے حق نے کسی کو حصہ دیا اور پیدا ہوا مرغ سرگین زاد کی طرح یعنے موافق رسم مصر کے کہ گوبر مین انڈے رکھ کے بچے نکالتے ہین تو گو وہ سرگین زاد ہی یعنے شرک و کفر مین پیدا شدہ لیکن پھر بھی اُس نور کے فیض و برکت سے مثل مرغ خانگی کے ناچیز گُہ خوار نہین بلکہ مرغ دانش و فرزانگی کا ہی پھر وہی زن معشوقہ ابتک تو حکایتین مناسب اُسکے حال یعنے جوان عاشق کے کہتی رہی اب خطاباً کہتی ہے کہ تو اُسکے مثل ہے جو بالکل اُس نور سے خالی ہی اسواسطے کہ تو بھی پلیدی پر ناک لگاتا ہی ورنہ پلیدی سے ناک بند کرتے ہین اور یہ جو تیرے رخسارے زرد ہو گئے اور صورت پیلی پڑ گئی کس کام کی یہ بات ہی کہ میوہ تو کچا رہا پتے پہلے ہی پیلے ہو گئے وہ کچا میوہ تو ہے یا جیسے ہانڈی تو شدت حرارت سے آگ ہو گئی اور سیاہ ہمرنگ دھوئین کے اور گوشت ایسا سخت کہ باینہمہ ویسا ہی کچّا رہا مین نے تجکو آٹھ برس اپنے فراق مین جوش دیا تیری خامی ذرہ بھر کم نہوئی بوجہ نفاق کے اسلیے کہ باطن تیرا خلاف ظاہر کے ہے پس تو خام ہی اور کبھی پختہ نہو گا اگرچہ ہزارون جوش کھائے تیرا غورہ سنگ بستہ مقام سے ہے یعنے سقمون سے ایک عمارت پتھر کی مضبوط بنائی ہے جسمین کسی کو دخل نہو ورنہ اور غورہ تو پک کے مویز ہو گئے تو وہی خام کا خام

عذر چاہنا عاشق کا بہ تلبیس اور سمجھ جانا معشوق کا

قولہ گفت عاشق امتحان کردم مگیر + تا ببینم تو حریفی یا ستیر + من ہمی دانستمت بی امتحان + لیک کے باشد خبر ہمچون عیان + آفتابی نام تو مشہور و فاش + چہ زیانست ار بکردم ابتلاش + انبیا را امتحان کردہ عدات + تا شدہ ظاہر از ایشان معجزات + تو منی من خویشتن را امتحان + میکنم ہر روز در سود و زیان + امتحان چشم خود کردم بنور + ایکہ چشم بد ز چشمانِ تو دور + اینجہان ہمچون خرابہ است و تو گنج + گر تفحص کردم از گنجت مرنج + زان چنین بیخردگی کردم گزاف + تا زنم بر دشمنان ہر بار لاف + تا زبانم چون ترا نامے نہد + چشم ازین دیدہ گواہیہا دہد + گر شدم در راہ حرمت راہزن + آمدم ای مہ بشمشیر و کفن + جز بشمشیر خود ای شاہم مکش + پیش ازین از دوری باہم مکش + جز بدست خود مبرم پا و سر + کازین و ستم نہ از دستِ دگر + از جدائی باز میرانی سخن + ہرچہ خواہی کن ولیکن این مکن + در سخن آبادم ایندم راہ شد + گفت امکان نیست چون بیگاہ شد + پوستہا گفتیم و مغز آمد دفین + گر بمانیم این نماند ہمچنین + گر خطائے آمد از مادر وجود + چشم میداریم در عفو ای ودود + امتحان کردم مرا معذور دار + چون ز فعل خویش گشتم شرمسار + المعنی ابتلا بالکسر آزمودن عُدات بضم جمع عدو دست طرز روش + زن معشوقہ سے

جوان عاشق نے گفتگو مذکورہ بالا معشوق کے اس پہلو پر جواب دیا کہ مین تیرا امتحان کرتا تھا مجھپر اسمین گرفت مت کر تو دیکھون تو حریفون کی حریف ہی یا ستیرای عصمت عفت والی مین تجکو پہلے سے بھی جانتا تھا مگر وہ جاننا بے امتحان کے تھا مثل خبر کے اور خبر ایسی کب ہوتی ہی جیسے آنکھ کا دیکھا تو آفتاب ہی تیرا نام عالم مین مشہور و فاش اگر مین نے اسکا امتحان کیا تو کیا بگاڑ ہو گیا انبیا کو بھی دشمنون نے امتحان کیا ہی بلکہ اس سے یہ فائدے ہوے کہ معجزے ظاہر ہوے تین کوئی اور شخص جدا نہین ہون یہ جو تو ہے وہ مین ہی ہون اور مین آپ کو ہر روز سود و زیان مین امتحان کرتا رہتا ہون پھر کوئی نئی بات تو نہین جس پر گرفت ہو اے معشوقہ خدا تیری آنکھون سے چشم بد کو دور رکھے مین نے امتحان اپنی آنکھون کا کیا کہ دیکھون انمین نور ہے یا نہین یہ جہان ایک ویرانہ ہے تو اسمین مثل گنج کے اگر مین نے تیری گنج سے جستجو کی تو رنجیدہ مت ہو گنج کا طالب ہر کوئی ہوتا ہی اگرچہ مین خرد نہین ہون زبان جنکا کام بیہودگی و گزاف ہے مین نے بیخردگی کی یہ گزاف کیا تا تیرے دشمنون پر تیغ لاف کی مارون اور نیز اسواسطے کہ جب میرا تیرا کوئی نام رکھے تو آنکھین اس مردیدہ سے گواہیان دین کہ ہمنے اسکو ایسا دیکھا ہی اور وہ جو مین تیری حرمت کی راہ کا رہزن ہوا ہون تو اے ماہ مع شمشیر و کفن کے تیرے سامنے ہون بس تو اے شاہ سوا اپنی شمشیر کے اور سے مجکو قتل مت کر اور اب اس سے زیادہ اپنی دوری سے مجکو مت مار بہت دوری ہو گئی تو سوا اپنے ہاتھ کے اور سے میرے سر اور پاٹون مت کاٹ کہ مین اس قسم کا ہون کہ تیرے ہی ہاتھ سے میرے سر اور پاٹون جدا کیے جائین نہ کسی اور سے تو پھر جدائی کی باتین کرتی ہے مگر براے خدا اور سب کچھ کر یہی مت کر اسوقت مجکو تمام عمر مین سخن آباد مین راہ ملی ہے یعنے تجھسے نوبت ہمکلامی کی میسر ہوئی اور ایسا وقت بے وقت ملا جسمین مجال و امکان اپنی گفت کا نہین کیسے بیان کرون ناچار پوست پوست مین نے بیان کیا اور جو مغز ہی وہ ویسا ہی کڑوا دبا رہگیا اگر مین اسکو ویسا ہی کڑوا دبا چھوڑدون تو یہ ہرگز ویسا نہین رہیگا اگر کوئی اور خطا بھی مجھسے ظہور مین آئی ہے تو مجکو تیرے عفو سے توقع معافی کی ہی مین نے امتحان ہی کیا ہی مجکو معذور و معاف رکھ اسیلے کہ مین اپنے کیے سے شرمندہ ہون انحلاف شرح مین گرشدم کو گرم شد لکھا ہے

رد کرنا معشوق کا عذر عاشق کو اور اسکے تلبیس کو

قولہ در جوابش بر کشاد آن ماہ لب + کہ سوے ما روز و سوے تست شب + حیلہاے تیرہ اندر داوری + پیش بینایان چرا می آوری + ہرچہ در دل داری از مکر و رموز + پیش ما رسوا و پیدا ہمچو روز + گر بپوشیمش ز بندہ پروری + تو چرا بیرونی انجد بیسری + از پدر آموز کارم در گناہ + خوش فرود آمد بسوے پارگاہ +

چون بدید آن عالم الاسرار را + بر دو پا استادہ استغفار را + بر سر خاکستر اندہ نشست + وز بہانہ شاخ
با شاخی بجست + ربنا انا ظلمنا گفت و بس + چونکہ جانداران دید از پیش و پس + دیدہ جانداران نہان
ہمچو جان + دور باش ہر یکے تا آسمان + کہ ہلا پیش سلیمان مور باش + تا نہ بشگافد ترا این دور باش +
جز مقام راستی یکدم مایست + ہیچ لالا مرد را چون چشم نیست + کور اگر از گند آلودہ شود + ہر دمے
او باز آلودہ شود + آدما تو نیستی کور از نظر + لیک اذا جاء القضا اعمی البصر + عمرہا باید بنا درگاہ
گاہ + تا کہ بینا از قضا افتد بچاہ + کور را خود این قضا ہمراہ اوست + کہ مر او را اوفتادن طبع و خوست
در حدیث انتد نداند بوے چیست + از مست این بوے با آلودگیست + در کسی بروی کند مشکے تتار +
ہم ز خود داند نہ از احسان یار + پس دو چشم روشن صاحب نظر + بہتر از صد مادرست وصد پدر + المعنی

اُس ماہ نے عاشق کا عذر سُن کے جواب مین لب کھولے کہ میری طرف تو دن ہے تیری طرف رات ہے یعنے مجھپر دن کی طرح تیرا حال روشن ہے اور تو اُسکو مجھسے چھپا جان رہا ہے یہ حیلے تاریک جو اس مخاصمت مین تو کر رہا ہی کیون ایسے حیلے بیہودہ دیکھنے والون کے سامنے پیش کرتا ہے جو کچھ تیرے دل مین مکر و رموز سے ہی ہمارے سامنے سب رسوا و ظاہر ہی مثل دن کے ہم اگر اپنی بندہ پروری سے چھپائین تو تو کیون اپنا حد سے باہر ہو جانا ظاہر کرتا ہی مین گناہ کے معاملہ مین اپنے پدر سے جو مراد آدم علیہ السلام سے ہی اموزگار اور سیکھی ہوئی ہون اُنکا حال میرا اُستاد ہی دیکھ کیسے اُنکی بارگاہ کی طرف اچھی طرح رجوع ہوئے جب اُس عالم الاسرار کو دیکھا دونون پاؤن سے استغفار کو کھڑے ہو گئے اور خاکستر اندوہ کا جو سر تھا اُسی درجہ اعلی اُسپر بیٹھے اور بخیال اسکے کہ کوئی وجہ عفو کی ملے ایک شاخ سے دوسری شاخ تک کودے یعنے ہر طرح حیلے عفو کے شاخ در شاخ کرتے رہے آخر ربنا ظلمنا کہا جبکہ جاندار یعنے ملائکہ اپنے آگے پیچھے دیکھے اور پوری آیت ہی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین اے رب ہمارے ہمنے اپنی ذاتون پر آپ ظلم کیا اگر تو ہمکو نہین بخشیگا اور نہ رحم کریگا تو ہم زیانکارون سے ہونگے اور انھون نے جاندار مثل جان کے چھپے ہوئے دیکھے جنکی دور باشین آسمان تک تھین اور کہا کہ خبردار ہو اور سامنے سلیمان کے مور بنجا تا یہ دور باش تجکو نہ پھاڑ چیر ڈالے سوا اے مقام راستی کے دم بھر کہین مت کھڑا ہو کہ مرد کے واسطے آنکھ سے بڑھ کے کوئی بندہ اور خدمتگار نہین ہے کیسے کیسے کام یہ دیتی ہے اندھا اگر کسی گند مین آلودہ ہو جائے اور اسکو صاف کر دین تو کیا وہ تو پھر ہر دم آلودہ ہوگا بس اے آدم تجکو خدا نے نظر دی ہی اندھا نہین ہی بار بار آلودہ مت ہونا جو ہو گیا وہ ہو گیا قضاے الٰہی یون ہی تھی جیسا کہ کہا ہے اذا جاء القضا اعمی البصر

جب قضا آتی ہی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہین عمر و کن مین کبھی کبھی نادرات سے ایسا دیکھنے مین آتا ہے کہ کوئی بینا قضا و آگہی سے کنوین مین گرے اور اندھے کی تو یہ قضا ہر وقت ساتھ ہی لگی ہوئی ہے اسلئے کہ اُسکے تو گرنے کی سرشت وعادت ہی ہو اگر اُسپر نجاست پڑ جائے تو نہین جانتا کہ یہ بو کس چیز کی ہو اور دنی ہو یا ابھی بھر گئی ہے دیکھتا تو نہین جو پہلے سے جان لے اور اگر اُسپر کوئی مشک نثار کرے اُسکو بھی جانیگا کہ یہ بو بے مجھ ہی مین سے نہ یار کے احسان سے بس صاحب نظر یعنے اہل اللہ کی جو دو چشم روشن ہین اُنکا طالب ہو کہ وہ سیکڑون باپ اور سیکڑون مان سے شفیق تر ہین اُنسے ہر قسم کی سوجھ بوجھ تجکو حاصل ہو گی الخلاف شرح مین آموزگارم کو آموز کادم بارگاہ کو پائیگاہ بدید کو پدید از گندا زیند او فتادن کو افتادن لکھا ہے قولہ خاصہ چشم دل کہ آن ہفتاد و توست + ہیش چشم حس کہ خوشہ چین اوست + ای دریغا رہزنان بنشستہ اند + صد گرہ زیر زبانم بستہ اند + پاے بستہ چون رود خوش راہوار + بس گران بندیست این معذور دار + این سخن اشکستہ مے آید دلا + کاین سخن درست وغیرت آسیا + در اگرچہ خرد و اشکستہ شود + توتیاے دیدۂ خستہ شود + ای در از اشکست خود بر سر بزن + کز شکستن روشنی خواہد شدن + ہمچنین اشکستہ بستہ گفتنی ست + حق کند آخر درستش کو غنی ست + گندم از شکست وزہم در شکست + بر دکان آمد کہ نک نان درست + تو ہم ای عاشق چو جرمت گشت فاش + آب روغن ترک کن اشکستہ باش + آنکہ فرزندان خاص آدمند + نوحۂ انا ظلمنا میدمند + حاجت خود عرض کن حجت مجو + ہمچو ابلیس لعین سخت رو + سخت روئی گر ورا شد عیب پوش + در ستیزہ سخت روئی رو بکوش + آن ابوجہل از پیمبر معجزے + خواست ہمچو کینہ در ترک غزی + معجزہ جست از نبی بوجہل سگ + دید نفر ودش از ان الا کہ شک + لیک آن صدیق حق معجز نخواست + گفت این رو خود نگوید غیر راست + کے رسد ہمچون توئی را کز منی + امتحان ہمچو منی یاری کنی + المعنی آوپر فرمایا کہ صاحب نظر سے طالب چشم کا ہو اور وہ چشم جو دل کی ہے کہ وہ ستر تہ والی ہے اس چشم حس سے اور یہ خوشہ چین اُسکی ہاے افسوس رہزن بیٹھے ہین جو فی الذہن ہین کوئی ہون خواہ النسان خواہ نفس و شیطان سیکڑون گرہ اُنھون نے میری زبان کے نیچے ڈالدی ہین کیسے کہہ سکون ایک گرہ سے جو زیر زبان ہوتی ہو آدمی ہکلاتا ہی بات پوری نہین کہہ سکتا بس واے بران کہ سیکڑون گرہ رکھتا ہو بتاؤ تو جس گھوڑے راہوار کا پاؤن بندھا ہو تو وہ اچھی خوبی کے ساتھ کیسے چل سکتا ہے مجھپر بھی یہ بڑی بھاری قید ہی بس مجکو بھی معاف رکھ اے دل یہ سخن تیرا اشکستہ آتا ہے گویا سخن تیرا اور رہے اور غیرت راہزنون کی آسیا جسمین پسا جاتا ہی لیکن دُر اگر شکستہ اور چور چور ہو کچھ غم کی بات نہین کہ وہ پسنے سے تو سرمہ ہر دیدۂ خستہ کا ہو گا یعنے کم سوجھ کا بس اے دُر جتنی شکست ہے بخوشی سب

اپنے سر پر رکھ لے اگر تو ٹوٹنے سے روشنی بجھائیگا تیرا نقصان ہی کیا ہے ایسے ہی ٹوٹا پھوٹا اور جوڑا ہوا جیسا کچھ سخن ہے میرے بھی کہنے کے لائق ہے آگے حق تعالے غنی ہے وہ اسکو درست ہی کر دیگا گندم اگر شکستہ ہوئے اور پیس کے آٹا ہو گئے تو دکان پر جاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ لو روٹی پیتا ہے تو بھی اے عاشق جب جرم تیرا فاش ہو گیا تو اب روغن یعنے تکلم و سخن آرائی ترک کر اور خاکسار و شکستہ بن اسیلیے کہ جو خاص فرزند آدم کے ہین وہ باپ کی طرح نوحہ انا ظلمنا کا پڑھتے بھوسنکتے رہتے ہین تو اپنی حاجتین اُس کے سامنے پیش کر تو ابلیس لعین سخت رو کی طرح حجت مت ڈھونڈھ جو کہا خلقتنی من نار و خلقتہ من طین مجکو تو نے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے بس آگ مٹی سے افضل ہے اور سجدہ افضل کا مفضول کو غیر معقول اگرچہ اس قول مین اُسنے اپنی عیب پوشی دیکھی تھی کہ حجت قوی ہے انکار کے عیب کو چھپا لیگی لیکن تھا تو سخت رو تو بھی اس ستیزہ مین سخت رو ہے جا بہت کوشش مت کر سخت روئی کا انجام تو سُن لیا اُس ابو جہل کا حال جسنے پیغمبر سے معجزہ چاہا تھا اور اسطور پر آیا جیسے کوئی سپاہی کینہ ورغز امین کسی کے سامنے تیز و تند آتا ہے ایسے ہی ابو جہل سگ نے آکر معجزہ نبی سے چاہا پھر اُس کینہ وری کا یا داشن دیکھا کہ اُس شق القمر سے جو اظہر من الشمس ہوا ہدایت نہ پائی اور شک ہی بڑھایہ خدا کی مار تھی اور صدیق حق نے معجزہ نہ چاہا صورت ہی آنحضرت کی دیکھ کے کہا کہ بیشک یہ صورت ہی ایسی نہین ہے جو سوائے سچ کے جھوٹ کہے پھر بھلا تجھ جیسے شخص کا یہ رتبہ کہان کہ تو مجھ جیسے کا امتحان کرے کہ مجھسی یار و مددگار تجکو کب ملیگی الخلاف شرح مین حس کو حسن لکھا ہے کہ منی کو گرمنی اور قافیہ سگ اور شک مین جو حرف عجمی و تازیکی تاویلین لکھی ہین بیفائدہ یہ کلام قدما مین جائز چلا آتا ہے پھر کیا تاویل و تغیر کی ضرورت ہے

کہنا ایک جہودی کا حضرت علی شیر خدا سے کہ اگر حفظ الٰہی پر اعتماد ہے تو اس کوشک سے گر تو پڑو اور جواب آنحضرت کا

قولہ مرتضے را گفت روزے یک عنود + کوز تعظیم خدا آگہ نبود + بر سر بامے و قصرے بس بلند + حفظ حق را واقفے اے ہوشمند + گفت آری او حفیظ ست و غنی + ہستی مارا ز طفلی و منی + گفت خود را اندر افگن ہین زبام + اعتمادی کن بحفظ حق تمام + تا یقین گردد مرا ایقان تو + و اعتماد خوب با برہان تو + پس امیرش گفت خامش کن برو + تا نگردد جانت ازین جرأت گرو + کے رسد مر بندہ را کو با خدا + آزمایش پیش آرد ز ابتلا + بندہ را کے زہرہ باشد کز فضول + امتحان حق کند ای گیج گول + آن خدا را میرسد کو امتحان + پیش آرد ہر دمے با بندگان + تا بما ما را نماید آشکار + کہ چہ داریم از عقیدہ در سرار + ہیچ آدم گفت حق را کہ ترا + امتحان کردم درین جرم و خطا + المعنی گیج بیاے مجہول و کاف فارسی

پراگندہ گو ل بکاف فارسی احمق ایکدن ایک سرکش نے جو عظمت و تعظیم خدا سے آگاہ نہ تھا حضرت علی مرتضٰے علیہ السلام سے کہا اے ہوشمند تم حفظ حق سے تو واقف ہی ہو اور اس بام و قصر بلند پر ہو کہتا بیشک وہ حفیظ و غنی ہی ہماری ہستی کا لڑکپن سے اور زمان منی سے کہا بھلا اُسکے حفظ پر پورا بھروسا کرکے اس بام سے آپ کو نیچے تو گرا دو تو مجکو یقین ہو کہ تم اہل ایقان سے ہو اور خوب اعتقاد مجکو تمھاری اس برہان سے تمھارے ایقان کا ہو جائے پس امیر نے اُس سے فرمایا چپ ہو اور چلا جا تو تیری جان کہین اس جرأت مین نہ پھنس جاے کہ تو اُسکا اس حیلہ سے امتحان کرتا ہی بندہ کو یہ بات کب پہونچتی ہے اور زیبا ہی کہ وہ خدا کی آزمایش خدا کے سامنے پیش لائے بندہ کا یہ زہرہ کب ہے کہ فضولی سے امتحان حق کا کرے اے پراگندہ گو احمق کیا بک رہا ہی اُس خدا کو یہ سزاوار ہی کہ وہ ہر وقت امتحان بندون کے سامنے لائے تو ہمکو ہمین سے ظاہر کر دے کہ ہم اپنے عقیدہ سے پوشیدہ اُسکے ساتھ کیسے ہین کتنی آدمی نے بھی حق تعالے کو کہا ہی کہ ہمنے اس جرم و خطا مین تیرا امتحان کیا ہی **قولہ** تا بہ بینم غایت حلمت شہا + دہ کرا باشد مجال این کرا + عقل تو از بس کہ آمد خیرہ سر + ہست عذرت از گناہ تو بتر + آنکہ او افراشت سقف آسمان + تو چہ دانی کردن او را امتحان + ای ندانستہ تو شر و خیر را + امتحان خود را کن آنگہ غیر را + امتحان خود چو کردی ای فلان + فارغ آئی ز امتحان دیگران + چون بدانستی کہ شکر دانہ + پس بدانی کاہل شکر خانہ + پس بدان بے امتحانی کہ آلہ + شکرے نفرستدت تا جایگاہ + این بدان بے امتحان از علم شاہ + چون سرے نفرستدت تا پائگاہ + ہیچ عاقل افگند دُرِّ ثمین + در میان مستراح پر چمین + زانکہ گندم را حکیم آگہی + ہیچ نفرستد با نبار کہی + شیخ را کہ پیشوا و رہبر ست + گر مریدے امتحان کرد او خر ست + امتحانش گر کنی در راہ دین + ہم تو گردی ممتحن ای بے یقین + جرأت و جہلت شود عریان و فاش + او برہنہ کے شود زین افتباس + گر بیاید ذرہ سنجد کوہ را + بر درد زان کہ ترازوش ای فتا + یعنی اور مین نے اسواسطے امتحان کیا ہی تا تیرے حلم کی انتہا دیکھون ای شاہ کہ کہانتک ہی سو بھلا اس بات کی مجال کسکو ہی اور کون ایسا ہی تیری نہایت ہی اندھی عقل ہی اگر اس گناہ کا تو عذر کرے تو عذر گناہ سے بھی بدتر ہی یہ ایسا گناہ تجھسے ہوا جسنے کہ یہ سقفِ عالی آسمان کی بلند کی ہی تو اُسکا امتحان کرنا کیا جانے تو نے ابھی تک خیر و شر ہی کو نہین جانا پہلے امتحان اپنا تو کر پھر غیر کا کرنا اور جب تو اپنا امتحان کریگا تو اور کے امتحان سے فارغ ہو جائیگا کہ خود ہی ٹھیک نہین ہون اور کا کیا امتحان کرون اور جب بعد امتحان کے تو شکر دانہ آپ کو جان لے تو یہ بھی جان لے کہ مین اُن لوگون سے ہون جو شکر خانہ ہین یعنے جنکے گھر شکر کے ہین کسواسطے کہ اللہ تعالے بے امتحان آسمان سے کسیکے

گھر تک شکر نہیں پہچانتا ہی اور یہ بھی جان لے اسکے علم سے کہ بے امتحان سری و سرداری یا رتبہ بھی نہیں پہچانتا ہی ذرا خیال تو کر کوئی عاقل بھی در ثمین کو پا خانہ یا کہ گو بر مین ڈالتا ہے یا کہ گندم صاف کو کوئی حکیم آگاہ کبھی کسی گھاس کے ابنار مین پھینکتا ہے اپنے شیخ و پیشوا اور رہبر کا اگر کوئی مرید امتحان کرے تو گدھا ہے اگر تو اسکا امتحان راہ دین مین کریگا تو اے بے یقین تو بھی تو ممتحن ہوگا تیری جرأت اور تیرا جہل سب عریان اور فاش ہو جائینگے اور وہ برہنہ نہیں ہو سکتا کہ نور ہی نور ہے اگر تمہین سے کوئی چھینکا تو نور ہی چھینکا اسکے سامنے اگر کوہ آجائیگا تو اسکو ذرہ کی طرح تو ڑیگا اور اس سے کوہ کی ترازو پھٹ جائیگی **قولہ** کز قیاس خود ترازو می تند + مرد حق را در ترازو میکند + چون نگنجد او بمیزان خرد + پس ترازو ے خرد را بر درد + امتحان ہمچون تصرف دان درو + تو تصرف بر چنان شاہی مجو + چہ تصرف کرد خواہد نقشہا + بر چنان نقاش بہر ابتلا + امتحانی گر بدانست و بدید + نے کہ ہم نقاش آن بر وی کشید + چہ قدر باشد خود این صورت کہ بست + پیش صورتہا کہ در علم ویست + وسوسہ این امتحان چون آیدت + بخت بد دان کامد و گردن زدت + چون چنین وسواس دیدی زود زود + با خدا گرد د در آ اندر سجود + سجدہ گہ را ترکن از اشک روان + کاے خدا یا وار ہانم زین گمان + آن زمان کت امتحان مطلوب شد + مسجد دین تو پر خروب شد + این چو وسواس آمدت در امتحان + باز گر دور و بحق آر آنزمان + تا نگہد ارد تر آن ممتحن + از گمان دا متحان انس و جن + المعنی خروب بفتح ورای مشدد ایک قسم گیاہ کہ جس مکان پر جمتی ہی اسکو ویران کرتی ہی آدمی حق تعالے کو اپنی طرح قیاس کرکے قیاس کی ترازو بنا تا ہے اور اسکو اُسمین کرتا ہی جب وہ میزان خرد مین نہیں سماتا تو اُس ترازو کو پھاڑ ڈالتا ہے تو اسکے امتحان کو ایسا جان کہ بیشک تصرف اسکی ذات مین کیا پس دیوانہ مت بن اور ایسے شاہ پر تصرف اپنا مت ڈھونڈھ بھلا یہ نقش جو عالم ظاہر مین ہین ایسے نقاش پر جسنے انکو بنایا ہی امتحان مین کیا تصرف کر سکتے ہین آب غور تو کر اگر امتحان بھی ہوگا تو اسی دید و دانست سے تو ہوگا یا کہین اور سے لائیگا تو یہ کیا نقش اس نقاش کے کھینچے ہوے نہیں ہین یہ صورت جو ظاہر تیری بنی ہوئی ہے یہ کیا ہی اور کیا چیز ہے ان صورتون کے آگے جو اسکے علم مین ہین پس جسوقت وسوسہ اس امتحان کا تجکو آئے تو بیشک جان کہ میرا نصیب بد آیا اور میری گردن مار گیا اور جب تو ایسے وسواس خدا کے ساتھ آپ مین دیکھے تو جلدی جلدی اُس کے سامنے سجدون مین گر اور سجدہ گاہ کو رورو کے اشک روان سے ترکر اور زاری کر کر کے کہہ کہ اے خدا تو اس گمان سے مجکو چھڑا اور نجات دے خوب جان لے جسوقت طالب امتحان کا ہوا اور امتحان تیرا مطلوب بنا مسجد تیرے دین کی خروب یعنے اُس گیاہ سے جو ڈھانے والی مکان کی ہے

پھر گئے خبردار ہو جب وسواس اس امتحان کا تجکو آئے فوراً لوٹ اور اُسی وقت خدا کی طرف رجوع ہو بعجز و زاری تو تجکو وہ ممتحن محفوظ رکھے گمان و امتحان جن و انس سے الخلاف شرح مین جو تصرف کر چو تصرف لکھا ہی اب اگر یہ چوبچون ہو تو مضائقہ نہین

قصہ مسجد اقصے کا اور خروب جمنا اور ارادہ کرنا حضرت داؤد کا قبل حضرت سلیمان سے واسطے بنا مسجد کے

قولہ اے ضیاء الحق حسام الدین بیا + قصۂ داؤد برگو و بنا + چون در آمد عزم داؤدی بتنگ + کہ بسازد مسجد اقصے بسنگ + وحی کردش حق کہ ترک این بخوان + کز دستش بر نیاید این مکان + نیست در تقدیر ما آنکہ تو این مسجد اقصے بر آری اے گزین + گفت جرمم چیست اے دانائے راز + کہ مرا گوئی کہ مسجد را مساز + گفت بجرمی تو خونہا کردۂ + خون مظلومان بگردن بردۂ + کہ ز آواز تو خلقے بیشمار + جان بدادند و شدند آنرا شکار + خون بسے رفتست بر آواز تو + بر صدائے خوب جان پرواز تو + گفت مغلوب تو بودم مست تو دست من بربستہ بود از دست تو + گفت ای مغلوب معدومیست کو + جز بہ نسبت نیست معدوم ایقنوا + المعنی فرماتے ہین ای ضیاء الحق حسام الدین آ قصۂ داؤد کا کہ اور بنا مسجد اقصے کا کہ جب عزم داؤد کا مسجد اقصے کے بنانے مین نہایت تنگ آیا کہ ضرور ہی بناؤن اللہ تعالے نے انکو وحی کی کہ تو اسکا ترک کر کہ تیرے ہاتھ سے یہ مکان نہین بننے والا ہی اے برگزیدہ ہماری تقدیر ہی مین یہ نہین کہ تو مسجد اقصی بنا سکے کہا ای دانائے راز میرا جرم کیا ہی کہ تو مجھسے کہتا ہی مسجد مت بنا کہا تو نے بجرم بہت خون کیے ہین اور خون مظلومون کے تیری گردن پر ہین اسواسطے کہ اللہ تعالے خون کسی کا پسند نہین کرتا اگرچہ مباح ہو تیری آواز سے بیشمار مخلوق مرگئی اور اُسکی شکار ہوئی تیری آواز پر بہت خون ہو گئے ہین اور تیری صدائے خوب جان پرواز پر بہت جان سے بیجان ہو گئے ہین کہا مین تیرا مغلوب و مست تھا میرا ہاتھ تیرے ہاتھ سے بندھا تھا محض بے قدرت و بے اختیار تھا کہا اگر مغلوب تھا تو تیری معدومیت کہان ہے ایک نسبت کے سبب سے معدوم ہی ورنہ تو بقا بالقدر ہے پھر کیسے بے اختیار ہی بلکہ کامل اختیار والا آپ چپ ہو جا اور یہ باتین باہم راز و نیاز کی ہین تقریر ظاہر کو اسمین دخل نہین ہی الخلاف شرح مین خون بسے کو چون آن بسے اور قصۂ داؤد کو بر داؤد لکھا ہی قولہ اینچنین معدوم کو از خویش رفت + بہترین ہستہا افتاد و رفت + او بہ نسبت با حیات حق فناست + در حقیقت در فنا او را بقاست + جملگی ارواح در تدبیر اوست + جملگی اشباح در تاثیر اوست + آنکہ او مغلوب اندر لطف ماست + نیست مضطر بلکہ مختار ولاست + منتہائے اختیار آنست خود + کاختیارش گردد اینجا مفتقد + اختیارش گر نبودی

چاشنی + کے بکشتی آخر او محو از منی + در جہان گر لقمہ و گر شربتست + لذت او فرع ترک لذتست + گرچہ از لذات بے تاثیر شد + لذتی بود او و لذت گیر شد + ہر کہ او مغلوب شد مرحوم گشت + در بحار رحمتش معدوم گشت + نے چنان معدوم کز اہل وجود + ہیچ بروی چیر بد اندر کام وجود + بلکہ والی گشت موجودات را + بی گمان و بے نفاق و بی ریا + بیمثال و بے نشان و بے مکان + بے زبان و بے چنین و بے چنان + بی شکال اندر سوال و در جواب + دم مزن و اللہ اعلم بالصواب + المعنی ارواح جمع روح معروف اشباح جمع شبح بدن اور جسم منتقد بالضم گم کردہ شدہ یعنے وہ معدوم جو از خود رفتہ ہے خودی سے جو تمام ہستی والون سے جو خودی و منی مین گرفتار ہین ہمکو نہایت ہی خوش آیا ہے اور اچھا معلوم ہوتا ہے کسواسطے کہ وہ اپنی نسبت سے اُس حیات مین جو حق ہے فنا ہے پس درحقیقت فنا مین اُسکو بقا ہے تمام روحین جنسے سب کو بقا ہے اُسکی تدبیر و حکم مین ہین اور سارے جسم و قالب سب اُسی کی تاثیر سے وہ ایسا بقا والا ہے جو کوئی ہمارے لطف کا مغلوب ہے وہ مضطر نہین ہے ای بیچارہ و بے اختیار بلکہ مختار قرب و دوستی کا ہے اور انتہا اختیار کی ایسی کہ اپنا اختیار بھول جاتا ہے یا دنہین آتا گیا ہوا ایسے اختیار رہا تاہے اور یہ اختیار ہی اُسکے واسطے چاشنی ہے اسی کے مزہ مین خودی و منی سے مٹ جاتا ہے اسلیئے کہ جہان مین دو ہی چیزین ہین یا لقمہ ہے یا شربت کہ جو کھانے پینے کی چیزین ہین آگیمین سب کی لذت ترک لذت کی فرع ہے اصل لذت ترک لذت ہے اگر وہ لذت دنیا سے بے تاثیر ہوا کہ وہ اب اسمین اثر نہین کرسکتی مگر وہ جو اصل لذت تھی اُس سے لذت گیر ہوا جو ہر کسی کو نصیب نہین اور جو کوئی اُس لذت سے مغلوب ہوا وہ ان لذات دنیا سے محروم ہوا اور وہ مرحوم اُسکے دریاے رحمت مین معدوم ہو کر گم گیا لیکن ایسا معدوم نہین کہ کوئی اہل وجود سے کام آکے مقصود وجود مین اُسپر غالب ہوسکے بلکہ وہ ایسا معدوم ہے کہ وہ الی و مالک تملہ موجودات کا ہے کہ اس بات مین نہ کچھ گمان ہے نہ نفاق ہے کہ کوئی خلاف اسکے سکے نہ ریا و مکر نہ اسکا کوئی مثل ہے نہ کوئی نشان نہ اُسکے لیے کوئی مکان نہ زبان نہ چنین نہ چنان نہ کوئی مشکل سوال مین نہ جواب مین سب اُسپر سہل و آسان زیادہ ہم کچھ نہین کہتے جو کچھ بہتر ہے اُسکو اللہ خوب جانتا ہے الخلاف شرح مین کاہ و جو دکھا ہے مین نے تو کاہ کو کام سمجھا ہے

شرح انما المومنون اخوۃ و العلماء کنفس واحدۃ مومن آپسمین بھائی ہین اور عالم مثل نفس واحد کے اور عالم سے مراد عالم باللہ

قولہ پس خطاب آمد بداؤد از خدا + کای گزین پیغمبر نیکو لقا + دل بدار اندر تفکر زین خبر + رہ مدہ در دل ملال و غم مخور + گرچہ برناید بجہد و زور تو + لیک مسجد را برآرد پور تو + گرچہ برناید بجہد ست این مقام بیک پور تو کند آنرا تمام + کردۂ او کردۂ تست ای حکیم + مومنان را اتصالے دان قدیم + مومنان معدود لیک

ایمان یکی + جسم شان معدود لیکن جان یکی + غیر فہم وجان کہ در گاو خرست + آدمی را عقل وجانِ دیگرست + باز غیر عقل وجان آدمی + ہست جانی در نبی و در ولی + جان حیوانی ندارد اتحاد + تو مجو این اتحاد از روح باد + گر خورد این نان نگردد سیر آن + ور کشد بار این نگردد آن گران + بلکہ این شادی کند از مرگ آن + از حسد میرد چو بیند برگ آن + جان گرگان وسگان از ہم جداست + متحد جانہای شیرانِ خداست +

المعنی پھر خطاب حضرت رب العزت سے حضرت داؤد کو آیا کہ اے داؤد برگزیدہ نیکو لقا اس خبر سے تو آپ کو فکر میں مت ڈال نہ ملال کو اپنے دل میں آنے دے نہ غم کھا اگرچہ یہ عمارت تیرے جد وزور سے نہو گی لیکن تیرا لڑکا اس مسجد کو بنائیگا پس گو تیری جہد سے یہ مقام ظہور میں نہ آئے لیکن تیرا بیٹا تو اسے تمام کو پہونچائیگا تو اسکا کیا ہوا ای حکیم تیرا ہی کیا ہوا ہوگا اسواسطے کہ مومنوں میں قدیم سے باہم اتصال ہے سب باہمدگر چسپیدہ ہیں جیسے سرخی میں حدیث شریف مع معنی مسطور ہوئی مومن گو معدود ہیں لیکن ایمان تو ایک ہے اور جسم انکے ہرچند جدا جدا مگر جان تو ایک ہی ہے پھر ایمان وجان کے اتصال سے زیادہ کون سا اتصال ہے سوا اس فہم وجان کے جو گاؤ خر میں ہے آدمی کے واسطے عقل وجان دوسری بھی ہے پھر سوا عقل وجان آدمی کے نبی وولی میں اور ایک جان ہے پس یہ جان جو حیوانی ہے جس سے زندگی ظاہری ہے اسمیں اتحاد نہیں ہے اسواسطے کہ یہ روح بادہے یعنے ہوا خواہ اربع عناصر سے خواہ تنفس دم سے کہ اگر تنفس نہو تو فنا ہو جاوے لاجرم یہ اتحاد کہ سب کی جان ایک ہے اس جان سے مت ڈھونڈھے اتحاد والی جان وہ ہے کہ اس سے جدا ہے اسکی صفت یہ کہ روٹی کھانے سے سیر اور بوجھ اٹھانے سے گران ہوتی ہے وہ سیری وگرانی دونوں سے مبرا ہے نہ اسکی روٹی سے سیر ہو نہ اسکے بار سے گران ہو بلکہ یہ خود اسکی ایسی دشمن کہ بالفرض اگر وہ مرجاوے تو یہ خوش ہو اور اسکا سامان دیکھ پائے تو حسد سے مرجائے اور کتوں اور بھیڑیوں کی جان بھی جدا ہے جو مراد موذیوں ظالموں سے ہے لیکن جو شیر خدا کے ہیں انکی جانیں متحد ہیں **قولہ** جمع گفتم جانہاشان من باسم + کان یکے صد جان بود نسبت بجسم + ہمچو آن یک نور خورشید سما + صد بود نسبت بصحنِ خانہا + لیک یک باشد ہمہ انوارشان + چونکہ برگیری تو دیوار از میان + چون نماند خانہا را قاعدہ + مومنان مانند نفس واحدہ + فرق واشکالات آید زین مقال + لیک نبود مثل این باشد مثال + فرقہا حد بود از شخص شیر + تا بہ شخص آدمی زادِ دلیر + لیک در وقت مثال ای خوش نظر + اتحاد از روے جانبازی نگر + کان دلیر آخر مثال شیر بود + نیست مثل شیر در جملہ حدود + متحد نقشے ندارد این سرا + تاکہ مثلے وانمایم من ترا + ہم مثال ناقصے دست آورم + تا ز حیرانی خرد را وا خرم + شب بہر خانہ چراغی مے نہند + تا بنور آن ز ظلمت مے رہند +

آن چراغ این تن بود نورش چو جان + هست محتاج فتیل این و آن + آن چراغ شش فتیله این حواس +
جملگی بر خواب و خورد است اساس + بی خور و بی خواب نزید نیم دم + با خور و با خواب نزید نیز هم + بی فتیله
روغنش نبود بقا + با فتیل و روغن او هم بیوفا + زانکه نور علتے اش مرگ جوست + چون زید که روز روشن
مرگ خوست + **المعنی** فرماتے ہین کہ مین نے شیران خدا کی جان کو جو جا بجا جمع کرکے کہا ہی
باعتبار اسم کے ہی اسلیے کہ جسم جدا جدا ہین اُنکے سبب سے وہی ایک جان متعدد کہلاتی ہے ورنہ متحد ہی ہی
جیسے نور آفتاب آسمان کا ایک ہی اور بلحاظ صحن مکانون کے وہی ایک متعدد ہو جاتا ہے آپ جب دیوارین
بیچ مین سے دور کر دیجایئن تو وہ نور سب مکانون کا ایک ہو جائیگا ایسے ہی مومنون کے خانے اُنکے جسم
ہین جب خانون کا قاعدہ نہ رہا تو سب نور آفتاب کی طرح نفس واحد رہگیا اور جو اس کلام سے
ہمارے کہ آفتاب سے نظیر کی فرق اور مشکل پیدا ہوتی ہی کہ کہان آفتاب کا نور اور کہان شیران خدا
کی جان جسکے اوصاف اوپر سے بیان کرتے چلے آتے ہین اُسکا جواب دیتے ہین کہ یہ مثل نہین ہے
جو ہر طرح ویسا ہی ہونا چاہیے بلکہ مثال ہی جیسے کہ اشعار آئندہ مین توضیح کی ہے مثلاً کسی شخص کو تو شیر
کہے بنظر اُسکی دلیری کے تو ظاہر ہے کہ شخص شیر سے شخصیت دمی زادہ نیز تک بڑے فرق ہین لیکن اسے
خوش نظر تو مثال کے وقت اتحاد اسکی جانبازی کا شیر کے ساتھ دیکھکر کہیگا کہ وہ دلیر آخر مثال
شیر کے تھا گو جملہ حدود مین شیر نہ تھا بڑی مشکل یہ کہ یہ سراسر دنیا اسکے نقش متحد نہین سب مختلف
ہین اگر متحد ہوتے تو مین تجکو مثل بھی بتا دیتا مجبور ہون کوئی مثال ناقص ہی پیدا کرون تا خرد
کو حیرانی سے چھڑادون دیکھو رات کو اپنے اپنے گھرون مین سب چراغ رکھتے ہین تا اُس کے
نور سے اندھیرے سے نجات پاتے ہین وہ چراغ یہ تن ہے نور اُسکا جان مگر فتیلہ این و آن کا البتہ
محتاج ہے اور وہ جو چراغ شش فتیلہ ہے حواس ہین شش با وصف پنج حواس مشہور ہونے کے
اس اعتبار سے کہا ہی کہ بعض ناطقہ کو بھی حواس مین داخل کرتے ہین ان سب کی اصل و بنیاد خواب
و خور پر ایسے کہ بے خواب و خور کے بھی انکی زندگی نہین اور با خواب و خور بھی نہین یعنے کیسے ہی خواب و خور
موجود ہو مرنے سے نہین بچ سکتا پس یہ خواب و خور ہی اسکا فتیلہ روغن ہی کہ نہ تو اُس فتیلہ و روغن کے
اُسکو بقا ہی نہ اُسکے ہوتے اُسکو وفا ہی اس سبب سے کہ نور اس جان کا علتی ہی کہ خواب و خور پر
موقوف اور علتی بندہ مرگ جو ہوتا ہی اور نیز کیسے جیسے کہ وہ جو روز روشن یعنے روز آخر ہے وہ
مرگ خو ہی چنانچہ وہ ان جملہ چراغون کو بجھا دیتا ہی پھر وہ اسکو کیسے جلنے دے انتہیٰ شرح مین دونون
جگہ مرگ جو لکھا ہی پھر قافیہ کہان **قوله** جملہ حسہا سے بشر ہم بے بقاست + زانکہ پیش نور روز حشر لاست

نور حس جان بے پایان ما + نیست کلی فانی ولا چون گیا + لیک مانند ستارہ و ماہتاب + جملہ محو اند از شعاع آفتاب + آنچنانکہ سوز و درد و زخم کیک + محو گردد چون در آید مار الیک + آنچنانکہ عور اندر آب جست + تا در آب از زخم زنبوران برست + میکند زنبور بر بالا طواف + چون بر آرد سر ندارندش معاف + آب ذکر حق و زنبور این زمان + ہست یاد این فلان و آن فلان + دم بخور در آب ذکر و صبر کن + تا رہی از فکر و وسواس کہن + بعد ازان تو طبع آن آب صفا + خود بگیری جملگی سر تا بپا + آنچنان کز آب آن زنبور شر + میگریزد از تو ہم گیرد حذر + بعد ازان خواہی تو دور از آب باش + کہ بسر ہم طبع آبی خواجہ تاش + پس کسانے کز جہان بگذشتہ اند + لا نیند و در صفات آغشتہ اند + در صفات حق صفات جملہ شان + ہمچو اختر پیش آن خور بے نشان + المعنی فرماتے ہین جیسے یہ جان ہے جسکا مذکور ہوا ایسے ہی جملہ حواس بھی بشر کے بے بقا ہین اس سبب سے کہ نور روز حشر کے سامنے سب نیست ولا ہین نہ یہ جسم اس صفات موجودہ کے ساتھ ہوگا نہ یہ حواس سب تغیر ہو جائینگے اور وہ جان ہماری جو بے پایان ہے اسکے حس کا نور کلی فانی ولا نہین ہے مثل گیاہ کے جیسے دہریہ کہتے ہین کہ دنیا مثل کاہ و گیاہ کے ہے کہ خود ہی جمتی ہے خود ہی جاتی رہتی ہے خود رو ہے کوئی خالق نہین لیکن مثل ماہ و انجم کے سب شعاع آفتاب کے تحت مین محو ہین جیسے سارے سوز و درد و زخم پسو کے بھول جائے جب سانپ تیرے سامنے آجائے اور جیسے کسی ننگے کو زنبور گھیر ہین اور وہ انکے خوف سے پانی مین کود پڑے تا پانی مین زنبور کے زخم سے بچ جائے اور وہ زنبور اُسکے سر پر گھوم رہے ہین کہ جب سر نکالے بے کاٹے نہ چھوڑین آب کہتے ہین آب تو ذکر حق ہے زنبور سے بچا لانے والا اور زنبور یہ زمانہ اور یاد حق یہی کہ یہ فلان ہے وہ فلان ہے پھر ذکر حق کہان تو اب ذکر مین غوطہ مار اور بس ہمت کر تو پُرانی پُرانی فکر و وسواس سے چھوٹ جائے جیسے کہ تیرے دل مین کڑے و بے فکر و سواس پیدا ہوتے ہین جب تیری یہ کیفیت ہوگی تو اسکے بعد تو خود طبیعت اُس آب صفا کی سر سے پاؤن تک بالکل پکڑ لیگا خود وہی ہو جائیگا اُسوقت مین تو ایسا ہو جائیگا جیسے زنبور شر کے پانی سے بھاگتے ہین تجھسے یہ زنبور زمانہ کے بھاگینگے بعد اس کے کہ تیری خواہش آب صفا کی ہو جائے تو چاہے اُس سے دور رہ کسواسطے اسے خواجہ تاش کہ پوشیدہ تو تو ہم طبع آب کا ہے گو ظاہر مین نہوئے پس جو لوگ کہ اس جہان سے گذرے اور کنارہ کش ہوئے ہین نیست ولا نہین ہین بلکہ اُسکی صفات مین آلودہ ہین جملہ صفات اُنکی صفات حق مین ہے اور ایسے اُس آفتاب مین محو ہین جیسے ستارے اس آفتاب کے نور مین قولہ گر ز قرآن نقل خواہی اے حرون + خوان جمیع ہم لدینا محضرون + محضرون معدوم نبود نیک بین + تا بقاے

روحہا دانی یقین + روح محجوب از بقایش در عذاب + روح واصل در بقا پاک از حجاب + زین چراغ
حس حیوان المراد گفتمت ہان تا نجوئی اتحاد + روح خود را متصل کن ای فلان + زود با ارواح
قدس سالکان + صد چراغت از مرند ار بیستند + باش فارغ چون یگانہ نیستند + زان ہمہ جنگند این
اصحاب ما + جنگ کس نشنید اندر انبیا + زانکہ نور انبیا خورشید بود + نور حس ما چراغ و شمع و دود +
یک بمیرد یک بماند تا بروز + یک بود پر مردہ دیگر با فروز + جان حیوانی بود حی از غذی + ہم بمیرد او
بہر نیک و بدی + گر بمیرد این چراغ و طے شود + خانۂ ہمسایہ مظلم کے شود + نور آنخانہ چو بی این ہم
بپاست + پس چراغ حس ہر خانہ جداست + این مثال جان حیوانی بود + نے مثال جان ربانی بود +
باز از ہندوے شب چون ماہ زاد + بر سر ہر روزنے نورے فتاد + نور آن صد خانہ را تو یک شمر + کہ
نماید نور آن بے دین دگر + تا بود خورشید تابان بر افق + ہست در ہر خانہ نور او تتق + باز چون خورشید
جان آفل شود + نور جملہ خانہا زائل شود + این مثال نور آمد مثل نے + مر ترا ہادی عدو را رہزنے +
بر مثال عنکبوت آن زشت خو + پردہاے گندہ را بر بافد او + از لعاب خویش پردہ نور کرد + دیدۂ
ادراک خود را کور کرد + گردن اسپ ار بگیرد بر خورد + ور بگیرد پاش بستاند لگد + کم نشین بر اسپ
توسن بے لگام + عقل و دین را پیشوا کن اے غلام + اندرین آہنگ منگر سست و پست + کاندرین ره
مہر شرع النفس ست + باز گرد و قصۂ مسجد بگو + با سلیمان نبی نیکخو + **المعنی** اور اگر ای سرکش اسکا نقل و ثبوت
جو ہمنے کہا ہے کہ وہ لا نہیں ہیں صفات حق میں آغشتہ ہیں قرآن سے چاہتا ہے تو آیہ اذا ہم جمیع لدینا
محضرون کو پڑھ ناگہان وہ سب ہمارے پاس حاضر کیے گئے ہیں یعنی سب بعد موت خدا کے پاس
حاضر ہیں اب غور کر کہ محضر ون بھی کہین معدوم ہوتے ہین تب تو یقین سے روحون کی بقا کو جانے
اور مانے جس روح پر کہ اسکی بقا سے پردہ پڑا ہے عذاب میں ہے اور جو روح کہ اسکی بقا سے واصل ہے
وہ حجاب سے پاک ہے اسکو بقا اور بقا جو جملہ نعمتون سے بڑھ کے ہے دونون حاصل ہین اب کہتے ہین
مراد خاص ہماری اس چراغ حس حیوانی سے وہی ہے جو ہمنے تجھسے کہدیا کہ اس سے اتحاد مت ڈھونڈھ
جیساکہ اوپر کہہ چکے بس ای فلان اپنی روح کو ارواح قدس سالکون سے جلدی متصل و پیوند کر اور اس
نور عظیم کو پہونچا سو ااسکے اور سیکڑون چراغ تیرے چاہے تجھیں چاہے جلتے رہین تو نچنت رہ کچھ
پروا مت کر کوئی یگانہ نہیں ہین سب بیگانہ بیکار ہین اسی بیگانگی کے اثر سے جو لوگ کہ ہمارے اصحاب
وہمارے وقت کے ہین لڑتے رہتے ہین اور انبیا کہ سب یگانہ ہین انمین جنگ نہین ہے وجہ اسکی یہ کہ انبیا کا
نور تو خورشید ہے ہمیشہ یکسان اور ہمارے حس کا نور ایسا جیسے چراغ اور شمع اور دھوان کوئی تو ایساکہ

تھوڑی دیر جل سکے بجھ گیا اور کوئی دن ہونے تک جلتا رہا پھر بجھ گیا اور وہ دن روز مرگ ہے کوئی بجھا تو نہین مگر ذرا ذرا جلتا ہو ابھی ہندی ٹمٹماتا ہی اور دوسرا خوب فروغ کے ساتھ جلتا ہی جان حیوانی زندہ غذا سے ہی اور اسی غذا کے نیک و بد سے مر بھی جاتی ہی بس اگر یہ چراغ بجھ بھی جائے تو ہمسایہ کے گھر مین کب اندھیرا ہو جائیگا ہمسایہ ہی جان ربانی ہی اسلیے کہ نور اسکے گھر کا تو بے اُسکے بھی قائم ہے محتاج اُسکے نور کے نہین بس معلوم ہوا کہ چراغ حس ہر خانہ کا جدا ہی آب کہتے ہین یہ جو ہمنے کہا مثال جان حیوانی کی ہی نہ مثال جان ربانی کی تھی جب شب ہوئی اور ہندوے شب سے ماہ پیدا ہوا اور ہر روزن کے سر پر نور پڑا تو اُس سیکڑون گھر کے نور کو ایک ہی جان گو نور ایک کا غیر دوسرے کا معلوم ہوتا ہی جب تک خورشید افق پر آئے اور طلوع ہوئے جب وہ طلوع ہوا تو اُسنے ہر گھر مین پردہ نور کا باندھ کے ظلمت کو چھپا دیا روشنی پھیلا دی پھر جب خورشید جان کا ڈوب جاتا ہے جملہ نور جانون کے جاتے رہتے ہین بس یہ نور کی مثال ہی مثل نہین ہی تیرے واسطے تو ایک راد اے جوانمرد فیض بخش اور دشمن کے واسطے کوئی ہو راہزن ہی اُسکو اُسکی راہ مین سرسبز نہین ہونے دیگی وہ دشمن زشت خو ایسا ہی جیسے عنکبوت کہ یہ موٹے موٹے پردے بنتا ہی اور اُسکو چھپاتا ہی اور اپنے لعاب کو پور پور کے پردہ اُس نور کا کیا مگر کیا اپنے ہی ادراک کی آنکھین اندھی کین محمول ہی جو آدمی گردن گھوڑے کی پکڑتا ہی متمتع یعنے سوار ہو جاتا ہی اور جو اُسکا پائون پکڑتا ہی اُسکو لات نصیب ہوتی ہی ان اشعار مین دشمن زشت خو مراد حکما اور فرقۂ ضالہ فلاسفہ سے ہے پردے اُنکی حجت و دلائل لعاب ملکہ ذہن گردن اور پائون اسپ پکڑنے سے اشارہ ٹھکانے اور بے ٹھکانے کا ہے تو آسے لڑکے گھوڑے سرکش بے لگام پر سوار مت ہو عقل و دین کو اپنا پیشوا بنا اور یہ آہنگ سست و پست ہی یعنے نرم و متدرج بتدریج اور اسمین صبر ہی شق الانفس ہی ای مشقتین نفس کی آب فرماتے ہین اس بیان سے لوٹ اور قصہ مسجد کا کہہ مع سلیمان نبی نیکخو کے الخلاف شرح مین تا باتین فارغ مین تا زیادہ لکھا ہے

بقیۂ قصۂ مسجد اقصیٰ اور اُسکی بنا کا جو سلیمان علیہ السلام نے کی اور غیب سے اُنکو مدد پہونچی

قولہ چون سلیمان کرد آغاز بنا + پاک چون کعبہ همایون چون منیٰ + در بنایش دیدہ میشد کر و فر + نے فسردہ چون بناہاے دگر + در بنا ہر سنگ کز کہ می شکست + فاش سیر و نے همیگفت از نخست + همچو از آب و گل آدم کدہ + نور از ان کہ پارہا تابان شدہ + سنگ بے حمال آیندہ شدہ + وان در و دیوارہا زندہ شدہ + حق همیگوید کہ دیوار بہشت + نیست چون دیوارہا بیجان زشت + چون در و دیوار تن با آگہیست + زندہ باشد خانہ چون شاہنشہیست + هم بہشت و میوہ هم آب زلال + با بہشتی

در حدیث و در مقال وز آنکه جنت را نه ز آلت بسته اند + بلکه از اعمال و نیت بسته اند + این بنا ز آب و
گل مرده بدست + وان بنا از طاعت زنده شدست + این باصل خویش ماند پر خلل + وان باصل خود
که علمست و عمل + هم سریر و قصر و هم تاج و ثیاب + با بهشتی در سوال و در جواب + المعنی جب حضرت سلیمان
نے بنا شروع کی اور کیسی بنا پاک و مبارک مثل کعبہ اور مثل منا کے منا ایک مقام ہے مکہ معظمہ مین کہ حاجی
وہان قربانی کرتے ہین اور ایسی بنا جسکے دیکھنے سے آنکھون کا کروفر پایا گیا یعنی خود کروفر سے ہو جائین
نہ ایسی بنا جیسی اور بنائین افسردہ مردہ اسکی بنا مین جو پتھر کہ پہاڑ سے توڑا جاتا تھا پہلے ہی سے بکمال
شوق سیروانی کرتا تھا یعنے پہلو مجکو آور جیسے آب و گل آدم کردہ یعنے جسم آدمی سے نور تابان تھا ایسے
ہی اس پہاڑ کے سنگپارون سے تابان تھا پتھر بے حمال کے خود بخود چلے آتے تھے اور وہ زندہ
سب اسکے در و دیوار ہوئے حق تعالے نے فرمایا ہی کہ دیواریں بہشت کی سب بے جان نہین ہین جیسا
کہ فرمایا ان الدار الآخرة لهی الحیوان لو کانوا یعلمون بیشک دار آخرة وہ زندہ ہے اگر جانتے ہوتے
وہ تو دار آخرت ہی کا کام کرتے ایسی دیواریں بہشت کی نہین جیسی یہ دیواریں زشت دنیا کی ہین اور
ہر گاہ در و دیوارین خانہ تن کی با آگاہی ہین پھر یہ خانہ کیسے شہنشاہ کا ہے یہ کیسے نہ زندہ ہو آخر آب
و گل نے بھی اسی سے آگہی پائی ہی اور یہ خانہ بہشت ہی اور اسمین میوہ بھی اور آب زلال بھی اور
بہشتی کے ساتھ گفتگو اور کلام بھی اسواسطے کہ جنت کو آلات یعنے مٹی گارہ اینٹ چونہ سے نہین بنتا ہے
بلکہ اعمال و نیت سے بنا ہی یہی اعمال بہشت و دوزخ ہو جائینگے یہ بنا تن کی آب و گل مردہ سے ہوئی ہی
اور وہ طاعت زندہ سے ہوئی ہی یہ بنا تو اپنی اصل مین کہ آب گل مردہ ہے پر خلل و ڈگمگاتا ہی
اور اسکی اصل علم و عمل لہذا بدستور اپنی اصل پر اسمین تخت بھی اور قصر بھی اور تاج و پوشاک بھی
اور بہشتیون کے ساتھ گفتگو اور سوال و جواب بھی الخلاف فرع مین سیروانی کو سیروانی اور
سریر کو صریر لکھا ہی قوله فرش بے فراش پیچیدہ شدہ + خانہ بے مکناس روبیدہ شدہ + تخت او بسیار
بے حمال شد + حلقہ در مضطرب و قوال شد + خانہ دل بین ز غم ژولیدہ شد + بے کناس از توبہ روبیدہ شد
ہست در دل زندگی دار الخلود + در زبانم چون نمے آید چہ سود + چونکہ گشت آن مسجد اقصی تمام + ز اهتمام ما استاد
سلیمان والسلام + چون سلیمان در شدے ہر بامداد + مسجد اندر بہر ارشاد عباد + پند دادی گہ بگفت و
لحن و ساز + گہ بفعل اعنی رکوع با نیاز + پند فعل خلق را جذاب تر + کو رسد در جان ہر بے گوش و کر +
و اندران وہم امیری کم بود + در حشم تاثیر آن محکم بود + المعنی مکناس بالکسر جاروب کناس خاکروب فرش
اسکا بے فراش کے لپٹا ہوا اگر بے جھاڑو کے جھڑا ہوا انخت اسکے بدون اٹھانے والون کے

پھرنے والے حلقے دروازونکے سب مطرب و نوال ہوئے اب بطور استفہام اپنے دل کی طرف رجوع ہوئ کہ یہ تو بہشت خانہ سے بڑھ کر ہی تو اسکو تو دیکھ یہ کیسا غم سے درہم برہم ہے اور بے کناس یعنے خاشاک کے کسی توبہ سے جھاڑ ابھارا ہوا ہی یا نہین آتی دل مین وہ زندگی دار الخلد کی ہے جہان ہمیشہ ہمیشہ رہینگے کہ میری زبان کے بیان مین نہین آتی پھر بیان سے کیا فائدہ فی الجملہ وہ مسجد اقصے حضرت سلیمان کے اہتمامات سے تمام ہوئی اور جب سلیمان ہر صبح مسجد مین واسطے ارشاد و ہدایت بندون کے داخل ہوتے تھے تو لوگون کو کبھی نصیحت کلام اور لحن و ساز سے کرتے تھے کبھی فعل یعنے رکوع و سجود با نیاز کے ساتھ اور نصیحت وہ کہ فعل خلق کے بڑے کھینچنے کھونے والی اور بہرے گوش و کر کے کان کیا جان مین گھسنے والی بے گوش و کر نصیحت نہ ماننے والے اور ایسی نصیحت جسمین وہم بھی امیری کا نہین پھر ایسی نصیحت کی تاثیر اُس امیر کے لشکر مین کیسے محکم و مضبوط نہو گی ذرا خیال تو کرو الخلاف شرح مین روبیدہ کو روئیدہ لکھا ہی

قصہ آغاز خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ اور خطبہ انکا انتم با مام فعال احوج من امام قوال تم امام فعال کے کہ فعل سے نصیحت تمکو کرے محتاج تر ہو امام قوال سے کہ با تو نسے بہت سی نصیحت کرے

قولہ قصۂ عثمان رض کہ بر منبر برفت + چون خلافت یافت بشتابید تفت + منبر مہتر کہ سہ پایہ بدست + رفت بوبکر رض و دوم پایہ نشست + بر سوم پایہ عمر رض در دور خویش + از برائے حرمت و اسلام کیش + دور عثمان رض آمد و بالاے تخت + بر شد و بہ نشست آن مسعود بخت + پس سوالش کرد مردی بو الفضول + کان دو نہ نشستند برجاے رسول + پس تو چون جستی بر ایشان سروری + چون برتبت تو از ایشان کمتری + گفت اگر جایم سوم پایہ بدی + وہم مثلی عمر رض تا نم میشدی + در دوم پایہ شدم من جاے جو + گفتنی مثل ابو بکر رض ست او + ہست این بالا مقام مصطفےٰ + وہم مثلے نیست با آن شہ مرا + بعد از ان برجاے خطبہ آن ودود + تا بقرب عصر لب خاموش بود + زہرہ نے کس را کہ گوید ہین بخوان + یا برون آید ز مسجد آنزمان + ہیبتے بہ نشستہ بُد بر خاص و عام + پر شدہ از نور یزدان صحن و بام + ہر کہ بینا ناظر آن نور بود + کور را از ان تاب ہم گرمے فزود + تا ز گرمی فہم کردی آن ضریر + کہ برآمد آفتابے بس منیر + لیک این گرمی کشاید دیدہ را + تا بہ بیند عین ہر نشنیدہ را + المعنی قصہ حضرت عثمان کا کہ جب خلافت پائی گرما گرم دوڑے اور منبر پر جا کے بیٹھے وہ منبر جو اُن مہتر سرور عالم کا تھا اُسکے تین پائے تھے جب ابو بکر رض خلیفہ ہوے تو وہ دوسرے پایہ پر بیٹھے اور جو دور عمر رض کا ہوا تو یہ تیسرے پایہ پر بیٹھے اور ان دونون بزرگوارون نے بمقتضاے ادب آنحضرت کی جگہ چھوڑ دی بلکہ عمر رض نے ابو بکر کی بھی تا حرمت دین اسلام کی بڑھے اور جب عثمان رض کا دور ہوا تو یہ مسعود بخت بالاے تخت یہ مقام

آنحضرت پر بیٹھے پس ایک شخص بوالفضول نے انسے پوچھا کہ وہ دونون خلیفہ رسول مقبول کی جگہ نہین بیٹھے تھے
تمنے انپر کیسے اپنی سروری بجھی باوصف اسکے کہ رتبہ مین اُنسے کمتر ہو کہا اگر مین تیسرے پایہ پر بیٹھتا تو
تمکو یہ وہم ہوتا کہ مین نے آپ کو مثل عمرؓ کے جانا اور جو دوسرے پایہ پر جگہ کرتا تو تمھارے کہنے کو ہوتا کہ
وہ مثل ابوبکرؓ کے ہی اب یہ مقام بالا حضرت مصطفےٰ ؐ کا ہی جسمین کوئی وہم میرے مثل کا نہین کہ مین اُس
پادشاہ عالیجاہ کا مثل ہون کہ اُنکا کوئی مثل ہی نہین ہی بعد اس سے وہ وہ دو خطبہ کی جگہ قریب عصر تک
خاموش لب بستہ رہے کچھ مُنھ سے نہ کہا اب کسکا ایسا زہرہ تھا جو کہتا خطبہ پڑھو یا مسجد سے نکل کے چلا جاتا
خاص و عام پر ایک ہیبت بیٹھی ہوئی تھی اور نور الٰہی سے صحن و بام مسجد کا بھر اٹھا جو بینا تھا وہ اُس نور
کو دیکھتا تھا اور جو نابینا تھا اُسکو بھی اُسکی تاب نے گرمی بڑھائی تو اُس گرمی سے وہ اندھا سمجھتا تھا کہ
نہایت ہی روشن آفتاب طلوع ہوا لیکن یہ ایسی ویسی گرمی نہین بلکہ وہ گرمی جو بجی آنکھین کھول دے
اور جو کچھ نہ شنیدہ ہے خاص ذات اُس ناشنیدہ کو دیکھ لے اکثر چیزین دیدہ نہین ہوتین مگر شنیدہ
ہوتی ہین اسواسطے مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے ناشنیدہ کو اختیار کیا ہے تا جامع ہو **قولہ** گرمیش را ضجرتی
وحالتے + زان تپش دل راکشادی قسمتے + کور چون شد گرم از نور قدم + از فرح گوید کہ من بینا شدم +
سخت خوش مستی ولے اے بوالحسن + پارۂ راہست تا بینا شدن + این نصیب کور باشد ز آفتاب + صد
چنین واللہ اعلم بالصواب + وانکہ او این نور را بینا بود + شرح او کے کار بوسینا بود + گر شود صد تو کہ باشد
این زبان + کو بجنباند بکف پردہ عیان + وای بروے کو بساید پردہ را + تیغ الٰہی کند دستش جدا + دست
چہ بود خود سرش را بر کند + آن سرے کز جہل شرہا سر کند + این بتقدیر سخن گفتم ترا + ورنہ خود دستش
کجا و این کجا + خال را خالہ بدی خالو بدی + این بتقدیر آمدست ار او بدی + از زبان تا چشم کو پاک
از شکست + صد ہزاران سال گویم اندکست + ہین مشو نومید نور آسمان + حق چو خواہد میرسد در یکزمان +
اختر گردون ظلم را ناسخست + اختر حق در صفاتش راسخست + صد افر در کانہا از اختران + میرساند قدرتش
در ہر زمان + چرخ پانصد سالہ راہ ای مستعین + در اثر نزدیک آمد با زمین + صد ہزاران سال و پانصد
از زحل + دسبدم خاصیتش آرد عمل + ور ہمش آرد چہ سایہ در ایاب + طول سایہ چیست پیش آفتاب +
وز نفوس پاک اختر وشش مدد + سوے اخترہاے گردون میرسد + ۱۱ ہر آن اختران قوام ما + با طبع ما
گشتہ قوام سما + المعنی ضجرت بالضم تنگدلی و بی آرامی از غم ظلم تفتحین تاریکی ایاب بکسر بازگشت و رجوع
قوام راستی و اصل چیز و بقا و قیام شے اور وہ گرمی ایسی جسمین بے چینی تھی اور وجد وحالت تھی اور
تپش ایسی جس سے دل کو بڑا حصہ کشود و فتوح سے حاصل ورنہ تپش سے تنگدلی ہوتی ہے اندھا

جو نور قدم سے گرم ہوا تو خوشی سے کہتا ہی کہ مین بینا ہوگیا اور نہایت ہی خوش اور مست اور دیکھو ای ابو الحسن کور سے بینا ہونے تک تھوڑی ہی راہ ہی یا نہین کیسے آنًا فانًا مین بینا ہو گئے یہ کور کو نصیب ہوا آفتاب سے اور ایسے سیکڑون جنکو اللہ جانتا ہی اچھی طرح کہ وہ کتنے تھے یہ حال تو کور کا تو نے سُنا اور وہ جو بینا اس نور کا تھا اسکی شرح کا کام تو ابو سینا کا بھی نہین با وصف اسقدر ذہن و ذکا کے اگر وہ سو تھی زبان والا ہو جائے تب بھی یہ زبان سوتھی کیا چیز ہے کہ اُس پردہ کو چھو سکے یا ہاتھ لگا سکے اور یہ بات عیان ہی جس واسے اسپر کہ اس پردہ کو چھوئے کہ تیغ آلہی اسکا ہاتھ جدا کرے جیسا کہ شیخ مجدالدین بغدادی سے منقول ہی کہ مین نے خواب مین آنحضرت سے حال ابو سینا کا پوچھا فرمایا رجل اراد ان یصل الی اللہ بلا واسطتی فحجبت بیدی بکذا فسقط فی النار وہ ایک شخص تھا کہ بے واسطہ میرے اللہ سے واصل ہونا چاہا سو مین حاجب ہوگیا اپنے دونون ہاتھون سے بس گر گیا دوزخ مین اور ہاتھ کیا ہے خود اُسکا سر حق سے اُکھیڑے جس سر سے کہ شر ظہور کرتے ہین اور لفظ ہاتھ کا ہمنے اس تقدیر پر کہا ہے کہ آخر بیان کرنے کے لیے کوئی بات مقرر کر لیتے ہین ورنہ ہاتھ کہان اور یہ پردہ کہان خال در اصل عربی مین مامونکو کہتے ہین جو برادر مادر ہی اور اب خالو بواو زائد شوہر خواہر مادر پر اطلاق کرتے ہین اور خواہر مادر کو خالہ ورنہ خالہ مسانی ہوئی بس اسی تقدیر سخن پر جو فرمایا ہے کہ بتقدیر سخن گفتم الخ یہ مثال ہی یعنے جیسے خالہ خالو در اصل ہین تو اور معنی مین اور مجازًا اطلاق دوسرے معنی مین ہی مین نے بھی لفظ درست کہا ہی یعنی ایک لفظ مقرر کر لیا جیسے خالہ خالو اگرچہ خال سے ہین مگر مقرر ہو گئے دوسرے معنی پر آپ فرماتے ہین کہ زبان سے چشم تک یعنے دیدہ و شنیدہ جو کچھ ہی اور ایسا جسمین کچھ شک و شبہہ نہین ہر طرح پاک اگر لاکھون برس کہتا رہون تو تھوڑا ہی ہوگا جو کہ اس کلام سے نومیدی سترشح تھی بتدارک اُسکے فرمایا کہ خبردار تو ناامید مت ہو اسلیے کہ اگر حق تعالے چاہے تو نور آسمانی دم بھر مین پہونچ سکتا ہی دیکھو تو ستارے آسمان کے کیسی تاریکی کھونے مٹانے والے ہین یہ تو اُنکی ایک صفت ظاہر ہی اور اختر حق کا جملہ صفات مین مضبوط و محکم ہی اور علاوہ اس تاریکی مٹانے کے سیکڑون اثر ان ستارون کے قدرت الٰہی کانون مین پہونچاتی ہے ہر وقت اور ہر دم بس آئی مدد چاہنے والے آسمان سے جو پانسو برس کی راہ کا فاصلہ زمین سے رکھتا ہی اثر کرلے مین زمین سے بہت ہی نزدیک ہی ایسے ہی لاکھون برس کا فاصلہ اس آسمان سے زحل تک ہی جو فلک ہفتم پر ہی اور سیکڑون خاصیتین اُسکی عمل مین آتی رہتی ہین ہر دم ہر لحظہ اور ہر گاہ یہ اثر اور خاصیتین با وصف اتنے فاصلون کے آسمانون سے زمین مین اثر کر رہی ہین کوئی مانع اور حاجب نہین تو اس اختر حق کو سایہ اپنی بازگشت مین کیا درہم کر سکیگا ہو اسطے کہ آفتاب کے

سامنے سایہ کا طول ہی کیا ہی سایہ بہی تو جو زمین ہی سو کتنی کہ ماہتاب اسپر گرے تو چھپالے اور آفتاب تو ایسا کہ ماہتاب اسکے تحت مین آجاتا ہے اخیر تاریخون مین ماہ کے جو ایام سلخ و محاق کے ہین اور وہ اختر حق ایسے نفوس پاک ہین کہ جیسے ستارگان سماوی سے اہل زمین کو مدد پہونچتی ہے اسلئے ستارگان سماوی کو پہونچتی ہے ظاہر تو وہ ستارے سماوی ہماسے قوام اور اصل و باعث قیام کے ہین اور بالطبع ہم قوام آسمان کے ہین کہ ہمسے بھی انکو مدد ملتی ہے **اختلاف** شرح مین بے ای کوتے اور رخال را خالہ کو خالہ را خایہ جو خواہد کو چہ خواہد ما گشتہ با گشتہ لکھا ہے میری دانست مین تو یہ لفظ یون ہی ہون جو مین نے لکھے آگے واللہ اعلم اور صد ہزاران اور پانصد سے جو اسی مصرعہ مین ہی کثرت بعد مقصود ہی نہ عدد اور جو شرح مین سہ ہزاران لکھا ہی باعتبار فاصلہ پانسو برس کے ہر آسمان سے ہر آسمان تک لیکن جیسے فاصلہ ہر آسمان سے آسمان تک پانسو برس کا ہی موٹائی بھی تو ہر آسمان کی پانسو برس کی ہے پس اس صورت مین مع فلک زحل سات ہزار برس کا فاصلہ ہوا نہ ساڑھے تین ہزار برس کا جو شارح نے لکھا ہی مگر اصل مقصود وہی بعد البعد سے ہی

بیان اسکا کہ حکما آدمی کو عالم صغیر کہتے ہین اور حکماے الٰہی عالم کبیر کسواسطے کہ علم اُن حکما کا صورت آدمی پر مقصور ہی اور علم اُنکا باطن پر

قولہ پس بصورت عالم اصغر توئی + پس بمعنی عالم اکبر توئی + ظاہر آن شاخ اصل میوہ است + باطنا بہر ثمر شد شاخ ہست + گر نبودے میل و امید ثمر + کے نشاندی باغبان بیخ شجر + پس بمعنی آن شجر از میوہ زاد + گر بصورت از شجر بود ش نہاد + مصطفے زین گفت کادم و انبیا + خلف من باشند در زیر لوا + بہر این فرمودہ است آن ذو فنون + رمز نحن الآخرون السابقون + گر بصورت من ز آدم زادہ ام + من بمعنی جد جد افتادہ ام + کز برای من بدش سجدہ ملک + وز پے من رفت بر ہفتم فلک + پس ز من زائیدہ در معنی پدر + پس ز میوہ زاد در معنی شجر + اول فکر آخر آمد در عمل + خاصہ فکری کو بود وصف ازل + حاصل اندر یک زمان از آسمان + میروے آید ایدر کاروان + نیست بر این کاروان این رہ دراز + کہ مفازہ زفت آمد با مفاز + دل بکعبہ میرود در ہر زمان + جسم طبع دل بگیرد ز امتنان + این دراز و کوتہی مر جسم راست + چہ دراز و کوتہ کہ آنجا خداست + چون خدا مر جسم را تبدیل کرد + رفتنش بے رفتن و بے میل کرد + صد امید ست این زمان بردار گام + عاشقانہ الفتی حل الکلام + گرچہ پیلہ چشم بر ہم مینزنی + در سفینہ رفتہ رہ میکنی ۲ المعنی عالم اصغر اور عالم صغیر اور عالم صغری سب ایک ہین عبارت ہی انسان اور جسم انسان سے کسواسطے جو کچھ عالم کبیر مین ہی جسکو عالم اکبر اور عالم کبری بھی

کہتے ہین سب اسمین موجود ہی مثلاً روح پادشاہ عقل وزیر اور حسد و بغض و قہر و حلم و رحم و حیا نیک و بد ملک کے سپاہ اسکے ہین اور دماغ آسمان اور چشم و گوش او منخرین یعنے نتھنے دہن سبعہ سیارے استخوان کوہ مو نباتات رگین نہرین حکماے الہیین عارف لوگ حکماے مشائین فلاسفہ لو ابکسر نشان فوج مفازہ جاے فیروزی وجاے رہائی یعنے ہرگاہ کہ تو قوام سما کا ہے جان لے کہ عالم اصغر بھی تو ہی ہی اور عالم اکبر بھی تو ہی گو فلاسفہ بنظر صورت قائل صرف عالم اصغر کے ہین نہ عالم اکبر کے اور حکماے الہیین جو عارف کامل ہین اور انکی نظر باطن پر وہ عالم اکبر کہتے ہین بس عالم اکبر بھی تو ہی ہے ظاہرًا تو یہ ہے کہ شاخ اصل میوہ کی ہی کہ اسمین میوہ لگتا ہی اور باطنًا یہ ہی کہ میوہ اصل شاخ کی ہی کہ میوہ کے واسطے ہست موجود ہوئی ہی اسلیے کہ جب رغبت و امید میوہ کی نہو تو باغبان درخت کیون لگائے بس معنًا وہ درخت میوہ سے پیدا ہوا اگرچہ بظاہر درخت سے میوہ کی پیدایش ہوئی پس یہ اشعار گویا بیان نظر ظاہر اور نظر باطن دونون گروہ کا ہی اور اسی کی تائید مین فرمایا کہ حضرت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ آدم اور سارے انبیا میرے پیچھے قیامت کے دن نیچے لواے حمد کے ہونگے اور لواے حمد وہ نشان کہ حمد آپ کی جو مثل انکے کسی سے نہو سکے بصورت نشان کے متمثل ہوگی جیسا کہ خسرو نے کہا ہی شعر کرد لوا نصب در ایوان ہو + تحت لوا آدم و من دونہ + اور اسی واسطے آنحضرت نے رمز نحن الآخرون السابقون کی فرمائی ہی کہ ہم ہین تو پیچھے لوگون سے لیکن ایسے پچھلے ہین کہ سابقون سے ہین کسواسطے کہ سب ہمارے پیچھے ہونگے ہم سب کے پیشوا اور نیز سابق الخلقت چنانچہ گو ہم بظاہر آدم سے پیدا ہوے معنی مین ہم اپنے جد یعنے آدم کے جد ہین میرے ہی واسطے فرشتون نے آدم کو سجدہ کیا اور میرے ہی پیچھے ساتوین آسمان تک گئے جیسا کہ شب معراج مین اور پیچھے کا لفظ اسواسطے ہی کہ حضرت آدم نے شب معراج تقدم یا مقدم کہکے آپ کو آگے کیا تھا اور خود پیچھے ہوے تھے قید ہفتم فلک کی اسواسطے کہ منتہاے رسائی مخلوق اور اعمال و افعال مخلوق کا ہی اس صورت مین پدر جو آدم ہین معنًا مجھسے پیدا ہوے بس ظاہر کہ میوہ سے شجر پیدا ہوا اسواسطے کہ اول فکر شے کی ہوتی ہی پیچھے عمل اسکا ہوتا ہی اور خاصةً وہ فکر جو وصف ازل کا ہی یعنے ارادت الٰہی حاصل یہ ہی کہ دم بدم مین آسمان سے قافلہ یہان آتا جاتا ہے اور یہ راہ اس قافلہ پر باوصف اتنے فاصلہ کے دراز نہین ہی کسواسطے کہ اول تو یہ خود مفازہ ہی یعنے ایسا بیابان جس سے بآسانی گذر جائے اور یہ بآسانی گذرنا از راہ زفت ہی کثیر و وسیع اور مع مفازہ کے جو پہونچنے کا ٹھکانا ہی کہ وہ اس سے لگا ہوا ہے دوسری مثال ہی کہ عارف کا دل جب چاہتا ہی کہ مع جسم کعبہ کو جاوے تو ہر وقت چلا جاتا ہی اسطرح کہ جسم اسکا حسنہ اسکے احسان د

استنان سے طبیعت دل کی پکڑتا ہی اور یہ درازی و کوتاہی راہ کی جسم کے واسطے ہے لیکن جہان خدا ہی وہان درازی و کوتاہی کا کیا ٹھکانا کیونکہ ع دل گذر گاہ جلیل اکبرست + کہا ہی جب خدا نے اسکے جسم کو تبدیل کر دیا ہی تو اب اسکا جانا بے رفتن اور بے میل ہو گیا یعنے نہ چلنا پڑتا ہی نہ کوئی میل و فرسنگ بے چال اور بے میل کی راہ ہی بس اسکے فضل سے سیکڑون امیدین ہین تو ای جوان عاشقون کی طرح اسی وقت قدم اٹھا ہم جملہ باتین حل کر چکے اور جہان تونے قدم عاشقانہ اٹھایا جان لے کہ پلک مارتے ہی اُس کشتی مین جو چلی گئی ہی دخل و راہ پائے اور کشتی کا بیان بعد مین ہی پلہ پلک کو بھی کہتے ہین الخلاف بالمنا کو شرح مین باطنان حل کو حل گر جو کو اگرچہ لکھا ہی

مثل امتی کمثل سفینۃ نوح من تمسک بہا نجا و من تخلف غرق مثال میری امت کی مثل سفینۂ نوح علیہ السلام کے ہی جسنے تمسک کیا اُس سے نجات پائی اور جسنے تخلف کیا ڈوب گیا

قولہ بہر این فرمود پیغمبر کہ من + ہمچو کشتی ام بطوفان زمن + ما و اصحابیم چون کشتی نوح + ہر کہ دست اندر زند یابد فتوح + چونکہ با شیخی تو دور از زشتئی + روز و شب سیارے و در کشتئی + در پناہ جان جان بخش توی + کشتئی اندر خفتۂ رہ میروی + مگسل از پیغمبر ایام خویش + تکیہ کم کن بر فن و بر کام خویش + گرچہ شیری چون روی رہ بے دلیل + ہمچو روبہ در ضلالی و ذلیل + ہین مپر الا کہ با پرہای شیخ + تا بہ بینی عون لشکر ہای شیخ + یکزمانی موج لطفش بال تست + آتش قہرش دمی حمال تست + قہر او را ضد لطفش کم شمر + اتحاد ہر دو بین اندر اثر + یکزمان چون خاک سبزت میکند + یکزمان پر باد و گبرت میکند + جسم زاہد را دہد وصف جماد + تا بر و روید گل و نسرین رشاد + لیک او بیند نہ بیند غیر او + جز بمغز پاک ندہد خلد بو + المعنی گیز بافتح و کاف فارسی توی و سطبر آب اُس کشتی کا بیان ہے یعنے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مین مثل کشتی کے ہون اس طوفان زمانہ مین مین اور میرے اصحاب ایسے ہین جیسے کشتی نوح کی بس جسنے اس کشتی کو پکڑا کشود و فتوح پائی ایسے ہی جبتک تو کسی شیخ و مرشد کے ساتھ ہے زشتی سے دور ہی رات دن سیر مین ہے اور کشتی مین ہے ایک بڑے توی جان بخش کی جان تیرے پناہ مین ہی اور تو کشتی کے اندر چین سے بے غم سوتا ہے اور چلا جاتا ہے تو اپنے زمانہ کے پیغمبر سے جو مرشد ہی ہرگز جدا مت رہ اور اپنے فن و کام پر بھروسا مت کر کہ اب میرا مطلب ہو گیا تو شیر ای سہی مگر بے رہبر کے جب راہ چلیگا تو جان لے کہ روباہ کی طرح گمراہ اور ذلیل ہی ہی خبردار رہو اپنے پرون سے مت اُڑ مگر شیخ کے پرو سے اُڑیے یعنے جو راہ وہ بتائے اُسپر چل تا اُسکے

١٦٠ لشکرون سے عون و مدد دیکھے ذرا اسی موج اُسکے لطف کی تیرے لیے بازو ہین اور دم بھر کر پھر اُس کا

تیرا احمال ہی اٹھا لینے والا اُسکے قہر کو ضد لطف کی مت سمجھ اے محض قہر بلکہ وہ قہر اپنے اثر مین اتحاد لطف سے رکھتا ہو کسی وقت تو وہ مثل خاک کے تجکو سرسبز کر دیتا ہے اور کسی وقت پر باد و سطبر کرتا ہے جو جسم زاہد ہے اے محنت کش اُسکو جماد یعنے خاک بناتا ہو تا اُسپر گل و نسرین ارشاد کی جمین لیکن ان باتون کو وہی دیکھتا ہے اور کوئی نہین دیکھتا اسیلیے کہ خلد کی بو وہی سونگھتا ہو جو پاک مغز ہو الخلاف شرح مین رشاد کو شاد لکھا ہو **قولہ** مغز را خالی کن از انکار یار + تا کہ ریحان یابد از گلزار یار + تا بیابی بوے خلد از یار من + چون محمدؐ بوے رحمٰن از یمن + در صف معراجیان گر بیستی + چون براقت برکشاید نیستی + نے چو معراج زمینے تا قمر + بلکہ چون معراج ملکی تا شجر + نے چو معراج بخاری تا سما + بل چو معراج جنینے تا نہا + خوش براقے گشت خنگ نیستی + سوے ہستی آردت گر نیستی + کوہ و دریا ہا سمش مس میکند + تا جہان حس را پس میکند + پا بکش در کشتی و میرو روان + چون سوے معشوق جان جان روان + دست نے و پاے نے رو تا قدم + آنچنانکہ تاخت جانہا از عدم + بر دریدی در سخن پردہ قیاس + گر نبودی سمع سامع را نعاس + اے فلک بر گفت او گوہر ببار + از جہان او جہانا شرم دار + گر بباری گوہرت صد تا شود + جامدت گوینده و بینا شود + پس نثار ے کردہ باشی بہر خود + چونکہ ہر سرمایۂ تو صد شود + **المعنی** یعنے تیرے مغز مین جو انکار یار کا بھرا ہے اس سے اپنے مغز کو خالی کر تو تیرے دماغ کو گلزار یار سے ریحان حاصل ہو اور جب مغز کو ریحان حاصل ہو گا تو اسکی خلد سے تو بھی بو پائیگا خلد سے عبارت ذات یار جیسے محمد یمن سے بوے رحمٰن کی پاتے تھے اگر اُسکے علو و عروج والے معراجیون مین قائم ہوا ہے تو نیستی اختیار کر کہ نیستی ہی تیرے بال و پر براق کی طرح کھول دیگی اور معراج کو لیجائیگی اور معراج بھی وہ نہین جو زمینی ہے کہ جسکی حد قمر ہو اے فلک اول جو علے العموم ہر اہل زمین کی روح وہان تک پہونچتی ہے بلکہ معراج ملکی کہ جسکی حد شجر ہے اور شجر سدرۃ المنتہے جو درخت بیری کا ہے اور حد جبرئیل اور جملہ فرشتون کی جنسے امور دنیا کے متعلق ہین اور جملہ اعمال و افعال مخلوق کے اور یہ درخت فلک ہفتم پر ہے نہ ایسی معراج جیسے کسی بخار کی آسمان تک کہ آسمان تک چڑھ گیا بلکہ ایسی معراج جیسے کسی حبیب و محبوب کی جو حد درجہ تک ہو یہ خنگ تیری نیستی کا نہایت ہی اچھا تیرا براق ہے کہ اگر تو نیست ہو جائے تو تجکو ہستی کی طرف لیجائے اور تو ہست ہو جائے اگر اسکا گذر کوہ و دریا کی طرف جو بڑی رفعت و شوکت والے ہین ہو تو اسکے سم کو مس کرکے جو مین آنکھون سے لگائین اس سبب سے کہ اسنے جہان حس کو پیچھے کر دیا ہے آپ آگے نکلگیا ہے اب کشتی مین پاؤن سمیٹ کے بیٹھ جا اور روان چلا جا جیسے جان اپنے معشوق کی طرف خوش خوش روان ہوئی ہے نہ ہاتھ ہین نہ پاؤن ہین

بے ہاتھ پاؤن قدم کو چلا جا جیسے جانین عدم سے بے دست و پا تاخت کرتی ہین اور یہان آتی ہین آپ
فرماتے ہین کہ قیاس میرا ایسا زور پر ہی کہ سمع سامع کے اگر اونگھتے نہوتے تو اس گفتگو مین پردہ پھاڑ ڈالتا
اور سب راز فاش کر دیتا بس اے فلک تو نے سب کی گفتگو اپنی عمر سے سُنی ہے کسی کی بھی ایسی سُنی
جیسے میری قیاس کی ہے بس فرو رہ کہ تو اُسکے گفت سخن پر گوہر نثار کر اور اے جہان تو اُس جہان سے
جسمین وہ ہے شرما اے آسمان اگر تو اُسپر گوہر نثار کریگا تو ہر ایک گوہر ایک ایک کے سو سو ہو جائینگے
اور یہ جامد تیرے سب گویا دینا ہو جائینگے جو مراد دستار دن سے ہے اُس صورت مین جو کچھ نثار کریگا
اپنے ہی واسطے کریگا جس حال مین کہ سرمایہ تیرا ایک کا سو ہو جائیگا **الخلاف** شرح مین ملکی کو کلکی اور
جانے معنی مین معراج کلک پا شکر کیا لکھدیا ہی اور حبیبی کو جنینی اور صدتا کو شش تا کہ شش خلاف
شعر بعد کے لکھا ہی

قصہ ہدیہ بھیجنے بلقیس کا شہر سبا سے سلیمان علیہ السلام کو

قولہ ہمچو آن ہدیہ کہ بلقیس از سبا + بر سلیمان میفرستاد اے کیا + ہدیہ بلقیس چل اشتر بدست + بار
آنہا جملہ خشت زر بدست + چون بصحراے سلیمانی رسید + فرش آنرا جملہ زر پختہ دید + بر سر زر تا چہل
منزل براند + تا کہ زر را در نظر آبے نماند + بارہا گفتند زر را وا بریم + سوی مخزن ما چو بیکار اندریم +
عرصۂ کش خاک زر دہ دہیست + زر بہدیہ بردن آنجا ابلہیست + اے ببردہ عقل ہدیہ تا الہ + عقل آنجا
کمترست از خاک راہ + چون کساد ہدیہ آنجا شد پدید + شرمساری شان ہمی واپس کشید + باز گفتند
از کساد و از رواج چیست بر ما بندۂ فرمانیم ما + گر زر و گر خاک ما را بر دنیست + امر فرمودہ بجا آوردنیست +
گر بفرمایند کہ واپس برید ہم بفرمان تحفہ را باز آورید + امر و فرمان راہی باید شنید + تا بدانجا ہدیہ را
باید کشید + پس روان گشتند ہدیہ آوران + تا بہ تخت آن سلیمان جہان + خندہ آمد چون سلیمان آن
بدید + کز شما من کے طلب کردم مزید + من نمیگویم مرا ہدیہ دہید + بلکہ گویم لائق ہدیہ شوید + کہ مرا از غیب
نادر ہدیہ ہاست + کہ بشر آنرا نیارد نیز خواست + می پرستید اختری کو زر کند + رو بآو آرید کو اختر
کند + **المعنی** مطابق صدر فرماتے ہین کہ نثار فلک کا ایسا ہی جیسے بلقیس نے اے دانا شہر سبا سے
حضرت سلیمان عم کو تحفہ بھیجا کہ وہ تحفہ چالیس اونٹ تھے سونے کی اینٹون سے لدے ہوئے جب
وہ لوگ صحراے سلیمانی مین پہونچے اُس صحرا کا فرش بالکل زر پختہ سے دیکھا اور چالیس
منزل اُسی زر کے اوپر اونٹ چلائے اس سبب سے اپنے زر کی اُنکی نظر مین کچھ عزت و آبرو
نہ رہی بارہا ان لوگون نے اپنے دل مین کہا کہ ہم اپنا زر اپنے مخزن کو لوٹا لیجائین کہ ہم

اس کام مین محض بیکار ہین جسکے میدان کی خاک زردہ وہی یعنی زر خالص سے ہے وہان زر کا تحفہ لیجانا سراسر بے وقوفی وابلہی ہی آپ مقولہ مولانا کا ہی کہ اسے فلان تو بھی عقل کا تحفہ بارگاہ اللہ مین لیے جاتا ہی جہان عقل کی اتنی بھی عزت نہین جتنی خاک راہ کی جب اس تحفہ کا تیرے کساد وہان ظاہر ہوا تو یہی حال ہوگا جو ان لوگون کا تھا کہ اپنے ہدیہ کو کھوٹا جان کے شرمندگی سے پھیر لیجانا چاہتے تھے پھر کہا کہ ہمکو کھوٹے اور رائج سے کیا ہم تو بندہ فرمان کے ہین ہمکو بجاآوری فرمان کی چاہیے اگر زر ہے جب اور خاک ہے جب ہمکو وہان لیجانا اور اپنے حاکم کا حکم بجالانا یہی ہمارا کام ہی اور اگر وہ کہینگے کہ اسکو واپس لیجاؤ جب ہم حکم دین تو پھر لائیو پس ہمکو حکم و فرمان سُننا اور اس تحفہ کو وہان تک لیجانا چاہیے یہ سوچ کے وہ ہدیہ آور روان ہوے اور سلیمان جہان کے تخت تک آئے جب حضرت سلیمان نے وہ ہدیہ دیکھا ہنسے اور کہا کہ مین نے تمسے یہ فضول کب طلب کیا تھا مین نہین کہتا ہون کہ تم مجکو ہدیہ دو بلکہ یہ چاہتا ہون کہ تم ہدیہ کے لائق مجھسے ہو جاؤ کسواسطے کہ مجکو غیب سے ایسے نادر نادر تحفے نصیب ہین کہ بشر اُنکو مانگ بھی نہین سکتا تم تو ستارون کو پوجتے ہو جو زر بناتے ہین اُسکی طرف کیون نہین متوجہ ہوتے جسنے ستارے بنائے اور یہ تحفہ بھیجنا بلقیس کا قرآن سے ثابت ہی کما جاء وانی مرسلة الیھم بھدیة فناظرة بما یرجع المرسلون اور مین بھیجتی ہون اُنکی طرف تحفہ اور دیکھتی ہون کہ میرے بھیجے ہوے لوگ کیسے لوٹتے ہین اور وہ کیا سلوک اُنسے کرتے ہین اور دوسرے شعر کے مطابق یعنے کز شما من الخ یہ آیت ہی فلما جاء سلیمان قال اتمدوننی بمال فما آتنی اللہ خیر مما آتکم بل انتم بھدیتکم تفرحون یس ہرگاہ وہ ہدیہ سلیمان کے پاس آیا سلیمان نے کہا کہ مجکو جو کچھ خدا نے دیا ہی اُس سے وہ بہت بہتر ہی جو تمکو دیا ہی بلکہ تم اپنے ہدیہ سے خود خوش رہو مین نہین یعنا الخلاف شرح مین براند کو برنداد رخندہ کے بعد لفظ اتش بیکار لکھا ہی قولہ می پرستید آفتاب چرخ را + خوار کردہ جان عالی نرخ را + آفتاب از امر حق طباخ ماست + ابلہی باشد کہ گوییم او خداست + آفتابت گر بگیرد چون کنی + آن سیاہی زد تو چون بیرون کنی + نے بدرگاہ خدا آری صداع + کہ سیاہی را ببر وادہ شعاع + گر کشندت نیم شب خورشید کو + تا بنالی یا امان خواہی ازو + حادثات اغلب بشب واقع شود + آنزمان معبود تو غائب شود + سوے حق گر راستانہ خم شوی + وا رہی از اختران محرم شوی + چون شوی محرم کشایم با تو لب + تا بہ بینی آفتاب نیم شب + جز روان پاک او را شرق نے + در طلوعش روز و شب را فرق نے + روز آن باشد کہ او شارق شود + شب نماند چونکہ او بارق شود + المعنی پھر قول حضرت سلیمان کا ہی کہ تم آفتاب چرخ کو پوجتے ہو کیا تمنے ابنی جان کو جو ایک عالی نرخ شے ہے ذلیل و خوار کیا ہی جیسا کہ قرآن مین ہے یسجدون للشمس من دون اللہ

سجدہ کرتے ہین وہ آفتاب کو سوا اللہ کے یہ آفتاب تو خداے تعالے کے حکم سے ہمارا ایک باورچی ہے
پھر ہماری کیسی حماقت ہی کہ ہم اسکو خدا کہین اگر تیرے آفتاب کو وہ پکڑے اور کسوف مین ڈال کے سیاہ
کردے تو تو وہ تاریکی اسکی کیسے دور کرسکتا ہی آخر اسوقت نہین اسکی درگاہ مین اپنا درد سر پیش کرتا ہے کہ
اسکی تاریکی کھو دے اور روشنی عطا کر اگر تجکو آدھی رات مین مارڈالین اسوقت آفتاب کہان ہے جس سے
فریاد کرے یا امن مانگے اکثر حادثے رات مین ہوتے ہین اور تیرا معبود اسوقت غائب ہوتا ہے بس اگر
راست لوگون کی طرح صدق دل سے اسکی طرف جھکے اور خم ہوئے تو ستارون سے جو مخلوق ہین چھوٹ
جائے اور اسکا محرم ہوجائے پھر جب تو محرم ہوجائے تو مین راز واسرار مین لب کھولون اور تو آفتاب
نیم شب کو دیکھے کہ نیم شب مین موجود ہی اور سواے جان پاک انبیا واولیا کے اسکا مشرق نہین ہی
اسی سے طلوع ہوتا ہی نہ اسکے لیے رات دن کا فرق اسکا دن ہی ہی کہ وہ مشارق ہو اور جہان شارق
ہو رات رہتی ہی نہین اور ظاہر کہ جب یہ روشن ہو تو رات رہی کب سکتی ہے **قولہ** چون نماید ذرہ
پیش آفتاب + خور چنان باشد دران انوار وتاب + آفتابے راکہ رخشان میشود + دیدہ پیشش کند
وحیران میشود + ہمچو ذرہ بینیش در نور عرش + پیش نور بیحد موفور عرش + بینیش مسکین وخوار وبیقرار + دیدہ
را قوت شدہ از کردگار + کیمیائے کہ از دیک مائرے + بر دخان افتاد وگشت او اخترے
نادر اکسیرے کہ از دی نیمتاب + بر ظلامے شد بگرد شمس آفتاب + بوالعجب مینا گری کز یک عمل + بست چندین
خاصیت را بر زحل + باقی ذرہ ہاے جان واختران + ہم برین مقیاس ای طالب بدان + دیدہ حسی زبون
آفتاب + دیدہ ربانیے جونے بیاب + کان نظر نوری درین تاری بود + تار پیشش نور بس تاری
شود + تار بون گردد بہ پیش آن نظر + شعشعات آفتاب باشرر + المعنی ظلام تاریکی اول شب آخر جاے
اختر مینا گر مینا کا کام کرنے والا اور مینا ایک قسم پتھر ہی نرم سبز رنگ اور نیز شیشہ گر یعنے یہ آفتاب
جسکو تم معبود جانتے ہو اس آفتاب کے انوار وتاب مین ایسا ہے جیسے ذرہ سامنے آفتاب کے
اس آفتاب کو کہ جب رخشان ہوتا ہی تو آنکھین اسکے سامنے کند وحیران ہوتی ہین اس نور عرش
کے آگے جو بے حد وموفور ہی اسکو ایسا دیکھیگا جیسے ذرہ اور مسکین اور ذلیل وبیقرار جب تیرے دیدہ کو
قوت کردگار سے ہوجائیگی اگرچہ یہ آفتاب بھی کیمیاگر ہی اسکے حکم سے زر بنتا ہی لیکن وہ ایسا کیمیاگر ہے
جس سے ایک اثر اس دھوئین پر جو آسمان ہی پڑا اور وہ اختر ہوگیا اور عجب اکسیر جسکی ذرا سی چمک
اول شب کی سیاہی پر پڑی کہ اسکو آفتاب بنا دیا اور عجب مینا گری کہ ایک عمل سے کیسی کیسی خاصیتین
زحل پر جمائین رہتے باقی ذرے جانون اور اخترون کے سب کو لے طالب اسی پر قیاس کرلے تیرے

دیدے حسی آفتاب سے دبے ہوے ہین دیدے ربانی نہین ہین وہ حاصل کر کہ اُن کی نظر نوری ہے اور انکی ناری اور نار نور کے سامنے تاریک ہوتی ہے تو اُس نظر کے سامنے شعشعے اس آفتاب باشرر کے زبون وعاجز ہو جائین الخلاف شرح مین ہمیشہ لکھا ہے مین اُسکو ہمیشہ جانتا ہون

کرامات شیخ عبد اللہ مغربی قدس سرہ

قولہ گفت عبد اللہ شیخ مغربی + شصت سال از شب ندیدم من شبی + من ندیدم ظلمتی در شصت سال + نے بروز و نے بشب از اعتدال + صوفیان گفتند صدق قال او + نیم شب رفتیم در دنبال او + در بیابانہای پر از خار کو + او چو ماہ بدر مارا پیش رو + روی پس ناکردہ میگفت او بشب + این گو آمد میل کن بر دست چپ + باز گفتی بعد یکدم سوے راست + میل کن زیرا کہ خارے پیش ماست + روز گشتہ پای بوسش کردہ ما + زانکہ بودی پاکش از گل ہر دو پا + نی ز خاک و نی ز گل بر وے اثر + نہ از خراش خار و آسیب حجر + مغربی را مشرقی کردہ خدای + کردہ مغرب را چو مشرق نور زای + نور این شمس شموس فارس است + روز خاص و عام را او حارس است + چون نباشد حارس آن نور مجید + کہ ہزاران آفتاب آرد پدید + تو بنور او ہمیرو در امان + در میان اژدہا و کژدمان + پیش پیشت میرود آن نور پاک + میکند ہر رہزنے را چاک چاک + یوم لا یخزی النبی را راست دان + نور یسعی بین ایدیہم بخوان + گرچہ گردد در قیامت آن فزون + از خدا اینجا بخواہید آزمون + کو بخشد ہم بمیغ و ہم بماغ + نور جان واللہ اعلم بالبلاغ + المعنی عبد اللہ نے جو شیخ مغربی کے تھے کہا کہ ساٹھ برس سے مین نے کوئی رات جیسی رات ہوتی ہے نہین دیکھی مین نے اس ساٹھ برس مین کوئی اندھیری نہ دن مین دیکھی نہ رات مین بسبب اعتدال کے مجکو دن رات برابر ہی رہی اور صوفیون نے اُنکے کلام کی تصدیق مین کہا سچ ہے ہم آدھی رات کو انکے پیچھے پیچھے چلے ہین اُن بیابانون مین جو خار اور گڑہون سے بھرے تھے اور وہ آگے آگے مثل بدر کے ہمارے پیشرو تھے بس منہ نہین پھراتے تھے اور رات مین چلے جاتے تھے اور ہمسے کہتے تھے خبردار ہو بائین ہاتھ کو بچ جاؤ گڑھا آیا بعد اسکے ذرا ہی دیر مین کہتے سیدھے ہاتھ کو بچ جاؤ سامنے جھاڑ ہین جب دن ہوا ہتے اُنکی پابوسی کی اس سبب سے کہ دونون پاؤن اُنکے گل سے پاک صاف تھے نہ خاک کا اُنپر اثر تھا نہ کیچڑ کا نہ کسی خار سے کوئی خراش نہ کسی پتھر کی کچھ چوٹ اب فرماتے ہین دیکھو قدرت اللہ کی کہ تھے تو مغربی اُسنے مشرقی بنا دیا اور اس مغرب سے مشرق کی طرح نور پیدا اسکے جتنے شموس ہین جو مراد روشنیون سے ہے ان جملہ شموس کا وہ شمس ہے اور نور اسکا ان سب پر سوار ہے اور ہر روز ہی خاص وعام کا نگہبان اور کیسے وہ نور مجید اُنکا نگہبان نہو کہ ہزارون آفتاب ظہور مین لاتا ہے مجموعہ خانی

ایک کتاب فقہ کی تھی اُسمین مین نے دیکھا ہی کہ ایک دریا ہے فلک چہارم پر بحر المسجور نام اسمین ایک کشتی
پر آفتاب سوار ہے ستر ہزار فرشتے اُسکو کھینچ کے مشرق سے مغرب مغرب سے مشرق لیے پھرتے ہین
صبح کو جب نور اُسکا ختم ہوتا ہی عرش معلے کے نیچے لیجاتے ہین یہ سجدہ کرتا ہے پھر از سر نو نور اسکو
عطا ہوتا ہے بس تو اُسی کے نور مین جو شمس شموس ہی بامن دامان چلا جا جا ہے اندر دہے ہو ن
جا ہے بچھو ہون کچھ اندیشہ مت کر وہ نور نگہبان ہی تیرے آگے آگے وہ نور پاک چلتا ہے اور جو سہرن
تیری راہ کے ہین اُسنکے ٹکڑے اُڑاتا ہی اور یہ آیت یوم لایخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ کو سچ جان
اور نیز یہ آیت نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم اسکو پڑھ معنے دونون آیت کے قیامت کے دن اللہ
فضیحت نہین کریگا نبی کو نہ اُن لوگون کو جو ایمان لائے اور اُسکے ساتھ ہین کہ نور انکا اُنکے آگے چلتا ہی
اور سیدھے ہاتھون کی طرف بس ان دونون آیتون سے امید اور آگے آگے ہونا نور کا ظاہر ہی اور
اگرچہ قیامت مین وہ نور افزون اور کامل کیا جانے کا کہ یہ بھی اس آیۂ کریمہ سے مترشح یقولون
ربنا اتمم علینا نورنا واغفر لنا انک علے کل شئی قدیر اور کہینگے وہ ایمان والے ای رب ہمارے پورا کر
ہمپر نور ہمارا اور بخشش کر واسطے ہمارے بیشک تو ہر شے پر قادر ہی پس ہر چند یہ فزونی اُسکی قیامت
مین ہو لیکن تو یہان بھی درخواست اُسکے امتحان کی خدا سے کر کہ آپنے فضل سے نور جان کا بخشے
خواہ ایسا جیسے بادل برستا ہی خواہ ایسا جیسے کوہل پڑتا ہی تا غ کوہل جو جاڑ دن مین پڑتا ہی آب آگے
اللہ ہمارے اس ابلاغ کا حال خوب جانتا ہے کہ ناقص ہی یا کامل

لوٹا دینا حضرت سلیمان کا بلقیس کے رسولون کو مع ہدیۂ آوردہ کے اور دعوت ایمان وہدایت ترک آفتاب پرستی

قولہ باز گردید اے رسولان خجل + زر شمارا دل بما آرید دل + این زر من بر سر آن زر نہید + کوری تن فرج استر را دہید + فرج استر لائق حلقہ زرست + زر عاشق روی زرد وچو زر ست + کہ نظر گاہ خدا وندست آن + کہ نظر اندازِ خورشید ست کان + کو نظر گاہ شعاع آفتاب + کو نظر گاہ خداوند لباب + از گرفت من ز جان اسپر کنید + گرچہ اکنون ہم گرفتار منید + مرغ فتنہ دانہ بر بام ست او + پر کشادہ بستہ دام ست او + چون بدانہ داد او دل را بجان + ناگرفتہ مر ورا بگرفتہ دان + آن نظرہا سوے دانہ میکند + آن گرہ دان کو بپا بر میزند + دانہ گوید گر تو میدزدی نظر + من ہمی دزدم ز تو صبر و مقر + چون کشیدی آن نظر اندر پیم + پس بدانی کز تو من غافل نیم + المعنی حضرت سلیمان نے اُن رسولون سے کہا کہ جاؤ خوار و خجل اور سٹ
جاؤ یہ زر تو تمھارے واسطے ہے میرے پاس تم اپنا دل لاؤ یعنے لیتا ہون دل لاؤ مین زر کا خواہان

نہین ہون ارجع الیہم فلناتینہم بجنود لا قبل لہم بہا ولنخرجنہم منہا اذلۃ وہم صاغرون لوٹ جاؤ انکی طرف پس مین ضرور ضرور ایسا لشکر لاؤنگا اور نکالونگا ایسا لشکر جس سے انکو تاب مقابلہ کی نہوگی دران حالیکہ ذلیل وخوار ہونگے اور حال یہ کہ وہ گال پھلانے والے ہین تیرے زر کو اپنے زر کے سر پر رکھو جو دل ہے اور زر بھلا ایمان اور یہ زر جو لائے ہو کوری تن ہی یہ فرج استر یعنے خچر کو وہ فرج استر کے لائق حلقہ زر کی ہے اسکا حلقہ اسکو پہناؤ عاشق کا زر تو وہی اسکی زر دصورت اور رنگ زرد ہے اکثر اہل دولت حلقہ زر کا استر کی فرج مین ڈالدیتے تا حاملہ نہونے پائے کہو.ب اسکے ہلاک کا ہی کسواسطے کہ دل نظرگاہ خداوند تعالے کا ہی اور کان جہان زر پیدا ہوتا ہی نظر انداز خورشید پھر خیال کرو کہان نظرگاہ شعاع آفتاب اور کہان نظرگاہ خداوند لباب جو خلاصہ اور مغز ہر شے کا ہی اب فرماتے ہین کہ میری گرفت سے بچو اور اپنی جانین اسکی سپر بناؤ اگرچہ اسوقت بھی میری گرفت سے آزاد نہین گرفت ہی مین ہو تمھارا ایسا حال ہی جیسے کوئی مرغ جو مفتون ہو دانہ پر گو دام سے دور بام پر بیٹھا ہی اور پر کشادہ بھی ہے لیکن دام مین پھنسا ہوا ہی جب وہ دانہ سے دل کو بجان لگائے ہوے ہی تو جان سے تو گویا گرفتہ ہے گرفتہ ہی ہی جو نظر مین کہ وہ دانہ کی طرف کر رہا ہی جان سے کہ وہ سب گرہین اپنے پائون پر لگا رہا ہی دانہ کہتا ہی کہ تو مجھسے جیسی نظر مین چرا اتا ہے ایسے ہی مین تجھسے تیرا صبر و مفر چرا اتا ہون جب تو نظر میرے پیچھے لگائے ہوے ہی تو جان سے کہ مین بھی بجھسے غافل نہین ہون الخلاف شرح مین مفر کو مقر لکھا ہی

قصہ اس عطار کا کہ اسکے ترازو کا بانٹ گل سرشو سے تھا اور ایک مشتری گل خوارہ نے تولنے کے وقت اس سے مٹی چرائی

قولہ پیش عطارے یکے گلخوار رفت + تا خرد ابلوج و قند خاص زفت + پس بر عطار طرار دودل موضع سنگ ترازو بود گل + گفت عطار ابجوان ابلوج من + ہست نیکو بے تکلف بے سخن + لیک گل سنگ ترازوی منست + گر ترا میل شکر بخریدنست + گفت ہستم در مہمی قند جو + سنگ میزان ہرچہ خواہد باش گو + گفت با خود پیش آن کہ گل خورست + سنگ چہ بود گل نکوتر از دُرست + ہمچو آن دلالہ کو گفت اے پسر + نو عروسی یافتم بس خوب فر + گفت زیبا لیک ہم یک چیز ہست + کان ستیزہ دختر حلوا گر ست + گفت بہتر اینچنین خود گر بود + دختر او چرب و شیرین تر بود + گر نداری سنگ سنگت از گلست + این بہ از سہ گل مرا میوہ دلست + اندران کفہ ترازو ز اعتداد + او بجاے سنگ آن گل بر نہاد + پس براے کفہ دیگر بدست + ہم بقدر آن شکر را میشکست + چون نبود مشتری را منتظر آنجا نشاند + رو بپیش آن سو بود دکھو رتا شکست + گل ازو پوشیدہ دزدیدن گرفت + ترس ترسان کہ نباید ناگہان +

چشم او بر من خند از امتحان + دید عطار آن و خود مشغول کرد + که فزون تر وزدهان ای شیر مرد + گر بدزدی از گل من میبری + رو که هم از پہلوے خود میخوری + تو همی ترسی ز من لیک از خری + من همی ترسم که تو کمتر خوری + المعنی ابلوح قند وشکر سپید ایک مٹی خورہ عطار کے پاس گیا تا قند خاص وشکر سپید اچھا اور خوب خریدے وہ عطار بڑا طرار چالاک ہوشیار دو دل تھا کہ اور دن کا ایک دل ہی اُسکے دو دل تھے اور بجاے سنگ یعنے بانٹ ترازو کے مٹی کے تھے پس عطار نے کہا کہ ای جوان قند تو میرا نہایت ہی اچھا ہی جسمین کچھ تکلف اور کچھ کلام نہین لیکن بانٹ میرے ترازو کے مٹی کے ہین مین تجکو جتائے دیتا ہون تجکو اگر رغبت شکر خریدنے کی ہی تو خرید لے کہا مین ایک ضروری کام مین قند کا تلاشی ہون تو قند دے بانٹ تیرے چاہے کسی کے ہون اور پھر اپنے دل مین کہا کہ جو گلخوار ہی اُسکے آگے سنگ کیا چیز ہے اُسکو تو گل بجاے زر کے ہی پس مجکو پروا سنگ کی کیون ہوگی مین ہر حال مین گل کو اچھا ہی جانتا ہون جیسے اُس دلالہ نے کہا کہ ای پسر مین نے ایک نوعروس زیبا پائی ہی نہایت شان والی یہ مثل اُسی گلخوار کی ہے اپنے قول پر مگر یہ بات ہی کہ زیبا تو ہی لیکن وہ مستورہ لڑکی ایک حلواگر کی ہی لڑکے نے کہا خیر اگر ایسی ہی ہی تو کیا مضائقہ اُسکی لڑکی تو خوب چکنی چپڑی میٹھی شیرین ہوگی پس اگر تیرے پاس پتھر کے بانٹ نہین اور مٹی کے بانٹ ہین یہ تو ابھی سے اچھی بات ہی اسواسطے کہ مٹی تو میرے دل کی میوہ ہی پس ایک پلڑہ ترازو کے شمار کے لیے بجاے سنگ اُسنے مٹی رکھی اور دوسرے پلہ کے واسطے بقدر اُس مٹی کے قند توڑتا تھا جو بسہولی قند توڑنے کی نہ تھی اس سبب سے دیر لگی اور یہ منتظر اُسکا بیٹھا رہا اب اُس عطار کا منھ تو قند کی طرف تھا یہ گل خوار بے صبر چھپے چھپے مٹی اُسمین سے چُرانے لگا پس یہ مٹی چُراتا تھا اور ڈرتا تھا کہ ایسا نہو ناگہان اُسکی نظر مجھپر پڑے امتحان کی راہ سے دیکھون یہ کیا کر رہا ہی یہ حال عطار نے دیکھ کے آپ کو زیادہ تر اُسمین مشغول کیا کہ ہان ای شیر مرد خوب چُرائے جا اگر تو چُراتا ہی اور میری مٹی مین سے لے رہا ہی جا میرا کیا بگاڑ رہا ہی تو اپنا ہی پہلو کھا رہا ہی تو مجھسے ڈرتا ہی لیکن یہ تیرا گدھا پن ہی مین تو خود تجھسے ڈرتا ہون کہ ایسا نہو تھوڑی کھاکے رہنے دے الخلاف شرح مین ابلوچ بجیم فارسی ہر جگہ لکھا ہی مین نے نسخہ مین ابلوح بجاے حطی پایا اور پیش آن کہ کی جگہ انگہ قوله چون ببینی تو شکر را آزمود + پس بدانی احمق و عاقل کہ بود + گر چه مشغولم چنان احمق نیم + که شکر افزون کشی تو از منیم + مرغ از ان دانه نظر خوش میکند + دانه هم از دور راهش میزند + کز زنای چشم حظے میبری + نے کباب از پہلوی خود میخوری + این نظر از دور چون تیر ست و سم + عشق افزون میشود صبر تو کم + مال دنیا دام مرغان ضعیف + ملک عقبی دام مرغان شریف + تا بدین ملکے که او دامیست ژرف + در شکار آیند مرغان شگرف + من سلیمان می نخواهم

لے

ملک تان + بلکہ من بر ہانم از ہر ملک تان + کاین زمان ہستند خود مملوک ملک + مالک ملک آنکہ خود بجہد ز ملک + باز گونہ ای اسیران جہان + نام خود کردید امیران جہان + اے تو بندہ اینجہان محبوس جان + چند گوئی خویش را خواجہ جہان + اے رسولان میفرستم تان رسول + رد من بہتر شمارا از قبول + المعنی ملک بالضم ہلاکی و نیستی پھر قول عطار کا ہی کہ جب تو اپنی شکر کی آزمایش دیکھیگا تب جھا نیگا کہ احمق کون تھا عاقل کون تھا مین اگرچہ دوسری باتون مین مشغول ہون لیکن ایسا احمق نہین ہون کہ تمہیری ذات سے بڑھتی شکر لیجائے آب پھر رجوع ہے طرف قول حضرت سلیمان کے کہ مرغ تو اس دانہ سے نظر خوش کرتا ہی بار بار اسکو دیکھتا ہی مگر دانہ بھی دور سے راہ اسکی مار رہا ہے جیسے زنا چشم سے تو نہایت حظ اٹھاتا ہی پھر بتا تو یہ حظ اٹھانا اپنے پہلو سے کباب کھانا ہے یا نہین زنا چشم کا کسی عورت کو بد نظر سے دیکھنا چنانچہ حدیث صحیح ہی عینان تزنیان دونون آنکھین زنا کرتی ہین یہ نظر جو تو دور سے کرتا ہی یہ مثل تیر و سم کے ہی اسواسطے کہ عشق تو تیرا اسکی طرف بڑھتا ہے اور صبر تیرا جو شہوت نفسانی سے ہے گھٹتا ہے جیسا کہ حدیث شریف مین ہے النظر سہم مسموم من سہام ابلیس نظر غیر عورت کی طرف ایک تیر زہر کا بجھا ہی تیرون ابلیس سے مال دنیا کا یہ تو ایک جال مرغون ضعیف کا ہی اور ملک عقبی کا جال مرغون شریعت کا ہی تو اس ملک عقبے کے لالچ سے کہ ایک بڑا گہرا جال ہے اچھے اچھے مرغ شکار ہون ہین تو خود سلیمان ہون جسکو لوگ ضرب المثل اورون کا کرتے ہین مین تمھارا ملک نہین چاہتا بلکہ ہر ہلاکی و نیستی سے تمکو چھڑانا چاہتا ہون کسواسطے کہ اسوقت مین جو مالک ملک کے بنے ہین خود مملوک ملک کے ہین مالک ملک تو وہ ہی جو اس ہلاکی و نیستی سے نکلجاے اور بچ رہے تم تو سب اسیر اس جہان کے ہو اور نام اپنا الٹا امیران جہان رکھ لیا ہے اے فلان تو تو بندہ اس جہان کا ہے اور جان تیری اسمین محبوس تو کب تک کیے جائیگا کہ مین خواجہ جہان کا ہون ای رسولو اگرچہ تم اور کے رسول ہو اب مین تمکو اپنا رسول کرکے بھیجتا ہون اور یہ ہدیہ تمھارا رد کرنا تمھارے حق مین قبول سے بہتر ہی الخلاف کنز زنا کو کنز زنا شرح مین لکھا ہی

دلداری کرنا اور نوازنا حضرت سلیمان کا رسولون کو اور انکی وحشت رفع کرنا اور عذر عدم قبول ہدیہ

قولہ پیش بلقیس انچہ دیدید از عجب + باز گوئید از بیابان ذہب + کہ بیل منزل بروے زر بدیدہ و چنین ہدیہ بجل چون پیشند یدہ + تا بداند کہ بزر طامع نہ ایم + باز رازرد آفرین آوردہ ایم + آنکہ گر خواہد ہمہ خاک زمین + سر بسر زر گردد و در ثمین + حق برائے او کند اے زر گزین + روز محشر این زمین را نقرہ گین +

فارغیم از زر کہ ما بس پرفنیم + خاکیان را سر بسر زرین کنیم + از شما کے کدیہ زر میکنیم + ما شمارا کیمیا گر
میکنیم + ترک آن گیرید کہ ملک سباست + کہ برون از آب و گل بس ملکہاست + تختہ بندست آنکہ تختش
خواندۂ + صدر پنداری و بر در ماندۂ + پادشاہی نیستت بر ریش خود + پادشاہی چون کنی بر نیک و بد +
بیمراد تو شود ریشت سفید + شرم دار از ریش خود اے کژ امید + مالک الملک ست ہر کس سر نہد + بے
جہان خاک صد ملکش دہد + المعنی حضرت سلیمان نے رسولون سے کہا اب تم جاکے جو کچھ تمنے یہان
عجب دیکھا ہے جیسے بیابان زر کا سب بلقیس کے سامنے بیان کرو اور چالیس منزل جو رو سے
زر پر رہے ہو اور اپنے ایسے محقر ہدیہ سے جو خود شرمندہ ہو رہے ہو تو وہ جانے کہ ہم لالچی مر زر کے
نہین ہین ہمنے زر اُس سے پایا ہے جو زر آفرین ہے اور وہ زر آفرین کہ اگر چاہے تو تمام خاک زمین کی
اس سرے سے اُس سرے تک زر اور جوہر نہین ہو جائے ثمین گران بہا کہو اللہ تعالے اُسکے واسطے
ہے زر گزین یعنے زر پسند کرنے والے محشر کے دن اس زمین کو نقرہ سے کر دیگا ہم زر سے مستغنی ہین کسواسطے
کہ ہم بڑے پرفن ہین کہ خاکیون کو سب ایکبار سر تا سر زر کر دیتے ہین یعنے ایمان و عرفان سے ہم تم سے بھیک
زر کی کب مانگتے ہین ہم تو تمکو خود کیمیا گر بنانا چاہتے ہین کہ اور ناقصون کو کامل کر دو تم اس ملک کو جو
ملک سبا کہلاتا ہے ترک کرو کہ سوا اس آب و گل کے اور ملک بہت ہین تمنے بس اسی آب و گل کے ملک کو
جانا ہے جسکو تو تخت کہہ رہی ہے تخت نہین تختہ بند تابوت ہے موت کا سامان تو کہتی ہے مین مسند نشین
ہون تو تو گھر سے نکالی ہوئی دروازہ پر کھڑی رہگئی ہے پادشاہی صرف ریش پر نہین ہے اور جو ایسی
پادشاہی ہے صرف نیک و بد کی تو تیری داڑھی بے مراد سفید ہوکے بوڑھا ہوجائیگا مراد کو نہین پہونچیگا
جیسا ہی کج امید ذرا اپنی داڑھی سے تو شرما کیسی حماقت مین بوڑھا ہوا مالک ملک کا وہی ہے جو مالک
الملک حقیقی کے آگے سر رکھے کہ بے اس جہان خاک کے سیکڑون ملک اُسکو دیدے الخلاف
شرح مین تختہ بندست کو بندش لکھا ہے قولہ یک ذوق سجدۂ پیش خدا + خوشتر آید از دو صد دولت ترا
پس بنالی کہ نخواہم ملکہا + ملک آن سجدہ مسلم کن مرا + پادشاہان جہان از بدرگے + بو نبردند از
شراب بندگے + ورنہ ادہم وار سرگردان و دنگ + ملک را برہم زدندے بیدرنگ + لیک حق بہر
ثبات اینجہان + مہرشان بنہاد بر چشم و زبان + تا شود شیرین برایشان تخت و تاج + تا ستانند از
جہانداران خراج + از خراج ار جمع آری زر چو ریگ + آخر آن از تو بماند مردہ ریگ + ہمرہ جانت
نگردد ملک و زر + زر بدہ سرمہ ستان بہر نظر + تا ببینی کاین جہان چاہیست تنگ + یوسفانہ آن رسن
آری بچنگ + تا بگوید چون ز چاہ آئی ببام + جان کہ یا بشرے ہذا غلام + ہست در چاہ انعکاسات نظر

کمترین آنکہ نماید سنگ زر + وقت بازی کودکان را اختلال + می نماید آن خزفها زر و مال + عارفانش کیمیا گر گشتہ اند + تاکہ کانہا شد پریشان تر زند + المعنی نخوند سرنگون و پست و خوار ۔ اوپر جو کہاہے کہ مالک الملک کے سامنے سر رکھے اور سجدہ کرے لیکن وہ سجدہ جو اُسکے سامنے کرے ایسے ذوق کے ساتھ ہو کہ سیکڑون دولتون سے تجکو زیادہ تر خوش آئے پس تو نالہ اور زاری کرے کہ مین یہ ملک نہین چاہتا مجکو تو ملک اُسی سجدہ کا تسلیم کر یہ جو بادشاہ جہان کے ہین اُنھون نے اپنے بدرگی سے شراب بندگی کی بو بھی نہین پائی نہین تو ادہم یعنی ابراہیم بن ادہم کی طرح سرگردان و حیران ہو کے بے تامل ملک کو درہم برہم کردیتے لفظ ادہم کا ایسا ہے جیسے منصور کہ اپنے باپ کے نام سے مشہور ہین بحقیقت اُنکا نام حسین تھا ایسے ہی ادہم اُنکے باپ کا نام ہے اور اُنکا نام ابراہیم لیکن حق تعالے نے واسطے ثبات و قرار اس جہان کے مہر اُنکی چشم و زبان پر لگا دی ہے جیسا کہ کہاہے لولا الحمقاء لخربت الدنیا اگر احمق نہوتے دنیا ویران ہوتی تا یہ تخت و تاج اُنپر شیرین ہو جائے اور خوب متوجہ ہو کے اُسکے انتظام مین مصروف ہون اور پادشاہون سے خراج لین فرماتے ہین اگر خراج لیکے اتنا زر جمع کیا جیسے ریگ آخر یہ مردہ ریگ یعنے میراث بجھے اوردن کے لیے رہجائیگا تیرے ساتھ تو یہ ملک و زر جانے سے رہا پس زر دے اور سرمہ اپنی نظر کا خرید کہ یہ زر دنیا تیری نظر کو روشنی ہو جائیگا تب تجکو سوجھیگا کہ یہ جہان ایک چاہ تنگ ہے اور اس چاہ مین تو پڑا ہوا ہے پس یوسف کی طرح کہ وہ رسی ظاہر کی پکڑ کے کنوین سے اوپر آئے تھے تو رسی عبادت کی پکڑ کے اس چاہ سے نکل تو جیسا تو کنوین سے نکل کے بام یعنے بلندی پر آجائے تو جان تیری کہے کہ یا بشری ہذا غلام اور اوپر اس آیہ کے یہ ہے وجاءت سیارۃ فارسلوا واردہم فادلی دلوہ قال الخ اور آگے سوہ اگر مسافر پس بھیجا کسی کو سو اُسنے اپنا ڈول ڈالا حضرت یوسف نے اُس ڈول کو پکڑ لیا اور نکل آئے اُس ڈول ڈالنے والے نے اُنکو دیکھ کے کہا اے لوگو بشارت ہے ہمکو کہ ہمارے واسطے ایک لڑکا ہے پھر جان تیری تجکو مثل یوسف کے جانے کنوئین مین جب آدمی دیکھتا ہے تو الٹا معلوم ہوتا ہے نظر منعکس ہو جاتی ہے اسی سبب سے اونے بات اس چاہ دنیا کی یہ ہے کہ بحقیقت سنگ ہے زر معلوم ہوتا ہے پس ایسا حال ہے جیسے لڑکے اپنے خیال سے کھیل کے وقت ٹھیکریون کو زر و مال جانتے ہین یہی حال اطفال دنیا کا ہے البتہ عارف لوگ ایسے کیمیا گر ہوتے ہین کہ کانین زر کی اُنکے سامنے پست و خوار ہین اور اُنکی بے التفاتی سے شرمندہ اور سرنگون

دیکھنا ایک فقیر کا جماعت مشائخ کو خواب مین اور درخواست کرنا اُنسے روزی حلال کا

کہ مین عبادت سے کسب کے سبب باجاتا ہون اور ارشاد کا

آن یکے درویش گفت اندر سحر + خضریان را من بدیدم خواب در + گفتم ایشان را کہ روزی حلال + از کجا نوشم کہ آن نبود و بال + مر مرا سوے کہستان راندند + میوہا زان بیشہ می افشاندند + کہ خدا شیرین بگردان میوہ را + در دہان تو بہمت ہاے ما + این بخور پاک و حلال بے حسیب + بے صداع و نقل بالا و نشیب + پس مرا زان رزق لطفے رو نمود + ذوق گفت من خردہا میربود + گفتم این فتنہ ست یارب در جہان + بخششے دہ از ہمہ خلقان نہان + شد سخن از من دلے خوش یافتم + چون انار از ذوق می بشگافتم + گفتم ار چیزے نباشد در بہشت + غیر این شادی کہ دارم در سرشت + ہیچ نعمت آرزو ناید دگر + زین نپردازم بخور دنیشکر + ماندہ بود از کسب یک دو حبہ ام + دوختہ در آستین جبہ ام +

المعنی ایک درویش نے صبح کو کہا کہ مین نے اُن لوگون کو جو خضر سے نسبت رکھتے ہاین ہدایت و ارشاد مین رات خواب مین دیکھا اور کہا کہ مین روزی حلال کا خواہان ہون سو کیا کرون کہان سے کھاؤن کہ وہ میرے لیے وبال نہو وہ مجکو پہاڑون کی طرف لے گئے اور میوے اُس جنگل سے جھاڑتے تھے اور دعا کرتے تھے کہ خدا اس میوہ کو ہماری دعا سے تیرے دہن مین شیرین کردے خبردار ہو اسکو کھا کہ پاک و حلال و بے حساب ہے نہ اسکے ساتھ کوئی درد سر ہے نہ نقل ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا نہ بالا نہ نشیب پس مجکو اُس رزق سے ایسا لطف حاصل ہوا کہ میرے بیان کے ذوق سے لوگ بیخود و بیہوش ہوتے تھے کہ کیسے ناگوار میوے اسکو گوارا ہوتے ہین مین نے کہا کہ اے پروردگار میرے یہ تو ایک فتنہ ہے جہان مین کہ لوگون کو بیخود کرتا ہے تو مجکو ایسی بخشش دے جو ساری مخلوق سے پوشیدہ ہو چنانچہ مین نے یہ بات کہی معًا اپنے دل کو ایسا خوش پایا کہ مارے خوشی کے انار کی طرح کھلا جاتا تھا مین نے کہا کوئی چیز بہشت مین نہوگی سواے اس شادی کے جو میری سرشت مین ہے اب کسی اور نعمت کی آرزو مجکو نہوگی کہ اُسکو چھوڑ کے نیشکر کھاؤن اور اُس سے مشغول ہون اسوقت مین ایک دو حبے میری کمائی کے جُبّہ کی آستین مین سیے ہوے رہگئے تھے حبہ

بفتح و تشدید باز رایک سرخ ہندی رتی

دل مین گذرنا درویش کے کہ یہ زر ہیزم کش کو دیدون کہ مین نے روزی حلال پائی اور ناراض ہونا ہیزم کش کا

قولہ آن یکے درویش ہیزم میکشید + خستہ و ماندہ ز بیشہ میرسید + پس بگفتم من ز روزی فارغم + زین سپس از بہر رزقم نیست غم + میوۂ مکروہ بر من خوش شدست + رزق خاصی جسم را آمد بدست +

چونکہ من فارغ شدستم از کلو + حبۂ چندست من بدہم بدو + ہم این زر را بدین تکلیف کش + تا دو سہ روزک شود از قوت خوش + خود ضمیرم را ہمیدانست او + زانکہ شمعش داشت نور از شمع ہو + بود پیشش سر ہر اندیشۂ + چون چراغے در درون شیشۂ + ہیچ پنہان می نشد از وے ضمیر + بود بر مضمون دلہا او خبیر + بس ہمی منکید با خود زیر لب + در جواب فکرتم آن بو العجب + چون چنین اندیشی از بہر ملوک + گفت تلقی الرزق ان لم یرزقوک + من نمیکردم سخن را فہم لیک + بر دلم میزد عتابش نیک نیک + سوے من آمد بہیبت ہمچو شیر + تنگ ہیزم را ز خود بنہاد زیر + پرتو حالی کہ او ہیزم نہاد + لرزۂ بر ہفت عضو من فتاد + المعنی + منکیدن آہستہ سخن کہنا جسکی ہندی بُڑبُڑ ہے پھر وہی درویش طالب رزق حلال کا کہتا ہے کہ ایک فقیر تھکا ہارا جنگل سے لکڑیان لیے چلا آتا تھا اور میرے پاس جو ایک دو حبے زر کے تھے مین نے کہا کہ مین تو روزی سے بے غم ہو چکا ہون آیندہ تو مجکو غم رزق کا رہا ہی نہین میوے لکر وہ مجھپر شیر ہو گئے ہین میری تن پروری کو تو رزق خاص ہاتھ آہی گیا ہے اور خلق کی فکر سے فارغ ہون یہ جو حبہ چند جو ہین اسکو دیدون کہ یہ بیچارہ تکلیف کش اس زر سے دو تین روز خوش ہوکے قوت پائے وہ فقیر میرے اس ضمیر و دل کی بات سے آگاہ ہو گیا اس سبب سے کہ اسکی جان کی شمع شمع ہو سے نور پائے ہوئی تھی اُسکے سامنے ہر اندیشہ کا بھید ایسا روشن تھا جیسے شیشہ کے اندر چراغ اُس سے کوئی بھید چھپا نہ تھا وہ ہر دل کے مضمون سے خبردار تھا بس میری فکر کے جواب مین نہایت متعجب ہوکے آہستہ کچھ بڑبڑ کرنے لگا کہ کیسے ایسی بات بادشاہون کے واسطے سوچتا تجویز کرتا ہے یہ جو کہا ہے تلقی الرزق ان لم یرزقوک ملاقی ہوتا ہے خود رزق اگر تیرے پاس رزق نہو تو نے نہین سُنا مین اُسکی بات کو سمجھتا نہ تھا لیکن عتاب اُسکا میرے دل پر نہایت ہی نہایت اثر کر رہا تھا من بعد میری طرف شیر کی طرح بڑی ہیبت سے آیا اور گٹھہ اُتار کے نیچے رکھا اور اُس حال کے پرتو سے کہ اُسنے لکڑیان رکھین میرے ہفت اندام مین لرزہ پڑ گیا ہفت اندام بقولے چشم و گوش و زبان و بطن و فرج و دست و پا قولہ گفت یارب گر ترا خاصان حق اند + کہ مبارک دعوت و فرخ پے اند + لطف تو خواہم کہ مینا گر شود + این زمان این تنگ ہیزم زر شود + در زمان دیدم کہ زر شد ہیزمش + ہمچو آتش بر زمین میتافت خوش + من دران بیخود شدم تا دیر گہ + چونکہ با خویش آمدم من از ولہ + بعد ازان گفت ای خدا گر آن کبار + بس غیور اند و گریزان زاشتہار + باز این را بند ہیزم ساز زود + بے توقف ہمچنان حالے کہ بود + در زمان شد ہیزمش اغصان زر + مست شد در کار او عقل و نظر + بعد ازان بر داشت

ہیزم را او رفت + سوی شہر از پیش من او تیز و تفت + خواستم تا در پئے آن شہ روم + پرسم از وی مشکلات و بشنوم + بستہ کرد آن ہیبت او مر مرا + پیش خاصان رہ نباشد عامہ را + ور کسی را رہ شود گو سرفشان + کان بود از رحمت و از جذب شان + پس غنیمت دار آن توفیق را + چون بیابی صحبت صدیق را + نے چو آن ابلہ کہ یابد قرب شاہ + سہل و آسان در فتد آن دم براہ + چون ز قربانی دہندش بیشتر + پس بگوید ران گاو ست این مگر + نیست این از ران گاو اے مفتری + ران گاو ی نماید از خرسری + المعنی پھر اُس فقیر نے اسطور سے دعا کی کہ اے رب میرے اگر تیرے خاص لوگ زندہ ہین جو مبارک دعا والے اور فرخ قدم والے ہین کہ جہان اُنکا قدم جائے فرخی و مبارکی ہو جائے مین چاہتا ہون کہ لطف تیرا مینا گر ہو جائے اور اسی وقت یہ گٹھہ لکڑیون کا زر ہو جائے پس مین نے دیکھا کہ اُسی وقت وہ لکڑیان زر ہو گئین اور آگ کی طرح زمین پر خوبی کے ساتھ چمکنے لگین مین یہ حال دیکھ کے دیر تک بیخود رہا جب اُس سرگشتگی و ولہ سے آپ مین آیا تو اُسنے بعد اُسکے کہا کہ اے خدا اگر وہ بزرگ غیرت والے ہین اور اپنے مشہور ہونے سے بھاگتے ہین تو پھر اُس گٹھہ کے زر کو جلدی لکڑیان کر دے ذرا توقف نہو جیسا تھا ویسا ہی ابھی ہو جائے اُسی وقت وہ زر کی شاخین ہیزم ہو گئین میری عقل و نظر دونون اُسکے کام سے مست و بیخود ہو گئین من بعد گٹھہ اُٹھایا اور میرے سامنے سے تیز و گرم شہر کی طرف چلا گیا مین نے چاہا کہ اُس بادشاہ وقت کے پیچھے جاؤن اور اُس سے اپنی مشکلات کے سوال کرون اور جواب سُنون لیکن اُسکی ہیبت نے مجکو باندھ دیا اور کیون نہ باندھے کہ خاصون کے سامنے عام کو کیا دخل ہے اور جو کسی کو راہ ہو اُس سے کہہ کہ سر اپنا نثار کر ایسے کسیکے نصیب کسواسطے کہ یہ راہ انھین کی رحمت اور انھین کے جذب سے ہوتی ہی چاہے جسکو اپنی مہربانی سے اپنی طرف کھینچ لین پس اگر توفیق تیری رفیق ہو تو غنیمت جان جو صحبت ایسے صدیق کی نصیب ہو جائے کیسا آپ کو چھپائے ہوے تھا نہ مثل اُس احمق کے کہ ذرا بھی قرب شاہ کا پالے تو کیسا پھیلا پھیلا اس راہ مین پھرے اور سہل و آسان جانے اگر قضا و قدر اُسکو قربانی سے ذرا بھی زیادہ دیدین تو کہے بیشک ران گاؤ کی ہے ارے اے مفتری یہ ران گاؤ کی نہین ہے تجکو تیرے گدھے پن سے ران معلوم ہوتی ہے غرض یہ کہ کمظرف تھوڑے مین اترا جاتا ہے اور عالی ظرف ایسے ہوتے ہین جیسے یہ فقیر ہیزم کش کیسا رتبہ والا تھا

تحریض سلیمان کی رسولون کو واسطے بازگشت اور ہجرت بلقیس سے کے

قولہ بدل شاہا نست این بے رشوتے + بخشش محمدست این از رحمتے + ہمچنان کہ شد سلیمان در نبرد +

جذب خیل ولشکر بلقیس کرد + که بیائید ای عزیزان زود زود + که بر آمد موج از بحر وجود + سوے ساحل
مے فشاند بحیط + جوشش موجش هر زمانی صد گهر + آن صلا گفتیم ای اهل رشاد + کین زمان رضوان در جنت
گشاد + پس سلیمان گفت ای پیکان روید + سوے بلقیس وبدین دین بگروید + پس بگوئیدش بیا
دینجا تمام + زود و کان الله یدعوا الی السلام + هین بیا ای طالب دولت شتاب + که فتوحست این زمان و
فتح باب + ایکه تو طالب نهٔ تو هم بیا + تا طلب یابی ازان یار وفا + ملک برهم زن تو ادهم وار زود +
تا بیابی همچو او حد خلود + المعنی دیکھو بدل بادشاہونکا ایسا عام ہے رشوت ہے اور بخشش محض بمقتضاے
غایت رحمت جیسے حضرت سلیمان نے فوج ولشکر بلقیس کو اپنی طرف کھینچا حیلۂ لڑائی سے کیسی بڑی رحمت
اس شاہ کی تھی کہ اے عزیزو جلدی جلدی یہان طرف آؤ کہ بیرسے بحر وجود مین ایک موج اٹھہ
رہی ہے اور کنارے کی طرف بحیط جوش اس موج کا ہر دم سیکڑون گوہر پھینک رہا ہے کنارہ مراد
دہن جس سے گوہر ہدایت عرفان کے نکل رہے ہین جو اہل رشاد ہین انکو صلاہے آئین لین که اسوقت
رضوان نے دروازہ جنت کا کھول دیا ہے پس سلیمان نے ان قاصدون سے کہا کہ تم جاؤ
بلقیس سے کہو کہ اس دین پر گرویدہ ہوئے اور ایمان لائے اور اس سے کہو جلدی یہان مع لشکر
آئے اور سمجھے کہ ان الله یدعوا الی دار السلام بیشک الله بلاتا ہے طرف جنت دار السلام کے اور اس سے
کہو ای طالب دولت کے خبردار ہو جلدی چلے آؤ کہ اسوقت مین فتوح وکشود غیبی اور فتح ابواب
مقصود کی حاصل ہے ای فلان اگرچہ تو طالب اس فتح وفتوح کا نہین ہے اور حصول شے کو طلب ضرور
لیکن تو آ طلب بھی اس یار وفا سے حاصل ہو جائیگی تو ابراہیم ادہم کی طرح ملک کو برہم کر کہ اسکو بقا
نہین تب تجکو حد خلود یعنے ہمیشگی جو ایک شے ہے اُسکی معلوم ہوگی اور حد خلود کی پائیگی

سبب ہجرت ابراہیم ادہم وترک ملک خراسان

قوله خفته بود آن شه شبانه بر سریر + حارسان بر بام اندر دار و گیر + قصد شه از حارسان آنهم نبود +
که کند زان دفع دزدان و رنود + او همی دانست کانکو عادلست + فارغست از واقعه ایمن دلست
عدل باشد پاسبان کامها + نے بشب چوبک زنان بر بامها + لیک بد مقصودش از بانگ رباب +
همچو مشتاقان خیال آن خطاب + ناله سرنا وتهدید دهل + چیزکے ماند بدان ناقور کل + پس حکیمان گفته
اند این لحنها + از دوار چرخ بگرفتیم ما + بانگ گردشهای چرخست اینکه خلق + میسرایندش بطنبور
و بحلق + مومنان گویند کآثار بهشت + نغز گردانید هر آواز زشت + ما همه اجزاے آدم بوده ایم + در
بهشت آن لحنها بشنوده ایم + گرچه بر ما ریخت آب وگل شکے + یاد ما آمد ازانها اندکے

چون آمیخت با خاک کرب + کے دہد این زیروآن ہم آن طرب + آب چون آمیخت با بول کمیز + گشت ز آمیزش مزاجش تلخ و تیز + چیزکے از آب ہستش در جسد + بول از آن رو آتشی را میکشد + گر نجس شد آب این طبعش بماند + کاتش غم را بطبع خود نشاند + پس غذاے عاشقان آمد سماع + کہ درو باشد خیالے اجتماع + قوتے گیرد خیالات ضمیر + بلکہ صورت گردد از بانگ صفیر + آتش عشق از نوا ہا گشت تیز + آنچنانکہ آتش آن جوز ریز + المعنی رنود بضمتین جمع رند ناقور نائے بزرگ وصور دوار بضم اول گردش سرکمیز بروزن کریز بول فرمائے ہین کہ وہ شاہ یعنے ابراہیم ادہم رات کو اپنے سریر پر سور ہے تھے اور حارس اي چوکیدار بام پر دار وگیر مین تھے یعنے کارپاسبانی مین قصد انکا پاسبانون سے یہ نہ تھا کہ انسے چور اور رندون کو دفع کرین وہ خوب جانتے تھے کہ جو شخص عادل ہی وہ ہر افتاد و آسیب سے بے خوف اور بچنتہ ہی اُسکا عدل ہی اُسکے ہر مقاصد کا پاسبان شب مین ہوتا ہی نہ وہ جو جو بک زن چھتون کے ہوتے ہین چوبک زن افسر چوکیدارون کا کہ ایک چوب و بجنہ لیے پھرتا ہی اور چوب تختہ پر مارکے چوکیدارون کو ہوشیار کرتا ہے و نیز نقارچی لبس حارسون کی حراست کی اُنکو پروا نہ تھی لیکن مقصود اُنکا بانگ رباب سے تھا اسکے ایسے مشتاق جیسے مشتاق خیال اُس خطاب کے کہ وہ خطاب الست بربکم ہی جو بروز ازل ہوا تھا جسکو صوفی اہل سماع کہتے ہین کہ وہ خطاب پردۂ الحان سے تھا چنانچہ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا سے منقول ہی کہ ہمکو آواز الست کی پوربی راگنی مین آئی تھی اسی واسطے وہ پوربی بہت سنتے تھے خلاصہ یہ کہ بانگ رباب انکو بہت مقصود تھی لیکن نہ واسطے حظ نفس کے بلکہ مثل مشتاقون خیال خطاب الست کے کہ وہ خطاب کرنے والا کون ہی اُسکو ڈھونڈھین اور دیکھین جیسا کہ سعدیؒ نے فرمایا ہے **شعر** الست از ازل ہمچنان شان بگوش + بفریاد قالوا بلے در خروشش + آپ فرماتے ہین کہ نالہ سرنا کا اور تہدید دہل کی درحقیقت بہت مشابہ ہی یا کچھ مشابہ ہے جیسا کہ کاف تصغیر کو ٹھہرائین خواہ بنا بر تعظیم خواہ براے تحقیر ناقور کل سے مراد اُسی الحان ازلی سے ہی ناقور اگرچہ نائے بزرگ کے معنی مین ہے لیکن یہان مراد کل راگ سے ہے سرنا کا نالہ بنظر اُسکے نرم و حزین ہونے کے اور تہدید دہل کی بلحاظ شدت آواز کے بس اس ناقور کل کو فرماتے ہین کہ حکما تو قائل اُسکے ہین کہ یہ لحن ہمنے گردش فلکی سے نکالی ہے یہ آواز جسکو مخلوق طنبور اور حلق سے گاکے بجاتے ہین سب آسمان کی گردشون سے ہین مومن کہتے ہین کہ یہ راگ آثار و علامات بہشت سے ہے جیسے وہان اور چیزین تفریح و تنشیط کی ہین یہ بھی ہین کہ حق تعالے نے اُنکو آواز مرشت ورہون پر نغز و نادر کر دیا ہے حضرت آدمؑ کہ جد ہمارے تھے

رمان قیام بہشت مین انکو سنتے رہے ہین ہم بھی اجزاے انھین کے ہین ہنوز بھی گویا یہ الحان بہشت مین
سنتے ہین اگرچہ آب و گل یعنی خلقت خاکی نے ہمکو شک مین آلودہ کر دیا تاہم کچھ کچھ یاد ہمکو انکی آجاتی ہے
لیکن اس زیر و بم مین بسبب آمیختہ ہو جانے اندوہ و کرب کے اب وہ طرب کہان حاصل ہوتا ہے
گو آثار بہشت سے ہین کرب منغصین بھی ہے ظاہر ہے کہ پانی جب پیشاب بول سے آمیختہ ہو جاتا ہے
تو اسکی آمیزش سے مزاج اسکا تلخ و تیز ہو جاتا ہے لیکن کچھ کچھ پانی سے بھی اسکے جسم مین موجود ہے اسی
سبب سے پیشاب آگ کو بجھا دیتا ہے بس ایسے ہی اگرچہ وہ پانی نجس ہو گیا مگر طبیعت اسمین ابھی
باقی ہے کہ آتش غم کو پھر بھی دبا دیتا ہے لاجرم اسی سبب سے راگ غذا عاشقون کی ہے کہ اسمین خیال
انکا جمع ہوتا ہے اور یکسو ہو جاتا ہے اور خیالات انکے دل کے قوت پاتے ہین بلکہ آواز راگ سے
صورت بنجاتے ہین ضرور ہے کہ آگ عشق کی تو اور آگ سے تیز ہو جاتی ہے جیسے آگ اس جوز ریز کی
جو جوز پانی مین ڈالتا تھا تیز ہوتی تھی جسکی حکایت بعد مین ہے **الخلاف** شرح مین جارسان کو
جارسان ہر آواز کو ہر آواز بم کو نم طبع کو طمع لکھا ہے

حکایت اس مرد تشنہ کی کہ سر درخت جوز سے جوز پانی مین ڈالتا تھا کہ گڑھے مین تھا اور پانی مین نہین پہونچتا تھا تو جوز کے گرنے سے آواز پانی کی سنے اور اسکو آواز پانی کے سماع کی طرح طرب مین لاتی تھی

قوله در مغولے بود آب آن تشنہ راند + بر درخت جوز و جوزے میفشاند + می فتاد از جوز بن جوز اندر
آب + بانگ می آمد ہمیدید او حباب + عاقلے گفتہ کہ بگذار ای فتی + جوزہا خود تشنگی آرد ترا + بیشتر در
آب مے افتد ثمر + آب در پستیست از تو دور تر + بیشتر در آب می افتد بین + می برد آبش ترا چہ سود
ازین + تا تو از بالا فرود آئی بزیر + آب جوزت بردہ باشد اے دلیر + گفت قصدم زین فشاندن
جوز نیست + تیز تر بنگر بدین ظاہر مایست + قصد من آنست کاید بانگ آب + ہم ببینم بر سر آب این
حباب + تشنہ را خود شغل چہ بود در جہان + گرد پاے حوض گشتن جاودان + گرد جو و گرد آب
و بانگ آب + ہمچو حاجی طائف کعبہ صواب + ہمچنین مقصود من زین مثنوی + ای ضیاء الحق حسام الدین
توئی + مثنوی اندر فروع و در اصول + جملہ آن تست کردستی قبول + التجا بر تست و بر امداد
تو + تکیہ بر اشفاق و بر اسعاد تو + مثنوی اندر اصول و در فروع + میکند زیر لواے تو رجوع
المعنی مغول بفتح واو و مجہول و معروف وہ جگہ جو جنگل مین گاؤ و گوسفند کے رات کے رہنے کو بنا
لیتے ہین ہندی چارہ اسعاد یاری نیکبختی ایک مغول مین پانی تھا اور اسکے پاس درخت

جوز کا ایک تشنہ درخت جوز پر چڑھا اور جوز جھاڑنے لگا جوز درخت جوز سے پانی مین گرتے تھے اُنکے گرنے سے آواز پانی سے نکلتی تھی اُسکو یہ سُنتا تھا اور پانی کے حباب دیکھتا تھا ایک عاقل نے کہا کہ جانے دے اسے جوان کہ یہ جوز جھاڑنا خود تجکو تشنگی مین لائیگا اکثر یہ پھل پانی مین گرتے ہین اور پانی تجھسے بہت دور پستی مین ہے دیکھ تو زیادہ پانی مین گرتے ہین اور پانی اُنکو لیے جاتا ہے پھر تجکو اس سے کیا فائدہ جبتک تو اوپر سے آتیگا نیچے آئیگا جوز تیرے اسے دور سب پانی مین جائینگے کہا میرا قصد اس حرکت سے جوز جھاڑنیکا نہین ہے تو ذرا تیز نگاہ سے دیکھتا ہے نظر پست ٹھہرا جو میرا قصد یہ ہے کہ پانی کی آواز آتی رہے اور اُسکے اوپر حباب دیکھون مین تشنہ ہون مجکو اور شغل کیا چاہیے سوا اسکے کہ حوض کے پانؤن پر قربان ہون اور گرد نہر اور گرد پانی اور آواز پانی کے پھرون جیسے حاجی طائف کعبہ صواب کا طواف کرتے ہین حاصل اس سے یہ ہے کہ طالب کا کام یہی ہے کہ ہمیشہ طلب مطلوب مین رہے اب رجوع ہے دوسری طرف کہ ایسے ہی مثل اس تشنہ کے میرا مقصود تصنیف مثنوی سے اے ضیاء الحق حسام الدین تو ہے یہ مثنوی بالکل اصلاً و فرعاً تیری ہی ملک ہے اور تو نے اسکو قبول کرلیا ہے میری پناہ تو ہی ہے اور تجھی سے امداد اور اشفاق اور مددگاری یہ مثنوی اصول و فروع مین ہر طرح تیرے ہی لوطے اسکے نیچے رجوع کرتی ہے الخلاف شرح مین امداد کو آمد لکھا ہے قولہ مثنوی اندر اصول و ابتدا + جملہ بہرست و بر تو انتہا + در قبول لست عز و مقبلی + زانکہ شاہ جان و سلطان ولی + در قبول آرند شاہان نیک و بد + چون قبول آرند بود ہیچ رد + چون نہالے کاشتے آبش بدہ + چون کشادش دادۂ بکشا گرہ + قصدم از الفاظ او راز تو است + قصدم از انشائش آواز تو است + پیش من آوازت آواز خدا است + عاشق از معشوق حاشا کے جدا است + اتصال بے تکیف بیقیاس + ہست رب الناس را با جان ناس + لیک گفتم ناس من نسناس نے + ناس غیر جان جان اشناس نے + پیش مردم باشد و کو مردمی + تو سر مردم ندیدستی دمی + ما سیت از میت خواندۂ + لیک جسمی در تجزی ماندۂ + ملک و حشمت را چو بلقیس ای عجمی + ترک کن بہر سلیمان نبی + میکنم لاحول نے از گفت خویش + بلکہ از وسواس آن اندیشہ کیش + کو خیالی میکند در گفت من + در دل از انکار و از وسواس و ظن + میکنم لاحول یعنے چارہ نیست + چون ترا در دل بضدم گفتنیست + چونکہ گفت من گرفتت در گلو + من خمش کردم تو زین پس خود بگو + المعنی یہ مثنوی اپنے اصول و ابتدا مین تیرے واسطے ہے اور تجھی پر اسکی انتہا تیرے قبول مین اسکی عزت و نیکبختی ہے اس واسطے کہ تو بادشاہ جان کا اور سلطان دل کا ہے

اور معمول ہے کہ بادشاہ لوگ ہر نیک و بد کو قبول کرتے ہین اور جسکو قبول کر لیتے ہین وہ کبھی رد نہین ہوتے جب تو نے یہ درخت
لگایا ہی تو اسکو آگ مت لگا یعنی نیست مت کر اور جب تو نے اسکو کشادہ دی ہی تو ابھی طرح اسکی گرہ کھول دے
میرا مقصد اُسکے الفاظ سے تیرے راز کا بیان کرنا ہی اور اسکی انشا سے سُننا تیری آواز کا شرح مین بحوالۂ نفحات
کے لکھا ہے کہ حضرت مولانا راتاہین اس مثنوی کو انشا کرتے تھے اور شیخ حسام الدین لکھتے تھے اور پھر
باواز بلند انکو پڑھ کے سُناتے تھے میرے نزدیک تیری آواز آواز خدا کی ہے اسواسطے کہ تو عاشق
خدا کا ہے اور حاش للہ یہ بات کب ہے کہ عاشق معشوق سے جدا ہو شعر بعد مثال ہے خیال کرو کہ پروردگار
انسان کو انسان سے کیسا اتصال ہے جسمین چگونگی و قیاس کو دخل نہین نہ کچھ اُسکا اندازہ ہے نہ کچھ
اُسکی چگونگی دونون سے باہر آپ فرماتے ہین کہ ہمنے جو ناس کہا ہے اُس سے مراد ہماری انسان ہی
اے کامل نہ نسناس یعنی بنمالنس کسواسطے کہ جو پہچاننے والا اُس جان جان کا نہین ہے ناس نہین ہے
وہ لوگون کے سامنے بصورت و شکل آدمی ہے لیکن اُسمین آدمیت کہان اور اے دلی پستی والے تو نے
مردم دیکھے ہی کہان ہین بلکہ سر مردم بھی نہین دیکھا تو مردم تو کیا جانے سر مردم جیسے سر رشتہ یعنے ذرا
تو نے ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی بھی قرآن سے پڑھا ہے یعنے نہین تیر لگایا تو نے
جسوقت لگایا تو نے لیکن اللہ نے لگایا کیسا آنحضرت کے تیر کو حق تعالے نے اپنا تیر بتایا ہے پھر
عاشق معشوق سے کیسے جدا ہے اور اُسکی آواز آواز خدا نہین یہ سب مثالین اسی پر ہین لیکن تو ایک جسم ہے
تجزے مین پڑا ہوا اے بٹا ہوا یعنی پریشان خاطر نہ مجموع و حاضر کہ تجکو یہ بات سوجھے تجکو تو اے غبی لازم ہی
کہ ملک جسم کو بلقیس کی طرح جیسا کہ ذکر اُنکا قریب آتا ہے واسطے حصول قرب سلیمان نبی کے ترک کرے
تب سلیمان کے قرب کو جانے مین بھی لاحول پڑھ رہا ہون لیکن نہ اپنی بات پر میری بات تو بے لغزش
ہے بلکہ اُسی اندیشہ کیش کے وسواس سے کہ جو کوئی اُنکے ذہن مین ہو کسواسطے کہ وہ اندیشہ کیش میری
بات مین اس حال سے اندیشہ کرتا ہے کہ دل مین اُسکے انکار و وسواس و گمان بھرا ہوا ہی
بس مجبور رہو کے لاحول پڑھتا ہون اسواسطے کہ اس صورت مین تجکو میری ضد ہے کہنا منظور
ہو بد و ن ملاحظہ نیک و بد کے تو مجکو سوا اے لاحول پڑھنے کے اور کیا بن آتا ہے اور ہرگاہ
کہ میری بات تیرے گلے مین اٹکی اور پھنس رہی تو لے مین اب خاموش ہو گیا کچھ نہین کہتا
تو ہی کہہ لے الخلاف شرح مین مدہ کو بدہ لکھا ہے

در بیان تحمل کرنا ہر بے ادب سے اور طریق رفق مین چلنا

قولہ آن یکے نائی کہ خوش نے میزدست + ناگہان از مقعدش بادے بجست + نای را بر کون نہاد او کہ ز من

گر تو بهتر میزنی بستان بزن + اے مسلمان خود ادب اندر طلب + نیست الا حمل از ہر بے ادب +
ہر کرا بینی شکایت میکند + کان فلان کس راست طبع و خوے بد + این شکایت گوید آن گو بدخوئیست + کہ
مران بدخوئی را او بدگوئیست + زانکہ خوشخو آن بود کو در خمول + باشد از بدخو و بدطبعان حمول + لیک در
شیخ این گلہ زامر خداست + نے پی خشم و ممارات و ہواست + آن شکایت نیست ہست اصلاح جان +
چون شکایت کرد آن پیغمبران + تا تو سے انبیا را زامر دان + ورنہ حمالست بد را طبع شان + طبع را
کشتند در حمل بدی + تا حمولی گر بود ہست ایزدی + اے سلیمان درمیان زاغ و باز + حلم حق شو باہمہ
مرغان بساز + بلبل بسیار گو را پر مکن + باز را و کبک را برہم مزن + اے دو صد بلقیس حلمت را زبون + کاہد
قومی انہم لایعلمون المعنی خمول گمنامی و گمنام ہونا حمول بفتح بار بردارندہ ممارات بضم کسی سے عداوت
و خصومت کرنا ایک نے بجانے والا خوب نے بجار ہا تھا ناگاہ اُسی حال مین اُسکی مقعد سے ہوا نکل گئی
اُسنے ذکر کو اپنی کون پر رکھدیا کہ لے اگر میرے بجانے پر نا چیز آواز کرتی ہے تو تو ہی بجا اگر اچھا بجا
جانتی ہے آیندہ مقولے اُسکے ہین کہ اے مسلمان تو خود ادب ڈھونڈھ اور وہ ادب نہین ہے مگر
یہ کہ برداشت کرنا ہر بے ادب سے کسواسطے کہ جسکو دیکھیگا شکایت کرتے پائیگا کہ فلان شخص کی طبیعت
اور خو بری ہے پس یہ شکایت وہی کرتا ہے جو خود بدخو ہے اسلیے کہ اُس بدخو کو بُرا کہہ رہا ہے اس
سبب سے کہ خوشخو وہی ہے کہ صفت گمنامی کی اختیار کرے اور بدخو و بدطبعون کی برداشت کرے
تا کی نہوے خاموش رہے لیکن شیخ و مرشد اگر کسی مرید کا گلہ کرے تو اُسپر ست جا وہ موافق حکم خدا کے
ہے نہ غصہ اور نہ لڑائی اور خواہش نفس سے اُنکی شکایت شکایت نہین اصلاح جان کی ہے تا مرید آگاہ
ہوکے برائیون سے بچے جیسے اگلے پیغمبرون سے شکایت قوم کی کی ہے پس انبیا کی ناحمولی یعنے یہ کہ اُنسے
برداشت نہو سکی خیال مت کر بلکہ اس ناحمولی کو حکم خدا سے سمجھ ورنہ طبیعت اُنکی بڑی بدکی اُٹھانے والی ہی
اُنھون نے اپنی طبیعت کو مار دیا ہی کہ وہ خوب بدی کو اُٹھا سکتی ہی بس جو ناحمولی اُنسے ظاہر ہو تو وہ ایزدی
ہی یعنے خدا کی طرف سے اب ہر کسی کی طرف مخاطب ہوکے فرماتے ہین کہ اے سلیمان تو زاغ و باز سب مین
حلم خدا کا بن کہ کیسا عام ہی اور سب سے موافقت کرکے صلح کل اختیار کر تیری جان ایک بلبل ہزار داستان
ہے اے بڑے ذاکر و شاغل ناحمولی سے اسکے پر مت نوچ ڈال اور باز و کبک کو گڈ مڈ مت کر اب دعا ہے
کہ اے پروردگار تو وہ ہے کہ سیکڑون بلقیس تیرے حلم سے دبے اور زیر ہوے ہین تو ہماری قوم کو
ہدایت کر کہ وہ نہین جانتے ہین ذکر بلقیس کا برعایت و اشارت اس بات کے ہے کہ آیندہ اُنکا ذکر ہی
الخلاف شرح مین ناحمولی کو ہر جگہ ناحمولی اور طبع شان کو بصورت جمع شان کشتند کو گشتند بکاف

بجای

فارسی لکھا ہی خدا کا فضل ہی جو ایسی غلطیان مجکو سمجھا دیتا ہے

تہدید بھیجنا حضرت سلیمان کا بلقیس کو کہ اصرار مت کر اور ترک شرک مین دیر مت لگا کہ دیر مین آفتین ہین

قولہ ہین بیا بلقیس ورنہ بد شود + لشکرت خصمت شود مرتد شود + پردہ دار تو درت را بر کند + جان تو با تو بجان خصمی کند + جملہ ذرات زمین و آسمان + لشکر حق اند گاہ امتحان + باد را دیدی کہ با عادان چہ کرد + آب را دیدی کہ در طوفان چہ کرد + انچہ بر فرعون زد آن بحر کین + وانچہ با قارون نمودست این زمین + انچہ آن ہابیل با آن پیل کرد + وانچہ پشہ کلۂ نمرود خورد + سنگ سے انداخت داؤدی بدست + گشت یصد پارہ و لشکر شکست + سنگ میبارید بر اعدای لوط + تا کہ در آب سیہ خوردند غوط + گر بگویم از جمادات جہان + عاقلانہ یاری پیغمبران + مثنوی چندین بود کہ چل شتر + گر کشد عاجز شود از بار بر + دست بر کافر گواہی میدہد + لشکر حق میشود سر مے نہد + اے نمودہ ضد حق در فعل و درس + در میان لشکر اوئی بترس + جزو جزوت لشکر او در وفاق + مر ترا اکنون مطیع اند از نفاق + گر بگوید چشم را کو را فشار + درد چشم از تو بر آرد صد دمار + گر بدندان گوید او بنما وبال + پس ببینی تو ز دندان گوشمال + باز کن طب را بخوان باب العلل + تا ببینی لشکر تن را عمل + چونکہ جان جان ہر جزوت ویست + دشمنی با جان جان آسان کیست +
المعنی آب سیاہ نکبت وخواری وطوفان خطابات حضرت سلیمان کے بلقیس سے ہین کہ خبردار ہو جلدی یہان آ نہین تو تیرے حق مین بہت برا ہوگا تیرا لشکر ہی تیرا دشمن ہو کے تجھسے پھر جائیگا تیرا پردہ دار ہی تیرے دروازہ کو اکھیڑیگا اور تیری جان تجھسے بجان و دل دشمنی کریگی جملہ ذرے زمین و آسمان کے ای ہر اشیا خدا تعالے کے لشکر ہین وقت امتحان کے کسی شخص سے تو نے دیکھا ہوا نے عادیون کے ساتھ کیا کیا اور پانی کو دیکھا کہ اسنے طوفان مین کیسا مخلوق کو ڈبویا اور فرعون پر اُس بحر کین یعنی رود نیل نے کیسا حملہ کیا اور زمین نے جو کچھ قارون کے ساتھ کیا سب تجکو معلوم ہے اور جو کچھ ہابیل نے اُس پیل کے ساتھ کیا جو مراد قابیل اُسکے بھائی سے ہے جسنے اُسکو مار ڈالا تھا ہابیل کا لفظ بجاے قابیل کے برعایت پشہ کے معلوم ہوتا ہے جو دوسرے مصرعہ مین ہے ورنہ قابیل بھی مصرعہ مین آسکتا تھا اور وہ کیفیت جو پشہ نے نمرود کا کلہ کھایا ایسے ہی حال داؤد کا کہ ایک پتھر گوپھن سے پھینکا جسنے سیکڑون ٹکڑے ہو کے ایک لشکر کو شکست دی اور کیسے پتھر لوط کے دشمنون پر برسائے اور کیسے آب سیاہ یعنی خواری وبدبختی مین غوطے کھائے الحاصل اگر مین جملہ جمادات جہان کا

حال جو بظاہر تیرے نزدیک بے جان ہین بیان کرون کہ کیسے کیسے عاقلون کی طرح انھون نے مدد پیغمبرون کی کی ہے تو یہ مثنوی اتنی ہو جائے کہ چالیس شتر اسکے بار گران سے بھر جائین اور ڈھونے سے عاجز ہون مولانا نے اگرچہ دست کا ذکر کیا ہے لیکن مراد ہاتھ پاؤن بلکہ جمیع اعضا سے ہے کہ یہ قیامت کے دن کفر عصیان پر گواہی دینگے جیسا کہ فرمایا وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم بما کانوا یکسبون باتین کرائینگے ہم اُنکے ہاتھون سے اور گواہی دلائینگے اُنکے پاؤن سے اُسپر جو وہ کماتے رہے ہین اور آج تو یہ اعضا سب کافر کے یار ہین قیامت کو لشکر حق کے ہو جائینگے آخر کافر کو تسلیم کرنا اور سر ٹیکنا پڑیگا اے فلان تیرے افعال و اقوال سب مخالف حق کے ہین اور رہے تو بیجا نیچ اُسکے لشکر مین بس تجکو ڈرنا چاہیے تیرا جز جز و اُسکا لشکر ہے مگر ابھی تجھسے موافق ہین اور تیرے مطیع لیکن یہ اطاعت دموافقت نفاق کی ہے آپ ہی اگر وہ آنکھ سے کہدے کہ ذرا اسکو دبوچ اور پلپلا کر پھر دیکھ تو درد چشم کیسی سیکڑون ہلاکتین تجھسے اُٹھاتا ہے اور جو دانتون سے کہدے کہ تم کسی وبال مین اُسکو ڈالو تو کیسی گوشمال دانتون سے پاتا ہے غرض طب کو کھول اور باب علتون کو پڑھ تو جانے کہ لشکر تن کے کیسے کیسے عمل ہین بس ہر گاہ کہ جان جان تیرے جز و جز و کی وہ ہے تو جان جان کی دشمنی آسان کب ہے جسکو تو نے آسان سمجھا ہے الخلاف شرح مین او کی تیرس لکھا ہے میری دانست مین یہ اوئی ہے

قولہ خود رہا کن لشکر دیو و پری + کز میان جان کنندم صفدری + ملک را بگذار بلقیس از نخست + چون مرا یابی ہمہ ملک آن تست + خود بدانی چون بر من آمدی + کہ تو بے من نقش گرمابہ بدی + نقش اگر خود نقش سلطان غنی ست + صورت ست از جان خود او بی چاشنیست + زینت او از برای دیگران + باز کردہ بیہدہ چشم و دہان + اے تو در پیکار خود را باختہ + دیگران را تو ز خود نشناختہ + تو بہر صورت کہ آئی نیستی + کہ منم این واللہ آن تو نیستی + یکزمان تنہا بمانی تو ز خلق + در غم و اندیشہ مانی تا بحلق + این تو کے باشی کہ تو آن اوحدے + کہ خوش و زیبا و سرمست خودی + مرغ خویشی صید خویشی دام خویش + صدر خویشی فرش خویشی بام خویش + جوہر آن باشد کہ قائم با خود ست + العرض باشد کہ فرع او شد ست + گر تو آدم زادۂ چون او نشین + جملہ ذرات را در خود ببین + چیست اندر خم کہ اندر نہر نیست + چیست اندر خانہ کاندر شہر نیست + اینجہان خم ست دل چون جوے آب + اینجہان حجر ست دل شہر عجاب + **المعنی** تیرا لشکر اگر دیو و پری ہے اور تو جانے کہ یہ دل سے لڑائی مین وہ ہماری صفدری کرینگے تو بھی اُسکو ترک کر تو تو اے بلقیس پہلے سے ملک ہی کو چھوڑ دے کہ جب مجکو پائیگی سارا ملک تیرا ہی ملک وآن ہے جس وقت تو میرے پاس آئیگی خود جان لیگی کہ بے میرے کچھ نہ تھی یکنقش حمام تھی

اور نقش کا یہ حال کہ اور نقش تو کیا چیز ہین اگر نقش خود سلطان غنی یعنے اللہ کے نام کا ہے تو صورت ہی جان کی لذت سے بیشک بے چاشنی ہے اسکی زینت اورون کے واسطے ہے جو بیہودہ اسیر چشم و دہن کھولے ہوے ہین کہ آنکھون سے بھی صرف تک رہے ہین اور منھ سے بھی کہ رہے ہین اور وہ محض نقش معنی اُس سے جدا ہے اے بلقیس تو بیکار نفس مین ماری ہوئی ہے اور ایسی خودی مین مبتلا کہ اورون کو نہین پہچانا کہ مین کون ہون یہ کون ہین تو چاہے جس صورت سے نمایان ہوتا جانا جائے کہ تو یہ ہے اور کہے کہ مین ایسی ہون مین قسم سے کہتا ہون کہ واللہ تو وہ نہین ہے تونے آپ کو پہچانا ہی نہین تو تو دم مخلوق سے تنہا نہین رہ سکتی اگر تنہا ہو تو غم و اندیشہ مین حلق تک ڈوب جائے تو ایسی کب ہے جو کہا جائے کہ یگانہ اور سب سے جدا ہے کسواسطے کہ تو تو خوش اور زیبا اور اپنی خودی مین مست ہے والا زیبائی اور خوشی کیسی تو تو اپنے ہی مرغ اور اپنے ہی شکار اپنے ہی دام کی ہے اور اپنے ہی صدر اور اپنے ہی فرش اور اپنے ہی بام ہے مطلب یہ کہ ہمہ تن خودی و خود بینی مین آلودہ نہ کسی کا مرغ و شکار ہے نہ کسی کے دام مین پھنسی نہ کسی کے مسند و فرش و بام دیکھے تا خودی تیری مٹتی خیال تو کر جوہر وہی تو ہے جو قائم بخود ہے اور عرض فرع اُسی جوہر کی ہے تو اگر آدم زاد ہے تو آدم کی طرح بیٹھ اے تنہا کہ اُنکے زمان خلقت مین دوسرا کون تھا جو اُس سے موانست کرتے مگر بیٹھے ہی بیٹھے تمام ذرات جہان کا تماشا کرتے تھے کسواسطے کہ انسان کو عالم کبیر اور عالم صغیر دونون کے ساتھ تعبیر کیا ہے بس جو کچھ اس عالم مین ہے سب انسان مین موجود ہے بلکہ یہ جوہر سب فرع اسکے کہ اسی کے واسطے ہین بتا تو خم آب مین کون سی چیز ہے جو نہر مین نہین ہے اور گھر مین ایسی کون سی شے جو شہر مین نہین ہے دوسرا شعر اسی کی تفسیر کہ یہ جہان خم ہے اور دل مثل جوے آب اور یہ جہان ایک گھر اور دل ایک عجیب و غریب شہر الخلاف شرح مین اوحدی ہر جگہ لکھا ہے مجھکو اوجدی بجیم بمعنی یگانہ لغت مین ملا اور خمست کو خمست

ظاہر کرنا حضرت سلیمان کا کہ مجکو خالصاً لامر اللہ کوشش تیرے ایمان مین ہے تیری صورت و حسن و ملک سے غرض نہین جب تیری چشم جان کی کھل جائیگی تو خود دیکھ لیگی

قولہ مین بیا کہ من رسولم دعوتے + چون اجل شہوت کشم نے شہوتے + ور بود شہوت امیر شہوتم + نے اسیر شہوت و روے بتم + بت شکن بودست اصل اصل ما + چون خلیل حق و جملہ انبیا + گر ہیایم ای رہی در بتکدہ + بت سجود آرد بما در معبدہ + احمد و بوجہل در بتخانہ رفت + زین شدن تا آن شدن فرقیست زفت + او درآید سر نہند اورا بتان + این درآید سر نہد چون امتان + این جہان شہوتے بتخانہ ایست + انبیا و کافران را لانہ ایست + لیک شہوت بندۂ پاکان بود + زر نسوزد زانکہ نقد کان بود +

کافران قلب اند و پاکان همچو زر + اندرین بوته درند این دو نفر + قلب چون آمد سیه شد در زمان + زر در آمد زر سے او شد عیان + دست و پا انداخت اندر بوته زر + در رخ آتش همی خندد چو خور + جسم ما روپوش باشد در جهان + ما چو دریا زیر این که درنهان + شاه دین را منگر ای نادان بطین + کین نظر کرد است ابلیس لعین + کے توان اندود این خورشید را + با کفی گل تو بگو آخر مرا + گر بریزی خاک و صد خاکستر ش + بر سر نورش بر آید بر سرش + که که باشد که بپوشد روے آب + طین که باشد که بپوشد آفتاب + خیز بلقیسا چو ادهم شاه وار + دود از ین ملک دو سه روزه بر آر +

المعنی یہ بھی مقولات حضرت سلیمان کی طرف سے ہین کہ خبردار رہو اور میری طرف آکہ مین رسول دعوت ہون یعنے خدا کے دین کی طرف بلانے والا اور مثل اجل کے شہوت کش کہ اجل سے ساری شہوتین مرجاتی ہین نہ شہوت والا اور جو محل شہوت ہین انمین اسیر شہوت ہون مجھسے زیادہ شہوت والا کون نہ اسیر اس شہوت نفسانی ور وسے بت کا میری جو اصل ہے اُسکی اصل بت شکن ہوئی ہے جیسے خلیل در سو اخلیل کے سارے انبیا کہ سب بت شکن ہوسے ہین اسے رہی نا چیز ہم وہ ہین کہ اگر بتکدہ مین داخل ہون تو بت اپنے معبد مین ہمکو سجدہ کرین جنکو تو کرتی ہے احمد اور ابوجہل دونون بتخانہ مین گئے لیکن اُنکے جانے اور اُسکے جانے مین بڑا موٹا فرق ہے وہ یہ کہ اگر احمد جائین تو بت اُنکے سامنے سر رکھیں سجدہ کرین اور اگر ابوجہل آئے تو وہ امتیون اور مطیعون کے مانند بتون کو سجدہ کرے یہ جہان شہو کی ایک بتخانہ ہے انبیا اور کافر دن سب کا آشیانہ ہے سب اسمین رہتے ہین لیکن جو پاک ہین انکی شہوت غلام ہے کسو اسطے کہ جو زر نقد کان کا ہے کتنا ہی اُسکو آگ مین تپاؤ وہ نہین جلتا ہے کافر قلب ہین اور پاک لوگ زر اور یہ دونون تو اس بوتہ مین داخل ہین پس قلب جو اس بوتہ مین داخل ہوا فورًا سیاہ ہوا اور زر جب داخل ہوا اُس سے زر ہونا ظاہر ہوا اسے صفات زر زر نے جو اپنے ہاتھ پاؤن بوتہ مین ڈالے تو ایسا ظاہر ہوا گویا آفتاب اور تمسخر آگ کی صورت پر ہنسا کہ اب تیری چمک دمک کہان گئی ایسا روشن اور رکھر انکا ہاتھ پاؤن جز سے ارادہ کل کا ہے اسے ذات خود یہ جسم ہمارا ایک پردہ اور روپوش جہان مین ہے کہ ہم اسکے نیچے ایسے روان ہین جیسے آب دریا کا کاریز کے نیچے کاریز جو سے آب جسکو اوپر گھاس ڈال کے چھپا دیتے ہین نیچے پانی روان ہوتا ہے بس جو شاہ دین کے ہین انکو اسے نادان موافق مٹی کے مت دیکھ کسو اسطے کہ یہ نظر تو ابلیس لعین نے کی ہے اور آدم کو مٹی بتایا ہے وہ شاہ دین خورشید ہین انکو کون آلودہ کر سکتا ہے تو ہی ہمکو بتا کہ ایک کف گل سے آفتاب کہین چھپ سکتا ہے اگر تو خاک اور سیکڑون خاکستر تودہ آفتاب کے سر پر ڈالے اُسکا کچھ نہین بگڑتا وہ سب لوٹ کے خود تیرے ہی

سر پہ پڑیگی دوسرا یعنی معنی خود سکے ہیں بھلا کاہ بھی کچھ چیز ہے کہ وہ روے دریا کو چھپا لے اور مٹی آفتاب کو ڈھانک لے بس ای بلقیس اٹھ اور ادہم شاہ کی طرح اس ملک دو سہ روزہ سے دھوان اٹھا دے اور پھونک دے **الخلاف** شرح مین امتان کو امتنان کہ باشد کو گہ گہ بکاف فارسی لکھا ہے اور وہ پہلا مخفف کاہ دوسرا کاف کدا سیہ ہی شاہ وار کو بصورت شاہوار لکھا ہے الگ الگ لکھنا چاہیے تھا کہ مرکب لکھنے مین دوسرے معنی کا دھوکا ہوتا ہے

بقیۂ قصۂ ابراہیم ادہم روح اللہ روحہ

قولہ بر سر تختے شنید آن نیکنام + طقطقہ وہاے وہوے شب ز بام + گامہاے تند بر بام سرا + گفت باخود اینچنین زہرہ کرا + بانگ زد بر روزن قصر او کہ کیست + این نباشد آدمی مانا پریست + سر فرو کردند قومے بوالعجب + ماہمیگردیم شب بہر طلب + ہین چہ میجوئید گفتند اشتران + گفت اشتر بام بر کہ جست ہان + پس بگفتندش کہ تو بر تخت جاہ + چون ہمیجوئی ملاقات الہ + خود ہمان بد دیگر او را کس ندید + چون پری از آدمی شد ناپدید + معنیش پنہان و او در پیش خلق + خلق کے بینند غیر ریش و دلق + چون ز چشم خویش و خلقان دور شد + ہمچو عنقا در جہان مشہور شد + جان ہر مرغے کہ آمد سوے قاف + جملہ عالم از ان بافند لاف + چون رسید اندر سبا آن نور شرق + غلغلہ افتاد در بلقیس و خلق + روحہاے مردہ جملہ پر زدند + مردگان از گور تن سر بر زدند + یکدگر را مژدہ میدادند ہان + نک نداے میرسد از آسمان + زان ندا دینہا ہمیگردند گبز + شاخ و برگ دل ہمیگردند سبز + از سلیمان آن نفس چون نفخ صور + مردگان را بیرہانید از قبور + مر ترا بادا سعادت بعد ازین + غم گذشت اللہ اعلم بالیقین + **المعنی** طقطق بالفتح وہ آواز جو دو چیز کے ایک دوسرے پر لگنے سے ہو جسکی ہندی کھٹکھٹ ہے مانا مانند و تحقیق و شاید گبز بکاف فارسی قوی و سطبر اوپر لکھا ہے حضرت ابراہیم ادہم ایک رات اپنے تخت پر سوتے تھے بس یہ اسی تخت پر سے تھے کہ ان نیکنام نے آواز کھٹکھٹ اور ہاے ہو کی رات مین اٹاری پر سنی یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی آدمی بڑی تیز قدمی سے چھت پر پھر رہا ہے انھون نے اپنے دل مین کہا کہ یہ جگر کس نے پایا جو ایسا پھرتا ہے بس روزن قصر پر سختی سے پکار کے کہا کہ کون ہے اور خیال کیا کہ یہ کوئی آدمی نہین بیشک جن ہے انکی آواز سن کے ایک قوم نے کہ نہایت ہی عجب والی تھی انکی کیفیت سے تعجب آتا تھا سر جھکا کے کہا کہ ہم رات مین ایک طلب و تلاش مین پھرتے ہین کہا خبردار ہو بتاؤ کیا ڈھونڈتے ہو انھون نے کہا اپنے اونٹ ڈھونڈتے ہین کہا اونٹ چھت پر بہتاؤ تو کسنے ڈھونڈے ہین انھون نے کہا کہ تو تخت جاہ پر کیسے ملاقات و وصل خدا کا ڈھونڈھتا ہے پھر تو ولے

حضرت سلیمان کے ہین کہ بیشک وہ گوینده ہما تھا کہ یہ ہدایت کرکے ایسا غائب ہو گیا کہ پھر اُس کو کسی نے نہ دیکھا اور ایسا چھپ گیا جیسے پری آدمی سے چھپی ہوئی ہے ایسے ہی اہل معنی ہین کہ معنی اُسکے چھپے ہوئے ہین اور وہ سامنے خلق کے حاضر لیکن مخلوق اُنکو کب دیکھ پائے اسواسطے کہ یہ مقید ریش دولت کی ہے بڑی سی ڈاڑھی ہو اور گدڑی اوڑھے ہو اور یہ بھی ہے کہ جب اپنی آنکھ اور مخلوق کی آنکھ سے چھپ جاتا ہے اور دور ہو جاتا ہے تو عنقا کی طرح جہان مین مشہور بھی ہوتا ہے چھپا بھی نہین رہتا دیکھو عنقا چھپا ہوا ہے مگر ایسا مشہور ہے ایسے ہی سیمرغ کہ جان اسکی قاف کی طرف آئی اور قاف اختیار کیا تمام جہان اُس سے کیسے باتین بناتے ہین اور کیسے ذکر کرتے ہین آپ فرماتے ہین کہ جب سبا مین وہ نور شرق کا یعنی تہدید انکی پہونچی تو بلقیس و مخلوق مین ایک غلغلہ پڑ گیا مری ہوئی روحین سب پر جھاڑنے لگین اور گورتن مین جو مردے تھے سب نے سر اُٹھائے باہم ایک دوسرے کو مژدہ سُناتے تھے کہ خبردار ہو یہ ندا آسمان سے پہونچ رہی ہے آسمانی ہے اس ندا سے دین قوی و سطبر ہو جائینگے اور دل کے شاخ و برگ سب سبز و ہرے ہو جائینگے پس سلیمان سے یہ دم کیا پہونچا گویا نفخ صور پہونچا کہ مُردون کو قبرون کی قید سے چھڑاتا تھا اور زندہ کرتا تھا آب بعد اسکے تجکو سعادت نصیب ہوئی بالفعل تو غم جاتا رہا آگے یقین کا حال اللہ خوب جانتا ہی الخلاف شرح مین ہما کو ہمان لکھا ہی

بقیۂ قصۂ سلیمان اور ارشاد سلیمان اہل بلقیس کو کہ ہر ایک آپ کو اور اپنے دین کو بغور دیکھین اور شکار کرنا ہر مرغ کا اُسی کی جنس کے صفیر سے

قوله قصہ گویم از سبا مشتاق وار + چون صبا آمد بسوے لالہ زار + لاقت الاشباح یوم وصلہا + عادت الاولاد صوب اصلہا + امۃ العشق خفی فی الامم + مثل جود حولہ لوم السقم + ذلت الارواح من اشباحہا + عزت الاشباح من ارواحہا + ایہا العشاق السقیا لکم + انتم الباقون والبقیا لکم + ایہا الشابون تو موا و اعتنقوا + ذاک ریح یوسف استنشقوا + منطق الطیر سلیمانی بیا + بانگ ہر مرغے کہ آید سرا + چون بمرغانت فرستاد ست حق + لحن ہر مرغے بدادستت سبق + مرغ جبری را زبان جبر گو + مرغ پر اشکستہ را از صبر گو + مرغ صابر را تو خوش دار و معاف + مرغ عنقا را بخوان اوصاف قاف + مر کبوتر را حذر فرما ز باز + باز را از خصم گوی و احتراز + وان خفاشے را کہ ماند او بی نوا + میکنش با نور جفت و آشنا + کبک جنگی را بیاموز ان تو صلح + مر خروسان را نما اشراط صبح + ہمچنین میرو ز ہد تا عقاب + رہ نما و اللہ اعلم بالصواب + چون سلیمان سوے مرغان سبا +

یک صفیرے کو دبست آن جملہ را + جز مگر مرغی کہ بد بیجان و بے پر + یا چو ماہی گنگ بود از اصل و کر + نے غلط گفتم کہ کر گر سر نہد + پیش وحی کبریا سمعش دہد + المعنی فرماتے ہین کہ اب مین قصہ اہل سبا کا کہون کہ جب صبا اس لالہ زار مین آئی یعنے پیغام حضرت سلیمان کا جو وحی تھا سراسر حیات بخش قلوب پہونچا تو یہ حال ہوا کہ جسم جو وصل سے جدا تھے وصل کے ملاقی ہوے یعنے نفاق و خلاف نرہا اور اولاد اپنی اصل کی طرف لوٹی اولاد سے مراد اہل سبا کہ پیغمبرون کی نسل سے تھی اسی اصل کیطرف عود کیا گروہ عشق کا پوشیدہ ہے گروہ ہون ہین جیسے جود و سخاوت کو ملامت کی بیماری گھیرے ہے انکو بھی گھیرے ہے ذلت و خواری روحون کی انکے بدنون سے ہے اور عزت بدنون کی ارواح سے کہ تا قیام روح ہے قائم رہتی ہین اے گروہ عشاق شراب محبت کی مخصوص تمہارے لیے ہے تمھین کو یہ نوشگوار ہے اور تم لوگ باقی ہو بقا خاص تمھین کو ہے اور اے جوانو انکو عشق اختیار کرو یہ بو پیراہن یوسف کی ہے اسکو سونگھو تا بصارت پاؤ آب یہان ست اگے سفوے ہین کہتے ہین کہ اے منطق الطیر سلیمانی کہ جس سے نطق پرندون کے سمجھ مین آئے تو آپ سمین آواز جس مرغ کی آئے اسکو سمجھ کے تو بھی موافق اسکے نغمہ سرائی کر اسلیے تجکو حق تعالے نے ان مرغون پر بھیجا ہے اور ہر مرغ کی آواز کا سبق پڑھا دیا ہے تو چاہیے کہ جبر کو جبر کے زبان سے خبردار کر اور جو پر شکستہ ہین انکو صبر کی تعلیم کر پر شکستہ مراد اہل اختیار سے ہے، جبریہ ایک فرقہ ہے جو کہتے ہین کہ بندہ کو اپنے کام مین اختیار نہین سب حکم آلہی سے اور اہل اختیار خلاف اسکے اور جو مرغ صابر ہین جبر و اختیار دونون پر صبر کیے ہوے اور موافق حکم شرع کے مانے ہوے انکو خوش اور معاف رکھ وہ ٹھیک ہین اور جو عنقا صفت گوشہ نشین ہین ان سے وصف قاف یعنے عزلت و تنہائی کی بیان کر کبوتر سے کہہ کہ باز سے بچار ہے کبوتر مومن و باز نفس و شیطان اور جو باز ہین یعنے ظالم انکو انکے دشمن سے ڈرا اور احتراز سکھا اور وہ خفاش جو نور حق سے مفلس و بینوا ہے اسکو نور سے جفت و آشنا کر دے خفاش محض بے دین اور جو کبک جنگی ہین یعنے باہم خلاف مذہب انکو صلح سکھا اور جو خروس ہین اے صبح خیز انکو شرطین صبح خیزی کی بتا پس اپنے ہی ہدہد سے عقاب یعنے ادنے سے اعلے تک چلا جا اور سب کی رہنمائی کر ایسی جسکی خوبی کو اللہ خوب جانتا ہے جیسے سلیمانؑ نے مرغان سبا کو ایک ہانک سے اپنے باندھ کے اپنے بس مین کر لیا سو انکے جو بیجان اے مردہ اور بے پر محض بے استعداد تھے یا مثل مچھلی کے گونگے اصلی بہرے بہرے کہتے ہین نہین مین نے غلط کہا اگر بہرا آدمی خدا کے سامنے سر رکھے تو وہ ضرور اسکو بھی سمع عطا کرے الخلاف شرح مین

شاہون کو سالون جفت وآشنا کو جفت او آشنا لکھا ہے

آزاد ہونا بلقیس کا ملک سے اور سست ہونا شوق ایمان سے اور منقطع ہونا التفات ملک سے سوا ے تخت کے

قولہ چونکہ بلقیس از دل وجان عزم کرد + بر زمان رفتہ ہم افسوس خورد + ترک ملک و مال کرد او آنچنان + کہ بترک نام وننگ آن عاشقان + آن غلامان وکنیزان بناز + پیش چشمش ہمچو پوسیدہ پیاز + باغہا وقصرہا وآب رود + پیش چشم از عشق گلخن مینمود + عشق در ہنگام استیلا وخشم + زشت گرداند لطیفان را بچشم + مرزمرد را نماید گندنا + غیرت عشق این بود معنے لا + لا آلہ الا ہو انیست ای پناہ + کہ نماید مہ ترا دیگ سیاہ + ہیچ مال وہیچ مخزن ہیچ رخت + بے دریغش نامد الا جز کہ تخت + پس سلیمان از دلش آگاہ شد + کز دل او تا دل او راہ بد + آن کسے کو بانگ مرغان بشنود + وز ضمیر ہر یکے واقف بود + نالۂ مخفی موران بشنود + ہم فغان سر دوران بشنود + المعنی جبکہ بلقیس نے دل وجان سے عزم دین سلیمان کا کیا اور اپنے زمانۂ گزشتہ پر حد بھر افسوس کیا اور کہا رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمان للہ رب العالمین اے رب میرے مین نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور مین اسلام لائی ساتھ سلیمان کے واسطے اللہ کے جو سارے جہان کا پروردگار ہے یا تو ایسا ملک و مال کو ترک کیا جیسا کہ اگلے عاشقون نے ترک ننگ ونام کا کیا ہے تو وہ غلام وچھوکریان جو بڑے ناز وتبختر سے چلتی پھرتی تھین سب اُسکے آگے ایسی تھین جیسے پرانی سڑی پیاز اور اٹاریان اور بڑے بڑے قصر اور نہرین بسبب عشق کے اُسکی آنکھ مین گھورا معلوم ہوتے تھے جہان کو اڈاتے ہین اور درحقیقت عشق جسوقت اپنا غلبہ اور خشم جتاتا ہے تو کیسی ہی لطیف والطف چیزین ہون سب کو بھونڈا اور بدصورت کر دیتا ہے مثلاً زمرد کو گندنا بناتا ہے اور کیون نہو غیرت عشق کی ایسی ہی ہے اور یہی معنے لا کے ہین کہ سوا ے مطلوب کے سب کو نیست نابود کر دے آے مخاطب لا الہ الا ہو جو نفی اثبات ہے اسکی حد وپناہ یہی ہے کہ ماہ سی نورانی چیز کو اس سبب کہ اپنے معشوق سے غیر ہے ایسا دکھاے جیسے کالی ہنڈیا پس کوئی مال اور کوئی خزانہ اور اسباب ایسا نہ تھا کہ جسکے ترک کا اُسکو افسوس ہو البتہ تخت کا افسوس تھا پس سلیمان اسکے دل سے آگاہ ہوے کسواسطے کہ اسکے دل سے انکے دل تک راہ تھی اور کیسے نہ آگاہ ہو وہ شخص جو آواز مرغون کی سُنے اور ہر ایک کے ضمیر سے واقف ہوئے نالۂ مخفی چیونٹیون کا سُنے اور جو کوئی فغان سر وزمانہ کی کرے اُسکو بھی الخلاف شرح مین بے دریغ کو سے دریغ وز ضمیر کو در ضمیر لکھا ہے قولہ آنکہ گوید رمز قالت نملۃ +

هم بد اندر رمز این طاق کہن + دید از دورش که آن تسلیم کیش + تلخش آمد فرقت آن تخت خویش + گر بگویم آن سبب گردد دراز + که چرا بودش به تخت آن عشق و آز + گرچه این کلک و قلم خود بیحسیست + نیست جنس کاتب او را مونسیست + همچنین هر آلت پیشه وری + هست بیجان مونس هر جانوری + این سبب را من معین گفتمی + گر نبودے چشم فہمت را نمے + از بزرگی تخت کز حد مے فزود + نقل کردن ہیچ نوع امکان نبود + خردہ کارے بود تفریقش خطر + ہمچو اوصال بدن با یکدگر + پس سلیمان گفت گرچه فی الاخیر + سرد خواہد شد برو تاج و سریر + چون ز وحدت جان برون آرد سرے + جسم را با فر او نبود فرے + چون برآید گوہر از قعر بحار + ننگری اندر کف خاشاک و خار + سر برآرد آفتاب با شرر + دم عقرب را که سازد مستقر + لیک خود با اینہمه بر بدو حال + جست باید تخت او را انتقال + تا نگردد خسته ہنگام لقا + کودکانه حاجتش گردد روا + ہست بر ما سہل او را لیس عزیز + تا بود بر خوان حوران دیو نیز + المعنی بتائید

صمدر فرمایا اور وہ شخص کہ رمز قالت نملۃ یا ایہا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان و جنودہ وہم لا یشعرون کی جانے ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو گھس جاؤ اپنے گھروں میں کہ نہ پامال کرڈالے سلیمان اور لشکر اسکا کہ وہ نہیں جانتے ہیں اور رمز اس طاق کہن کے بیان کرے کیسے واقف ہوئے لہذا دور سے اُس تسلیم کیش کو دیکھا اور جانا کہ اسکو جدائی اپنے تخت کی ناگوار ہوئی اب مولانا فرماتے ہیں کہ اگر میں اس سبب کو کہ کیوں ایسا عشق اور ایسی حرص اسکو تخت سے تھی بیان کروں تو طول ہو جائے اگرچہ یہ کلک و قلم خود بیحس ہیں جنس کاتب سے نہیں مگر کاتب کے آلہ اور اُسکے مونس ہیں ایسے ہی ہر آلہ ہر پیشہ ور کا بیجان ہے مگر پیشہ ور کا مونس ہے میں بھی اس سبب کو مخصوص معین کرکے کہتا لیکن تیرے فہم کی آنکھ میں پانی بھرا ہے تجکو سوجھیگا کب پس یہ جان لے کہ وہ تخت بہت بڑا حد سے بڑھا ہوا تھا اس سبب سے اُسکا ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا ممکن نہ تھا اور اُسمین خردہ کاری بہت تھی اسے باریک وریزہ کام کہ مثل پرزوں بدن کے وصل کیے ہوے تھے اُنکے جدا ہو جانے اور بکھرنے کا ڈر تھا پس سلیمان نے کہا کہ ہیں اور چیزیں اُسپر سرد ہو گئی ہیں اخیر میں تاج و تخت سرد ہو ہی جائینگے جسوقت اُسکی جان نے وحدت سے سر نکالا تو کسی جسم کو اُسکے فر کے سامنے فر نہ رہیگی جب تیرے قعر بحار سے کوئی گوہر نکل آئیگا تو تو اُسکو خس و خاشاک کے ہاتھ میں ہرگز نہ دیکھ سکیگا ایسے ہی جب آفتاب حدت حرارت والا سر نکالتا ہے تو پھر دم عقرب کو کون ٹھہرا سکتا ہے بھاگتی ہی نظر آتی ہے لیکن بیشک باوجود اس حال کے ابتدا حال میں تو اسکے تخت کا انتقال ڈھونڈھنا اور منگانا ہی چاہیے تا وقت ملاقات کے رنجیدہ اور شکستہ نہو لڑکوں کی طرح کہ انکے بہلانے کو ناپسندیدہ چیزیں بھی کبھی اختیار

کی بیتے ہین یہ حاجت اُسکی روا کرنا چاہیے ہمکو اُسکا منگا لینا سہل ہے اُسکو دشوار تھا اور وہ اُسکو نہایت عزیز ہے بس خیر اگر حورون کے خوان پر جو نعماے عقبے سے مراد ہے اگر ایک دم ہو تو یون بھی سہی دیو متاع دنیوی کہ عبارت اُسکے تخت سے ہے **قوله** عبرت جانش شود آن تخت باز + ہمچو دلق و چارق پیش ایاز + تا بداند در چہ بود آن مبتلا + از کجا با در رسید او تا کجا + خاک را و نطفه را و مضغه را + پیش چشم ما ہمیدارد خدا + کز کجا آوردمت ای بدنیت + که از ان آید ہمی خفریقیت + تو بدان عاشق بدی در دور آن + منکر این فضل بودی آنزمان + این کرم چون دفع آن انکار تست + که میان خاک میکردی نخست + حجت انکار شد انشار تو + از دوا بدتر شد این بیمار تو + خاک را تصویر این کار از کجا + نطفه را خصمی و انکار از کجا + چون بر آن دم بیدل و بے سر بدی + فکرت و انکار را منکر بدی + از جمادی چونکه انکارت برست + ہم ازین انکار حشرت شد درست + پس مثال تو چو آن حلقه زنیست + کز درونش خواجه گوید خواجه نیست + حلقه زن زین نیز دریابد که ہست + پس ز حلقه برندارد ہیچ دست + پس ہم انکارت مبین میکند + کز جماد او حشر صد فن میکند + چند صنعت رفت ای انکار تا + آب و گل انکار زاد از ہل اتی + آب و گل میگفت خود انکار نیست + بانگ میزد بیخبر کانکار نیست + پس بگویم شرح این را صد طریق + لیک خاطر لغزد از گفت دقیق + شرح آن ز اسب بستم ای کیا + بهر نقل تخت بلقیس از سبا + المعنی چارق نوع از کفش صحرائیان خفریق زشت و بد چہر قول حضرت سلیمان کا ہے کہ یہ تخت کا آنا اُسکے لیے عبرت بھی ہو جائیگا جیسے گودڑی اور چارق کو ایاز زمان تقرب محمود غزنوی مین سیتا تھا اور ہر روز عبرةً دیکھتا تھا کہ تیری یہ اوقات تھی تا غرور نہونے پائے ایسے ہی یہ بھی اُسکو دیکھے اور جانے کہ کیسی ناچیز چیزون مین مبتلا تھی اور اب کیسے ادنے جگہون سے اعلے رتبون کو پہونچی دیکھو خدا تعالی نے بھی خاک ناچیز اور نطفۂ نجس و مضغہ بدہیئت کو ہمارے سامنے رکھا ہے تا تو اے بدنیت جانے کہ کہان سے ہم تجکو لائے ہین اور اصل تیری کیا ہے جس سے برائی اور زشتی تیری ظاہر ہوتی تھی اُسوقت مین تو انھین ناچیزون کا عاشق تھا اور اسوقت مین جو فضل ہمارا تجھپر ہے اسکا منکر تھا بس یہ کرم کہ تجکو انسان کیا دفع تیرے اُسی پہلے انکار کا ہے کہ تو جس حال مین کہ خاک تھا انکار انسان ہونے کا کرتا تھا کہ خاک انسان نہین ہوسکتی اور کیسا ہمنے تجکو کردیا تو یہ پیدا کردینا تیرا خاک سے جس سے تجکو انکار تھا تیرے انکار پر جاری حجت صریح و قوی ہوئی لیکن طرفہ یہ کہ یہ حجت تیرے واسطے انتشار ہوئی اور سبب پریشانی کہ تیرا بیمار اس دوا سے بدتر ہوگیا یعنے ہمنے تو تجکو خاک سے اسواسطے پیدا کیا کہ تیرا انکار دفع ہو جائے کہ حجت کامل موجود ہے آنکھ سے دیکھتا ہے اور ابتدا خلقت حضرت آدم کی جو

ابو البشر ہی خاک سے معلوم ہوا انکار تیرا اور زیادہ مریض ہو گیا اب کہتا ہے ءاذا کنا ترابا ءانا لفی خلق جدید کیا ہو جائینگے ہم مٹی اور کیا نئے سر سے پیدا ہونگے خاک کی تو تو تصویر ہو دیکھ پہلا اب یہ انکار کہاں سے آیا اور نطفہ کا تو صاحب و مالک پھر فکر ہی کہاں آئین تو اُسوقت کو تو خیال کر کہ بے دل دبے سر تھا جنسے فکر و افکار پیدا ہوتی ہین اور انکا منکر بس اُس حالت جمادی سے جو انکار تیرا چھوٹ گیا اور خاک سے انسان اور فکر و افکار والا ہو گیا تو اسی انکار سے تیرا حشر ہونا بھی صحیح و درست ہو گیا کہ پھر خاک سے پیدا ہوسے اور انسان بنے جیسا اب ہی بس تیری مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی کے دروازے کا حلقہ بجائے اور خواجہ اندر سے کہدے کہ خواجہ نہین ہو وہ حلقہ زن اس سے بھی دریافت کریگا کہ ہے بس کبھی حلقہ سے ہاتھ الگ نہین کریگا لہذا تیرا انکار ہی روشن کرے دیتا ہے کہ جماد سے وہ سیکڑون طرح حشر کر سکتا ہے غور تو کر اے انکار جو مثل مرید عدل کے معنی معکر کے ہے کہ تیرے آب و گل میں کتنی صنعتین گذرین تو خاک تھا پھر نطفہ ہوا پھر علقہ ہوا پھر مضغہ ہوا پھر انسان اور اس آب و گل کے وقت مین انکار پیدا ہوا ہل اتی سے کما قال اللہ تعالی ہل اتی علی الانسان حین من الدہر لم یکن شیئا مذکورا انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلناہ سمیعا بصیرا آیا آیا ہے انسان پر وہ وقت کہ نہ تھا اس زمانہ مین انسان کوئی شے مذکور جیسا کہ قبل زمان آدم سے تھا کہ کوئی گمان نہین کرتا تھا کہ آب و گل سے انسان پیدا ہوگا پھر ہمنے پیدا کیا انسان کو نطفۂ رنگ برنگ سے پھر کیا ہمنے اسکو سمیع و بصیر اے شنوا و بینا تو اب کیسے بجا نیست ہونے کے زندہ کرنے سے انکار ہے آب گل خود کہہ رہی ہے کہ مجکو اپنے زندہ ہونے مین بروز حشر انکار نہین ہے اور پکار پکار کے کہہ رہی اسے بیخبر کہ یہ اخبار نہین ہے جسمین احتمال صدق و کذب کا ہوتا ہے اور مین بھی اسکا بیان سو راہ سے کر سکتا ہون مگر ڈرتا ہون کہ دقیق کلام مین لوگون کے خیالات نہ ڈگین لہذا اسکی شرح سے ہے کیا خاموشی اختیار کی اب تخت بلقیس کو سبا سے نقل کراؤن اور منگاؤن الخلاف شرح مین منکر کو منکر کافت خاری میکرنے کو بیگیر سے خاک را تصویر اسکے دونون مصرعون مین انکار نہ کہا ہے کو بیت

تدبیر حضرت سلیمان کی منگانے تخت بلقیس مین

قولہ پس سلیمان گفت با لشکریان + تخت او را حاضر آرید این زمان + گفت عفریتے کہ تختش را بفن + حاضر آرم تا تو زین بیرون شدن + گفت آصف من باسم اعظمش + حاضر آرم پیش تو در یک دمش + گرچہ عفریت اوستاد سحر بود + لیک آن از نفح آصف رو نمود + حاضر آمد تخت بلقیس آن زمان + لیک ز آصف نز فن عفریتیان + گفت حمد اللہ برین و صد چنین + کہ بدیدستم ز رب العالمین + پس نظر کرد آن

کرسکتے ہین یہ حاجت اُسکی روا کرنا چاہیے ہمکو اُسکا منگا لینا سہل ہے اُسکو دشوار تھا اور وہ اُسکو نہایت
عزیز ہے بس خیر اگر خوردن کے خوان پر جو نعماے عقبے سے مراد ہے اگر ایک دم ہو تو یون بھی
سہی دیو متاع دنیوی کہ جبارت اُسکے تخت سے ہی **قوله** عبرت جانش شود آن تخت باز ؛ ہمچو دلق و چارق
پیش ایاز ؛ تا بداند در چہ بود آن مبتلا ؛ از کجاہا در رسید او تا کجا ؛ خاک را و نطفہ را و مضغہ
را ؛ پیش چشم ما ہمیدارد خدا ؛ کز کجا آوردمت ای بدنیت ؛ کہ ازان آید ہمی خفریقیت ؛ تو بدان عاشق
بدی در دور آن ؛ منکر این فضل بودی آن زمان ؛ وین کرم چون دفع آن انکار تست ؛ کہ میان خاک
میگردی نخست ؛ حجت انکار شد انشار تو ؛ از دوا بدتر شد این بیمار تو ؛ خاک را تصویر انکار از کجا ؛
نطفہ را خصمی و انکار از کجا ؛ چون بر اندم بیدل و بے سر بدی ؛ فکرت و انکار را منکر بدی ؛ از جمادی
چونکہ انکارت برست ؛ ہم ازین انکار حشرت شد درست ؛ پس مثال تو چو آن حلقہ زنیست ؛ کز
درونش خواجہ گوید خواجہ نیست ؛ حلقہ زن زین نیز دریابد کہ ہست ؛ پس ز حلقہ بر ندارد ہیچ دست ؛
پس ہم انکارت مبین میکند ؛ کز جماد او حشر صد فن میکند ؛ چند صنعت رفت ای انکار تا ؛ آب و گل انکار
زاد از ہل اتی ؛ آب و گل میگفت خود انکار نیست ؛ بانگ میزد بیخبر کا خبار نیست ؛ پس بگویم شرح
این را صد طریق ؛ لیک خاطر لغزد از گفت دقیق ؛ شرح آن زانسب بہ بستم ای کیا ؛ بہر نقل تخت بلقیس از
سبا ؛ المعنی چارق نوع از کفش صحرائیان خفریق زشت و بد یعنی قول حضرت سلیمان کا ہے کہ یہ تخت کا
آنا اُسکے لیے عبرت بھی ہو جائیگا جیسے گودڑی اور چارق کو ایاز زمان تقرب محمود غزنوی مین دیکھتا تھا
اور ہر روز عبرۃً دیکھتا تھا کہ تیری یہ اوقات تھی تا غرور نہونے پائے ایسے ہی یہ بھی اُسکو دیکھے اور جانے
کہ کیسی ناچیز چیزون مین مین مبتلا تھی اور اب کیسے ادنے جگہون سے اعلے رتبون کو پہونچی دیکھو خدا تعالی
نے بھی خاک ناچیز اور نطفۂ نجس و مضغہ بد ہیئت کو ہمارے سامنے رکھا ہے تا تو اے بدنیت جانے
کہ کہان سے ہم تجکو لائے ہین اور اصل تیری کیا ہے جس سے بُرائی اور زشتی تیری ظاہر ہوتی تھی اُسوقت
مین تو انھین ناچیزون کا عاشق تھا اور اسوقت مین جو فضل ہمارا تجھپر ہے اسکا منکر تھا بس یہ کرم کہ
تجکو انسان کیا دفع تیرے اُسی پہلے انکار کا ہے کہ تو جس حال مین کہ خاک تھا انکار انسان ہونے کا
کرتا تھا کہ خاک انسان نہین ہوسکتی اور کیسا ہمنے تجکو کر دیا تو یہ پیدا کر دینا تیرا خاک سے جس سے
تجکو انکار تھا تیرے انکار پر جاری حجت صریح و قوی ہوئی لیکن طرفہ یہ کہ یہ حجت تیرے واسطے انتشار ہوئی
اور سبب پریشانی کہ تیرا بیمار اس دوا سے بدتر ہوگیا یعنے ہمنے تو تجکو خاک سے اسواسطے پیدا کیا کہ
تیرا انکار دفع ہو جائے کہ حجت کامل موجود ہے آنکھ سے دیکھتا ہے اور ابتداء خلقت حضرت آدم کی جو

ابو البشر ہی خاک سے معلوم ہوہ انکار تیرا اور زیادہ مریض ہو گیا اب کہتا ہے ءاذا کنا ترابا ءانا لفی خلق جدید کیا ہو جائینگے ہم مٹی اور کیا نئے سر سے پیدا ہونگے تو خاک کی تو تصویر ہو دیکھ پچھلا اب یہ انکار کہان سے آیا اور نطفہ کا تو صاحب و مالک پھر فکرین کہان آئین تو اسوقت کو تو خیال کر کہ بے دل و بے سر تھا جنسے فکر و افکار پیدا ہوتی ہین اور انکا منکر ہیں اس حالت جمادی سے جو انکار تیرا چھوٹ گیا اور خاک سے انسان اور فکر و افکار روالا ہو گیا تو اسی انکار سے تیرا حشر ہونا بھی صحیح و درست ہو گیا کہ پھر خاک سے پیدا ہوے اور انسان بنے جیسا اب ہی بس تیری مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی کے دروازے کا حلقہ بجائے اور خواجہ اندر سے کہدے کہ خواجہ نہین ہے وہ حلقہ زن اس سے بھی دریافت کریگا کہ ہی بس کبھی حلقہ سے ہاتھ الگ نہین کریگا لہذا تیرا انکار ہی روشن کرے دیتا ہی کہ جماد سے وہ سیکڑون طرح حشر کر سکتا ہی غور تو کر ای انکار جو مثل مرید عدل کے معنی منکر کے ہی کہ تیرے آب و گل تک کتنی صنعتین گذرین تو خاک تھا پھر نطفہ ہوا پھر علقہ ہوا پھر مضغہ ہوا پھر انسان اور اس آب و گل کے وقت مین انکار پیدا ہوا اہل اتی سے کما قال اللہ تعالی ہل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلناہ سمیعا بصیرا آیا آتا ہے انسان پر وہ وقت کہ نہ تھا اس زمانہ مین انسان کوئی شئے مذکور جیسا کہ قبل زمان آدم سے تھا کہ کوئی گمان نہین کرتا تھا کہ آب و گل سے انسان پیدا ہوگا پھر ہمشا سے ہمنے پیدا کیا انسان کو نطفۂ رنگ برنگ سے پھر کیا ہمنے اسکو سمیع و بصیر اے شنوا و بینا تو اب کیسے بعد نیست ہونے کے زندہ کرنے سے انکار ہی آب و گل خود کہہ رہی ہی کہ مجکو اپنے زندہ ہونے مین بروز حشر انکار نہین ہی اور پکار پکار کے کہہ رہی اسے سیلے خبر کہ یہ اخبار نہین ہی جسمین احتمال صدق و کذب کا ہوتا ہی اور مین بھی اسکا بیان سو راہ سے کر سکتا ہون مگر ڈرتا ہون کہ دقیق کلام مین لوگون کے خیالات نہ ڈگین لہذا اسکی شرح سے ای کیا خاموشی اختیار کی اب تخت بلقیس کو سبا سے نقل کراؤن اور منگاؤن الخلاف شرح مین منکر کو منکر بکاف فارسی میکر نسے کو میگیر سے خاک ر تصویر اسکے دونون مصرعون مین انکار از کجا ہست کو بیت

تدبیر حضرت سلیمان کی منگانے تخت بلقیس مین

قولہ پس سلیمان گفت با لشکریان + تخت او را حاضر آرید این زمان + گفت عفریتے کہ تختش را بفن + حاضر آرم تا تو زین بیرون شدن + گفت آصف من باسم اعظمش + حاضر آرم پیش تو در یلد مش + گرچہ عفریت اوستاد سحر بود + لیک آن از نفخ آصف رو نمود + حاضر آمد تخت بلقیس آنزمان + لیک از آصف نز فن عفریتیان + گفت حمد اللہ بوین و صد چنین + کہ بدید ستم ز رب العالمین + پس نظر کرد آن

سلیمان سوے تخت + گفت آرے گول گیری ای درخت + پیش چوب وسنگ چون نقشے کنند + اے
بس اگولان کہ سرہامی نہند + ساجد ومسجود از جان بیخبر + دیدہ از جان جنبشی و اندک اثر + دیدہ در وقتے
کہ شد حیران ودنگ + کہ سخن گفت و اشارت کرد سنگ + نرد خدمت را چو ناموضع بباخت + شیر
سنگ را شقی سشیرے شناخت + از کرم شیر حقیقی کرد جود + استخوانی بہر سگ انداخت زود + گفت
گرچہ نیست آن سگ بر توام + لیک مارا استخوان لطفیست عام + المعنی آصف بن برخیا نام وزیر حضرت
سلیمان عفریت بالکسر بمعنی دیو یعنے جب سلیمان کی راے مین تخت کا منگانا متمکن ہوا تو برملا لشکر سے
کہا کہ اسی وقت تخت اُسکا لاؤ چنانچہ قرآن مین ہے قال یا ایہا الملأ ایکم یاتینی بعرشہا قبل ان یاتونی
مسلمین کہا سلیمان نے کون ایسا ہے تمسے اے قوم کہ تخت بلقیس کا میرے پاس لاے قبل اس سے
کردہ اور اُسکی قوم میرے پاس مطیع ہوکے آئین ایک عفریت نے کہا کہ مین اُسکے تخت کو اپنے فن
سے اتنی دیر مین لاؤنگا کہ جتنی دیر مین تم یہان سے اُٹھو اور باہر جاؤ کما جاء فی القرآن قال عفریت
من الجن انا آتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک کہا ایک دیو نے جن مین سے کہ مین اُسکو لاتا ہون
اس بیچ مین کہ تم اپنی جگہ سے اُٹھ کے کھڑے نہین ہونے پاؤگے آصف نے کہا کہ مین اسم اعظم
کی برکت سے ایک دم مین لا سکتا ہون جیسا کہ کلام الٰہی سے ظاہر قال الذی عندہ علم من الکتاب
انا آتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک کہا اُس شخص نے کہ اُسکے پاس علم کتاب کا تھا مین اُس کو
لاتا ہون قبل اس سے کہ تم پلک سے پلک نہ لگانے پاؤ کتاب مراد لوح محفوظ ان دونون نے
بات کہی لیکن اگرچہ عفریت جادو کا استاد تھا لیکن آنا تخت کا دم آصف سے ظہور مین آیا کہ اُسیوقت
تخت بلقیس کا حاضر آیا پھر تفسیر ہے کہ دم آصف سے آیا نہ فن عفریتیون سے حضرت سلیمان
نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے اسپر اور ایسی ایسی سیکڑون باتون پر جو مین نے رب العالمین سے دیکھی
ہین کما قال اللہ تعالے فلما راہ مستقرا عندہ قال ہذا من فضل ربی جب سلیمان نے تخت کو
اپنے سامنے موجود دیکھا کہا یہ فضل میرے پروردگار کا مجھپر ہے پھر سلیمان نے تخت کی طرف نظر کرکے
کہا بیشک اے درخت تو احمق گیر ہے یعنے احمق کا پھانسنے والا درخت اُسکو باعتبار چوب کے بھی کہا ہے
اور نیز ایک درخت کو بھی پوجتے تھے کہ حضرت عمرؓ نے جلوا دیا تھا اور مجکو ایسا یاد ہوتا ہے کہ اُسی
کا نام عزے تھا عجب احمق ہین کہ اپنے ہی ہاتھ سے لکڑی پتھر مین نقش بناتے ہین اور آپ ہی اُسکے
سامنے سر رکھتے ہین اور سجدہ کرتے ہین لیکن ساجد ومسجود دونون جان سے بیخبر اور غافل چنانچہ
ساجد تو یہ نہین جانتا کہ گو بظاہر یہ جمادی ہے مگر جان امین ہے کہ وہ خدا تعالی ہے ہر شے کی جان بس ایک جرم

میں سنگین کو سجدہ کرتا ہی اور سجود یہ نہیں جانتا کہ یہ میری جان کو سجدہ کرتا ہے یا صرف جسم کو اور یہ جان
جو اسمین ہے اُس سے کبھی ساجد نے کچھ جنبش دا نہ بھی دیکھا ہی اور دیکھا ہے اُسوقت مین کہ اپنی حاجت
روائی مین حیران دو دنگ ہوا اور سنگ نے سخن اُس سے کیا اور اُسکی طرف اشارہ حاجت
روائی کا کیا اب اُسنے گو نر د خدمت کا بے ٹھکانے رہا راصمد کو چھوڑ کے صنم کی خدمت بجا لایا
اور پھرکے شیر کو اُس بدبخت نے سچ مچ کا شیر جانا تو شیر حقیقی نے اپنے کرم سے اسپر جود کیا اور ایک
ہڈی اس کُتے کو بھی ڈالدی اور کہا کہ اگرچہ وہ سگ تو ام یعنے راستی پر نہیں ہے لیکن ہڈی ڈالدینے
کا ہمارا لطف عام ہی ہم اُس سے درگذر نہیں کرتے

مدد چاہنا حلیمہ کا بتون سے بعد دودھ چھوٹ جانے اور گمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کانپنا او سجدہ کرنا بتون کا

قولہ قصہ راز حلیمہ گویمت + تا زداید داستان او غمت + مصطفی را چون ز شیر او باز کرد + بر کفش
بر داشت چون ریحان و ورد + میگریزانید ش از ہر نیک و بد + تا سپارد آن شہنشہ را بجد + چون ہمی آورد
امانت را ز بیم + شد بکعبہ وا مد او اندر حطیم + از ہوا بشنید بانگے کای حطیم + تافت بر تو آفتابے
بس عظیم + ای حطیم امروز آید بر تو زود + صد ہزاران نور از خورشید جود + ای حطیم امروز آرد در تو رخت
محتشم شاہی کہ پیک او ست بخت + ای حطیم امروز بیشک از نوی + منزل جانہاے بالا مے شوی +
جان پاکان طلب طلب و جوق جوق + آیدت از ہر نواحی مست شوق + گشتہ حیران آن حلیمہ ان صدا +
نے کسے در پیش نے سوے قفا + المعنی حطیم دیوار بیرون کعبہ جانب مغرب کہ وہان ناودان کعبہ کا ہی
طلب معرب تلب بالضم گروہ مردم جوق بالضم گروہ مردم و گروہ مرغان مولانا فرماتے ہین کہ اب
مین تجھسے قصہ حلیمہ کا کہون تو تیرے دل سے وہ غم کو کھرچ ڈالے یعنے جب مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا
انھون نے دودھ چھڑایا تو انکو ہاتھون پر مثل گل و ریحان کے رکھ لیا اور ہر نیک و بد سے انکو بھگا کے
بچائے لیے جاتی تھین تا انکو انکے دادا کے سپرد کر دین جب اس امانت کو ڈرتے ڈرتے لائین
کعبے کے اندر گئین اور حطیم مین انکو لائین جوف آسمان سے ایک آواز آئی کہ اے حطیم تیرے اوپر ایک
آفتاب عظیم چمکا اے حطیم آج تجھپر بہت جلدی لاکھون نور خورشید جود سے نازل ہونگے اے حطیم
آج تجھمین ایسا ایک شاہ محتشم قیام کریگا اور رخت کش ہوگا کہ جسکا قاصد بخت ہے اے حطیم ایسی
نوی و تازگی پائیگا کہ عالم بالا کی جانون کا منزل بنیگا وہ تجھمین وارد ہونگے گروہ کے گروہ اور غول
کے غول جان پاکون کی مست شوق ہوکر ہر طرف سے آئینگی بس حلیمہ یہ صدا اُسکے نہایت ہی

حیران ہوئین اور دیکھا تو نہ کوئی آگے تھا نہ پیچھے تھا **قولہ** شش جہت خالی ز صورت وین ندا + شد
پیاپے آن ندا را جان فدا + مصطفےٰ را بر زمین بنہاد او + تا کند آن بانگ خوش را جستجو + چشم
می انداخت آن دم سو بسو + کہ کجا است آن شہ اسرار گو + اینچنین بانگ بلند از چپ و راست + میرسد
یارب رسانندہ کجاست + چون ندید او خیرہ و نومید شد + جسم لرزان ہمچو شاخ بید شد + باز آمد
سوے آن طفل رشید + مصطفےٰ را در مکان خود ندید + حیرت اندر حیرت آمد بر دلش + گشت بس تاریک
از غم منزلش + سوے منزلہا دوید و بانگ داشت + کہ بر دُردانہ ام غارت گماشت + مکیان گفتند
ما را علم نیست + ما ندانستیم کاینجا کودکیست + ریخت چندان اشک کرد او بس فغان + کہ برو گریان شدند
آن مکیان + سینہ کوبان آنچنان بگریست خوش + کاختران گریان شدند از گریہ اش + **المعنی** یہ بھی بیان
کیفیت حلیمہ کا ہے کہ شش جہت کو تو صورت سے خالی پاتی تھین اور یہ ندا کہ اسپر جان فدا کرنے
کی ہے برابر چلی آتی تھی تب مصطفےٰ کو اُنھون نے زمین پر رکھا تا اُس آواز خوش کی جستجو کرین ہر طرف
آنکھ ڈالتی تھین اور دیکھتی تھین کہ وہ پادشاہ اسرار گو کہان ہے جو یہ کہ رہا ہے ایسی آواز بلند
جو داہنے بائین سے چلی آتی تھی یارب اس آواز کا رسانندہ کہان ہے جب کسی کو اُنھون نے نہ دیکھا
تو حیران و نومید ہوئین اور بدن انکا شاخ بید کی طرح کانپنے لگا اور پھر لوٹکے اُس طفل رشید
کی طرف آئین یعنے مصطفےٰ انکو اپنی جگہ پر ندیکھا ایک تو حیرت تھی ہی دوسری یہ حیرت انکے دل پر ہوئی
اور وہ جگہ مارے غم کے انپر اندھیر ہوگئی لوگون کے گھرون کی طرف دوڑین اور چلاتی تھین کہ کس کی
غارت میرے دُردانہ پر پڑ گئی کسی نے میرا دُر یتیم لوٹ لیا مکہ والون نے کہا ہمکو کچھ علم نہین ہے
ہمنے جانا بھی نہ تھا کہ یہان کوئی لڑکا ہے بس اسقدر روئین اور شور و فغان کیا کہ مکہ والے بھی انپر
گریان ہوے چھاتی پیٹتی تھین اور ایسی خوش روتی تھین کہ انکے رونے پر تارے بھی روتے تھے

حکایت اُس پیر کی کہ اُسنے انکو استعانت بتون پر رہنمائی کی

قولہ پیر مردی پیشش آمد با عصا + کای حلیمہ چہ فتاد آخر ترا + کاچنین آتش ز دل افروختی + وین جگرہا را
ز ماتم سوختی + گفت بُد احمد رضیعم معتمد + پس بیاوردم کہ بسپارم بجد + چون رسیدم در حطیم آوازہا + میرسید و
مے شنیدم از ہوا + من چو آن الحان شنیدم از ہوا + طفل را بنہادم آنجا زان صدا + تا ببینم این صدا
آواز کیست + کہ ندائے بس لطیف و بس خوش ہست + نز کسے دیدم بگرد خود نشان + نے ندائے منقطع شد
یکزمان + چونکہ واگشتم ز حیرتہاے دل + طفل را آنجا ندیدم واے دل + گفتش ای فرزند تو اندہ ندار +
کہ نمایم من ترا یک شہریار + کہ بگوید گر بخواہد حال طفل + او بداند منزل و ترحال طفل +

پس حلیمه گفت ای جانم فدا + مر ترا ای شیخ خوب و خوش ندا + هین مرا بنما ے آن شاه نظر + کش بود از حال طفل من خبر + برد او را پیش عزّے کاین صنم + هست در اخبار غیبی مغتنم + ما هزاران گم شده زو یافتیم + چون بخدمت پیش او بشتافتیم + المعنی تر حال بالکسر کوچ بس ایسی حال مین که یه گریان و نالان تھین ایک بوڑھا عصا ہاتھ مین لیے انکے سامنے آیا که اے حلیمه تجھپر کیا ایسی آفت پڑی ہے که تونے اسقدر آگ دل سے بھڑکائی ہے اور اپنے ماتم سے دلون کو جلایا ہے کہا مین احمد صلعم کی دایه معتمد ہون آن کو لائی تھی که اُنکے دادا کے سپرد کرون جب حطیم مین پہونچی تو ہوا سے آوازین مجکو آنے لگین که مین اُنکو سنتی تھی پس مین نے جو وہ الحان ہوا سے سُنا بچه کو وہان اُس صدا سے رکھدیا تا دیکھون که یه صدا اور یه ندا لطیف و شاہانه کسکی ہے لیکن نه کسی کا نشان اپنے آس پاس دیکھا اور نه وه ندا دم بھر کو منقطع ہوتی تھی جبکه حیرت زده ہوکے لوٹی تو بچه کو وہان نه دیکھا بس وا ے دل کرتی رہگئی گویا دل میرا نکل گیا بوڑھے نے اُسنے کہا که ای فرزند تو ذرا غم مت کر مین تجکو ایک ایسا پادشاه بتادون که تجکو عند الاستفسار تیرے بچه کا حال بتادیگا که وه اُسکے ٹھہرنے اور کوچ کی جگه سب سے خبر ہے حلیمه نے کہا ای بوڑھے مین تجھ پر قربان تو نے یه بہت ہی خوب و خوش آواز مجکو سُنائی خبردار ہو میری اُس شاه نظر کی طرف رہنمائی کر جسکو میرے بچے کے حال سے خبر ہے یه سُن کے وه بوڑھا اُنکو عزے کی طرف لیگیا اور کہا که یه صنم غیب کی خبرین بتانے مین بہت ہی غنیمت ہے ہمنے ہزارون کھوئی ہوئی چیزین اُس سے پائی ہین جب اُسکی خدمت مین دوڑے ہین الخلاف شرح مین بجاے کین صنم کے کاین صنم لکھا ہے **قوله** پیر کرد او را سجود و گفت زود + ایخداوند عرب دے بحر جود + گفت ای عزے تو بس اکرامها + کرده تا رسته ایم از دامها + بر عرب حقست از اکرام تو + فرض گشته تا عرب شد رام تو + این حلیمه سعدی از امید تو + آمد اندر ظل شاخ بید تو + که از و فرزند طفلے گم شده است + نام آن کودک محمد آمده است + چون محمد گفت آن جمله بتان + سرنگون گشتند ساجد در زمان + که برو ای پیر این چه جستجوست + آن محمد را که عزل ما در وست + ما نگون و سنگسار ایم از و + ما کساد و بی عیار ایم از و + آن خیالاتے که دیدندی ز ما + وقت فترت گاه گاه اہل ہوا + گم شود چون بارگاه او رسید + آب آمد مر تیمم را درید + دور شو اے پیر فتنه کم فروز + هین ز رشک احمدی ما را مسوز + دور شو بهر خدا ای پیر تو + تا نه سوزی ز آتش تقدیر تو + این چه دُم اژدها افشردنست + هیچ دانی چه خبر آوردنست + زین خبر خون شد دل دریا و کان + زین خبر لرزان شود هفت آسمان + چون شنید از سنگها پیر این سخن + چون عصا انداخت آن پیر کهن + پس ز لرزه خوف و بیم آن ندے + پیر دندانها بهم بر میزدے + آنچنان کاندر زمستان مرد عور

اوہمیلرزید ومیگفت اے تبور + المعنی تبور غسران وہلاک بوڑھے نے جلدی اسکو سجدہ کرکے کہا کہ
ای خداوند عرب اور ای بحر بخشش آورای عزی تو نے نہایت ہی اکرام ہمارے ساتھ کیے ہین تو ہم
آفتون کے دام سے چھوٹے ہین تیرا عرب پر بڑا حق ہی کیسے اکرام تو نے کیے ہین تیری اطاعت اُنپر
فرض ہی جب تو تیرے مطیع ہوے ہین یہ حلیمہ سعدی امیدوار ہو کے تیری شاخ بید کے سایہ مین آئی ہی
شاخ بید بطریق طنز فرمایا ہی کہ اُسکا ایک فرزند بچہ گم گیا ہی اور اُسکا نام محمدؐ ہی جب ہی بوڑھے نے عزی کے
سامنے محمدؐ کہا فورًا سارے بت سرنگون ہو کے سجدہ مین گر گئے اور کہا ای بڈھے جا یہ کیسی جستجو ہے اُس
محمدؐ کی کہ جسکے سبب ہماری بیکاری اور عزل ہو جائیگا کوئی ہمکو نہ پوچھیگا ہم سب نگون و سنگسار ای
معذب و خوار اور کھوٹے اور بے عیار اُنکے سبب سے ہونگے وہ خیالات مثلاً بات کرتا یا اشارت
کرنا جیساکہ اوپر کہا ہی ع کہ سخن گفت و اشارت کرد سنگ جسپر یہ حکایت لکھی ہے کبھی کبھی زمان
فترت مین جو اہل ہوا اُسے دیکھتے ہین وہ سب گم ہو جائینگے جب بارگاہ اُنکی اس عالم مین آئی
فترت وہ فاصلہ ہو دو پیغمبرون کے درمیان مین ہو جیسے حضرت عیسے اور آنحضرت کے مین اور ہم سب ایسے
گم ہو جائینگے جیسی پانی کے آگے تیمم نہین رہتا پارہ پارہ ہو جاتا ہے دور ہو ای بوڑھے بہت آگ
فتنہ کی مت بھڑکا اور خبردار ہو ریا دہ رشک احمدی مین ہمکو مت جلا اسلئے اے بوڑھے خدا
کے واسطے یہان سے دور ہو جا ہمکو آگ تقدیر سے کیون جلاتا ہے یہ تو مقدر ہو چکا ہے یہ خبر لانا تیرا
گویا اژدہے کی دم دبانا ہی کہ وہ تیرے کو کاٹ کھائے یہ ایسی ونیسی خبر نہین ہے اُس سے
تو دل دریا و کان کے خون ہونگے اور ساتون آسمان تھرائینگے ایسی ہیبت و شوکت انکی ہوگی الغرض
جب بوڑھے نے اُن پتھرون سے یہ بات سُنی اُسکے سُننے نے اسکو زمین پہ گرا دیا ایسا بےحس و حرکت
پڑا تھا جیسا اسکا عصا پڑا تھا اور اس آواز کے خوف و بیم سے ایسا کانپتا تھا کہ دانت سے
دانت بجتا تھا جیسے جاڑے مین کوئی ننگا آدمی کانپتا ہے اور اُسکے دانت بجتے ہین اور کہتا تھا
ہاے خرابی وہلاکی الخلاف شرح مین بیزودے کو بیز بدے **قولہ** چون درانحالت بدید آن پیر را + باوسر گم کرو زان تدبیر را + گفت پیرا گرچہ من در محنتم + حیرت اندر حیرت اندر حیرتم + ساعتی باوم خطیبی میکند + ساعتے سنگم ادبی میکند + باد با حرفم سخنہا میدہد + سنگ و کوہم فہم اشیا میدہد + گاہ طفلان را ربودہ غیبیان + غیبیانِ سبز بو فس آسمان + از کہ نالم باکہ گویم این گلہ + من شدم سودائے اکنون صد دلہ + غیر تش از ترغیبم لب بہ بست + اینقدر گویم کہ طفلم گم شدہ است + گر بگویم چیز دیگر من کنون + خلق بربندم بزنجیر جنون + گفت پیرش کاے حلیمہ شاد باش +

سجدهٔ شکر آر و آور کم خراشش + غم مخور یاوه نگردد او ز تو + بلکه عالم یاوه گردد اندر او + هر زمان از رشک
و غیرت پیش و پس + صد هزاران پاسبانست و حرس + آن ندیدی کان بتان ذو فنون + چون شدند
از نام طفلت سرنگون + این عجب قرنیست بر روی زمین + پیر گشتم من ندیدم جنس این +
زین رسالت سنگها چون ناله داشت + تا چه خواهد بر گنهگاران گماشت + سنگ بی جرمست در معبودیش
تو نهٔ مضطر که بنده بودیش + آنکه مضطر این چنین ترسان شده است + تا که بر مجرم چها خواهند بست

المعنی جب حلیمہ نے بوڑھے کو اس حالت میں دیکھا اپنی مدعا پرسے کے سر پاؤں بھول گئیں کہا اے بڈھے اگرچہ میں محنت و رنج میں ہوں مگر حیرت در حیرت میں ہوں کبھی تو ہوا میری خطیب بنتی ہے کبھی پتھر میرا ادیب بنتا ہے تو مجھسے باتیں کرتی ہے اور حرف و سخن سناتی ہے سنگ و کوہ مجکو سمجھ اشیا کی سکھاتے ہیں کبھی میرے بچے کو غیبی لوگ لیگئے اور وہ غیبی جو سبز پوش آسمان کے ہیں اب کس سے فریاد کروں اور کسکو اپنی شکایت سناؤں میں تو آپ سودائی سیکڑوں آشفتگی کی ہو گئی ہوں حیرت نے اسکی بھید کی کنجیاں مجکو ظاہر کرتے ہی بیان مرغیب سے میرے لب بند کر دیے اب اتنی قدر کہونگی کہ میرا بچہ گم ہو گیا اور کچھ نہیں کہونگی تا مخلوق دیوانہ جان کے مجکو زنجیر جنون میں باندھے بڈھے نے کہا کہ اے حلیمہ خوش ہو سجدہ شکر کا کر اور خراش دل کی مت ظاہر کر غم مت کھا کہ وہ تجھسے نہیں گم ہوگا بلکہ وہ وہ ہے کہ سارا جہان تجھسے یاوہ اور ناپید ہوگا آپ سے لوگوں کو بڑے بڑے رشک ہونگے اور غیرتیں اسواسطے اسکے آگے پیچھے لاکھوں پاسبان و نگہبان ہیں حرس لفظی معنی نگہبان ہیں تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے بچے کا نام سن کے کیسے کیسے بت ذو فنون سرنگوں ہو گئے یہ عجب قرن یعنی صدی روے زمین پر ہے میں بوڑھا ہوا میں نے کبھی اس قسم کی نہ دیکھی رسالتیں آگے بھی ہوئی ہیں پر وہ رسالت ہے جس سے پتھر بھی نالان ہیں کہ دیکھے کیا عذاب گنہگاروں پر تعین ہو سنگ کو جو معبود ٹھہرا لیا ہے وہ اپنی معبودی میں بیجرم ہے اور تو تو مضطر یعنی بے اختیار و بیچارہ نہیں ہے اسکی بندگی میں اور اسکا بندہ بننے میں جبکہ مضطر یعنی بیچارے اے سنگ ایسے ترسان ہوسے ہیں تو نہ معلوم مجرموں پر کیا کیا عذاب لگائینگے انخلاف شرح میں سر کو سنگ آور کو اور ا

خبر پانا عبد المطلب کا مصطفی صلعم سے اور ڈھونڈھنا گرد شہر کے اور رونا در کعبہ پر اور دعا کرنا

قوله چون خبر یابید جد مصطفی + از حلیمه وز فغانش بر ملا + وز چنان بانگ بلند و نعرها + که بمیلی میرسید
از وی صداها زود عبد المطلب دانست چیست + دست بر سینه همی زد میگریست + آمد از غم بر در کعبه بسوز +

کای خبیر از سر شب و راز روز + خویشتن را من نبینم من فنی + تا شود همراز تو همچون منی + خویشتن را من نمی بینم هنر + تا شوم مقبول این مسعود در + با سر و سجده مرا قدرے بود + یا با شکم دولتی خندان شود + لیک در سیمای آن دُرِّ یتیم + دیده ام آثار لطفت اے کریم + او نمی ماند بما گرچه ز ماست + ما همه مسیم و احمد کیمیا ست + این عجائبها که من دیدم برو + من ندیدم بر ولی و بر عدو + آنچه فضل تو درین طفلیش داد + کس نشان ندهد بصد سال جهاد + چون یقین دیدم عنایتہاے تو + بر وے آن دریست از دریاے تو + من هم او را مے شفیع آرم بتو + حال او اے حال دان با من بگو + از درون کعبه آمد بانگ زود + که هم اکنون رخ بتو خواهم نمود + با دو صد اقبال او محظوظ ماست + با دو صد طلب ملک محفوظ ماست + ظاهرش را شهره گیهان کنیم + باطنش را از همه پنهان کنیم + یعنی مصطفٰے کے دادا یعنے عبد المطلب نے جب خبر پائی حلیمہ سے اور انکے شور و فغان سے وہ بھی ملا کر رہی تھیں اور ایسی بانگ بلند اور شور سے جنکی آواز میل بھر جاتی تھی اُن کیفیتون سے تو اُنھون نے جان لیا جو حال تھا پھر بیانہ پیٹنے اور رونے لگے اور مارے غم کے خانۂ کعبہ کے دروازہ پر پہونچے اور وہ سوز سے کہا اور کہا اے خبردار رات دون کے سرون و رازون کے مین اپنے بیچ مین کوئی فن ایسا نہین دیکھتا جس سے مین نا چیز ناکس تیرا ہمراز ہو اون نہ کوئی آپ مین ایسا ہنر دیکھتا ہون تو اس دروازہ مسعود کا مقبول بنون تو تنے مجکو سر دیا تو میری قدر اسی مین ہے کہ سر سجدہ مین جھکا اون یا گریہ و زاری کرون تو کل میرے نصیب کا کھلتا لیکن وہ دُرِّ یتیم جو میرا لگا ہے اُسکی پیشانی مین مین نے آثار تیرے لطف کے اے کریم دیکھے ہین وہ ہمسے مشابہت نہین رکھتا بالکل الگ ہے اگرچہ ہمسے ہے یعنے ہماری اولاد مگر ہم مس ہین اور احمد کیمیا ہے ناقصون کا کامل کرنے والا یہ عجائب کہ مین نے اسمین دیکھے ہین نہ کسی دوست مین دیکھے نہ دشمن مین دیکھے تیرے فضل نے جو کچھ اُسکو اس طفلی مین دیا ہے اگر کوئی سو برس جہاد کرے تمھین بھی تو اُسکا پتہ کوئی نہ بتائیگا جب یقین مین نے دیکھا کہ تیری عنایتین اُسپر ہین اور جانا کہ وہ ایک دُر تیرے دریا کا ہے اسواسطے مین اُسی کو شفیع لایا ہون اُسی کے طفیل اے حال دان اسکا حال مجکو بتا دے پس اندرون کعبہ سے آواز آئی کہ ہم ابھی صورت اُسکی تجکو دکھا دینگے وہ سیکڑون اقبال کا حصہ پائے ہوئے ہے اور سیکڑون گروہ ملک کے ساتھ حفاظت کیا ہوا ہے ہم اُسکو دنیا مین ظاہر حال سے مشہور کرنا چاہتے ہین اور باطن کو اُسکے سب سے چھپائے ہوئے ہین کوئی اُسکو کیا جانے الخلاف فسرح مین لکھا ہے منی کو معنی اور دوبے خندان جسکو مین دو دستے جانتا ہون اور سیم کو ستیم قوله زر کانست آب و گل ما از گریم + که گوش حلهٔ او گه تاج گریم + گه حمائل ہاے شمشیرش کنم

گاہ بند گردن شیرش کنیم + گہ ترنج تخت بر سازیم از و + گاہ تاج فرق ہائے ملک جو + عشقہا داریم با این خاک ما + زانکہ افتادست در قعدہ رضا + گہ چنین شاہی از و پیدا کنیم + گہ ہم او را پیش شہ شیدا کنیم + صد ہزاران عاشق و معشوق از و + در فغان و در نفیر و جستجو + کار ما این و اے بر کوری آن + کہ بکار ماند ار دمیل جان + این فضیلت خاک را زان رو دہیم + زانکہ نعمت پیش بے برگان نہیم + زانکہ دارد خاک شکل اغبری + وز درون دارد صفات انوری + ظاہرش با باطنش گشتہ بجنگ باطنش چون گوہر و ظاہر چو سنگ + ظاہرش گوید کہ ما اینیم بس + باطنش گوید نکو بین پیش و پس + ظاہرش منکر کہ باطن ہیچ نیست + باطنش گوید کہ بنمایم بایست + ظاہرش با باطنش در چالش اند + لاجرم زین صبر نصرت مے کشند + زین ترش رو خاک صورتہا کنیم + خندۂ پنہانش را پیدا کنیم + زانکہ ظاہر خاک اندوہ و بکاست + در درون دلش صد ہزاران خندہا ست + المعنی پیر ایما جانب حق سے ہے کہ یہ آب و گل ہمارا رکا فی ہے اور ہم اسکے زرگر کہ کبھی اُس سے خلخال و خاتم گڑھتے ہین جسے وہ لوگ جو خلخال و خاتم پہنتے ہین اور کبھی اُسکو حمائل شمشیر کی بناتے ہین یعنی وہ جو شمشیر حمائل کرتے ہین کبھی پھندا شیر کی گردن کا اسے شیر کی گردن پکڑنے والے کبھی ترنج تخت کا کبھی تاج اُن لوگون کے سر کا جو ملک جو ہین یعنے بادشاہ پیدا کرتے ہین ہمکو اس خاک سے بڑے عشق ہین کہ ہماری قعدۂ رضا مین بیچ پڑی ہوئی ہے اور افتادگی درصورت قعدہ کی خاک سے ظاہر کبھی اُس سے ایسا شاہ پیدا کرتے ہین کہ اشارہ آنحضرت سے ہے کبھی اُس شاہ کو دوسرے شاہ کا شیدا بناتے ہین جسکے عشق سے لاکھون عاشق و معشوق فریاد و فغان اور جستجو مین ہین کہ یہ اشارہ اپنی ذات پاک سے ہے ہمارے ظاہر یہ کام و حقیقتاً ہین مگر وا اسکی کوری پر جو یہ ہمارے کام و صنعت کو غربت جان سے نہ دیکھے نہ غور کرے فضیلت خاک کو ہم اس سبب سے دیتے ہین کہ ہماری عادت ہے بیبرگون کے سامنے نعمت رکھنے کی ہے ظاہر خاک صورت غباری رکھتی ہے لیکن باطن مین اُسکی کیسی روشنی ہے ظاہر اُسکا باطن سے لڑتا تھا کس واسطے کہ باطن تو اُسکا ایک گوہر قیمتی اور ظاہر ایسا کہ جیسے سنگ ناچیز ظاہر کہتا ہے کہ ہم بس یہی ہین جو کچھ ہین اور باطن کہتا ہے کہ آگے پیچھے دیکھ کے بات کہہ ظاہر اُسکا منکر کہ باطن مین کچھ نہین ہے باطن کہتا ہے جو کچھ ہے تجکو دکھائے دیتا ہون ذرا ٹھہر ظاہر و باطن اسکے باہم جنگ و جدل ہین اور دونون صابر لاجرم اسی صبر کے طفیل کبھی نصرت بہت پاتے ہین کہ اس خاک ترشرو سے ہم صورتین بناتے ہین اور چھپے خندے اسکے ظاہر کرتے ہین ترشرو اسوجہ سے کہ ظاہر خاک کا اندوہ و بکا ہے اور درون مین اُسکے لاکھون خندے ہین الخلاف شرح مین ماور گمیم گیا

اس سبب سے کہ دادا اُنکے سرداران عرب سے تھے پشت آدم تک اُنکے بزرگوار سب معتبر اور رزم بزم والے تھے جو خاص صفت شاہان عالی مقدار کی ہے اور لحیم وتن توش والے اب مولانا فرماتے ہین یہ نسب وصفت اُنکے پوست بکل کا تھا کہ شاہنشاہون بزرگ سے پاک صاف کیا ہوا تھا جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا نقلت من اصلاب طاہرات الی ارحام طاہرات مین نقل کیا گیا پشتون پاکیزہ سے طرف رحمون پاکیزہ کے لیکن مغز اُنکا تو نسب سے پاک و دور ہے اور کوئی ہمنس انکا سمک سے سماک تک نہیں ہے وہ نور حق تھے نور حق کی زاد بود ہی کیا اور خلعت حق کو تار بود کی کیا حاجت آدنے خلعت اُسکا جو وہ کسی کو کسی بدلہ مین دیدے تو وہ نقش و بود آفتاب سے بڑھ کے ہوا الخلاف شرح مین زاد بود کو زادہ بود لکھا ہے جو مثل زاد بود دم کے ہے

بقیہ قصہ دعوت سلیمان کا بلقیس کو

قولہ خیز بلقیسا بیا و ملک بین + برلب دریاے یزدان دُر بچین + خواہرانت ساکن چرخ سنی + تو بمرداری چہ سلطانی کنی + خیز بلقیسا بیا دولت نگر + جاودان از دولت ما بر بخور + خواہرانت را زبخششہا و داد ہیچ میدانی کہ آن سلطان چہ داد + خیز بلقیسا در آ در بحر جود + ہر دسے بر داربے ملبو سود + خواہرانت جملہ در عیش و طرب + بر تو ہون خوش گشت این رنج و تعب + خیز بلقیسا سعادت یار شو + وز ہمہ ملک سبا بیزار شو + تو ز شادی چون گداے طبل زن + کہ منم شاہ و رئیس گولخن + آن سگے در کوی گدائی کور دید + حملہ مے آورد دلقش میکشید + کور گفتش آخر آن یاران تو + بر کنند ایندم شکار و صید جو + قوم تو در کوہ میگیرند گور + درمیان کوے میگیری تو کور + گفتہ اکم این راولے بار دگر + شد مکرر بہر تاکید نظر + المعنی اُٹھ اے بلقیس یعنی اپنا ملک ترک کر اور یہان آ اس ملک کو دیکھ اور دریاے الہی کے کنارہ بیٹھ کے موتی بین تیری بہنین چرخ بلند کی رہنے والی ہین تو اس مردار جیفہ کی بادشاہ بنی ہے پھر کہتے ہین اے بلقیس تیری دولت کیا ہے دولت یہ ہے آ اس کو دیکھ کہ یہ دولت ہماری جاودان ہے اس سے متمتع ہو تیری بہنون کو بخشش و دہن سے کچھ جانتی ہے کہ اُس سلطان نے کیا دیا اُٹھ اے بلقیس اور اس بحر جود مین گھس اور ہر دم بے سرمایہ کے سود حاصل کر تیری بہنین سب عیش و طرب مین ہین نہ معلوم تجھپر یہ رنج و تعب کیسے خوش ہوگیا ہے اُٹھ اے بلقیس سعادت کی یار ہو کہ وہ تمامی ملک سبا سے بیزار ہوتا ہے تو مثل گدا طبل زن کے ہے کہ طبل خوشی کا بجا رہی ہے اور کہتی ہے کہ مین بادشاہ اور رئیس گلخن کی ہون جو گھورہ کو کہتے ہین بس تیرا ایسا حال ہے جیسے کسی اندھے فقیر کو کسی دروازے کا کتا پا لیتا ہے تو ہر طرح اس کو پھٹتا ہے

حملے بھی کرتا ہی گودڑی بھی پکڑ پکڑ کے کھینچتا ہی اندھا اس سے کہتا ہی کہ آخر تیرے اور یار اسوقت شکار کو رہے ہین اور شکار ڈھونڈھتے ہین اور تیری ہی قوم ہین کہ پہاڑون مین گورخر پکڑتے ہین تو نابینا گلی مین اندھے کو پکڑتا ہی آپ فرماتے ہین اس قسم کی باتین تو ہمنے بہت کہی ہین مگر پھر مکرر واسطے تاکید نظر کے کہین تا دیکھ بھال کے قدم رکھے الخلاف شرح مین درآور کو درآور اور نقش کو نقش کی صورت اور کور کو گور دوسرے مصرعہ مین دوسرے شعر کے جو حاشیہ پر ہے لکھا ہی اور طرفہ یہ کہ سرخی دوسری حکایت کی لکھ کے وہ تین شعر جنکو مین نے اوپر کی حکایت کے آخر مین قائم کیا ہی بعد کی داستان مین درج ٹھہرائے ہین جس سے ابتدا نہین معلوم ہوتا کہ کور کون ہے اور گفتش کی ضمیر کسکی طرف ہے یسا مین خبط مین پڑ گیا تھا دوسری کتاب موجود نہین سوا اسی شرح اور متن کے کیا کرون آخر بفضل خدا اور برکت توجہ جناب مولانا کے کہ نفت اعداد و استعانت ہر مشکل و غلط جگہون مین کرتا رہتا ہون اور سمجھ جاتا ہون چنانچہ ملاحظہ الخلاف سے ظاہر یہ وقت بھی میری سہل ہوئی اور ربط اشعار کا ہو گیا معنی کرسی نشین ہوئے شرح شریف مین خارج کی باتین بہت با فراط ہین لفظی معنی شعر کے بالکل تفریط گویا ع در میکدہ ... اصلا خبری نیست + آپ ناظرین کیا ہے انصاف کرین چاہے اعتقاد الحق شعر ... سلطان ... ار ہر بندہ ایست + نہ ورنہ ہر زندہ زدہ ایست +

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

متن قانع ہوتا آدمی کا دنیا کی حرص و طلب مین اور غفلت رہجانا ہون سے کہ اپنا جنس ... سکے ہین

قولہ ترک این تزویر گو شیخ نفور + آب شور ست جمع گرد چند کور + کاین مریدان من ... آب شور + ... از من همی گردند کور + آب خود شیرین کن از بحر لدن + آب جو را دام این کوران مکن + خیز شیران خدا این گور گیر + تو چه سگ چونی بزرگ گورگیر + گور چه از صید غیر دوست دور + جمله شیر د شیرگیر دست نور + در نظاره صید و صیاد شہ + کرده ترک صید مرده در وله + همچو مرده مرده شان بگرفته یار + تا کند او جنس ایشان را شکار + مرده مرغ مضطر اندر وصل بین + خوانده ا القلب بین الاصبعین + مرغ مرده اش را هر آنکو شد شکار + چون ببیند شد شکار شهریار + هر که او زین مرغ مرده سر بتافت + دست آن صیاد را هرگز نیافت + گوید او منگر بمرداری که من + عشق شہ ہین ورنگ مرداری من + من نہ مردارم مرا شہ کشتہ است + صورت من شبه مرده گشته است جنبشم زین پیش بود از بال و پر + جنبشم اکنون ز دست او نگر + جنبش فانیم بیرون شد ز پوست جنبش باقیست اکنون چون از وست + المعنی حضرت مولانا اہل تزویر سے مخاطب ہین کہ

ای شیخ نفور جیسے کہ مکاروں کی عادت ظاہری ہر شے سے نفرت کرنے کی ہوتی ہے اس تزویر کو ترک کر یہ کیا تونے تھوڑا سا پانی سو بھی کھاری اور چند اندھے جمع کر رکھے ہین اور کہتا ہی کہ مین اور یہ میرے مرید اسی آب شورت پیتے ہین اور میرے سبب سے اندھے ہوتے ہین تجکو واجب ہی کہ اپنے پانی کو بحر لدن سے شیرین کر اس آب بدکو دام ان اندھون کا مت بنا اور انکو جال مین مت پھانس اُٹھ اور مثل شیران خدا کے گور گیر بن اور اُن شیرون کو تلاش کر تو کتے کی طرح کیون مکر سے کور گیر بنا ہے یعنے اندھے کو پکڑنے والا پھر فرماتے ہین کور کیا چیز ہی وہ تو شکار غیر دوست کا ہی یہ غیر سے دور ہین اور جملہ شیر اور شیر گیر اور نور حق سے مست ہین صید اور صیادی شاہ کو تکتے ہین کہ کیسا اس صید کو اسنے صید کیا ہی ایسے ہی صیادی اسکی ہمکو بھی صید کرے اور اپنے شکار کو چھوڑے ہوے ہین اور شیفتگی و آشفتگی مین مرے ہوے خود مردہ اور مردہ ہی کو یار بنائے ہوے تو وہ ان جلیسون کو شکار کرے یار مراد مرشد سے ہی وہ ایک مردہ مرغ ہی نہ وصل مین اُسکو قرار نہ جدائی مین دونون حال مین مضطر ہے جیسا کہ کہا ہی شعر دوگونہ رنج و عذاب ست جان مجنون را + بلاے صحبت لیلی و فرقت لیلی + چنانچہ القلب بین الاصبعین فرمایا ہی یعنے قلب عاشق کا خدا تعالے کی دو انگلیون مین ہے جہان چاہے بیت لیجاتا جھکاتا ہے پس جو کوئی اسکے مرغ مردہ کا شکار ہو اگر بغور دیکھے تو وہ خود اسی شہریار کا ہی شکار مرغ مردہ مرشد اور جسنے اس مرغ مردہ سے منہ پھیرا اسنے ہاتھ اُس صیاد حقیقی کا ہرگز نہین دیکھا کبھی وہ اسکو شکار نہ کریگا نہ ہاتھ مین لیگا وہ مردہ کہتا ہے کہ میرے مردار ہو جانے کو مت دیکھ عشق شاہ کا کیسا یہ انگھدار ہی کہ عشق وہ لامرتا ہی نہین مین مردار نہین ہون جیسے اہل دنیا مردار ہوتے ہین مین کشتہ اور شہید شاہ کا ہون صورت میری البتہ شبیہ مردہ کی ہے قبل اس سے مجکو جنبش اپنے پر و بال ظاہری کی تھی اب میری جنبش کو اُسکے ہاتھ سے دیکھ کہ میرا قلب اُسکی انگلیون مین ہے پہلے جنبش میری فانی تھی سو میرے پوست سے نکلگئی اب جو جنبش ہے وہ باقی ہے کہ یہ اُس سے ہے الخلافت شرح مین بحر لدن کو بحر تیافت کو نتافت اونگر کو ادہگر لکھا ہے قولہ ہر کہ کج جنبد بپیش جنبشم + گرچہ سیمرغست زارش میکشم + ہین مرا مردہ مبین گر زندہ در کف شاہم نگر کر بندہ + مردہ زندہ کرد عیسیٰ از کرم + من بکف خالق عیسیٰ درم + کے بمانم مردہ در قبضہ خدا + بر کف عیسیٰ مدار این ہم روا + عیسیم لیکن ہر آن کو یافت جان + از دم من او بماند جاودان + شد ز عیسیٰ زندہ لیکن باز مرد + شاد آن کو جان بدین عیسیٰ سپرد + آن عصایم در کف موسیٰ خویش + موسیم پنہان و من پیدا بپیش + بر مسلمانان پل دریا شدم +

۲۰

باز بر فرعون اژدرہا شدم + این عصا را اے پسر تنہا مبین + کہ عصا بے کف حق نبود چنین + موج طوفان
ہم عصا بد کو زدرد + طنطنہ جادوپرستان را بخورد + ہم عصا بد باد بر اعداے ہود + کہ برآرد از
بقیہ ماودود + ہم عصاے بود پشہ در نبرد + کہ برآورد از سر نمرود گرد + گر عصا ہاے خدا را بشمرم
زرق این فرعونیان را بر درم + لیک این شیرین گیاہے زہرمند + ترک کن تا چند روزے
میچرند + گر نباشد جاہ فرعونی سرے + از کجا یابد جہنم پرورے + فربہش کن آنگہش کش ای قصاب +
زانکہ بے برگند درد وزخ کلاب + گر نبودی خصم و دشمن در جہان + پس بمردی خشم اندر مردمان + دوزخ
خشمست و خصمے آمدش + تا زید ورنہ رحیمے بکشدش + در جہان گر لطف بے قہری بدی + پس کمال
پادشاہے کے شدی + المعنی یعنے ہر گاہ میری جنبش اسکے ہاتھ سے ہے تو کسکا مقدور جو میرے
سامنے ٹیڑھا چلے اگر سیمرغ ہو تو اسکو بھی زار و نزار کر دون خبردار ہو اگر تو زندہ ہے تو مجکو مردہ مت
جان اور اگر بندہ ہے تو مجکو اپنے شاہ کے دست و قبضہ مین سمجھ اگرچہ عیسے نے کرم سے مردے
زندہ کیے مین اسکے قبضہ مین ہون جسنے عیسے کو پیدا کیا پھر خدا کے قبضہ مین ہوکے مردہ کب ہونگا اور
عیسے کے ہاتھ پر یہ بات روا نہین ہوسکتی کہ زندہ جاوید رہ سکے مین وہ عیسے ہون کہ جسنے میرے دم سے
جان پائی وہ ہمیشہ رہا اور زندہ جاوید ہوا اور انسے اگرچہ زندہ ہوا لیکن پھر مر بھی گیا اب خوشی ہے اسکو
جسنے ایسے عیسے کو جان سونپ دی حضرت موسی کا عصا مشہور ہے وہ عصا مین ہی ہون اور اپنے موسے
کے ہاتھ مین کہ موسے پوشیدہ ہے اور مین عصا اسکے آگے ظاہر مین ہی مسلمانون پر عصا کی طرح پل دریا کا
بنا تھا اور پھر فرعون پر اژدہا ہوا بس اس عصا کو ای پسر تنہا مت دیکھ یہ حق کے ہاتھ مین ہے اگر نہ ہو
تو ایسی کرامتین اس سے کیسے ظہور مین آتین موج طوفان کی بھی عصا تھا کہ بسبب درد نوح کے جادو
پرستون کے طنطنہ کو کیسا نگلگیا اور وہ جو طوفان ہوا کا ہود کے دشمنون پر آیا تھا جسنے سوا ہود
اور انکے دوستون کے باقی قوم عاد سے دھوان اٹھایا یعنے ہلاک کیا عصا ہی تھا دھوان اٹھانے سے
یہ اشارہ بھی ہے کہ انپر عذاب آگ کا بھی نازل ہوا تھا اور وہ مچھر بھی عصا ہی تھا جسنے لڑائی مین نمرود
کی دھول اڑائی اور اسکو ہلاک کیا ایسے ہی اگر خدا کے عصاؤن کا شمار کرون تو ان فرعونیون سے مکر
و زرق کا پردہ پھاڑون کہ انکے ساتھ کیا کیا گیا ہے لیکن یہ شیرین گیاہ زہریلی تو تو ترک کر اور یہ جو چند روز
چر رہے ہین انکو چرنے دے اور وہ شیرین گیاہ زہریلی مال ہے جیسا کہ حدیث مین ہے ان ہذا المال خضر حلو
فمن اخذہ بسخاوت نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ باسراف نفس لم تبارک فیہ وکان کالذی یاکل ولا یشبع
بیشک مال دنیا کا ایک سبزہ تازہ شیرین اور خوش آیندہ ہے پس جسنے اس مال کو سخاوت نفس کے واسطے

لیا تو اسمین برکت ہوجاتی ہی اور جسنے حرص نفس سے لیا اسمین برکت نہین ہوتی اور وہ شخص مثل اس شخص
کے ہوجاتا ہے کہ کھاتا ہی اور سیر نہین ہوتا بس اگر دنیا مین جاہ اور فرعونی اور سروری اہل مغروری نہو
تو جہنم پر ورش کہان سے ہوسے ایسے ہی لوگ اسکی بھرتی ہین جیسا کہ حدیث مین ہے ان اللہ خلق
للجنۃ اہلا وہم فی اصلاب آبائہم وخلق للنار اہلا وہم فی اصلاب آبائہم بیشک اللہ نے جنت
کے لیے اہل پیدا کیے کہ وہ اپنے باپون کی پشت مین تھے اور دوزخ کے لیے اہل پیدا کیے کہ اپنے
باپون کی پشت مین تھے لاجرم اہل قصاب ہوتے کہ انکو خوب موٹا کرے جاہیے قصاب ذبیحہ کو موٹا
کرتے ہین بس موٹا کرکے مارکو اسطے کہ کتے دوزخ مین ہوکے بے قوت ہو رہے ہین ظاہر ہے کہ
خصم و دشمن اگر جہان مین ایک دوسرے کے نہوتے تو غصہ لوگون مین مرجاتا اور یہ غصہ ہی دوزخ
ہی کہ بصورت دوزخ کے بصور ہوا اور خصمی و دشمنی اسکی آمد تا وہ اس آمدت زندہ رہے ورنہ رحیمی
اسکو مارڈالے پھر اگر جہان مین لطف بے قہر کے ہو تو کمال بادشاہی کیسے معلوم ہو الخلافت شرح
مین بے برکند کو بے تر کند اور کلاب جمع کلب کو گلاب بکاف فارسی آمدش کو آیدش لکھا ہے
قولہ ریشخندے کردہ اند آن منکران + بر مثالہا و بیان ذاکران + تو اگر خواہی بکن ہم ریشخند + چند
خواہی زیست ای مردار چند + شاد باشید اے محبان در نیاز + بر ہمین در کاین شود امروز
باز + ہر حویجی باشد ش کردی دگر + در میان باغ از سیر و گزر + ہر یکے با جنس خود در گرد خود +
از برائے پختگی نم میخورد + تو کہ کرد زعفرانی زعفران + باش آمیزش مکن با ضیمران + آب میخور
زعفرانا تا رسی + زعفرانی اندران حلوا رسی + تو مکن در گرد شلغم پوز خویش + تا نگردد با تو او
ہم طبع و کیش + تو بگردی او بگردی مودعہ + زانکہ ارض اللہ آمد واسعہ + خاصہ آن ارضے کہ
از پہنا وری + در سفر گم میشود دیو و پری + اندران بحر و بیابان و جبال + منقطع میگردد او ہام
و خیال + این بیابان و بیابانہاے او + ہیچ اندر حسر پر یکتار مو + آب استادہ کہ سیر ستش
نہان + تازہ تر خوشتر ز جوہاے روان + کز درون خویش چون جان روان + سیر پنہان دارد
و پاے روان + مستمع خفتہ است گو نہ کن خطاب + ای خطیب این نقش را کم زن بر آب + المعنی
جو یج امالہ حاجت کرد بالفتح شہر و ابریشم نفیس و آفتاب و غم و نفع مودعہ بفتح دال سپردہ شدہ
تجکو معلوم ہوگا کہ منکرون نے ذاکرون کی مثالون اور بیانون پر کیسے ریشخند و تمسخر کیے ہین حتی کہ
قرآن مجید جیسا مین مذکور ہی ماذا اراد اللہ بہذا مثلاً کیا ارادہ کیا اللہ نے اس مثال سے جو مچھر مکھی
تا چیز کی لایا ہی اگر تیرا دل چاہے تو تو بھی اے مردار ریشخند و تمسخر کرلے لیکن یہ بھی جانتا ہی کب تک

جیسے گا تکرار واسطے مبالغہ کے ہے آخر تمکو معلوم ہو جائیگا تم ای مجبو اپنی عجز وزاری مین خوش رہو اور اس دروازہ پر نیاز بجا لاؤ کہ آج ہی یہ کھلتا ہے کوئی مدت دراز نہین چاہیے بس جو حاجت کی چیز ین ہین ادنے سے ادنے سیر و گزر انکا بھی تو ایک شہر جدا ہے اس باغ مین پھر اعلے کیسے نہو نگی اور ہر ایک چیز اپنی جنس کے ساتھ اپنے شہر مین نم کھا رہی ہے تا پختہ اور طیار رہو آب تو اگر شہر زعفران کا ہے تو زعفران ہی بنا رہ تو ضیمران کے ساتھ آمیزش نہ کر کہ تیری جنس نہین ہے تو اپنے ہی شہر کا پانی پیا کر اسی سے پختہ و پرورده ہو تا حلوا کو پہونچے اسلیے کہ تو زعفران ہے اور تیری نجات اسی مین تو اپنا منھ شہر شلغم کی طرف مت کر جبتک وہ تیرا ہم طبع و ہم کیش نہو جائے تو ایک شہر مین وہ ایک شہر مین اپنا اپنا مودعہ ای سپرد شدہ اس سبب سے کہ اللہ کی زمین بڑی واسعہ ہے خاص وہ زمین کہ اپنی چوڑائی مین ایسی ہے کہ اگر اُسمین دیو و پری سفر کرین تو باوصف اُس قوت پرواز کے گم ہی ہو جائین اور اُس زمین مین ایسے دریا اور پہاڑ و بیابان ہین جہان جملہ وہم خیال منقطع ہو جاتے ہین اور اُنکی اُڑانین ختم ہو جاتی ہین اُس زمین کے جو یہ بیابان و بیابان ہین اس ارض مین ایسے ہین جیسے بھرے سمندر مین ایک بال کا تار وہ آب استادہ کہ جسکی سیر پوشیدہ ہے وہ تازہ تر اور خوشتر نہرون روان سے ہے اسلیے کہ اپنے درون سے مثل جان دروان کے پوشیدہ سیر کرتا ہے اور پوشیدہ پاؤن روان رکھتا ہے مراد آب استادہ سے وہ کامل لوگ جو بجائے اہل دنیا کے ہین آب فرماتے ہین کہ مستمع سوتا ہے تو بھی اپنا خطاب کو تاہ کر بس ای خطیب ایسے حال مین خطاب کرنا بیفائدہ پانی پر نقش بنانا ہے پھر کیون بناتا ہے الخلاف شرح مین ہوز کو ہوزا اور ارضی کو عرضی لکھا ہے

بقیہ دعوت سلیمان بہ بلقیس کہ فرصت غنیمت ہے

قولہ خیز بلقیسا کہ بازار یست تیز + زین حیمنان کساد افگن گریز + خیز بلقیسا کنون باختیار + پیش زانکہ مرگ آرد گیر و دار + خیز بلقیسا بیا بیش از اجل + ورنگر شاہی و ملک بے خلل + خیز بلقیسا بجاہ خود مناز + اندرین درگہ نیاز آورنہ ناز + خیز بلقیسا و سستہ با قضا + ورنہ مرگ آید کشد گوش ترا + بعد ازان گوشت کشد مرگ آنچنان + کہ چو دزد آئی بشحنہ موکنان + زین خران تا چند باشی نعل دزد + گرہمی دزدی بیا و نعل دزد + خواہران یافتہ ملک خلود + تو گرفتہ ملکت کور و کبود + ای خنک آنرا کزین ملکت بجست + کہ اجل این ملک را ویران کن ست + خیز بلقیسا بیا باری بہ بین + ملکت شاہان و سلطانان دین + المعنی بہ ستہ نہی ہے ستیھیدن سے ستیزہ کرنا اٹھ ای بلقیس کہ بازار سعادت و ہدایت کا گرم و تیز ہو رہا ہے اسکو حاصل کر اور حیمنان دنیا سے جو

کسا دین ڈالنے والے ہین بھاگ اُٹھ اے بلقیس کہ ابھی باختیار ہے قبل اس سے کہ مرگ تیری پکڑ دھکڑ کرے اُٹھ اے بلقیس اور اجل سے پہلے آ اور اس بادشاہ ملک بے خلل کو دیکھ اُٹھ اے بلقیس اور اپنے مرتبے پر مست اعراس درگاہ مین نیاز لا نہ ناز اُٹھ اے بلقیس قضا سے ستیزہ مت کر ورنہ مرگ آئیگی اور تیرے کان پکڑ کے کھینچیگی بعد اس کھینچ لیجانے کے ایسے بال کھسوٹتی شحنہ کے پاس جائیگی جیسے چور تو ان خرون کی کبتک نعل چرائیگی اگر ایسی ہی چوری کرنا ہے تو یہان آ اور لعل چرا حیف تیری بہنون نے ملک ہمیشگی کا پایا اور تو نے یہ مملکت کو رکھو د اختیار کی کیا اچھا اور کیسا خوش وہ شخص ہے جو اس مملکت سے نکلگیا کہ واسطے کہ اس مملکت کی ویران کرنے والی اجل موجود ہے اُٹھ اے بلقیس آ اور یہ مددگاری دیکھ اور مملکت شاہون سلطانون دین کی معائنہ کر الخلاف شرح مین خیز د بلقیسا بعطف اور ترا کو مرایا سے کو بارے لکھا ہے **قولہ** شستہ در باطن میان بوستان + ظاہرا خار سے میان دوستان + بوستان با او رود ہر جا رود + لیک آن از خلق پنہان میشود + میوہا لابہ کنان از من بچر + آبحیوان آمدہ کز من بخور + طوف میکن بر فلک بے پر و بال + ہمچو خورشید و چو بدر و چون ہلال + چون روان باشی روان و پاے نہ + میخوری صد لوت لقمہ خاے نہ + نی نہنگ غم زند بر کشتیت + نی پدید آید ز مردن زشتیت + ہم تو شاہ و ہم تو لشکر ہم تو تخت + ہم تو نیکو بخت باشی ہم تو بخت + گر تو نیکو بختی و سلطان زفت + بخت غیر تست روزی بخت رفت + تو بمانی چون گدا بے نوا + دولت خود ہم تو باش اے مجتبے + چون تو باشی بخت خود اے معنوی + پس تو کے بختے ز خود کے گم شوی + تو ز خود کے گم شوی اے خوشخصال + چونکہ عین تو ترا شد ملک و مال + بعد از آن آمد ندا از پیش تخت + بر سلیمان آن نبی نیکبخت + **المعنی** یعنی وہ سلطان باطن مین تو بوستان مین بیٹھے ہوے ہین اور بظاہر ایک خار ہین درمیان دوستون کے وہ جہان جاتے ہین بوستان انکے ساتھ جاتا ہے لیکن چشم مخلوق سے یہ بات پنہان ہوتی ہے میوے انکی خوشامد کرتے ہین کہ ہمکو چکھو آبحیوان خود آتا ہے کہ مجکو نوش کرو بے پر و بال آسمان پر پھرتے رہتے ہین جیسے خورشید اور بدر اور ہلال علے حد المدارج جب تو روان ہو تو روان تو ہے لیکن پانون نہین سیکڑون نعمتین تو کھا رہا ہے لیکن لقمہ چبانے والا نہین نہ نہنگ غم کا تیری کشتی پر حملہ کر سکے نہ مرنے سے تیرے کوئی بدصورتی ظاہر ہوئے تو خود ہی شاہ خود ہی لشکر خود ہی تخت ہے اور تو خود ہی نیکبخت اور خود ہی بخت ہے ورنہ اگر تو بڑا نیکبخت ہی ہے اور بڑا سلطان لیکن بخت جب تجھسے غیر ہے تو ایک دن ضرور تجھسے جاتا رہیگا اور تو ایسا رہجائیگا جیسے فقیر مفلس پس اے مجتبے تو بخت اپنا آپ بن کہ جب تو اے معنی والے اپنا بخت آپ بنیگا پھر آپ سے کب گم ہو جائیگا اس حال مین

جب تیرا عین تیرا ملک و مال ہو گیا تو ای خوشخصال آپ سے کیسے کھو جائیگا اسکے بعد بیٹھنگاہ تخت سے سلیمان نبی نیکبخت کو ندا آئی جسکا بیان آیندہ ہے الخلاف شرح مین لوت کو لوث لکھا ہے

قصۂ عمارت مسجد اقصےٰ کا بہ تعلیم وحی خدا و معاونت ملائکہ و دیو و پری

قوله کای سلیمان مسجد اقصے بساز + لشکر بلقیس آمد در نماز + چونکه او بنیاد آن مسجد نهاد + جن و انس آمد بدن را کار داد + یک گروه از عشق و قومے بیمراد + همچنانکه در ره طاعت عباد + خلق دیو انند و شهوت سلسله + میکشد شان سوے دکان غله + نیست این زنجیر از خوف دوله + تو مبین این خلق را بے سلسله + میکشاند شان سوے کشت و شکار + میکشد شان سوی کانها و بحار + میکشاند شان بسوے نیک و بد + گفت حق فی جیدها حبل مسد + قد جعلنا الحبل فی اعناقهم + واتخذنا الحبل من اخلاقهم + لیس من مستقذر مستنقه + قط الا طایره فی عنقه + میستند این خلق بے بندگران + هست آن بند و کمند خوف شان + حرص تو در کار بد چون آتش ست + اخگر از رنگ خوش آتش خوش ست + آن سواد فحم در آتش نهان + چونکه آتش شد سیاهی شد عیان + المعنی فحم بالفتح ہندی کوئلہ کاف بیان اسی ندا کا ہے جو بیٹھنگاہ تخت سے آئی تھی کہ ای سلیمان مسجد اقصے بنا کہ لشکر بلقیس کا نماز مین آیا یعنی طاعت و بندگی مین بس جب انھون نے بنیاد مسجد کی رکھی جن و انس حاضر آئے اور محنت و کام مین اپنے بدن کو لگایا اب انمین دو گروہ تھے ایک عشق سے کام کرنے والے جو بامراد تھے اور ایک قوم بے مراد جو بجبر و خوف شریک جیسے راہ طاعت خدا مین بندے کہ کوئی باخلاص و خلوص ہین کوئی بریا و جبر آپ مقولات انکے ہین فرمایا کہ مخلوق مثل دیو کے ہین اور شہوت انکی زنجیر جو غلہ اور دکان کی طرف یعنی قوت کی طرف کھینچتی ہے جیسے دیو کو زنجیر سے کھینچتے ہین دیو کے زنجیر بھاگجانے کے خوف سے ڈالتے ہین انکی ایسی نہین ہے بلکہ انکی ضروری دلابدی کہ بے اس زنجیر کے انکو ہونا ہی نہین چاہیئے یہی انکو کشت و شکار یعنے کسب کی طرف کھینچتی ہے یہی انکو کان و بحار کی طرف کھینچتی ہے جو مراد تجارت وغیرہ سے ہے اور یہی انکو افعال و اعمال نیک و بد کیطرف لیجاتی ہے جیسا کہ فرمایا فی جیدها حبل من مسد اسکی گردن مین رسی ہے لیف خرما سے گو یہ آیت ابولہب کی زوجہ کی شان مین ہے لیکن یہان مناسب محل کے معنے ہین معنی شعر عربیہ بیشک ڈالی ہمنے رسی انکی گردن مین اور بنائی رسی انکی عادت سے اور نہین ہے کوئی آلودہ گناہ اور پاک از گناہ ہرگز سوا اسکے کہ طائر اسکے اعمال کا اسکی گردن مین ہے بس یہ مخلوق بے اس بندگران کے نہین ہے یہی بند اُنکے خوف کی بند و کمند ہے تجکو جو کار بد مین حرص ہے اسکو ایسا سمجھ جیسے آگ کہ انگارہ کو اپنی خوشرنگی سے کیسا خوشرنگ کر دیتی ہے اور وہ سیاہی جو

کوئلے کی ہے ایمن چھپی ہوتی ہے جہان آگ اُس سے جاتی رہی وہی کوئلہ سیاہ رہجاتا ہے **قولہ** اخگر از حرص
تو شد فحم سیاہ + حرص چون شد ماند آن فحم تباہ + آن زمان کہ فحم اخگر مینمود + آن نہ حسن کار نار
حرص بود + حرص کارت را بیارائیدہ بود + حرص رفت و ماند کار تو کبود + غورہ را کہ بیارائید غول +
پختہ پندارد کسی کو ہست گول + آزمایش چون نماید جان او + کند گردد زآزمون دندان او + از
ہوس آن دام دانہ مینمود + عکس غول حرص دان خود دام بود + حرص اندر کار دین و خیر جو + چون نماند
حرص ماند نغز و خوب و خیر ہا نغز ہدنے از عکس غیر + تاب حرص ار رفت ماند تاب خیر + تاب حرص از
کار دنیا چون برفت + فحم ہا شد ماندہ از اخگر بہ تفت + کودکان را حرص می آرد غرار + تا شوند از
ذوق دل دامن سوار + چون ز کودک رفت آن حرص بدش + بر دگر اطفال خندہ آیدش +
کہ چہ میکردم چہ میدیدم درین + خل ز عکس حرص بنمود انگبین + المعنی غورہ یا لفظ انگور خام فرماتے
ہین اخگر کیسا روشن و خوش رنگ تھا تیری حرص سے سیاہ ہوا جب حرص جاتی رہی وہی کوئلہ
بحال تباہ رہگیا جسقدر تیرے دین کے کوئلہ انگر معلوم ہوتا تھا تو تیری نار حرص کی حسن کاری تھی حرص
ہی نے تیرے کام کو آراستہ کردیا تھا اب حرص نہ رہی تیرا کام کبود رہگیا یعنے عمل بد قابل مواخذہ مثل
کچے انگورون کے کسی غول نے بنا سنبھال کے درست کیا ایسا کہ احمق نے پختہ جان کے لیا
پھر اُسکی جان نے جو اُنکی آزمایش کی تو اُسکے دانت کھٹے ہوے اصل یہ ہے کہ حقیقت وہ دانے
نہ تھے دام تھا جسمین یہ پھنسا اسکے غول حرص کے عکس نے اس دام کو دانہ کرکے دکھایا تو حرص کار دین
و کار خیر مین اچھی ہے جسقدر ہو اسکا طالب ہو کہ اگر حرص نہ رہیگی اچھی صورت سبب رہجائیگی اس لیے کہ
خیر بذات خود نغز ہے تغیر کے عکس سے پس اگر تاب حرص کی نہ رہیگی تاب خیر کی پھر بھی رہجائیگی بخلاف
کار دنیا جسکو حرص چمکا رہی ہے کہ جب وہ چمک جاتی رہی کوئلہ رہگیا دیکھو لڑکے کیسے ذوق دل
سے سوار دن کی طرح دامن چڑھاکے غرا یعنے گو لون پر سوار ہوتے ہین یہ حرص غرا ہی تو انکو دلاتے
ہین اور جب اُنکی یہ حرص بد کودک سے جاتی رہتی ہے تو پھر اور لڑکون پر خود ہنستا ہے کہ مین یہ کیا کرتا تھا اور
گو لون مین کیا دیکھتا تھا یہ اسکے کہ عکس حرص سے سرکہ کو شہد جانتا تھا حرص نے شہد دکھا رکھا تھا
الخلاف شرح مین غورہ لکھا ہے مین اسکو غورہ جانتا ہون اور تاب کو باب لکھا ہے **قولہ** آن بناے
انبیا بیحرص بود + لاجرم پیوستہ رونق را فزود + اے بسا مسجد برآوردہ کرام + لیک نبود مسجد اقصاش نام +
کعبہ را کش ہر زمان سرے فزود + آن ز اخلاصات ابراہیم بود + فضل آن مسجد ز خاک و سنگ نیست +
لیک کہ در بناش حرص و جنگ نیست + نے کتب شان چون کتاب دیگران + نی مساجد شان نہ کسب خان و مان +

نے ادب شان نے غضب شان نی نکال + نے نعاس دنی قیاس ونی خیال + ہر یکے را دادہ حق در مرتبت
صد ہزاران حشمت و صد مکرمت + ہر یکے شان رایکے فری دگر + مرغ جان شان طائر از پرے دگر
دل ہمیلرزد ز ذکر حال شان + قبلۂ افعال ما افعال شان + مرغ شان را بیضہا زرین بدست +
نیمشب جان شان سحر گہ بین شدست + ہرچہ گویم من بجان نیکوی قوم + نقص گفتم گشتہ ناقص گوے
قوم + مسجد اقصے بسازید ای کرام + کہ سلیمان باز آمد والسلام + آن سلیمانی ولا منسوخ نیست + در سر و سرت
سلیمانی کنیست + دیو ہم وقت سلیمانی کند + لیک ہر جولاہہ اطلس کے تند + دست جنبناند چو دست او ولیک +
درمیان ہر دوشان فرقیست نیک + المعنی فرماتے ہین ایسے ہی جو بنائین انبیا کی ہین کہ بمقتضاے حرص
نہین ہین ضرور ہی کہ ہمیشہ پر رونق ہین اور رونق انکی روز افزون ای مخاطب بڑی بڑی مسجدین اکثر
بزرگون نے بلند کین اور اٹھائین لیکن کسی کا مسجد اقصے نام نہین ہی یعنی نہایت رتبہ کو پہونچی ہوئی اور
نام ہر شے کا آسمان سے نازل ہوتا ہی کعبہ کو دیکھو جسکی زیارت کا عزم ہر کسی کو بڑھتا رہتا ہے وہ
حضرت ابراہیم کے اخلاصات سے تھا فضیلت اُس مسجد کی خاک و سنگ سے نہین ہے کہ خاک
وہان کی اچھی یا پتھر اچھا لگا ہی بلکہ اس سبب سے کہ بنا مین اُنکی حرص و جنگ نہین ہے نہ اُنکی کتابین
ایسی جیسی اور ون کی کتابین نہ انکی مسجد اور ون کی سی مسجدین نہ کمائی اور ون کی سی نہ خان و مان
اور ون کا سا نہ انکا سا ادب نہ انکا سا غضب نہ انکا سا عذاب نہ انکا سا نعاس نہ قیاس نہ خیال
نعاس غنودگی و خواب ہر ایک کو اللہ تعالے نے اپنے اپنے مرتبہ مین لاکھون حشمت اور سیکڑون کرامت
بخشی ہین ہر ایک کو انسے ایک فر دوسری ہی اور ہر ایک کے مرغ جان کا دوسرے پرون سے طائر
اپنے اپنے فر اپنے اپنے پر دل میرا ادب سے انکا حال بیان کرنے مین کانپتا ہے اُنکے افعال ہمارے
افعال کے قبلہ ہین اسلیے کہ ہمارے پیشوا ہین اُنکے مرغ جان کے قبضہ مین خورشید جیسے بیضہ زرین نورانی
ہین اسی سے اُنکے نور جان کو قیاس کر لو جان اُنکی ذوق شوق عبادت سے نیم شب کو صبح سمجھتی ہے
ایسی شائق عبادت کی ہے مین جو کچھ ان نیکون قوم کے وصف مین کہون تو بد ہین وجہ کہ ناطقہ
میرا اس حالہ مین ناقص ہی ناقص گو ہی قوم کا ٹھہرونگا کہ اس قوم مین یہ ناقص گو ہے آپ فرماتے
ہین اے کرام تم بھی مسجد اقصے کو جو دل ہی ساختہ پرداختہ کرو تا سلیمان پھر لوٹ آئے اور
اسلام کہے یعنے تم خود بصفت سلیمان ہو جاؤ اور سلیمانی تم پر عود کرے ایسی سلیمانی اگر دل منسوخ
نہین ہی ایسے تو تیرے سر و سر مین ضرور سلیمانی کرنے والی ہی ہان وہ سلیمانی جو ایک وقت مین
دیو سلیمان بنگیا تھا منسوخ ہی آخر نہ ٹھہر سکا اسواسطے کہ ہر جولاہہ اطلس نہین بن سکتا ہی جا ہے

گیسے بننے والے کے سے ہاتھ ہلائے پھر بھی دونون مین بہت بڑا فرق ہی ہوگا

قصہ شاعر اور صلۂ دنیا شاہ کا اور دو سگنا کرنا وزیر حسن نام کا

قولہ در بیان اینحدیث معنوی + یک حکایت بشنو اندر مثنوی + شاعرے آورد شعرے پیش شاہ + بر امید خلعت و اکرام و جاہ + شاہ اکرم بود فرمودش ہزار + از زر سرخ و کرامات و نثار + پس وزیرش گفت کاین اندک بود + دہ ہزارش ہدیہ دہ تا وا رود + از چنو شاعر بس از تو بحر دست + دہ ہزار ار ہم کہ گفتم اندک است + قصہ گفت آن شاہ را و فلسفہ + تا بر آمد عشر تر من از کفہ + دہ ہزارش داد و خلعت در خورش + خانہ شکر و ثنا گشت آن سرش + پس تفحص کرد کاین سعی کہ بود + شاہ را اہلیت من کہ نمود + پس بگفتندش کہ حسن الدین وزیر + آن حسن نام و حسن خلق و ضمیر + در ثنائے وے یکے شعر دراز + بر نوشت و سوئے خانہ رفت باز + بے زبان و لب ہمان نعمائے شاہ + مدح شہ میگفت و خلعتہائے شاہ +

المعنی فرماتے ہین کہ ہم جو یہ ذکر معنوی کر رہے ہے اسی کے ضمن مین ایک حکایت مثنوی مین سنو اور سن کہ ایک شاعر کچھ شعر بادشاہ کے سامنے لیگیا اس امید پر کہ مجکو خلعت اور اکرام و جاہ حاصل ہوئے بادشاہ بڑا کریم تھا ہزار اشرفیان زر سرخ و دیگر عطیات نثار کا حکم دیا تب بعد وزیر نے کہا کہ یہ انعام تھوڑا ہی دس ہزار اسکو ہدیہ مین دے تو واپس جائے ایسا تو شاعر اور تجھسا بادشاہ بحر دست یہ دس ہزار جو مین نے کے یہ بھی ان داعیون کے مقابل تھوڑے ہی ہین اسکے سوا کوئی قصہ بادشاہ کو سنایا اور حکمتین جتائین تو یہ عشر اسکے کفہ سے نکلا کفہ بفتح و تخفیف فا نوع تیمکو فتہ جیسین دانہ باقی ہو دس ہزار اشرفیان دین اور خلعت اسکے لائق دیا تا سر اسکا خانہ شکر و ثنا کا بنگیا پھر اسنے جستجو کی کہ کون ایسا تھا جسنے یہ کوشش کی اور میری لیاقت شاہ کو بتائی لوگون نے کہا کہ حسن الدین وزیر جسکا نام بھی حسن خلق بھی حسن دل بھی حسن اسکے مدح و ثنا مین کچھ شعر دراز لکھے اور اپنے گھر کو لوٹ گیا بس بے زبان و بے لب کے وہی نعمتین اور خلعت مدح بادشاہ کی کرتے تھے الخلاف شرح مین آورد کا الف رہگیا ہے ایسے ہی اکرم مین نوشت کو خوشت لکھا ہے نعما کو نغما کی

پھر آنا شاعر کا بعد چند سال کے بامید صلۂ انعام

قولہ بعد سالے چند بہر رزق و کشت + شاعر از فقر و عوز محتاج گشت + گفت وقت فقر و تنگی دو دست + جستجوے آزمودہ بہتر است + درگہے را کازمودم از کرم + حاجت نو را ہمان جانب برم + معنی الله گفت آن سیبویہ + یولہون فی الحوائج ہم لدیہ + گفت الہنا فی حوائجنا الیک + والتمسناہا وجدنا ہا الیک + صد ہزاران عاقل اندر وقت درد + جملہ نالان پیش آن دیان فرد + ہیچ دیوانہ فلیوسے آن کند +

بر بخیلی عاجزی گدیہ کنند + گر ندیدندی ہزاران بار بیش + عاقلان کی جان کشیدندی بہ پیش + بلکہ جملہ ماہیان در موجہا + جملہ پرندگان بر اوجہا + بلکہ جملہ موجہا بازی کنان + ذوق شوقش را عنان اندر عنان + پیل و گرگ و شیر و اشکار نیز + اژدہاے زفت و مور و مار نیز + المعنی جو نا یافت و درویش شدن فلیو بیہودہ و بے فائدہ بعد چند سال کے شاعر محتاجی و درویشی سے واسطے رزق و سیر کے پھر محتاج ہوا اول مین کہا کہ محتاجی و ایسی تنگدستی کے وقت کہ دونون ہاتھ تنگ ہون آزمائے ہوئے کی جستجو بہتر ہے وہ درگاہ جسکو کرم سے آزما چکا ہون اب اس حاجت کو بھی اسی طرف لیجاؤن وہ سیبویہ جو امام نحو کا گذرا ہی اُسنے معنے لفظ اللہ کے یون کہی ہون فی الحوائج الہ لدیہ کہے ہین یعنے معنی لفظ اللہ کے یہ کہے ہین کہ زاری کرین اپنی حاجتون مین بندے اُسکے سامنے اور کہا ہے زاری کی ہمنے اپنی حاجتون مین تیری طرف اور ڈھونڈھا ہمنے اُنکو اور پایا ہمنے اُنکو تجھسے لاکھون عاقل درد کے وقت مین اسی دیان خرد کے سامنے نالان ہوتے ہین کوئی دیوانہ ہو تو ایسی بیہودگی کرے جو کسی بخیل و عاجز کے سامنے گدائی کرے عاقلون نے لاکھون دفعہ اُسکو پہلے دیکھ لیا ہے جب تو اپنی جان کو اُسکے سامنے کرتے ہین بلکہ جملہ ماہیان موجون مین اور جملہ پرندے اپنی بلندیون پر اور خود موجین بازی کنان اور اُسکے ذوق شوق سے عنان در عنان ہین اور ہاتھی و گرگ و شیر درندہ سے شکار اور موٹے موٹے اژدہے اور مور و مار بھی الخلاف غرض زفت کو زفت لکھا ہے قولہ بلکہ خاک و آب و باد و ہم شرار + مایہ زو یابند ہم دی ہم بہار + ہر دمش لابہ کنند این آسمان + کہ فرو مگذارم اے حق یکزمان + اُستن من عصمت و حفظ تواست + جملہ مطوی یمین آمد دست + وین زمین گوید کہ دارم بر قرار + ای کہ بر آبم تو کردی استوار + جملگان کیسہ ازو بر دوختند + دادن حاجت ازو آموختند ہر نبی زو برآورد برات + استعینوا منہ صبرا او الصلوۃ + ہین ازو خواہید نے از غیر او + آب در یم جو مجو از خشک جو + ور بجوئی از دگر ہم او دہد + بر کف میلش سخا ہم او نہد + آنکہ معرض را از زر قارون کند رو بدو آری بطاعت چون کند + بار دیگر شاعر از سودا و داد + بوسوے آن شہ محسن نہاد + ہدیہ شاعر چہ باشد شعر نو + پیش محسن آرد و بنہد گرو + محسنان با صد عطا و جود و بر + زر نہادہ شاعران را منتظر + پیش شان شعرے بہ از یک تنگ شکر + خاصہ شاعر کو گہر آرد ز قعر + آدمی اول حریص نان بود + زانکہ قوت نان ستون جان بود + سوی کسب و سوی غصب و صد حیل + جان نہادہ بر کف حرص و امل + چون بنادر گشت مستغنی ز نان + عاشق نام ست و مدح شاعران + تا کہ اصل و فصل او را بر دہند + در بیان فضل او منبر نہند + تا کہ کر و فر و زر بخشی او + ہمچو عنبر بو دہد در گفتگو + خلق ما

بر صورت خود کرد حق + وصف ما از وصف او گیرد سبق + چونکہ آن خلاق شکر و حمد جوست + آدمی را
مدح جوئی نیز خوست + خاصہ مرد حق کہ در فضل ست چست + پر شود زان باد چون مشک درست +
ور نباشد اہل زان باد دروغ + خیک بدریدہ است کے گیرد فروغ + این مثل از خود نگفتم اے رفیق +
سر سری مشنو چو اہلی و مفیق + این پیمبر گفت چون بشنید قدح + کہ چرا فربہ شود احمد بمدح + المعنی
معرض رو گردان شعر جامہ بار یک ابریشمی سیاہ یعنے اوپر جو کہا ہی گرگ و پیل وغیرہ ہم یہ کیا ہین خود
خاک و آب و باد و آتش عناصر اربعہ جو سب کی اصل ہین اُسی سے مایہ پاتے ہین اور رات بھی اور
دن بھی آسمان ہر دم خوشامد مین جھکا ہو اہے کہ اے حق میرے ایک دم بھی بمجھے مت چھوڑ دیجیو
کہ میرے ستون تیری ہی عصمت و حفاظت ہی اور ہم سب مطوی تیرے ہاتھ مین ہین اے پیچیدہ
کما قال عز و جل والسماء مطویات بیمینہ اور آسمان لپٹے ہوے اُسکے ہاتھ مین ہین اور زمین اس
التجا مین رہتی ہی کہ اے مالک میرے مجھکو قرار و ثبات پر رکھ کہ تو نے مجھکو پانی پر قائم کیا ہی غرض سب نے
اُس سے کیسہ سیا ہی اور مایہ اُسمین بھرا اور حاجت روائی سیکھی ہی ہر ایک نبی نے اس سے برات
استعینوا بالصبر والصلوۃ کی نکالی ہے مدد چاہو اُس سے ساتھ صبر صلوۃ کے کہ ہر شدت و سختی مین یہی
دونون مفتاح فرج و کشود ہین خبردار تو صبر و صلوۃ کے ساتھ جو حاجت ہو اُسی سے مانگ غیر
سے مت مانگ کیسی نادانی ہی کہ پانی دریا مین بھرا ہی اور تو خشک نہر سے ڈھونڈھتا ہے بس
دریا ہی سے ڈھونڈھ اور جو غیر سے مانگتا ہی اگر وہ کچھ دے تو جان لے کہ اسی نے دیا کسواسطے کہ
اُسکو جو رغبت سخا کی ہوئی وہ سخا رغبت کی ہتیلی مین وہی رکھدیتا ہے دیکھ تو قارون کیسا اُس سے
رو گردان تھا اُسنے کسقدر زر اُسکو دیا کہ ضرب المثل ہو اپھر جب تو اُسکی طرف طاعت و عبادت سے
رجوع ہوگا تو تجکو کیا کیا کچھ نہ دیگا آیندہ استینافا ہی طرف ذکر اُس شاعر کے کہ دوسری بار اُسنے
اُسی خیال وادو دہش سے اُسی بادشاہ محسن کی طرف توجہ کی کہ وہین جاؤن یہ تو معلوم کہ تحفہ شاعر
کا شعر ہی ہوتے ہین کہ محسن کے پاس گرو کرکے زر حاصل کرتا ہی اور محسن بھی سیکڑون عطا و جود و نیکی
کے ساتھ زر لیے شاعرون کے منتظر ہوتے ہین اسواسطے کہ انکے سامنے ایک شعر ایک تنگ شعر یعنے
گٹھا پارچہ ریشمی سیاہ سے بہتر ہی خصوصًا وہ گہر جسکو شاعر نے اپنے قعر دریاے طبیعت سے نکالا ہو
اہی نہایت پر آب و تاب ہو معمول ہی کہ اول مین تو آدمی حریص نان کا ہوتا ہی اسلیے کہ نان قوت ہی
اور قوت ستون جان کہ اسی سے جان قائم ہی اسی کے واسطے ہر قسم کے کسب کرتا ہے اور غصب
کر پرایا مال چھینتا ہی اور سیکڑون حیلے کرتا ہی اور حرص اہل کی ہتیلی پر جان رکھے پھرتا ہی پھر جب

جان

جب نان سے مستغنی ہوجاتا ہے کہ یہ بات نادر ہے تو عاشق نام ومدح شاعرون کا ہوتا ہے تاکہ اُسکی اصل
ونسل کو اُسکی صفت سے ممتنع کرین اور بیان فضل مین منبر رکھین یعنے بڑے علو و شان سے
اُسکے فضل بیان کرین اور کرّو فر اُسکی زر بخشی وسخاوت کا اُنکی گفتگو سے عنبر کی طرح مہکے اور یہ بھی ہے
کہ حق تعالے نے ہمکو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے اور وصف ہمارے بھی اُسی کے اوصاف سبق یافتہ
جیسا کہ بعض روایات مین آیا ہے ان اللہ خلق آدم علے صورتہ بیشک اللہ نے پیدا کیا آدم کو اپنی
صورت پر اور ہر گاہ وہ خلاق بندون سے شکر وحمد کا خواہان ہے اگر آدمی مدح جو ہو تو اُسکی بھی یہ خو
ہے نرالی بات نہین خاص وہ مرد حق کہ فضل مین چست ہے وہ اُس باد سے مثل مشک درست کے
بھر جاتا ہے اور پھول جاتا ہے کہ مجکو اللہ نے ایسا پیدا کیا اور جو اہل نہین ہے وہ ایک مشک دریدہ ہے
نہین وہ باد دروغ کب ٹھہرتی ہے اور کب فروغ پاتی ہے آپ فرماتے ہین کہ یہ مثل مین نے آپ سے
نہین کہی ہے اُسکی سند تجکو دونگا تو اے رفیق اگر اہل ہے اور تو رفیق یافتہ تو اُسکو سرسری مت جان
کسواسطے کہ یہ تو یعنے مدح سے فربہ ہونا پیغمبر نے فرمایا ہے جیسا کہ جب مدح اُنھون نے سنی تو کہا کہ
انہ مدح سے فربہ کیون ہو بس معلوم ہوا کہ مدح سے فربہ ہوتا ہے **قولہ** رفت شاعر سوی آن شاہ وبرد
شعر اندر شکر احسان کان ببرد + محسنان مردند و احسانہا بماند + ای خنک آنرا کہ این مرکب
براند + ظالمان مردند وماند آن ظلمہا + وای جانی کو کند مکر ودغا + گفت پیغمبر خنک آنرا کہ او +
شد ز دنیا ماند ازو فعل نکو + نام نیک او ز فعل نیک دان + پس نمردست او یقین بنگر
عیان + مرد محسن لیک احسانش نمرد + نزد یزدان دین واحسان نیست خرد + وای آن کو
مرد عصیانش نمرد + تا نہ پنداری بمرگ او جان ببرد + این رہا کن زانکہ شاعر برگذر + دام دارست
وقوی محتاج زر + المعنی ایک شاعر آنحضرت کے پاس گیا اور وہ احسان جو اُسنے حاصل کیا تھا
اُسکے شکریہ مین کچھ اشعار لیگیا اور احسان دولت وایمان اشعار یہ ہے کہ محسن مرگئے اور احسان
اُنکے رہگئے بس کیا ہی خوش وخنک وہ شخص ہے جو مرکب احسان پر سوار ہے اور خوب اُسکو ہانک
رہا ہے ایسے ہی ظالم مرگئے ظلم اُنکے رہگئے بس وائے اُس جان پر جو مکرو دغا کرے حضرت نے
فرمایا کہ خنک وہ شخص ہے جو دنیا سے گیا اور فعل نیک چھوڑ گیا اُسکا نام نیک فعل نیک سے ہے
جان بس وہ نہین مرتا ہے بالیقین اُسکو ظاہر وعیان دیکھ ایسے ہی محسن مرا لیکن احسان اُسکا زندہ ہے
اسلیئے کہ خداتعالے کے نزدیک دین واحسان دونون بزرگ چیز ہین نہ وہ خرد ہے نہ یہ خرد ہے اور
وائے اُسپر کہ وہ مرا اور عصیان اُسکے نہ مرے ہرگز گمان مت کر کہ وہ مرکے جان بچالے گیا

آفت مین پڑ گیا اب فرماتے ہین اس ذکر کو چھوڑ اس سبب سے کہ شاعر راہ پر جال لگائے بیٹھا ہی اور نہایت ہی محتاج زر کا ہی اُسکا ذکر کر

لیجانا شاعر کا شعر پادشاہ کے پاس اور خسارت وزیر

قولہ بردشاعر شعر سوے شہریار + بر امید بخشش و احسان یار + نازنین شعری پر از در درست + بر امید و بوے اکرام نخست + بادشہ بر خوی خود گفتش ہزار + چون چنین بد عادت آن شہریار + لیک این بار آن وزیر پر ز جود + بر براق عز دنیا رفتہ بود + بر مقام او وزیر نو رئیس + گشتہ لیکن سخت بیرحم و خسیس + گفت ای شہ خرجہا داریم ما + شاعری را نبود این بخشش سزا + من بربع عشر آن اسے مغتنم + مرد شاعر را خوش و راضی کنم + خلق گفتندش کہ او از پیش دست + دہ ہزاری زین دلاور بردہ است + بعد شکر کلک خائی چون کند + بعد سلطانی گدائی چون کند + گفت بفشارم ورا اندر فشار + تا شود زار و نزار از انتظار + آنگہ از خاکش دہم از راہ من + در رباید ہمچو گلبرگ چمن + این بمن بگذار کاستادم درین + گر تقاضاگر بود ہم آتشین + از ثریا گر بپرد تا ثرے + نرم گردد چون ببیند او مرا + گفت سلطانش برو فرمان تراست + لیک شادش کن کہ نیکوگوی ماست + گفت او را دو صد امید لیس + تو بمن بگذار وآن بر من نویس + جنس او وہجو او سی صد ہزار + تو رہا کن با من و با من گذار + شاعرش چندانکہ حاجت مینمود + صاحبش در وعدہ حیلہ مے فزود + المعنی فرماتے ہین کہ وہ شاعر محتاج زر شعر اپنے بادشاہ کے سامنے لے گیا اُسی امید پر جو پارسال اُس سے بخشش و احسان دیکھا تھا کیسے نازنین شعر گویا حور و پری اور سب دُر درست مین لدے بھرے ہوئے اُسی پہلے اکرام کی امید پر پھر پادشاہ نے موافق اپنی عادت کے ہزار اشرفیون کو کہا کہ اُس پادشاہ کی عادت ہی ایسی تھی ہزار ہی کہتا تھا لیکن اس دفعہ وہ وزیر سابق جود کا بھرا براق عزت پر سوار ہوکے دنیا سے چلا گیا تھا اُسکے مقام پر ایک وزیر نیا رئیس ہوا تھا جو نہایت ہی بیرحم و خسیس تھا کہا اے پادشاہ ہمکو بڑے بڑے خرچ درپیش ہین پس ایک شاعر کو اتنی بڑی بخشش لائق و سزاوار نہین ہے مین اس انعام کے عشر ای دہ یک کی چوتھائی پر ای مغتنم اس شاعر کو راضی و خوش کرلونگا لوگون نے اس سے کہا کہ قبل اس سے لبسبب نائب سابق کے دس ہزار اس پادشاہ ولاور سے لیگیا ہی پھر بعد شکر خائی کے کلک خائی کیسے کریگا اور جب سلطانی کرچکا ہی تو گدائی کیسے کریگا کہا مین اُسکو ایک دبورے مین دباؤنگا تو اس انتظار مین زار و نزار ہوکے اُسوقت اگر خاک کی چٹکی دونگا تو ایسا لیجائیگا جیسے کوئی گلبرگ چمن سے لیجاتا ہی تو یہ کام مجھپہ چھوڑ دے کہ مین اس کام مین استاد ہون اگر یہ تقاضاگر ہوگا

اور تقاضا گر بھی آتشین تو کیا چاہیے یہ ثریا سے ثری تک اڑے لیکن کیا نقد و رنجکو دیکھے اور نرم نہوئے بادشاہ نے کہا اچھا جا تجکو اجازت ہی لیکن اُسکو خوش کیجیو کہ ہماری تعریف کرنے والا ہی کہا اُسکو اور اسکے ساتھ دو سو امیدلیس یعنے امید چاٹنے والے اور میرے ذمہ کر دے اور جو دے میرے نام لکھ دے پھر کہتا ہی اُس جنس کے شاعر اور مثل اُسکے تین لاکھ تو چھوڑ دے اور میرے اوپر ڈال دے پھر دیکھ مجھسے کوئی کیا لیے جاتا ہی آپ فرماتے ہین کہ شاعر جسقدر اپنی حاجت جتا تا تھا صاحب اُسکا یعنے وزیر وعدہ مین حیلے بڑھاتا تھا **قوله** تاکہ اندر انتظارش پیر شد ٭ بس زبون این غم وتدبیر شد + گفت اگر زر نہ کہ دشنامم دہی ٭ تا رہد جانم ترا باشم رہی ٭ انتظارم کشت باری گو برو ٭ تا رہد این جان مسکین از گرو ٭ بعد از انش داد ربع عشر آن + ماند شاعر اندر اندیشہ گران + گو چنان نقد و چنان بسیار بود + دین کہ ویر اشگفت دستہ خار بود + پس بگفتندش کہ آن دستور راد + رفت از دنیا خدا مزدش دہاد + کہ مضاعف زو ہمیگشتی عطا + کم ہمی افتاد در بخشش خطا + این زمان او در رفت و احسان را ببرد + او ببرد الحق ولے احسان نہ مرد + رفت از ما صاحب راے و رشید + صاحب سلاخ درویشان رسید + رو بگیر این را وزینجا شب گریز + تا نہ گیرد با تو این صاحب ستیز + ما بصد حیلہ از و این ہدیہ را + بستدیم ای بیخبر با جہدہا + رو بایشان کرد و گفت اے مشفقان + از کجا آید بگوئید این عوان + چیست نام این وزیر جامہ کن + قوم گفتندش کہ نامش ہم حسن + گفت یارب نام آن و نام این + چون یکے آمد دریغ ای رب دین + آن حسن نامی کہ از یک کلک او + صد وزیر و صاحب آمد جود جو + این حسن کز ریش زشت بے حسن + میتوان بافید یکجان صد رسن + بر چنین صاحب چو شہ اصغا کند + شاہ و ملکش را با بدر سوا کند + **المعنی** غرض یہانتک اُسکو ٹالا کہ وہ زر کی انتظار مین بوڑھا ہو گیا اور اس غم وتدبیر سے نہایت عاجز ہوا کہا اگر زر نہین دیتا ہی تو گالیان ہی دے کسی طرح میری جان تو چھوٹے اور اس احسان مین تیری غلام بنے مجکو تو انتظار نے مار ڈالا بھلا یہی کہدے کہ چلا جا تو میری جان جو امید مین پھنسی ہوئی ہی اس سے چھوٹ جائے بعد اُسکے وزیر نے وہی ربع عشر یعنے وہ یک کا چوتھائی دیا شاعر اُسکو دیکھکے بھاری اندیشہ مین پڑ گیا گویہ بھی نقد تھا اور بہت سا لیکن یہ گل اُسکا جو دیرا اور بڑے انتظار مین کھلا تھا اس سبب سے اُسکی نظر مین دستہ خار کا تھا لوگون نے اُس سے کہا کہ وہ وزیر جوانمرد دنیا سے گیا خدا اُسکے کام کی مزدوری اُسکو دے جس سے عطا مضاعف ہو جاتی تھی اور کسی بخشش وعطا مین خطا نہین پڑتی تھی اسوقت مین وہ نہین رہا دنیا سے چلا گیا اور احسان بھی اپنا لیگیا مگر حق یہ ہے کہ وہ

مرا احسان اُسکا نہین مرا افسوس ہمسے وہ صاحب کہ جو انمر دو رشید تھا جاتا رہا اور یہ فقیرون کا پوست اُتارنے والا ملا جا جو کچھ دے سے لے اور رات ہی مین بھاگ جاتا تجکو کسی جھگڑے مین نہ ڈالدے تجکو خبر نہین ہمنے بڑے حیلون اور کوششون سے یہ مال اُس سے لے پایا ہی شاعر نے اُنکی طرف متوجہ ہوکے کہا کہ ای مشفقو یہ عوان ای سر ہناگ سخت گیر کہان سے آیا ہی اس وزیر کپڑے اُتارنے والے کا نام کیا ہی کہا نام تو اُسکا بھی حسن ہی کہا یا رب اُسکا نام اور اُسکا نام ایک کیسے نازل ہوا مجکو بڑا دریغ ہی ای رب دین وہ حسن نام تو وہ شخص تھا کہ ایک قلم سے اُسکے سیکڑون جود جو ای محتاج و فقیر وزیرہ صاحب ہوگئے اور ایک یہ حسن کہ اُسکی ریش زشت بے حسن سے ای جان سیکڑون رسیان بٹنا چاہیین جو کہ محاسن ریش کو کہتے ہین کہ ہم مادہ حسن کے ہی لہذا النسبت رسیونکی اُسکی داڑھی کی طرف کی ہی ایسے صاحب کے کہنے پر جو پادشاہ کان لگائے تو شاہ و ملک دونون کو رسوا کرے یعنے ابدتک اُنکی رسوائی رہے **الخلاف** شرح مین رہدکو دہدا نتظار م کشت کو گشت بکاف فارسی لکھا ہی

بیان مشابہت اُس وزیر بدراے کا ساتھ ہامان بدراے وزیر فرعون کے

قولہ چند آن فرعون بیشد نرم و رام + چون شنیدی او زموسیٰ آن کلام + آن کلامے کہ بدادی سنگ شیر + از خوشی آن کلام بے نظیر + چون بہامان کہ وزیرش بود او + مشورت کردی کہ کینش بود خو پس بگفتے تاکنون بودے خدیو + بندہ کردی زندہ پوشی را بریو + ہچو سنگ منجنیقے آمدے + آن سخن بر شیشہ خانہ او زدے + ہر چہ صد روزان گلیم خوش خطاب + ساختی دریکدم او کردی خراب + عقل تو مغلوب دستور ہوا است + در وجودت رہزن راہ خدا ست + ناصحی ربانی پندت دہد + این سخن را او بفن طرح نہد + کین نہ بر جا لسنت ہین از جا مشو + نیست چندان با خود آشیدا مشو + واے آنشہ کہ وزیرش این بود + جاے ہر دو دوزخ پرکین بود + **المعنی** یعنے جب حضرت موسیٰ کا کلام فرعون سُنتا تھا تو کیسا نرم و مطیع ہوجاتا تھا اور وہ کلام ایسا بے نظیر جسکی خوشی سے سنگ بھی شیر دیتا جب ہامان سے کہ اُسکا وزیر تھا اور کینہ اُسکی عادت مشورہ کرتا تھا تو یہ کہتا کہ ابتک تو خدا کہلاتا تھا اور اب ایک گودڑی پوش مکار کا بندہ بنے گا پس یہ بات اُسکے شیشہ خانہ مین کہ عبارت اُسکے کچے قصد سے ہی ایسی لگتی تھی جیسے گوپھن کا پتھر کہ چور چور کردیتی تھی فرعون جو کچھ سیکڑون طرح گلیم یا خطاب سے سنکر اپنے دل مین درست کرتا تھا یہ دم بھر مین اُسکو بگاڑ دیتا تھا اب مقولات مولانا کے ہین کہ ایسے ہی تیری عقل کہ پادشاہ ملک بدن کی ہی مغلوب و دستور ہوا کی ہے اور تیرے

وجود مین بھی راہزن راہ خدا کی اگر کوئی ناصح ربانی نصیحت تجکو کرتا ہی تو یہ ہوا اسکی بات کو الگ اٹھا کے رکھ دیتی ہی ایسی پُر فن ہی کہ یہ بات موقع کی نہین ہی خبردار خود سے باہر مت ہو اجا کوئی ایسی بڑی چیز نہین ہی ناحق فریفتہ مت ہو ہوش مین آ بس خرابی ہے اُس پادشاہ کی جسکا ایسا وزیر ہو کہ وزیر و پادشاہ دونون کی جگہ دو زرخ پر کین مین ہوسے الخلاف شرح مین ہامان کو ہامون لکھا ہی **قولہ** شاد آن شاہے کہ باشد دستگیر + باشد اندر کار چون آصف وزیر + شاہ عادل چون قرین او شود + معنی نور علی نور این بود + چون سلیمان شاہ چون آصف وزیر + نور بر نور ست عنبر بر عبیر + شاہ فرعون وچو ہامانش وزیر + ہر دو را نبود ز بدبختی گزیر + پس بود ظلمات بعضے فوق بعض + نے خرد یار و نہ دولت روز عرض + من ندیدم جز شقاوت در لیام + گر تو دیدستی رسان از من سلام + ہمچو جان باشد شہ صاحب چو عقل + عقل فاسد روح را آرد بہ نقل + آن فرشتہ عقل چون ہاروت شد + سحر آموز ید صد طاغوت شد + عقل جزوی را وزیر خود مگیر + عقل کل را ساز ای سلطان وزیر + مر ہوا را تو وزیر خود مساز + کہ بر آید جان پاکت از نماز + کاین ہوا پر حرص و حالی بین بود + عقل را اندیشہ یوم الدین بود + عقل را دو دیدہ در پایان کار + بہر آن گل میکشد او رنج خار + کہ نفرساید نہ ریزد ہر خزان + باد ہر خرطوم اخشم دور از ان + در چہ عقلت ہست با عقل دگر + یار باش و مشورت کن ای پسر + باد و عقل از بلا وارہی + پای خود بر اوج گردون ہا نہی + المعنی فرماتے ہین خوش وہ شاہ کہ مخلوق کا دستگیر ہو اور اُسکے معاملات مین آصف جیسا وزیر دخیل ہو کہ جب پادشاہ عادل اُسکا ہمنشین ہوگا تو مقدار نور اعلے نور کا ہوگا بس سلیمان سا شاہ اور آصف سا وزیر دونون ایسے ہین جیسے نور پر نور اور عنبر پر عبیر یعنے خوشبو پر خوشبو اور جو شاہ فرعون سا ہو اور ہامان سا وزیر تو دونون کو بدبختی سے چارہ نہین دونون کا حال تو ایسا ہی جیسے ظلمات بعضہا فوق بعض یعنے تاریکی ایک سے ایک بڑھ کے نہ اُنکی خرد یار نہ دولت روز عرض اعمال کی جو قیامت ہی مین نے تو سوا سے شقاوت کے لیمون مین اور کچھ دیکھا نہین اگر تو نے کچھ دیکھا ہی تو میرا بھی سلام پہونچا پادشاہ ایسا ہی جیسے جان اور عقل جیسے وزیر جب عقل فاسد ہوتی ہی تو جان کو بھی فساد کیطرف نقل کر لیتی ہی دیکھو عقل بھی فرشتہ ہی اور ہاروت بھی فرشتہ تھا جب اُسمین فساد پیدا ہوا تو کیسا جادو سیکھا اور سیکڑون گمراہیان خود ہو گیا یہ ہوا عقل جزوی ہی اسکو وزیر اپنا مت بنا اے سلطان تو عقل کل کو اپنا وزیر کر تو ہوا کو وزیر اپنا مت کر تو جان پاک تیری ہر ایک سے سلامتی نماز یعنی خمیدہ کشیدہ نہو سے مثل نماز کے اسواسطے کہ یہ ہوا پر حرص اور حالی بین ہے یعنی حال

کی چیز دیکھنے والی اور عقل کو اندیشہ یوم الدین کا ہوتا ہے یعنے روز حساب کا عقل کی دونون آنکھین پایان کار پر لگی ہین اور اُس گل کے واسطے کیسے رنج خار کے اُٹھاتی ہے جس گل کو خزان نہ مرجھا سکتی ہے نہ پریشان کر سکتی ہے اور ہر خرطوم اخشم کی ہوا اُس سے دور ہے یعنے ناک تو بڑی لمبی ہاتھی کی سی سونڈھ اور بو بد سے واقف نہین اس مادہ سے محض بے بہرہ اور یہ بھی سن لے کہ اگرچہ تجکو عقل ہے لیکن دوسری عقل کا بھی یار ہو اور مشورت کر کسواسطے کہ ای پسر دو عقلون کے سبب سے جملہ بلاؤن سے بچا رہیگا اور پاؤن آسمان کی بلندیون پر رکھیگا الخلاف شرح مین از بلاہا کے قبل لفظ ہر نہین ہے

نشستن دیو بمقام سلیمان علیہ السلام اور تشبیہ کرنا اُسکا سلیمان کے کامون مین و فرق ظاہر درمیان دونون کے پانا لوگون کا

قولہ دیو گر خود را سلیمان نام کرد + ملک بر د و مملکت را رام کرد + صورت کار سلیمان دیدہ بود + صورت اندر سر دیوے مینمود + خلق گفتند این سلیمان بے صفاست + از سلیمان تا سلیمان فرقہاست + او چو بیدار یست این ہمچون وسن + ہمچنانکہ آن حسن تا این حسن + دیو میگفتے کہ حق بر شکل من + صورتے کردہ است خوش بر اہرمن + دیو را حق صورت من دادہ است + تا بیند از دشمار اوبشست + گر پدید آید بدعوے زینہار + صورت او را مدارید اعتبار + دیو شان از مکر این می گفت لیک + مینمود این عکس بر دلہاے نیک + نیست بازی با ممیز خاصہ او + گر بود ممیز و عقلش غیب گو + ہیچ سحر و ہیچ تلبیس و دغل + می نہ بندد پردہ بر اہل دول + المعنی وسن بفتحتین خواب و غنودگی دیو نے اگرچہ اپنا نام سلیمان رکھا اور جانا کہ دونون مملکت کا ملک میرا مطیع ہوا اور وہ صورت کار و معاملات کی جو سلیمان سے دیکھی تھی اُنکا سا برتاؤ بھی کرتا تھا مگر وہ صورت کار پوشیدہ اُسکی بھید دیو پنے کی جتاتی تھی مخلوق کہتی تھی یہ سلیمان بے صفا ہے اس سلیمان سے اُن سلیمان تک بڑے فرق ہین وہ ایک شخص بیدار ہے یہ ایک وجود خفتہ غنودہ جیسے اُن حسن سے جو امام عالم تھے اور مسیے بحسن تک یا وہ حسن جو وزیر سابق تھا اس حسن تک جو وزیر حال ہے نہایت مغائرت ہے دیو تو یہ کہتا تھا کہ اصل سلیمان مین ہی ہون اور وہ سلیمان نہین ہے جسکو تم سلیمان جانتے ہو اور سلیمان کہتے ہو وہ شیطان ہے اللہ تعالے نے اُس کو میری صورت پر بنا دیا ہے اگر وہ ظاہر ہوا اور دعوی سلیمانی کا کرے معتبر مت جانو بس دیو تو اپنے مکر سے لوگون کو یون بہکاتا تھا اور جو نیک دل تھے اُنکو اُسکا عکس معلوم ہوتا تھا کہ شیطان یہی ہے اور سلیمان وہی جسکو یہ شیطان بتاتا ہے آپ مقولات آگے ہین فرماتے ہین جو ممیز ہین اُنکو فریب دینا کھیل نہین ہے خاص وہ لوگ جنکی عقل و تمیز غیب گو ہو اُنپر کوئی سحر اور کوئی مکر اور کوئی دغا پردہ

نہین ڈال سکتی کہ وہ خزانۂ غیب کے دولتمند ہین **قولہ** پس ہمیگفتند باخود در جواب + باژگونہ میروی
ای کج خطاب ؛ باژگونہ رفت خواہی ہمچنین + سوی دوزخ اسفل اندر سافلین + او اگر معزول گشتست
و فقیر ؛ ہست در پیشانیش بدر منیر ؛ تو اگر انگشتری را بردۂ ؛ دوزخی چون زمہریر افسردۂ ؛ ما بوش و
عارض و طاق طرنب ؛ سر کجا که خود ہمی نہیم سنب ؛ ور بغفلت ما نہیم او را جبین ؛ پنجۂ مانع بر آید از زمین
کہ منہ این سر مر این سر زیر را ؛ ہین مکن سجدہ مر این ادبیر را ؛ کردمی من شرح این بس جانفزا ؛ گر نبودی
غیرت و رشک خدا ؛ ہم قناعت کن تو بپذیر اینقدر ؛ تا بگویم شرح این وقت دگر ؛ نام خود کردہ
سلیمان نبی ؛ روسے پوشی میکند بر ہر غبی ؛ در گذر از صورت و از نام خیز + از لقب وز نام در معنی
گریز + پس بپرس از خلق او وز فعل او + درمیان خلق و فعل او را بجو + کار ہر کس نیست ہین در کش
زمام + مسجداقصے بساز و کن تمام + شد تمام القصہ مسجد بے فتور + بد سلیمان زائر و مسجد مزور + المعنی
بوش بالفتح کر و فر طاق طرنب نیز کر و فر سنب سم یعنی لوگ اُسکے خطاب کے جواب مین باخود کہتے
تھے کہ اے کج خطاب تو الٹی چال چل رہا ہے ایسا ہی اُلٹا دوزخ کو جائیگا اور اُسکے اس درکہ مین جو
سافلین درکون مین اسفل درکہ ہے اگر وہ سلیمان معزول و فقیر ہو گیا ہے تو کیا اُسکی پیشانی مین جو ایک بدر منیر
ہے وہ تو نہین جاتا رہیگا تو اگر انگشتری اُسکی لیگیا ہے تو لیجا تو آخر وہی دوزخ اور زمہریر افسردہ ہی تو ہے
ہم تیرے کر و فر اور صورت اور طاق طرم کے سامنے سر نہین جھکا ئینگے اور سر کیا معنی اپنے گھوڑے گدھے
کا سُم بھی نہین رکھینگے اگر غفلت سے سر رکھ بھی دین تو ایک پنجہ زمین سے مانع ہو کے نکلے اور منع کرے
کہ اپنا سر اس سر زیر یعنے سرنگون کے سامنے مت رکھے اور خبردار اس ادبار کو سجدہ مت کر اب فرماتے
ہین کہ مین اُسکی شرح نہایت جانفزا کرتا اگر خوف غیرت و رشک خدا تعالے کا نہوتا کہ اُسکو راز و اسرار
پوشیدہ کے بیان کرنے سے غیرت و رشک ہوتا ہے تو بھی اتنے ہی پر قناعت کر کے مان لے تو اُسکی شرح
دوسرے وقت کرون اپنا نام تو سلیمان نبی کیا تا ہر غبی کو دن کے لیے روپوش ہو جائے تو صورت
کو چھوڑ اور نام سے اُٹھ کے الگ ہو جا اور ان لقب و نام سے معنی مین گریز کر یعنے انھین مین سے
معنی کو ڈھونڈھ لے اور اُسکی صورت یہ ہے کہ اُسکے خلق و فعل سے دریافت کر اور اُسی فعل
و خلق سے معنی کو تلاش کر ایک فعل تو یہ ظاہر ہے کہ مسجد ابھی بنائی یہ بھی کام ہر کسی کا نہین اُسی کو دیکھ کے
اپنی باگ کو اور سے روک لے القصہ جب مسجد اقصے تمام ہوئی بے کسی سستی و فتور کے
تو سلیمان اُسکے زائر ہوئے اور مسجد مزور تھی **انخلاف** شرح مین معزول کو
مراد ل بوشس کو بوش لکھا ہے

آنا ہر روز حضرت سلیمان کا مسجد اقصے مین بعد تمام ہونے مسجد کے براے عبادت اور ارشاد عابدون اور معتکفون کو اور جمنا گیاہ عقاقیر کا مسجد مین اور حضرت سلیمان سے باتین کرنا اُسکا

قولہ چون سلیمان نبی شاہ انام + ساخت مسجد را و فارغ شد تمام + ہر صباح اورا وظیفہ این بدے + کامدے در مسجد اقصے شدے + نو گیاہے رستہ بودے اندرو + پس بگفتے نام و نفع خود بگو + تو چہ دارو ئی و نامت بر چہ است + تو زیان بر کہ و نفعت بر کہ است + پس بگفتے ہر گیاہے فعل و نام + کہ من آنرا جانم و این را حمام + من مر آنرا زہرم و این را شکر + نام من اینست بر لوح قدر + پس سلیمان با حکیمان زان گیا + شرح کردی ضر و نفعش ای کیا + ای طبیبان از سلیمان زان گیا + عالم و دانا شدند و مقتدا + تا کتبہاے طبیبی ساختند + جسم را از رنج مے پرداختند + این نجوم و طب وحی انبیاست + عقل و حس را سوے بیسو رہ کجاست + عقل جزوی عقل استخراج نیست + جز پذیرائی فن و محتاج نیست + قابل تعلیم و فہمست این خرد + لیک صاحب وحی تعلیمش کند + جملہ حرفتہا یقین از وحی بود + اول او لیک عقل او را فزود + ہیچ حرفت را ببین کاین عقل ما + تا نداو آموخت بے ہیچ اوستا + گرچہ اندر مکر موشکاف بد + ہیچ پیشہ رام بے استا نشد + دانشش پیشہ ازین عقل اربدے + پیشہ بے اوستا حاصل شدے + المعنی جب سلیمان نبی نے جو سلطان مخلوق کے تھے مسجد بنائی اور بنا کے بالکل فارغ ہوئے تو وظیفہ اپنا مقرر کیا کہ جب صبح آتی تھی تو مسجد اقصے مین جاتے تھے جو نئی گھاس اُسمین جمی ہوئی پاتے اُس سے کہتے کہ تو اپنا نام اور نفع بتا تو کس مرض کی دوا ہے اور نام تیرا کس صفت پر ہے تو زیان کسکے واسطے ہے اور نفع تیرا کسپر ہے بس ہر گیاہ اپنا فعل و نام بتاتی کہ مین فلان کی جان ہون اور فلان کی موت حمام بالکسر مرگ اور اُسکے لیے مین زہر ہون اور اُسکے لیے شکر اور لوح قدر پر میرا یہ نام مقرر ہے بس سلیمان اُن گھاسون کی شرح حکیمون سے فرماتے اور ہر ایک کا ضرر و نفع بتاتے وہ طبیب بدولت سلیمان کے اُن گھاسون کے عالم و دانا اور مقتدا ہو گئے کتابین طبیبی کی بنائین اور لوگونکے جسم کو رنج و مرض سے خالی و صاف کیا بس یہ نجوم و طب انبیا کی وحی سے ہے ورنہ عقل و حس کو طرف اُسکے جو بیسو و بے طرف ہے دخل کہان ہے چنانچہ اکثر انبیا نے بعض معاملات طبی و تاثیرات ادویہ و کیفیت اجسام و اعضا و گردش کواکب وغیرہم کے بیان کیے ہین کہ اُنکی مدد سے منجمین و اہل طب نے جودت طبع سے اور باتین پیدا کرکے علم بنا لیا ہے اسواسطے کہ یہ عقل جزوی عقل استخراج کی نہین کہ اپنی طرف سے کوئی بات نکالے

ہان اگر کوئی اہل فن اُسکو سکھا بتاوے تو سیکھ ضرور لیگی اسکے قابل ہی والا خاص محتاج بتانے والے کی ہی
کہ ابتدائً کوئی بتاوے اور یہ بتانے والا بھی کوئی صاحب وحی ہو اسلیے کہ جملہ حرفے یقین جان کہ
وحی سے ہین ابتدائً انکی وحی سے پھر عقل نے اُسکو بڑھا لیا ہر حرفہ کو دیکھ اور غور کر کہ یہ عقل ہماری جبتک
کوئی استاد نہ سکھائے کسی حرفہ کو کب سیکھ سکتی ہی اگرچہ یہ عقل جزوی مکر مین بڑی موشگاف بال کی
کھال نکالنے والی ہی مگر پیشہ کوئی بے استاد کے اُسکا مطیع و رام نہوا اور کیسے ہوتا کہ اگر دانش
پیشہ کی عقل سے ہوتی تو ہر پیشہ بے استاد کے حاصل ہوجاتا کوئی کسی کا استاد نہوتا **الخلاف**
شرح مین کیست کامر کز رہگیا ہی آن طبیبان کوای طبیبان گرچہ اندر مکر کو ندر مگر لکھا ہے

سیکھنا پیشہ گورکنی کا زاغ سے کہ قابیل نے زاغ سے سیکھا قبل اس سے کہ یہ پیشہ نہ تھا

قولہ کندن گوری کہ کمتر پیشہ بود + کے ز فکر و حیلہ و اندیشہ بود + گر بدے این فہم مر قابیل را + کے نہادی
بر سر او ہابیل را + کہ کجا غائب کنم این کشتہ را + این بخون و خاک در آغشتہ را + دید زاغی زاغ مردہ
در دہان + بر گرفتہ در ہوا گشتہ پران + از ہوا زیر آمد و او شد بفن + از پی تعلیم او را گور کن + پس
بچنگال از زمین انگیخت گرد + زود زاغ مردہ را در گور کرد + دفن کردش پس بپوشیدش بخاک +
زاغ از الہام حق بد علمناک + گفت قابیل آہ شہ بر عقل من + کہ بود زاغے ز من افزون بفن + عقل
کل را گفت مازاغ البصر + عقل جزوی میکند ہر سو نظر + عقل مازاغست نور خاصگان + عقل زاغ استاد
گور مردہ دان + جان کہ او دنبالۂ زاغان پرد + زاغ او را سوے گورستان برد + ہین مرو اندر پئے نفسی
چو زاغ + کو بگورستان برد نے سوے باغ + گر روی رو در پی عنقای دل + سوے قاف و مسجد
اقصای دل + المعنی شہ ایک کلمہ ہی کہ مقام نفرت و کراہت مین استعمال کرتے ہین اوپر جو کہا ہے کہ
بے وحی و الہام کے ابتدا کسی پیشہ کی نہین ہی دیکھو قبر کھودنا کہ ایک ادنی پیشہ ہی یہ بھی تو کسی فکر یا حیل
اندیشہ سے نہین ہی اگر یہ سمجھ قابیل کو ہوتی تو اپنے سر پر ہابیل اپنے بھائی کی لاش جسکو مار ڈالا تھا کیون
رکھے پھرتا جیسا کہ قرآن مین ہی فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ فقتلہ فاصبح من الخاسرین پس اچھا دکھا یا
اُسکو یعنی قابیل کو اُسکے نفس نے مار ڈالنا اپنے بھائی ہابیل کا سو مار ڈالا اُسکو جس سے زیاں کار
دنیا و عقبے کا ہوا اور کہتا تھا کہان اس کشتہ بخاک و خون آغشتہ کو چھپاؤن دیکھا کہ ایک زاغ زاغ مردہ
منہ مین لیے ہوے ہوا پر اُڑتا ہی پھر ہوا سے اُترا اور قابیل کو اس فن کی تعلیم کے لیے گور کھودنے لگا
اسطرح کہ چنگل سے زمین کو ریدی اور فوراً مرے ہوئے کوّے کو اُسمین ڈال کے گور مین کر دیا اور دفن کر کے
خاک سے چھپا دیا کہ وہ زاغ الہام حق سے علمناک تھا چنانچہ آیت کریمہ فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض

لیریہ کیف یواری سواۃ اخیہ لیس بھیجا اللہ نے ایک کوا کہ کو ریدے زمین اور دکھائے اسکو کہ کیسے چھپائے وہ
اپنے بھائی کو یہ دیکھکر قابیل نے کہا کہ آہ شہ ہی میری عقل پر کہ کوا مجھسے اپنے فن مین زیادہ ہو جیسا کہ آیت
کریمہ ناطق ہی قال یا ویلتا اعجزت ان اکون مثل ہذا الغراب فاواری سواۃ اخیہ فاصبح من النادمین کہا
ہاے خرابی مین ایسا بھی نہوا کہ مثل اس کوّے کے ہوتا تو چھپاتا مین برائی اپنے بھائی کی پس ہوا نادمون سے
کہ میری عقل ایسی نہوئی اب مقولات اُنکے ہین یعنے حق تعالے نے عقل کل کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین مازاغ البصر وما طغی کہا ہی کہ نہ کمی کی اُنکی بینائی نے نہ زیادتی جو دید الٰہی باید و شاید تھی وہ دیکھی پس اصل
ویکھنا بصر اُنکی ہی جسکی صفت خدا تعالے فرماتا ہی اور یہ عقل جزوی جو ہر کسی کو دی ہی اسکی نظر ہر طرف سے
اقسام انواع خیالات کی بھری ہی پس تو اُسی عقل مازاغ کو نور خاصون کا سمجھ اور جو عقل زاغ کی یعنے اُنکے
خلاف کی ہی اسکو اُستاد مردہ کے گورکا جان اگر جان آدمی کی ایسے زاغون کے پیچھے اُڑیگی زاغ اُسی
گورستان ہی کو لیجائینگے خبردار ہو تو اس نفس کے پیچھے کہ مثل زاغ کے ہی ہرگز مت جا کہ یہ گورستان ہی کو لیجائیگا
اگر تجکو جانا ہی ہی تو عنقا دل کے پیچھے جا تا سیر قاف اور مسجد اقصےٰ دل کی تجھے دکھائے قولہ نو گیاہے
ہر دم از سودا سے تو + مید مد در مسجد اقصاے تو + تو سلیمان وار داد او بدہ + پے برازوے بازے رو بروے
منہ + زانکہ خاک این زمین با ثبات + باز گوید با تو از انواع نبات + در زمین گر نیشکر ور خود نیست + ترجمان
ہر زمین نبت ویست + پس زمین دل کہ نقش فکر بود + فکرہا اسرار دل وا مینمود + گر سخن کش یابم اندر انجمن +
صد ہزاران گل بروید زین چمن + ور سخن کش نیست ای زن بمزد + میگریزد نکتہ از بیشم چو دزد + مستمع
گر نیست خاموشی بہ است + نکتہ از نا اہل گر پوشی بہست + جنبش ہر کس بسوی جاذب بست + جذب
صادق نے چو جذب کاذب ست + میروی گہ گمرہ و گہ در رشد + رشتہ پیدانی و آن کت می کشد +
اشتر کورے مہار تو رہین + تو کشش می بین مہارت را مبین + گر شدی محسوس جذب آن مہار +
پس نماندے این جہان دار الغرار + گبر دیدی کو ئی سگ میرود + سخرۂ دیو ستنبہ میشود + در پے
او کے شدے مانند حیز + پاے خود وا پس کشیدی گبر نیز + المعنی ہر دم ایک گیاہ نئی تیرے سودا اسے
تیری مسجد اقصےٰ دل مین جمتی ہی تو سلیمان کی طرح سب کا حق ادا کر اور اپنے بُرے کو سمجھ اور ہر ایک سے
کھوج معنی کا لگا اور یا تو ن رد کا اُنکے سر پر مت رکھ اسلیئے کہ خاک اس زمین با ثبات کی تجھسے ہر نوع کا
حال کہیگی اگر زمین نیشکر ہی یا خود نے ہی ترجمان ہر زمین کی اسکی روئیدگی ہی پس زمین دل کی کہ روئیدگی
اسکی فکر ہی وہی فکرین اسرار دل کی ظاہر کرتی ہین افسوس اس انجمن مین کوئی سخن کش نہین پاتا اگر
پاؤن تو لاکھون گل اس چمن سے ہم حاصل کرین ای سبزی و شادابی اور اگر ای زن بمزد تجکو سخن کش

دیکھتا ہون کہ تو ہی ہی تو وہ جو نکتے نفیس ہین میرے سامنے سے ایسے بھاگے جاتے ہین جیسے چو رسے بھاگتے ہین پس جب مستمع نہین ہی تو خاموشی بہتر ہی اور نااہل سے اگر نکتہ چھپائے تو وہ بھی بہتر ہے جنبش ہر کسی کی طرف جاذب کے ہوتی ہی اگر جذب کاذب ہی تو جذب صادق نہین اب تمہین تیرا یہ حال کہ کبھی تو گمراہ ہو جاتا ہی اور کبھی راہ راست پر چلتا ہی اور وہ دوڑ ہی کہ تجکو کھینچ رہی ہی ظاہر نہین چھپی ہوئی ہے اور تو کھنچا جاتا ہی جیسے ایک اندھا اونٹ تیری مہار مین پھنسا ہوا ہی تو اسکی کشش کو دیکھ رہا ہی اپنی مہار کو نہین دیکھتا اور ہی بھی یہ کہ اگر جذب اُس مہار کا محسوس ہوتا تو یہ جہان دار الغرار ہی خانۂ فریب باقی نہ رہتا پھر کو تو نے دیکھا ہوگا کہ وہ کتے کے پیچھے جاتا ہی جیسے راہ بھول جانے کے وقت کتون کو آگے کر دیتے ہین اور آپ اُنکے پیچھے چلتے ہین بس وہی گبر مسخرہ دیو ستنبہ کا ہوتا ہی ستنبہ بکسر اول و فتح تا صورت مکروہ اور وہ صورت ہولناک جو خواب مین نظر آتی ہی اگر یہ حال جانتا تو کتے کے پیچھے مثل اُسکے وہ چیز کیون جاتا بلکہ وہ گبر بھی خود اپنے پائون واپس کھینچتا الخلاف شرح مین نو گیا ہی کو نو گیا ہی انواع کو نواع بر دیم کو بر ویم از پشم کو پیشم مبین کو ببین ستنبہ کو ستنیہ قولہ گاو گر واقف زقصابان بدی + کے پئے ایشان بدان دکان شدی + یا بخوردی از کف ایشان سبوس + یا بدادے شیر شان از چاپلوس + ور بخوردے کے علف ہضمش شدے + گر ز مقصود علف واقف بدے + پس ستون این جہان خود غفلت ست + چیست دولت کاین دوادو با لتست + اولش دودو بآخر لت بخور + جز درین ویرانہ نبود مرگ خر + تو بجد کاریکہ بگرفتی بدست + عیبش این دم بر تو پوشیدہ شدست + زان ہمی تالے بدادن تن بکار + کہ بپوشید از تو عیبش کردگار + ہمچنین ہر فکر کہ گرمی دران + عیب آن فکرت شدست از تو نہان + بر تو گر پیدا شدے زان عیب و شین + زان رمیدی جانت بعد المشرقین + حال کاخر زان پشیمان میشوی + گر بدے این حالت اول کے روی + پس بپوشید اول آن بر جان ما + تا کنیم آن کار بر وفق قضا + چون قضا آورد حکم حق پدید + چشم واگشت و پشیمانی رسید + آن پشیمانی قضاے دیگر ست + پس پشیمانی بہل حق را پرست + ور کنی عادت پشیمان خور شوی + زان پشیمانی پشیمان تر شوی + نیم عمرت در پریشانی رود + نیم دیگر در پشیمانی شود + ترک این فکر و پشیمانی بگو + حال و کار و یار نیکو تر بجو + المعنی مثل حال گبر کتا دالے کے حال گاو قصاب کا ہی کہ گاو اگر قصابون کے حال سے واقف ہوتی تو اُنکے پیچھے پیچھے کب اُس دکان کو جاتی یا کب اُنکے ہاتھ سے سبوس کھاتی اور کب خوشامد سے اُنکو دودھ پلاتی اور جو گھاس کھاتی وہ غم کے مارے کب اُسکو ہضم ہوتی جو علف و سبوس کے مقصود سے واقف ہوتی کہ سبب قصد میرے ذبح کا ہی پس ستون اس جہان کی خود غفلت ہی اور دولت کو تو غور کر دکہ یہ کیا ہی دوادو اور لت ہی

اول تو اُسکی دوود ہی یعنے دوڑا دوڑا پھر اور آخر مین لاتین کہا بس خیال کرو تو گدمون کی موت اس ویرانہ مین ایسے ہی ہوتی ہی تو نے جس کام کو بجد مضبوط ہاتھ سے پکڑا ہی عیب اُسکا اُسوقت مین تجھپر چھپا ہوا ہی تو اُس سبب سے اُس کام کو اختیار کرکے اُسمین دوڑتا ہی کہ کردگار پاک نے اُسکا عیب تجھسے چھپایا ہے ایسے ہی ہر فکر جسمین تو تیز و گرم ہو رہا ہی عیب اُس فکر کا تجھسے نہان ہی اور وہ ایسا عیب ہی کہ اگر تجھپر ظاہر ہو جاتا تو تیری جان اُس سے بعد المشرقین کو بھاگ جاتی وہ حال کہ آخر مین اُس سے تو پشیمان ہوتا ہی اگر وہ حالت اول مین ہو تو کبھی اُدھر کو نہ جائے پس خداتعالے نے اول مین اُسکو ہماری جان پر چھپایا تو ہم اُس کام کو موافق حکم قضا کے کرین جب قضا سے حکم حق ظاہر ہو گیا تب آنکھین کھل گئین اور پشیمانی ہوئی کہ یہ کیا ہوا اب وہ پشیمانی دوسری قضا ہی بس پشیمانی کو چھوڑ اور خداتعالے کی بندگی کر اور جو عادت پشیمانی کی کریگا پشیمانی خور ہو جائیگا اس پشیمانی سے پشیمان تر ہو گا آدھی عمر تیری پریشانی مین گذری آدھی رہی پشیمانی مین جائے لاجرم اس فکر و پشیمانی دونون کا ترک کہ اور حال و کار بار نیک تر ڈھونڈھ المخالف شرح مین چاپلوس حانہ وس سالکھا ہی کہ گرمی کو کہ گرمی قوله درنداری کار نیکو تر بدست + پس پشیمانیست بر فوت چہ است + گر همیدانی رہ نیکو پرست + ور ندانی چون بدانی کاین بدست + بد نداسنے تا ندانی نیک را + ضد را از ضد توان دید ای فتی + چون ز ترک فکر این عاجز شدے + از گنہ آنگاہ ہم عاجز بدے + چون بدے عاجز پشیمانی ز چیست + عاجزی را باز گو کز جذب کیست + عاجزی بیقادری اندر جہان + کس ندیدست و نباشد این بدان + ہمچنین ہر آرزو کہ میبری + تو ز عیب آن حجابی اندری + ور نمودی علت آن آرزو + خود رمیدے جان تو زین جستجو + گر نمودی عیب آن کار او ترا + کس نبردے کشکشان آنسو ترا + وان دگر کاری کزان کارے نفور + زان بود کہ عیبش آمد در ظہور + آنخدا ے رازدان خوش سخن + عیب کار بد ز ما پنہان مکن + عیب کار نیک را منما بما + تا نگردیم از روش سرد و ربہا + ہمبران عادت سلیمان سنی + رفت در مسجد میان روشنی + قاعدہ ہر روز را میجست شاہ + کہ ببیند مسجد اندر نوگیاہ + دل ببیند سربدان چشم صفی + آن حشایش کہ شد از عامہ خفی + المعنی اگر تو یہ کہے کہ کار نیکو تر میرے اختیار مین نہین ہی خدا کے اختیار مین ہی تو وہ جو فوت ہو گیا وہ بھی تو خدا کے اختیار سے ہوا پھر تجکو پشیمانی کس چیز پر ہے جس راہ کو نیک جانتا ہی اُسی کی پرستش کر اور جو نہین جانتا کہ نیک ہے یا نہین تو یہ کیسے جانتا ہی کہ یہ بد ہی جبتک بد کو نہین جان لیگا نیک کو نہین جان پائیگا ضد کو ضد سے دیکھتے ہین ای فتی جبکہ اس فکر کے ترک سے تو عاجز ہوا تو گناہ کے وقت مین گناہ سے بھی تو تو عاجز تھا اور جب تو عاجز تھا تو بتا پشیمانی کس بات کی ہی اور عاجزی کو اپنی بتا کہ وہ کسکے جذب سے تھی عاجزی و بیقادری

محض جہان مین کسی نے نہین دیکھی ہے نہ یہ جہان اُسکے ساتھ ہے ایسے ہی جو آرزو کہ تو کرتا ہے اُسکے عیب سے بھی تو حجاب مین ہے اگر وہ علت جو اُسکے ساتھ لگی ہے تجکو دکھا دیتا تو خود تیری جان اُسکی جستجو سے بھاگتی پھر سکتے ہین اگر عیب اُس کام کا وہ تجکو دکھا دیتا پھر تجکو کھینچ تان کے بھی کوئی اُدھر نہ لیجا سکتا ایسی نفرت تجکو اُس کام سے ہوتی اور جس کام سے تو نفرت کر رہا ہے وہ اسی سبب سے ہے کہ عیب اُسکا تجھپر ظاہر ہو گیا ہے اب اشعار دعائیہ ہین کہ اے خداوند ان خوش سخن جو کام بد ہین اُنکا عیب ہمسے پوشیدہ مت کر اور عیب کار نیک کا ہمکو دکھاے مت تو اپنے چلن سے ہم سر رہا ہو جائین اے پریشان و سرگردان جیسے حضرت سلیمان سنی اے شریف و بزرگ اپنی عادت پر ہر روز مسجد مین سگئے اور روشنی مین گئے کہ وہ روشنی دل ہے روزمرہ کے قاعدہ کی جستجو و تلاش وہ شاہ عالیجاہ رکھتے تھے کہ مسجد مین کہین نئی گھاس دیکھین تا چشم صفی و برگزیدہ کے ساتھ دل اُنکا بھید حاصل کرے اُن گھاسون سے جو عام سے چھپی ہوئی تھین الخلاف شرح عیب کاری مین یا غلط لکھی ہے

قصۂ صوفی کہ گلستان مین سر بزانو مراقب بیٹھا تھا یارون نے کہا کہ سر اُٹھا اور سیر گلستان کی کر کہ فانظروا الی آثار رحمۃ اللہ

قولہ صوفیی در باغ از بہر کشاد + صوفیانہ روے بر زانو نہاد + پس فرو رفت او بخود اندر لغول + شد ملول از صورت خوابش فضول + کہ چہ خسپی آخر اندر رز نگر + این درختان بین و آثار خضر + امر حق بشنو کہ گفتست انظروا + سوی این آثار رحمت آر رو + گفت آثارش دلست اے بوالہوس + آن برون آثار آثار ست بس + باغہا و سبزہا در عین جان + بر برون عکسش چو در آب روان + آنخیال باغ باشد اندر آب + کہ کند از لطف آب آن اضطراب + باغہا و میوہا اندر دلست + عکس لطف آن برین آب و گلست + گر نبودے عکس آن سرو سرور + پس نخواندی ایزدش دار الغرور + این غرور ست یعنی اینخیال + ہست از عکس دل و جان رجال + جملہ مغروران برین عکس آمدہ + بر گمانی کاین بود جنت کدہ + میگریزند از اصول باغہا + بر خیالی میکنند آن لاغہا + چونکہ خواب غفلت آید شان بسر + رہست بینند و چہ سود ست از نظر + پس بگورستان غریو افتاد و آہ + تا قیامت زین غلط و احسرتاہ + اے خنک آنرا کہ پیش از مرگ مرد + یعنے او از اصل رز بوئے ببرد + المعنی ایک صوفی نے باغ مین واسطے کشف وکشود کے صوفیون کی طرح مراقبہ مین منھ زانو پر رکھا تھا اور ایک گوشہ مین نہایت ہی بخود درفتہ ہو رہا تھا ایک فضول اُسکی صورت خواب کی خیال کرکے ناخوش ہوا اور کہا کیا سوتا ہے آخر اس درخت انگور کو تو دیکھ کیسا سبز ہو رہا ہے اُسکے سوا اور یہ درخت اور اُنکے آثار سبز اور حکم خدا کا ہے ذرا اسکو سن انظروا الی آثار رحمۃ اللہ نظر کرو

طرف نشانیون رحمت خدا کے توکیون نہین آثار رحمت کی طرف متوجہ ہوتا صوفی نے کہا ای بوا لہوس وہ آثار جنکو تو آثار سمجھتا جانتا ہی وہ یہ نہین ہین وہ آثار دل ہی اور یہ آثار ظاہر اُس آثار کے جو دل سے ہے آثار ہین اصل آثار دل ہی سارے باغ اور سبزے چشمۂ جان مین ہین اور ظاہر پر جو کچھ عیان ہین وہ انھین باغون اور سبزون کا عکس ہی جیسے پانی مین نمایان ہوتا ہی وہ خیال باغ کا ہوتا ہی جو پانی مین نظر آتا ہی نہ اصل باغ کہ لطف آب سے پانی مین ہلتا ڈُلتا ہی جملہ باغ و میوے دل مین موجود ہین انھین کے لطف کا عکس اس آب وگل پر ہی اور اُسی سرو سرور کا عکس ہی اگر نہوتا تو اللہ تعالے اُسکو دار الغرور نہ کہتا یعنے گھر دھوکے کا بس یہ غرور وہی ہی یعنے یہ خیال کہ عکس دل وجان مردم سے ہے بس سب مغرور دھوکا کھائے ہوئے اس عکس پر گرویدہ ہین اس گمان سے کہ جنت کدہ یہی ہی اور عجب یہ کہ جو اصول باغ ہی اُس سے تو دور دور بھاگتے ہین اور خیال پر بازیان اور خوشیان کر رہی ہین جسوقت خواب غفلت کی جسکا سویا جاگتا ہی نہین سر پر آئیگی اُنکو اُس خیال کا حال نظر آئیگا اور وہ نظر اُسوقت سودمند نہوگی ہاے وحسرت اُسی غلط کے بدولت کیسے شور وآہ گورستانون مین ہین اور قیامت تک ہینگے کہ اصل کو چھوڑ کے خیال کے لیے یہ واویلا ہی پس خنک وہ شخص جو قبل مرنے سے مرگیا یعنے وہ اصل زر سے جسکو تو بتا رہا ہی ہوسے گیا اور بر خوردار ہوا

غمگین ہونا سلیمان کا مسجد مین خروب جمنے سے جب خروب سخن مین آیا اور خاصیت اپنی بیان کی

قولہ ہمچنین روزے سلیمان از قضا + شد بعادت مسجد اندر انقضا + تو گیاہے دید اندر گوشۂ + رستہ بروے دانہ ہمچون خوشۂ + دید بس نادر گیاہے سبز وتر + میربود آن سبزیش نور از بصر + پس سلامش کرد در دم آن حشیش + او جوابش گفت وبشگفت از خوشیش + گفت نامت چیست برگو بیدہان + گفت خروبست ایشاہ جہان + گفت اندر تو چہ خاصیت بود + گفت من رستم مکان ویران شود + منکہ خروبم خراب منزلم + ہادم بنیاد این آب وگلم + پس سلیمان آنزمان دانست زود + کہ اجل آمد سفر خواہد نمود + گفت تا من ہستم این مسجد یقین + در خلل ناید ز آفات زمین + تاکہ من باشم وجود من بود + مسجد اقصے مخلل کے شود + پس خراب مسجد ما بیگمان + نبود الا بعد مرگ ما بدان + مسجدست این دل کہ جسمش ساجدست + یار بد خروب ہر جا مسجدست + یار بد چون رست در تو مہر او + ہین از و بگریز وکم کن گفتگو + المعنی خروب نام گیاہ ایسے ہی ایکدن حضرت سلیمان اتفاقا حکم الہی سے اپنی عادت کے موافق مسجد اقصے مین تشریف لے گئے ایک نئی گھاس جمی ہوئی ایک گوشہ مین پائی کہ اُسپر خوشہ کے ایسے دانے تھے اور اُسکو نہایت ہی نادر دیکھا سبز وتر کہ سبزی اُسکی نور بصر کو لیجاتی تھی یعنے نور بصر اس سے الگ نہین ہوتا تھا پس حشیش نے اُسی وقت اُنکو سلام کیا آپ نے

اُسکو جواب دیا اور اُسکی خوشی سے نہایت ہی شگفتہ ہوے کہا بتا تیرا نام کیا ہی ای بے وہان یا بے دہن کے ہمکو جواب دے کہا ای شاہ جہان میرا نام خروب ہی کہا تیری خاصیت کیا ہی کہا خاصیت یہی کہ مین جمی اور مکان ویران ہو امیرا نام جو خروب ہی اُسی سبب سے ہی کہ خراب کنندہ منزل کی ہون اور اس آب وگل کی بنیاد ڈھانے والی بس سلیمان نے اُسی وقت جان لیا فوراً کہ میری اجل آگئی ہے مجکو یہان سے سفر کرنا ہوگا پھر کہا جبتک مین ہون یقین کہ یہ مسجد آفات زمین سے کسی خلل مین نہ آئیگی جبتک مین ہون اور میرا وجود ہی مسجد اقصےٰ المخلل نہین ہوسکتا بس خراب ہماری مسجد کا اس گیاہ سے بیشک نہوگا مگر بعد ہمارے اب مقولے اُنکے ہین کہ مسجد کیا ہی تیرا دل اور ساجد اسکا تیرا جسم اور یار بد ویران کرنے والا اُسکا خروب جہان کہین یہ مسجد ہی جب اس یار بد کی محبت تیرے دل مین پیدا ہوئی اور جب ہی ذرا جمی تو خبردار تو اس سے بھاگ بس زیادہ گفتگو ہمسے مت کر یہی کافی ہی قولہ برکن از بیخش که گر سر برزند + مر ترا و مسجدت را برکند + عاشقا خروب تو آمد کژی + ہمچو طفلان سوی کژ چون میغژی + خویش را نادان و مجرم دان بترس + تا ندزد و از تو این استاد درس + چون بگوئی جاہلم تعلیم دہ + اینچنین انصاف از ناموس بہ + از پدر آموز ای روشن جبین + ربنا گفت و ظلمنا پیش ازین + نے بہانہ کرد نے تزویر ساخت + نے لوای مکر و حیلت بر فراخت + باز آن ابلیس بحث آغاز کرد + کہ بدم من سرخ رو کردیم زرد + رنگ رنگ تست صباغم توئی + اصل جرم و آفت و داغم توئی + ہین بخوان رب بما اغویتنی + تا نہ گردی جبری و کژ کم تنی + بر درخت جبر تا کی بر جہی + اختیار خویش را یکسو نہی + ہمچو آن ابلیس و ذریات او + با خدا در جنگ داندر گفتگو + چون بود اکراہ با چندین خوشی + کہ تو در عصیان ہمی دامن کشی + آنچنان کس خوش رود در کمرہی + کس چنان رقصان رود در کمرہی + المعنی بس تو اُس یار بد خروب کو جڑ بنیاد سے اکھیڑ ڈال اگر یہ سر اُٹھائیگا تو تجکو اور تیری مسجد سب کو ڈھادیگا ای عاشق تو نے جانا تیرے لیے خروب کیا ہی کجی ہی اور تو بچون کی طرح جو ٹیڑون سکے بل اس کجی کی طرف سرکتا ہی تو کیون سرکتا ہی تو آپ کو نادان ومجرم بنا اور اس بات سے ڈرتا رہ کہ تجھسے یہ سبق استاد چھپا نہ رکھے جیسے ایک مدت مین آدم کو بعض کلمات القا کیے تھے جب تو کہیگا مین جاہل ہون مجکو تعلیم دے تب وہ استاد تجکو تعلیم کریگا بس یہ انصاف تیرا تیرے ناموس اور آپ کو عالم و دانا جاننے سے بہت بہتر ہی تو ای روشن جبین اس بات کو اپنے باپ سے سیکھ کیسا اس سے قبل ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین کہا ہی ای رب ہمارے ہمنے اپنے نفسون پر ظلم کیا اگر نہ بخشے تو ہمکو اور نہ رحم کریگا تو ہم آئینہ ہم زیانکارون سے ہونگے نہ اُنھون نے کوئی بہانہ اور نہ تزویر کیا نہ کوئی مکر و حیلہ اُٹھایا بے تکلف اقرار جرم و نادانی کا کیا اور دیکھو ابلیس نے خدا تعالے سے

کیسی بحث شروع کی کہ مین سرخرو تھا تو نے مجکو زرد رو کیا جو کچھ میرا رنگ ہی تیرے ہی رنگ کا ہے میرا
صباغ تو ہی ہی اور اصل میرے جرم کی اور آفت میرے داغ کی بھی تو ہی ہی تجھسے ہی مجرم ہوا اور
تو ہی آفت میرے داغ کا ہوا خبردار ہو اور فبما اغویتنی لاقعدن لہم صراطک المستقیم پڑھو یعنے قسم ہی
مجکو تیرے بہکانے کی کہ ضرور بیٹھونگا مین اُنکے واسطے تیری سیدھی راہ پر تا بہکاؤن تو تو جبری ونج
نہو جائے جیسے ابلیس ہوا اور خدا تعالے کو الزام دیا تو بہت سی اپنی شیخی مت ظاہر کر تو درخت جبر پہ
کبتک چڑھا رہیگا اور اختیار اپنا ایک کنارے رکھدیگا جیسے ابلیس اور اُسکے ذریات خدا سے جنگ و
گفتگو مین ہین نا فرمانی کرنے کو تو کیسے خوشی خوشی آئے دامن عصیان کا چڑھائے ہوئے جو کہ اکراہ
نا فرمائی کو لازم تھا جب اکراہ سامنے آیا تو پھر ناخوشی و ناگواری کیا ایسا خوش کوئی بھی مگر وہی مین چلتا
ہی اور ایسا خوش کوئی بھی گمراہی مین ناچتا ہی الخلاف شرح مین مگرہی کو مگرہی بکاف عجمی لکھا ہے قولہ
بست مردہ جنگ میکردی دران + کہ ہمی دادند پندآن دیگران + کہ صواب اینست وراہ اینست و
بس + سے زند طعنہ مرا جز ہیچکس + سے چنین گوید سے کو گمرہست + چون چنین جنگد سے کو بیرہست ؛ ہرچہ
نفست خواست داری اختیار + ہرچہ عقلت خواست آری اضطرار + داند آن کو نیکبخت ومحرمست + زیرکی ابلیس
وعشق از آدمست + زیرکی آمد سباحت در بحار + کم رہد غرقست او پایان کار + ہل سباحت را رہا کن کبر و
کین + نیست جیحون نیست جو دریاست این + وانگہان دریاے ژرف بے پناہ + در رباید ہفت دریارا
چو کاہ + عشق چون کشتی بود بہر خواص + کم بود آفت بود اغلب خلاص + زیرکی بفروش حیرانی بخر +
زیرکی ظنست وحیرانی نظر + عقل قربان کن بہیش مصطفےٰ + حسبی اللہ گو کہ اللہ ام کفےٰ + ہمچو کنعان
سر زکشتی وا مکش + کہ غرورش داد نفس زیرکش + کہ برآیم بر سر کوہ مشید + منت نوحم چرا باید کشید ؛
چون رہی از منتش ای بیرشد + کہ خدا ہم منت او میکشد + چون بناشد منتش بر جان ما + چونکہ شکر منتش
گوید خدا + تو چہ دانی اسے غرارہ پر حسد + کہ نہادن منت اور امیرسد + المعنی سباحت شنا
غرارہ احمق و گول یعنے سواے رقص گمراہی کے جتنی لڑائی کہ بیس آدمی لڑین اُتنی تو اکیلا لڑتا ہی کہ
مجکو یہی نصیحت دی ہی اُن لوگون نے جو تمھارے سوا ہین اور کہدیا ہی کہ بس صواب یہی ہی اور راہ یہی ہی
پھر مجکو طعنہ اس معاملہ مین سواے ہیچ آدمی کے کون کر سکتا ہی اب مین جانتا ہون جو آدمی کہ گمراہ ہی وہ
کب ایسی بات کہیگا جو بے راہ ہی وہ ایسی لڑائی کب لڑیگا اب مولانا فرماتے ہین کہ جو خواہش
تیرے نفس کی ہوئے اُسمین تو تجکو سب اختیار ہین اور جو عقل چاہے اُسمین تو اضطرار پیش لاتے
ہو سبب بے اختیاری و بیچارگی بس جو شخص نیکبخت و محرم ہی خوب جانتا ہی کہ زیرکی جو مایۂ غرور ہی ابلیس سے ہی

اور عشق جو مادۂ خاکساری ہی آدمی سے ہی زیرکی تو شناوری دریاؤن کی ہی جسمین بچنا کم ہی اور انجام ڈبو بتا ہی ہی تو اس شناوری کو چھوڑ اور کبر و کین سب سے مُنھ موڑ اسیلیے کہ یہ زیرکی جیحون نہین ہی نہر نہین ہی ایک سمندر ہی جسکی شناوری محال اور رہا وہ دریاے ژرف بے پناہ کہ ہفت دریا کو تنکے کی طرح بہالیجاے گی اس دریا کی کشتی عشق ہی واسطے خاص لوگون کے جسمین آفت کم ہی اور اکثر نجات ہی بس تو زیرکی کو چھوڑ اور حیرانی کا خریدار بن جو عشق ہی اسیلیے کہ زیرکی ایک ظن ہی اور حیرانی نظر ہی علانیہ اپنی عقل کو سامنے مصطفےٰ ﷺ کے قربان کر کہ وہ عقل کل ہین اور حسبی اللہ کہہ کہ خدا میرا کافی ہی تو کنعان کیطرح کشتی مصطفےٰ ﷺ سے ہاتھ مت کھینچ جیسا کہ اُسکو اُسکے نفس زیرک نے دھوکا دیا کہ مین کوہ بلند پر چڑھجاؤنگا پھر احسان نوح کا کیسے اُٹھاؤن فرماتے ہین ای بیرشد تو اُنکی منت سے کب رہائی پائیگا جبکہ خود خدا منت کش اُنکا ہی پھر ایسے شخص کی منت ہماری جان پر کیسے نہو جبکہ خدا شکر اُنکی منت کا کہتا ہی تو کیا جانے ای احمق پر حسد ہرچند کہ منت نہادن اُسی کو پہونچتا ہی اور اُسی کے سزاوار ہی بس وہ منت کشتی نوح کی بھی بتحقیقت اُسی کی سنت تھی اور سنت کشی خداتعالےٰ کی یہ ہی وہ اُنکے جہد و جہاد دین مین اُسنے راضی و خوش ہوکے اُنکی شفاعت گنہگارون کے حق مین قبول کرتا ہی الخلافت شرح مین اوپر کے دو شعر متن مین نہین ہین لیکن شرح ایک کی کچھ لکھی ہی غرقست کو نوقست اور خداایم کو خدا ایم لکھا ہی **قولہ** کاشکے او ناشنا آموختی + تا طمع در نوح و کشتی دوختی + کاش چون طفل از حیل جاہل بدے + تا چو طفلان چنگ در مادر زدے + یا بعلم نقل کم بودے ملے + علم وحی دل ربودے از ولے + چون تیمم با وجود آب دان + علم نقلی با دم قطب زمان + خویش ابلہ کن تبع میرو سپس + رستگی زین ابلہی یابی و بس + ہا چنین زوجے چیش آری کتاب + جان وحی آساے او آرد عتاب + اکثر اہل الجنۃ البلہ ای پدر + بہر این گفتست سلطان البشر + زیرکی چون باد کبر انگیز نیست + ابلہی شو تا بماند دین درست + ابلہی نے کو بمسخرگی دو توست + ابلہی نے کو بگردش تادت مال چوست + ابلہی کو واله و حیران ہوست + باشد اندر رگ دن او طوق دوست + ابلہان آنزنان بہست برید از کف ابلہ وز رخ یوسف نذر + المعنی تکیے پر و ملو تبع بضم اول طریق متابعت نذر بفتحتین جمع نذیر بمعنی خبر دہندہ و حیران و ترسان افسوس کنعان شناسیکھتا تو طمع نوح و کشتی مین جماتا اور افسوس مثل طفل کے حیلون سے انجان ہوتا تو بچون کی طرح مادر مین گھستا یا علم منقول سے کچھ اُکھسا نہوتا علم وحی دل کا کسی صاحب ولایت سے حاصل کرتا اسو اسطلے کہ یہ علم نقلی ای منقول قطب زمان کے دم کے ساتھ ایسا ہی جیسے تیمم پانی کے ہوتے تو آپ کو احمق بنا اور جو پیرو لوگ ہین اُنکے پیچھے چلا جا پھر نجات اسی ابلہی سے پائیگا اسی پر منحصر ہی خیال تو کر وہ ولی کیسا نور مین مستغرق ہو رہا ہی اور تو اُسکے آگے کتاب لائے بیٹھے

اپنا علم جتائے تو اُسکی جان جو وحی سے آسودہ ہو رہی ہی ضرور عتاب لائیگی ای پدر سلطان البشر نے فرمایا ہی
اکثر اہل الجنۃ البلہ اکثر اہل جنت احمق ہین پس زیرکی ایسی ہی جیسے ایک آدمی کبر انگیز لہذا تو ابلہ بن
تو دین تیرا درست رہے مگر ابلہ سے مراد ہماری وہ ابلہ نہین جسپر تمسخر کی تہ چڑھی ہوئی ہی نہ وہ
ابلہ کہ بدبختی سے مال کی خواہان ہی وہ ابلہ جو عاشق وحیران ہُوگی ہی اور اُسکی گردن مین طوق دوست
کا پڑا ہی اور وہ ایسے ابلہ ہین کہ ہاتھ کاٹنے سے تو ابلہ ہین خبر ہی نہین کہ ہتیلی کٹی جاتی ہے یوسف
کے رخ پر حیران وشیفتہ اُسکی خوب خبر تا دید مین خلل نہ پڑے الخلاف شرح مین انگیز یست کو
لست حیران کو خیران لکھا ہی قولہ عقل را قربان کن اندر عشق دوست + عقلها باری از آن سونیست کوست +
عقلها آنسو فرستاده عقول + مانده آنسو که نه معشوقست گول + زین سر از حیرت گر این غفلت رود
هر سر مویت سر و عقلی بود + نیست آنسو رنج و فکرت بر دماغ + کز دماغ و عقل روید دشت و باغ + سوی
دشت از دشت نکته بشنوی + سوی باغ آئی شود نخلت روی + اندرین ره ترک کن طاق و طرنب +
تا قلاوزت بجنبد تو مجنب + هر که او بی سر بجنبد دم بود + جنبشش چون جنبش کژدم بود + کج رو و شب کور
و زشت و زهرناک + پیشهٔ او خستن جانهای پاک + سر بکوب او را که سرّش این بود + خلق و خوی
مستمرش این بود + چون صلاح اوست این سر کوفتن + تا رهد جان ریزه اش زین شوم تن + دا ستان
از دست دیوانه سلاح + تا ز تو راضی شود عدل و صلاح + چون سلاحش هست و عقلش نی ببند + دست
او را ورنه آرد صد گزند + المعنی تو اس عقل کو عشق دوست مین قربان کرڈال وہ عقلین کہ اُسطرف سے
ہین یہ عقل بھلا وہ کہان ہی جو عقلین اُسطرف سے بھیجین عقول نے وہ اُسی طرف رہین کہ معشوق گول و احمق
نہین ہی کہ اپنے پاس آنے دے اُس تیرے سر سے بسبب حیرت کے اگر یہ عقل تیری جاتی رہے تو
ہر بال تیرا ایک سر اور عقل عظیم ہو جائے اُسطرف مین رنج و فکر دماغ پر کچھ نہین ہی کہ کسی معاملہ مین دماغ
سوزی کرے سب ویسے ہی ظاہر و باہر ہی کسواسطے کہ وہ دماغ و عقل جو ہی اُس سے دشت کے
دشت اور باغ کے باغ پیدا ہوتے ہین اگر تو ان دشت و باغ مین پھرے تو ایک دشت سے دوسرے
دشت تک نکتے ہی سنے اور جب باغ کی طرف آئے تو نخل تیرا روی اور تازہ و سیراب ہو جائے اور
یہ بھی جان لے کہ اس راہ مین کر و فر اور طاق و طرم کا گذر نہین ہی اُسکو ترک کر اور جبتک رہبر تیرا نہ ہلے
ہرگز مت ہل اسواسطے وہ رہبر تیرا سر ہی بس جو کوئی بے سر کے ہلتا ہی دم ہوتا ہی اُسکی جنبش مثل جنبش کژدم
کے ہی کجرو اور شبکور و زشت و زہرناک اور پیشہ اُسکا دردمند کرنا جانون پاک کا بس سر کچل اُسکا کہ اُسمین
بھید یہ ہی اور اُسکی عادت و خو قدیمی ایسی ہی ہی جب یہ سر کچلنا اُسکی صلاح و بہتری ہے تو تا مل ست کر

تا جان ریزہ اسکا اس تن شوم و نجس سے چھوٹ جائے یہ ایسا ہی جیسے کسی دیوانہ کے ہاتھ مین ہتھیار دیکھ کے چھین لینا تا عدل و صلاح تجھسے راضی ہون پھر اسی کی تائید ہی کہ سلاح تو ہاتھ مین ہی اور عقل قبضہ سے باہر ہی تو تو اسکا ہاتھ باندھ ورنہ سیکڑون رنج پہونچائیگا الخلاف شرح مین عقلت کی جگہ غفلت رہ کور و بجہ رو کو بجہ ر و لکھا ہے

بیان کہ حصول علم و مال و جاہ بدگہر کو فضیحت کرتا ہی وہ ایسا ہی جیسے رہزنونکے ہاتھ مین تلوار

قولہ بدگہر را علم و فن آموختن + دادن تیغ ست دست راہزن + تیغ دادن در کف زنگی مست + بہ کہ آید علم نادان را بدست + علم و مال و منصب و جاہ قران + فتنہ آرد در کف بدگوہران + پس غزا زین فرض شد بر مومنان + تا ستانند از کف مجنون سنان + جان او مجنون تنش شمشیر او + واستان شمشیر را زین زشت خو + انچہ منصب میکند با جاہلان + از فضیحت کے کند صد ارسلان + عیب او مخفیست چون آلت نیافت + مارش از سوراخ بر صحرا شتافت + جملہ صحرا مار و کزدم پر شود + چونکہ جاہل شاہ حکم مر شود + چون قلم در دست غداری فتاد + لاجرم منصور بر دارے فتاد + مال و منصب ناکسے کارد بدست + طالب رسوائی خویش آمدست + یا کند بخل و عطا ہا کم دہد + یا سخا آرد بنا موضع نہد + شاہ را در خانۂ بیذق نہد + اینچنین باشد عطا احمق دہد + حکم چون در دست گمراہی فتاد + جاہ پنداریدو در چاہی فتاد + رہ نمیداند قلاوزی کند + جان زشت او جہانسوزی کند + طفل راہ فقر چون پیری گرفت + پیروان را غول ادبیری گرفت + کہ بیا تا ماہ بنمایم ترا + ماہ را ہرگز ندید آن مفتری + چون نمائی چون ندیدستے بعمر + عکس مہ در آب ہم انجام غمر + احمقان سرور شدستند و زبیم + عاقلان سرہا کشیدہ در گلیم + المعنی مر بالضم بیحد و بے شمار غمر بالضم احمق و نادان - جو کوئی بد اصل اور بدگہر ہی اسکو علم و فن سکھانا ایسا ہی جیسے راہزن کے ہاتھ مین تلوار دے دینا بلکہ تیغ زنگی مست کے ہاتھ مین دینا اس سے اچھا ہی کہ نادان کے ہاتھ مین علم آئے علم و منصب و جاہ و قران جب بدگوہر کے ہاتھ پڑتا ہی تو فساد ہی پھیلاتا ہی قران مراد قران السعدین سے کہ موتو داسوقت کا صاحب جاہ ہوتا ہی بس اسی سبب سے غزا مومنون پر فرض ہوئی تو دیوانہ کے ہاتھ سے بھالا چھین لین جان تو اسکی مجنون ہی اور تن اسکا شمشیر اسکی تو اس شمشیر کو اس زشت خو سے چھین لے جو کچھ منصب قسم فضیحت سے جاہلون کے ساتھ کرتا ہی ایسا سو شیر کب کر سکتے ہین عیب اسکا چھپا ہوا ہی بسبب بے آلتی کے جب آلت پائے مار اسکا سوراخ سے نکلکے صحرا کو چلدیا یعنے ڈھکی چھپی سب ظاہر ہوگئین تمام صحرا مار و کژدم سے بھر جائے جبکہ جاہل پادشاہ حکم بیحد و شمار کا ہو جائے دیکھو قلم جب ایک دغا باز کے ہاتھ مین پڑا لاجرم منصور کو سولی سے کام پڑا کہ اس حقگو کو ناحق مارا جو ناکس مال و منصب حاصل کرے

خوب جان لو کہ طالب اپنی رسوائی کا ہوا ہی کسواسطے کہ دو حال سے خالی نہوگا یا بخل کریگا عطیات لوگون کو نہ دیگا یا سخا کریگا تو اُس سخا کو بے ٹھکانے لگائیگا شاہ کو پیادہ کے خانہ مین رکھیگا اگر احمق عطا بھی کریگا تو ایسی بیمحل کریگا اگر کسی گمراہ کے قابو مین حکم پڑا اُسنے تو اُسکو جاہ گمان کیا لیکن گراجاہ مین وہ گمراہ راہ تو جانتا نہین کہ راہ سے حکمرانی کرے بس صرف پیشوائی کرتا ہی اور جان زشت اُسکی جہانسوزی کرتی ہی مثلاً ایک طفل نے راہ فقر کی مثل کسی پیر کے اختیار کی بس پیروں کو یہ جان لو کہ غول ادبار نے پکڑ لیا دہ کہتا ہی آ تو ماہ تجکو دکھاؤن اور اُس سفلہ نے ماہ کو خود کبھی نہین دیکھا تو کیسے دکھائیگا جب تو نے خود ماہ کو عمر بھر نہین دیکھا اور ماہ کیا اُسکا عکس بھی پانی مین انجام احمق نہین دیکھا احمق تو یہ سُن کے اُسکے پیچھے ہو لیے اور اُسکے خیال مین پڑے عاقل خوف آبروت اپنی کمل مین سر لپیٹ کے پڑ رہے

تفسیر آیہ یا ایہا المزمل

قولہ خواند مزمل نبی را زین سبب + کہ برون آ از گلیم ای بوالہرب + سر مکش اندر گلیم و رو بپوش + کہ جہان جسمیست سرگردان تو ہوش + ہین مشو پنہان ز ننگ مدعی + کہ تو داری نور وحی شعشعی ہین قم اللیل کہ شمعے ایہام + شمع دائم شب بود اندر قیام + بیفروغت روز روشن ہم شبست + بے پناہت شیر اسیر ارنب ست + باش کشتیبان درین بحر صفا + کہ تو نوح ثانیے ای مصطفےٰ + رہ شناسی می بباید با لباب + ہر رہے را خاصہ اندر راہ آب + خیز و بنگر کاروان رہ زدہ + غول کشتیبان این بحر آمدہ + خضر وقتے غوث ہر کشتی توئی + ہمچو روح اللہ مکن تنہا روی + پیش این جمعے چو شمع آسمان + انقطاع و خلوت آری را بمان + وقت خلوت نیست اندر جمع آ + اے ہدی چون کوہ قاف و تو ہما + بدر بر صدر فلک شد شب روان + سیر را نگذارد از بانگ سگان + طاعنان ہمچون سگان بر بدر تو + بانگ میدارند سوے صدر تو + این سگان کرند زامر انصتوا + از سفہ دعوع کنان بر بدر تو + ہین میگذار ای شفا رنجور را + تو ز خشم کر عصاے کور را + تو نگفتے قائد اعمی براہ + صد ثواب و اجر یابد از الٰہ + المعنی ہرب بفتحتین حزن وملال قائد کور کش مزمل گلیم پوشش اللہ تعالےٰ نے آنحضرت کو مزمل اے کمل پوش اس سبب سے کہا کہ ای بوالہرب یعنے باپ حزن وملال کے کمل مین سے نکل تو نہ کمل مین سر لپیٹ نہ منھ چھپا کسواسطے کہ جہان ایک جسم سرگردان ہی اور تو ہوش تیرے چھپنے سے اُسکے ہوش کیسے درست ہونگے تو مدعیون کی شرم سے خبردار مت چھپے کہ تیرا دعوے سچا ہی تو تو نور وحی روشن کا رکھتا ہی خبردار ہو رات کو اُٹھ کہ تو ایہام شمع ہی اور شمع ہمیشہ رات مین قائم رہتی ہی جیسا کہ قرآن مین ہی یا ایہا المزمل قم اللیل الا قلیلاً نصفہ او انقص منہ قلیلاً او زد علیہ اے گلیم پوش اُٹھ رات کو واسطے نماز کے مگر تھوڑی نصف اُسکی ست

یا ناقص کر اس سے تھوڑی یا بڑھا دے اُسپر بیفروغ تیری روز روشن شب ہی اور بے پناہ تیری
شیر پنجہ مین خرگوش کے اسیر ہی تو اس بحر صفا کا کشتیبان بن کہ تو اہ مصطفے نوح ثانی ہی اگرچہ لباب
خو دلب ہین مگر اُنکے ساتھ کوئی رہ شناس ضرور چاہیے کہ ہر راہ مین اپنا اپنا پانی خاص ہوتا ہے
ذرا اُٹھ کے دیکھ تو اس قافلے لوٹتے ہوئے اور اس بحر کے غول کشتیبان کو تو خضر وقت کا اور غوث
ہر کشتی کا ہی تو روح اللہ کی طرح تنہا روی مت کر جیسے وہ تنہا ہمیشہ پھرتے تھے اس جماعت کے سامنے
شمع آسمان کے مثل انقطاع وخلوت آری چھوڑ جیسے وہ رات کو اپنے منقطع ہو کے خلوت نشین ہوتی ہی
یہ وقت خلوت کا نہین ہی تو خلوت سے نکلکے مجمع مین آ تو ہی قاف ہدایت کا ہما ہی دیکھ تو بدر صدر
فلک پر رات بھر یکسا روان ہی اُسنے اُن کتّون کی آواز سے اپنی سیر چھوڑ نہین دی ایسے ہی طاعن
کتون کی طرح تیرے بدر پر چلاتے ہین اور تیرے رتبہ پر شور مچاتے ہین یہ کتے حکم انصتوا سے یعنی
چپ ہو جاؤ بہرے ہین اور بیوقوفی سے تیرے بدر پر وعوع کرتے ہین تو شفا ہی تجکو نہ چاہیے کہ رنجور کو
چھوڑ دے اور بہرون کے غصہ سے عصاکشی کو کی ترک کرے تو نے خود نہین کہا ہی جو قائد اندھے کا
راہ کیطرف ہوگا سیکڑون ثواب و اجر معبود سے پائیگا الخلافت شرح مین سیر کو شیر لکھا ہی قولہ
ہر کہ او چل گام کوری را کشد + گشت آمرزیده و یابد رشد + پس بکش تو زین جہان بیقرار + جوق کوران
را قطار اندر قطار + کار ہادی این بود تو ہادیے + ماتم آخر زمان را شادیے + ہین روان کن ای
امام متقین + اینخیال اندیشگان را تا یقین + ہر کہ در مکر تو دارد دل گرو + گردنش را من زنم تو شاد شو
بر سر کوریش کوریہا نہم + او شکر پندارد و زہرش دہم + عقلہا از نور من افروختند + مکرہا از مکر
من آموختند + چیست خود آلاچق این ترکمان + پیش پاے نرہ پیلان جہان + آن چراغ او بہ پیش
صرصرم + خود چہ باشد ای مہین پیغمبرم + خیز در دم تو بصور سہمناک + تا ہزاران مردہ بر روید ز خاک +
چون تو اسرافیل وقتے راست خیز + رستخیزی ساز پیش از رستخیز + ہر کہ گوید کو قیامت ای صنم +
خویش بنما کہ قیامت نک منم + در نگر اے سائل محنت زدہ + زین قیامت صد جہان قائم شدہ +
ورنبا شد اہل این ذکر و قنوت + پس جواب الاحمق ایسلطان سکوت + ز آسمان حق سکوت آید جواب +
چون بود جانا دعا نامستجاب + ای دریغا وقت خرمنگاہ شد + لیک روز از بخت ما بیگاہ شد +
وقت تنگست و فضائے اینکلام + تنگ می آید بر و عمر دوام + نیزہ بازی اندرین کہہاے تنگ + نیزہ
بازان را ہمی آرد بہ تنگ + وقت تنگ خاطر و فہم عوام + تنگتر صد بار وز وقت ست ای غلام + چون
جواب احمق آمد خامشی + این درازی در سخن چون می کشی + حق ز بحر رحمت و موج کرم + میدہا

ہر شورہ را باران زہیم + المعنی آلاچق خیمہ سے نے ترکمان نام قوم کہ ترکون سے ادنی ہین تیرا ہی قول ہے من قاد مکفو فا اربعین خطوۃ غفر لہ ما تقدم وما تاخر جسنے کھینچا اندھے کو چالیس قدم بخشے گئے اُس سے اگلے پچھلے گناہ اور رشد و ہدایت پائی پس اس جہان بیقرار سے تو جوق اندھون کی قطار در قطار کھینچ اور کوری سے نکال تو تو ہادی ہی اور ہادی کا کام رہنمائی اور یہ آخر زمانہ کہ وقت ماتم کا ہی اُسکے لیے تو شادی خبردار ہو ای امام متقیون کے ان خیال اندیشون کو جو اپنے اپنے خیال مین پڑے ہوئے ہین تو یقین تک پہونچا دے آب جو کوئی تیرے ساتھ مکر کرنے مین دل گرو ہی اُسکی گردن مین مارو نگا تو خوش ہو کوری جو باعث اُسکی خرابی کی ہی اُس کوری پر بہت سی کوریان لادو نگا وہ شکر جانیگا مین اُسکو زہر دونگا ساری عقلین میرے نور سے روشن ہوئین اور سب نے مکر میرے مکر سے سیکھے مین پھر یہ آلاچق ترکمان یعنے گھاس کے جھوپڑے ادنی لوگون کے نزہ پیلون جہان کی ٹھوکر کے سامنے کیا چیز ہی اور وہ چراغ اُسکا جو اُسنے جلایا ہی یعنی شیطان نے میرے اندھے کے سامنے خود کیا چیز ہی ای میرے بہین پیغمبر تو صور سہناک لیے اُٹھ اور اُسکو پھونک تو ہزارون مردے خاک سے جم اٹھین جب تو راست خیز اسرافیلؑ وقت کا ہی پھر قبل رستخیز سے رستخیز کیون نہین کر دیتا جو کوئی اے صنم تجھسے پوچھے قیامت کہان ہی تو کہدے یہ دیکھ لو مین ہی ہون تو ای سائل محنت زدہ دیکھتا نہین اس قیامت سے سیکڑون جہان پیدا ہوگئے اور اگر وہ اس ذکر و قنوت والا نہین ہی تو جواب احمق کا ای سلطان سکوت ہی اُسوقت مین اُس آسمان سے جو حق سکوت کا ہی جواب آئیگا کہ ای جان دعا نا مستجاب کب ہوتی ہی آب مقولات مولانا رہ کے ہین کہ ہاے افسوس اب وہ وقت آگیا جسمین لوگ اپنے خرمن لگانے لگے مگر ہمارے بخت کی شومی سے ہمارا دن بے وقت ہوگیا ایک تو وقت تنگ دوسرے فضا اس کلام کی ایسی وسیع و فصیح جسپر عمر دوام تنگ آتی ہی کہ وہ اسمین نہین سماتی پس نیزہ بازی ایسے تنگ و گنجان پہاڑون مین نیزہ بازون کو تنگ کرتی ہی اب ای غلام خیال تو کر وقت تنگ خاطر تنگ اور فہم عوام سیکڑون درجہ وقت سے تنگ یہ شعر بمنزلۂ سوال کے ہی تو ہی نے ابھی کہا ہی کہ جواب احمق کا خموشی پھر یہ طول سخن مین کیون سیکے جاتے ہو شعر ما بعد گویا جواب ہی کہ خدا کی امید پر کہ وہ اپنے بحر رحمت و موج کرم سے ہر شورہ کو باران اپنی یم کا عطا فرماتا ہی الخلاف شرح مین فضا کو قضا ہی سب جگہ لکھا ہے

دربیان ترک الجواب جواب آن سخن کہ جواب الاحمق سکوت کہ شرح ان دو لونگی اس قصہ مین کی گئی

قولہ پادشاہی بود اورا بندۂ + مردہ عقلی بود و شہوت زندۂ + خردہ ہاے خدمتش بگذاشتی +

بدسگالیدی نکوپند استتے + گفت شاہنشہ جزایش کم کنید + ورنجنگد ناسش از خط بر زنید + عقل او کم بود و حرص او فزون + چون جزا کم دید شد تند و حرون + عقل گر بودی زخود کردی طواف + تا بدیدی جرم خود گشتی معاف + چون خرے پابستہ ماند در خرے + ہر دو پایش بستہ گردد از سرے + پس بگوید خر کہ یک بندم بسست + خود بدان کان دو زفعل آن خس ست + گر بدیدی سر بند آن چشم کور + بند بر دستش نہ بستندے بزور + ور ز جرم بند پا آگہ بدے + خود ز بند دست وپا ایمن شدے + ورنہ بند یدے ز بند آن بو الفضول + ور نہ خر بودے بدے شیر فحول + المعنی جز امراد وظیفہ وغیرہ سے فرماتے ہین ایک پادشاہ تھا اور اُسکا ایک بندہ کہ عقل سے وقت مردہ اور شہوت سے وقت زندہ آدمی نے غذ شیین ترک کرتا تھا تو اسطے کا کیا ٹھکانا اور بدسگالی اسکی نیک جانتا الغرض شاہنشاہ نے حکم دیا کہ اُسکا وظیفہ وغیرہ جو کچھ ہی کم کردو اور جو لڑائی جھگڑا کرے نام پر قلم مار دو عقل اُسکی کم تھی حرص بڑھی ہوئی جب اُسنے وظیفہ اپنا کم دیکھا نہایت ہی تند ہوا اور سرکشی کی اگر عقل ہوتی تو اپنا طواف کرتا اور خوب گرد گھوم کے غور کرتا کہ مجھین کیا برائی ہی جب جرم اپنا دیکھ لیتا خود معاف ہوجاتا یہ اُس گدھے پابستہ کے مشابہ ہی کہ گدھے پن سے دونون پائون اُسکے اُلجھ اُلجھا کے بستہ ہوجاوین خود اُسی کی تندی و خودسری سے تبس گدھا کہتا ہی کہ ایک بند مجکو کافی تھی مگر تو خود جانتے کہ دونون اُسی خس کے فعل سے ہین اگر وہ چشم کور بھید اس بند کا جانتا کہ نافرمانی ہی تو کوئی زبردستی اُسکے ہاتھ پر بند نہ باندھ سکتا اور جو جانتا کہ فلان جرم سے آدمی کے پائون مین بند پڑتی ہی تو ہاتھ پائون دونون کے بند سے بچنت ہوجاتا اور جو وہ بو الفضول ایک بند کو گدھے کی طرح دو نکر لیتا گدھا ہی کیون ہوتا وہ شیر نرون مین فحول ہوتا الخلاف شرح مین بگذاشتے کو نگذاشتے جز الکم کو جرا لکم دونون جگہ کان دو کے ٹھکانے صرف دو بند یدے کو تند ندے لکھا ہی

تفسیر اس حدیث کی کہ ان اللہ تعالے خلق الملائکۃ ورکب فیہم العقل وخلق البہائم ورکب فیہا الشہوۃ وخلق بنی آدم ورکب فیہم العقل والشہوۃ فمن غلب عقلہ شہوتہ فہو اعلیٰ من الملائکۃ فمن غلبت شہوتہ عقلہ فہو ادنیٰ من البہائم بیشک اللہ تعالے نے پیدا کیے فرشتے اور مرکب کیا اُن مین عقل کو اور پیدا کیا بہائم کو اور مرکب کیا انمین شہوت کو اور پیدا کیا بنی آدم کو اور مرکب کیا انمین عقل و شہوت دونون کو پس جسکی عقل شہوت پر غالب ہوئی وہ فرشتون سے اعلےٰ ہی اور جسکی شہوت عقل پر غالب ہوئی وہ بہائم سے ادنیٰ ہی

قولہ در حدیث آمد کہ یزدان مجید + خلق عالم را سہ گونہ آفرید + یک گروہ را . جملہ عقل و علم و جود

او فرشته ست او بند اندر سجود + نیست اندر عنصرش حرص و هوا + نور مطلق زنده از عشق خدا + یک گروه دیگر
از دانش تهی + همچو حیوان از علف در فربهی + او نه بیند جز که اصطبل و علف + از شقاوت غافلست
و از شرف + زان سوم هست آدمی زاد و بشر + از فرشته نیمی و نیمیش ز خر + نیم خر خود مائل سفلی
بود + نیم دیگر مائل علوی بود + تا کدامی غالب آید در نبرد + زین دوگانه تا کدامی برد نرد + عقل اگر غالب
شود پس شد فزون + از ملائک این بشر در آزمون + شهوت ار غالب شود پس کمترست + از
بهائم این بشر زان کابترست + آن دو قوم آسوده از جنگ و حراب + وین بشر با دو مخالف در عذاب +
وین بشر هم ز امتحان قسمت شدند + آدمی شکل اند و سه امت شدند + یک گروه مستغرق مطلق شده +
همچو عیسی با ملک ملحق شده + نقش آدم لیک معنی جبرئیل + رسته از خشم و هوا و قال و قیل + از ریاضت
رسته و ز زهد و جهاد + گوئیا کز آدمی او خود نزاد + المعنی حدیث مین آیا ہی کہ اللہ بزرگ نے تمام مخلوق
جہان کو تین قسم پیدا کیا ہی ایک گروہ کو انہین سے علم و عقل و جود دیا سوا اسکے کچھ نہین سو وہ فرشتے ہین
کہ بجز سجود و عبادت کے کچھ نہین جانتے اُنکے عنصر مین حرص و ہوا نہین ہی یہ نور مطلق ہین خدا اسکے
عشق سے زندہ دوسرے کو دانش سے خالی پیدا کیا جیسے حیوان کہ گھاس کھا کھا کے موٹا ہونا ہی جانتے
ہین یہ گروہ سوا اصطبل و علف کے کچھ نہین جانتے نہ انکو شقاوت کی خبر نہ شرف کی تیسری
قسم آدمی زاد و بشر ہی کہ خلقت اُسکی نصف فرشتہ سے ہی اور نصف خر سے وہ جو نیم خر ہی مائل سفلی ہی یعنی
پستی کا ہوتا ہی اور دوسرا جو نصف ہی مائل علو کا ہوتا ہی آب اس لڑائی مین ان دونون سے دیکھیے
کون غالب ہووے اور کون بُرد مارے اگر عقل غالب ہوئی تب تو ملائک سے آزمایش مین بڑھ گیا اور
بشر سے فرشتہ ہو گیا اور اگر شہوت جو ہر خواہش نفسانی ہی غالب ہوئی تو یہ بشر بہائم سے کمتر ہے بلکہ
بدتر وہ دونون قومین یعنے فرشتے اور بہائم جنگ و حرب سے چین پر ہین اسلیے مواخذہ اور یہ بشر ان
دو مخالف کے ساتھ عذاب مین ہی کہ اس سے مواخذہ ہی پھر یہ بشر بھی از روے امتحان کے قسمت ہوئے
ہین تو سب آدمی کی شکل مگر تین گروہ ہین ایک گروہ تو مستغرق مطلق یعنے ذات حق مین ڈوبے ہوئے
اور حضرت عیسیٰ کی طرح فرشتون مین ملے ہوئے شکل تو آدم کی لیکن معنی مین جبرئیل اور خشم و حرص اور
حجت و تقریر سب سے چھوٹے ہوئے ایسے ریاضت اور زہد و جہاد سے پیوستہ کہ گویا اسی سے
جسم اُسکے ہین آدمی زاد نہین ہین الخلاف شرح مین جو کہ گو خر کہ شکلند کو شکلند ملحق کو بھی مطلق لکھا ہے
قولہ قسم دیگر با خران ملحق شدند + خشم محض و شہوت مطلق شدند + وصف جبریلی در ایشان بود
رفت + تنگ بود آن خانہ و آن وصف زفت + مردہ گردد شخص چون بیجان شود + خر شود چون جان او بی آن شود

زاغ گردد چون پئے زاغان رود + جسم گردد جان چو او بے ان شود + زانکہ جانے کان ندارد ہست پست +
این سخن حقست وصوفی گفتہ است + او زحیوان ہا فزونتر جاکند + در جہان باریک کاریہا کند + مکر و تلبیسی
کہ او تاند تنید + آن زحیوان دگر ناید پدید + جامہاے زرکشی را بافتن + دُرہا از قعر دریا یافتن +
خردہ کاریہاے علم ہندسہ + یا نجوم علم طب و فلسفہ + کان تعلق باہمین دُنیستش + رہ بہفتم آسمان
برنیستش + این ہمہ علم بناے آخرست + کہ عماد بود گاو و اشترست + بہر استبقاے حیوان چند روز +
نام آن کردند این گیہان دموز + علم راہ حق و علم منزلش + صاحب دل داند آنرا یا دلش + پس
درین ترکیب حیوان لطیف + آفرید و کرد با دانش الیف + نام کالانعام کرد آن قوم را + زانکہ نسبت کو
بیقظہ نوم را + روح حیوانی ندارد غیر نوم + حسہاے منعکس دارند قوم + یقظہ آمد نوم حیوانی نماند + انعکاس
حس خود از لوح خواند + ہمچو حس او کہ خواب او را ربود + چون شد او بیدار عکس او نمود + لاجرم اسفل بود
از سافلین + ترک او کن لا احب الآفلین + المعنی دوسری قسم وہ بشر کہ گدھون سے ملحق ہوے
ہین جو نرے خشم وغضب ہین اور بے قید خواہش و شہوت وہ جو وصف جبریلی انمین تھا بہت زفت
و فربہ تھا اور خانہ تنگ ایسی جگہ اپنی سمائی نہ دیکھ کے چلدیا اب ظاہر ہی کہ جب جان نکلجاتی ہے تو جسم
مردہ رہجاتا ہی بس جب وہ وصف چلا گیا تو وہ مردہ رہگیا اور جسکو جان سمجھتا ہی وہ بے اس وصف کے
ایسی ہوگئی جیسے گدھا فقط اسکو لادے لادے پھرنے والی جو کوون کے پیچھے جاتا ہی کوا ہی ہوتا ہی ایسے ہی
جان جسم ہو جاتی ہی جو بے اس وصف کے ہوتی ہی کسواسطے کہ جو جان وہ وصف ہست نہین رکھتی پست ہے اور
یہ بات ہماری حق ہی صوفی کی کہی ہوئی ہی وہ ہر حیوان سے بڑھکے اپنی جگہ جہان مین بناتا ہی اور کیسی کیسی
باریک کاریان اُن جگہون مین اور جو جو مکر و فریب کہ وہ پور سکتا ہی دوسرے حیوان سے کب ظہور
مین آتے ہین کپڑے زرکشیدہ بُننا قعر دریا سے گوہر نکالنا خوردہ کاریان علم ہندسہ کی یا نجوم و علم
طب اور فلسفہ کہ ان سب کا تعلق اسی دنیا سے ہی ہفتم فلاک پر انکی راہ نہین ہی بس یہ سب علم بنیاد
آخر کی ہین اسی علت و خوراک کہ ستون ہستی گاو و شتر کے ہین صرف واسطے چند روزہ قیام انسان
کے ہی جسکا نام گیہان دموز ہی گیہان دنیا دموز بے اجازت کسی کے گھر مین جانا اور وہ علم جو راہ
حق اور اسکی منزل کا ہی اسکو صاحب دل جانتا ہی یا صاحب دل کا دل بس اسی ترکیب مین حیوان
لطیف پیدا کیا اور اسکو دانش سے مرکب کیا اور وہ جو کھانا سونا جانتے ہین انکو فرمایا اولئک
کالانعام بلہم اضل سبیلا اس سبب سے کہ بیداری سے نوم کو نسبت کہان ہی ترجمہ آیت کا وہ
لوگ مثل چارپایون کے ہین بلکہ وہ اضل ہین گمراہین خلاف انعام کہ وہ اضل نہین ہین

یہ روح حیوانی سوائے نوم کے اور کچھ نہین جانتی اور سارے لوگ حسین منعکس رکھتے ہین کہ جب نوم جاتی رہی حس ہوگئی ظاہر ہی جہان یقظہ جو بیداری ہی آئی نوم حیوانی چلدی اُسنے عکس اپنا اُسکے تختے سے پڑھ لیا جیسے اُسکی حس کہ اُسکی خواب لیگئی جب بیدار ہوا تو عکس اُسکا معلوم ہوا پس ضرور ہے کہ ساری پستیون مین جو پست تر درجہ ہی یہ روح حیوانی ہی تو اسکو ترک کرکہ خدا تعالے فرو ہونے والی چیزونکو دوست نہین رکھتا الخلاف شرح مین جا کند جا نکند رہ کور دکھا ہی۔

تفسیر آیہ شریفہ فاما الذین فی قلوبہم مرض فزادتہم رجسا الی رجسہم لیکن وہ لوگ جنکے دل مین مرض ہی پس بڑھی اُنکو نجاست طرف نجاست کے

قولہ زانکہ استعداد تبدیل و نبرد + بودش از پستی و آنرا فوت کرد + باز حیوان را چو استعداد نیست + عذر او اندر بہیمی روشنیست + زرد چو استعداد شد کان رہبرست + ہر غذائے کو خورد مغز خرست + گر بلادر خورد او افیون بود + سکتہ و بیعقلیش افزون شود + ماند یک قسم دگر در اجتہاد + نیم حیوان نیم حی بارشاد + المعنی بلادر بفتح وضم دال بھلانوان پہلا شعر علت شعر اخیر مذکور کا ہی یعنے یہ اسفل سب سافلین سے اسواسطے ہوا کہ اسکو پست ہونے کی چیزون سے استعداد تبدیل و لڑائی کی تھی یعنے عقل اُسکو اُسنے فوت کیا اور پست چیزون کی طرف رجوع ہوا اب رہا حیوان اُسکو استعداد ہی نہین دیگئی اگر اُس سے بہیمی ظاہر ہو اور وہ عذر بہیمی کا کرے تو اُسکا عذر روشن ہی جب اُسکو استعداد ہی نہین دی کہ ہی رہبر ہی تو وہ جو غذا کھاتا ہی مغز خر ہوتی ہی اگر مفید مثلاً اگر اُسنے بھلانوان کھایا وہ اُسکے حق مین افیون ہوتا ہی اور اُسکے سکتہ اور بے عقلی کو بڑھاتا ہی بھلانوان نہایت گرم ہی اور افیون سخت سرد بھلانوان آدمی کو سجھا دیتا ہی افیون از بس لاغر کرتی ہی بھلانوان بسبب گرمی خشک کے نیند نہین آنے دیتا افیون پینک و بیہوشی آور ہی اب رہی ایک قسم اقسام سہ گانہ سے اجتہاد مین یعنے مطیع اجتہاد کے جو عام مومن ہین اللہ رسول کے ماننے والے اُنمین نیم حیوان ہین نیم حی بارشاد یعنے وہ نیم جو اُنمین حیوان ہی وہ تو لذائذ دنیا کیطرف کھینچتا ہی اور وہ نیم جو حی بارشاد ہی وہ اللہ کیطرف کھینچتا ہی نفس اُنکا مطمئنہ نہین ہو الہذا اس کشمکش مین ہی

چالیش عقل کی نفس کے ساتھ مثل جھگڑہ مجنون کے ساتھ ناقہ کے اور رغبت مجنون کیطرف حرہ کے اور رغبت ناقہ کی طرف کرہ کے جیسا کہ خود کہا شعر ہوا ناقتی خلفی وقدامی الہوی، وانی وایاہا لمختلفان + یعنے معشوق میرے ناقہ کا تو میرے پیچھے ہی اور سامنے میرے میرا معشوق اور بیشک مین اور وہ دونون مختلف ہین کہ مین اپنے حرہ کی طرف راغب ہون اور وہ اپنے کرہ کیطرف

قولہ روز و شب درجنگ اندر کشمکش + کردہ چالش اولش با آخرش + ہمچو مجنون در تنازع با شتر + گہ شتر چربید گہ مجنون حرہ

ہمچو مجنونند و چون ناقہ اش یقین + میکشد این پیش و آن واپس بکین + میل مجنون پیش آن لیلی روان + میل
ناقہ پس پئے طفلش دوان + یکدم ار مجنون ز خود غافل شدے + ناقہ گردیدے و واپس آمدے +
عشق و سودا چونکہ پر بود ش بدن + می نبودن چارہ از بیخود شدن + آنکہ او باشد مراقب عقل بود + عقل را
سودای لیلے در ربود + لیک ناقہ بس مراقب بود و چست + چون بدیدی او مہار خویش سست + فہم کردے
زو کہ غافل گشت و دنگ + رو سپس کردی بکرہ بیدرنگ + چون بخود باز آمدی دیدی ز جا + کہ سپس رفتہ است
بس فرسنگہا + در سہ روزہ رہ بدین احوالہا + ماند مجنون در تردد سالہا + گفت ای ناقہ چو ہر دو عاشقیم + ما دو ضد
بس ہمرہ نالایقیم + نیستت بر وفق من مہر و مہار + کرد باید از تو غرلت اختیار + این دو ہمرہ یکدگر را راہزن +
گمرہ آن جان کو فرو ناید ز تن + جان ز ہجر عرش اندر فاقہ + تن ز عشق خاربن چون ناقہ + المعنی چالیش خرامیدن
و چالش حملہ جنگ بتائید سابق فرماتے ہین کہ اب یہ نیم حیوان نیم حی رات دن جنگ و کشمکش مین ہین
اس سبب سے کہ اُنکے جو اول تھے اُنھون نے اُنکے آخر و الون پر حملہ و چالش کی ہی کہ کسی نے
کسی کو کسی راہ کیطرف کھینچا ہی اور کسی نے کسی طرف جیسے شتر اور مجنون کا جھگڑا کہ کبھی مجنون پر شتر
غالب ہوا اور کبھی مجنون آزاد شتر پر یہ لوگ بھی مثل مجنون کے ہین اور مثل ناقہ کے انکا یقین ایک تو
اُس ناقہ کو آگے بڑھاتا ہی دوسرا کینہ سے پیچھے کھینچتا ہی رغبت مجنون کی اُسکے سامنے تو لیلے روان ہی
اور رغبت ناقہ کی پیچھے کو اپنے بچہ کی طرف دوان اگر مجنون دم بھر کو غافل ہوتا ناقہ پھر پڑتا اور بچہ کے
پاس واپس آتا اور مجنون کو اس سبب سے کہ عشق و سودا نے اس سے اسکا بدن چھین لیا تھا بے خود
ہو جانے سے چارہ نہ تھا آدمی کی بڑی مراقب و نگہبان عقل ہی اور عقل کو سودا لیلی کا چھین لیگیا تھا
لیکن ناقہ بڑا نگہبان و چست تھا کہ ذرا مہار اپنی سست دیکھتا سمجھ جاتا کہ وہ اُس سے غافل ہی بس
اپنے کرہ کی طرف فوراً مُنھ پھیر دیتا جب مجنون آپ مین آتا اور جگہ کو غور کرتا کہ کہان تھا کہان ہون
تو جانتا کہ کوسون پیچھے چلا گیا ہون کل تین روز کی وہ راہ تھی جسمین مجنون ان حالون سے برسون
اسی آنے جانے مین رہا کہا ای ناقہ جب یہ حال ہی کہ ہم اور تو دونون عاشق ہین تو ہم دو ضد دونون باہم
ہمراہی کے لائق نہین ہین تیری مہر و مہار میرے موافق نہین ہی لہذا تجھسے تنہائی اختیار کرنا چاہیے
ایسے ہی یہ دو ہمراہ جو کشمکش مین ڈال رہے ہین یہ بھی ایک دوسرے کے راہزن ہین بس وہ جان
گمراہ ہی جو تن پر سوار رہے اور مجنون کی طرح اس سے نہ اُترے نہ اُسکو چھوڑا حیف جان تو ہجر عرش سے
فاقے کر رہی ہی اور تن عشق خاربن سے مثل ناقہ کے ہو رہا ہی الخلاف شرح مین چالش جو بمعنی حملہ
جنگ کے ہی بجاے اسکے چالیش کہ بمعنی خرامیدن ہی اور شارح کے سوا اور کتاب والے بمعنی تنازع کے

لکھتے ہین بہرحال چالیس بہتر معلوم ہوتا ہی چالیش سے اور از مجنون کو از مجنون لکھا ہی **قولہ** جان کشاید سوی بالا
بالہا + در زده تن بر زمین چنگالہا + تا تو با من باشی ای مرده وطن + پس ز لیلی دور ماند جان من + مدوز
گار رفت زینگون عالہا + ہمچو تیہ و قوم موسی سالہا + خطوتینے بود این رہ تا وصال + مانده ام در رہ
ز سستی چند سال + راه نزدیک و بماندم سخت دیر + سیر گشتم زین سواری سیر سیر + سرنگون خود را از اشتر
در فگند + گفت سوزیدم زغم تا چند چند + تنگ شد بر وے بیابان فراخ + خویشتن افگند اندر سنگلاخ +
آنچنان افگند خود را سخت زیر + که مخلخل گشت جسم آن دلیر + چون چنان افگند خود را زیر بیست + از قضا آن
لحظہ پایش ہم شکست + پاے را بر بست و گفتا گو شوم + در خم چوگانش غلطان میروم + زین کند نفرین حکیم
خوش دہن + بر سواری کو فرو ناید ز تن + عشق مولے کے کم از لیلی بود + گوی گشتن بہر او اولے بود + گو شوی
میگرد بر پہلوے صدق + غلط غلطان در خم چوگان عشق + کاین سفر زین پس بود جذب خدا + وان سفر بر ناقہ
باشد سیر ما + اینچنین سیریست مستثنے ز جنس + کان فزود از اجتہاد جن و انس + اینچنین جذبیست بے
ہر جذب عام + کہ نہادش فضل احمد و السلام + قصہ کوتہ کن براے آن غلام + کہ سوی شہ بر نوشتہ او
پیام + رقعہ پر جنگ و پرستی و کین + میفرستد سوی شاہ نازنین + **المعنی** جان وہ چیز ہی کہ عالم بالا پر بال کشائی
کرتی ہی اور تن ہمیشہ زمین پر چنگل گاڑے ہوئے ہی زمین سے مراد پستی اب مجنون کہتا ہی جبتک اے مرده
وطن تو میرے ساتھ ہی لیلے سے میری جان دور ہی رہیگی مرده وطن یعنے وطن کے عاشق انھین حالون مین
میرا زمانہ گذر گیا جیسے تیہ موسے مین بنی اسرائیل کے چالیس برس گذر گئے کہ پھر پھرا کے اُسی مین آتے تھے
نکل نہین سکتے تھے دو قدم راه تھی یہ وصال تک جسمین سستی سے چند سال ہوچکے ہین افسوس راه تو
نزدیک تھی اور مین سخت دیر مین رہا بس مین سواری سے سیر ہوگیا اور کیسا سیر کہ سیر سیر ای نہایت سیر مین بعد
آپ کو اونٹ سے سرنگون گرایا اور کہا کہ مین تو اس غم سے جلگیا اور کہانتک جلون اور گرایا بھی آپ کو
سنگلاخ مین ایسا بیابان فراخ اُسپر تنگ آیا تھا اور ایسا سخت آپ کو نیچے گرایا کہ تمام اعضا مخلخل ہوگئے
یعنی اپنی جگہ سے بے جگہ ہوگئے جب ایسا آپ کو نہایت پستی مین گرایا تو اتفاقاً اُسی وقت پائون اُسکا ٹوٹ گیا
بس پائون کو باندھا اور کہا گیند ہو جاؤن اور اُسکے خم چوگان مین لوٹتا پوٹتا چلا جاؤن اب مقولات
مولاناؒ کے ہین کہ اسی سبب سے حکیم خوش دہن کہ مراد حکیم سنائی سے ہی نفرین کرتا ہی اُس سوار پر جو مرکب تن سے
نہ اُترا یعنے مقید تن کا رہا عشق مولے کا عشق لیلے سے کب کم ہی گیند بننا اسی کے عشق مین اولے ہی اُسکے لیے
گیند بن اور پہلوے صدق خم چوگان عشق مین لوٹ پوٹ ہوتا رہ کہ اس سفر مین بعد اس کیفیت کے جذب خدا کا ہی
وه کھینچ لیتا ہی اور ناقہ پر جو سفر ہوتا ہی وه سیر و تماشا کے لیے ہوتا ہی بس یہ وه سیر ہی کہ اپنی جنس سے مستثنے ہے

یعنے عالم مین ہر قسم کی سیرین ہر جنس کی ہین یہ سب سے مستثنے ہی اور اُس سے جو کچھ کہ اپنے اجتہاد سے جن و
انسان نے بڑھائی ہی ایسی ہی یہ جذب مستثنے ہی نہ جذب عام جو احمد علیہ السلام کا رکھا ہوا ہی آب فرماتے ہین
اس قصہ کو کوتاہ کر اور اُس غلام کا حال کہ جسنے پادشاہ کو پیام لکھا ہی اور وہ پیام رقعہ ہی پر جنگ و مستی و پر کین
جو یہ غلام بھیجتا ہی اور شاہ نازک مزاج دیکھیے کیا ہو تفصیل اُسکی در اشعار آیندہ الخلاف شرح مین عشق مولی
کی جگہ عشق مجنون لکھا ہی اور سیریست کو سپست بلکہ معنی مین مشتری اور جنس سے کے لفظ مین لکھا کیسکہ جنس را
بر جنس منطقی حمل کردہ وگفتہ مراد از حیوان ست ودر قاعدۂ منطقیہ حیوان عبارت از جنس ست غلط کردہ
انتہے خیر یہ غلط صحیح تو جو ہی وہ ہی لیکن اس شتر کو جو اپنے معنے مین لائے ہین کہین ٹھہا لین

لکھنا غلام کا قصہ شکایت نقصان اجرے کا پادشاہ کو

قولہ کالبد نامہ ہست اندر روے نگر + ہست لائق شاہ را انگہ ببر + گوشۂ رو ونامہ را بکشا بخوان + بین کہ حرفش
ہست در خورد شہان + گر نباشد در خورد را پارہ کن + نامۂ دیگر نویس وچارہ کن + لیک فتح نامہ تن زب
مدان + ورنہ ہر کس سر دل دیدی عیان + نامہ بکشادن چو دشوارست وصعب + کار مردان ست نے
طفلان لعب + جملہ بر فہرست قانع گشتہ ایم + زانکہ در حرص وہوا آغشتہ ایم + باشد آن فہرست دامی
عامہ را + تا چنان دانند متن نامہ را + باز کن سر نامہ را گردن متاب + زین سخن واللہ علم بالصواب +
ہست آن عنوان چو اقرار زبان + متن نامہ سینہ را کن امتحان + کہ موافق ہست با اقرار تو + تا منافق
دار نبود کار تو + چون جوالی بس گرانی میبری + زان نباید کم کہ در وے بنگری + تا چہ داری در جوال از
تلخ وخوش + گر ہمی ارزد کشیدن را بکش + ورنہ خالی کن جوالت را ز سنگ + باز خر خود را ازین بیکار
وتنگ + در جوال آن کن کہ میباید کشید + سوے سلطانان وشاہان رشید + زشت نبود کاین جوال مردہ ریگ
میکشی و باشد آنہم پر زریگ + چون نمیتانی کہ پر لعلش کنی + ہم تہی بہتر چو جنس تنی + المعنی زرب رائگان
وآسان فرماتے ہین تو غلام ہی تیرا نامہ تو ہی تیرا کالبد ہی آنکھین غور کر اور دیکھ کہ یہ نامہ لایق بادشاہ کے
ہی یا نہین اگر ہی تو اُسکے پاس لیچل ایک گوشہ مین چلا جا اور تنہائی مین اُسکو کھول کے پڑھ دیکھ کہ
حرف اُسکے جو مراد اعمال افعال سے ہی لائق بادشاہون کے ہین یا نہین اگر نہون تو پھاڑ ڈال اور
دوسرا نامہ لکھ اور اپنی تدبیر کر لیکن یہ بھی خوب سمجھ لے کہ کشود نامۂ تن اور وقوف اُسکی کیفیت کا سہل و
آسان نہین اگر سہل ہوتا تو ہر کوئی بھید دل کا برملا دیکھ لیا کرتا اُس نامہ کا کھولنا جو دشوار نہایت سخت ہی
تو بس جان لے کہ کام مردون کا ہی نہ کھیل لڑکون کا طفلان لعب مقلوب ہی ہم سب فہرست پر قانع ہوئے ہین
جو مجمل ہوتی ہی مثلاً نماز روزہ اور اُسکی تفصیل و باریکیون سے غرض نہین مطلے ہذا دیگر احکام اسواسطے

کہ حرص وہوا مین آلودہ ہین وہ فرصت ہی کب دیتی ہی بس یہی فہرست عام مخلوق کی حال ہو رہی ہی اور سب کو پھانسے ہوے جب تو ایسے ہی تن نامہ کو جان رہے ہین کہ یہی ہی شرح سے غرض نہین تو سرنامہ کو کھول اور سرنامہ سے پڑھ اور اس بات سے گردن مت پھیر آگے اچھی بات کو اللہ خوب جانتا ہی اور نامہ وعنوان تیری زبان کا اقرار ہی اب تو اپنے اقرار کو تن نامہ سے جو تیرا سینہ ہی امتحان کر کہ موافق اقرار کے ہی یا منافق کی طرح تیرا معاملہ نہو سکے اب فرماتے ہین کہ جب تو ایک جوال نہایت بھاری لادی ہیلے جاتا ہی تو اس سے کم تو ہونا نہ چاہیے کہ اُسکو دیکھ نہ سکے کہ اُس جوال مین تلخ وخوش کیا بھرا ہی اگر ایسی ہی لادنے کے قابل تو لا دسے نہین تو پتھرون سے اُسکو خالی کر اور آپ کو اس بیکار وننگ سے کہ مفت بوجھون مرا اور ندامت عائد ہوئی کیا فائدہ چھڑا تو جوال مین ایسی چیز بھر جسکو سلطانون اور شاہون رشید کے پیشکش کر سکے اور لادکے لیجا کیا یہ برا نہین ہی کہ اول تو یہ جوال مردہ ریگ ناچیز شی ہیلے جاتا ہی اور وہ بھی ریگ کی بھری بلکہ لعل وجواہر سے بھرنا چاہیے اور اگر نہین بھر سکتا ہی تو پھر خالی ہی اچھی اگر تو ہم جنس تن کا ہی یعنے لذات نفسانی کا ڈوبا ہوا اختلاف شرح مین زرب دان کو بدان اور شباید کم کو لم لکھا ہی اور رقعہ پر جنگ وستی الخ اس شعر کو صدر اُسکا کیا ہی مین نے اپنی دانست مین ربط اسکا دیکھ کر آخر داستان صدر کے لکھا ہی

حکایت اُس فقیہ کی کہ پگڑی اُسکی بڑی لمبی اور ایک شخص جو پگڑی اُسکی لیگیا چلاتا تھا کہ پگڑی کو کھول اور دیکھ کیا لیے جاتا ہی

قولہ یک فقیہے ژندہا برچیدہ بود + در عمامہ خویش درپیچیدہ بود + تا شود زفت ونماید آن عظیم + چون در آید سوے محفل در حطیم + ژندہا از جامہا پیراستہ + ظاہر ادستار ازان آراستہ + ظاہر دستار چون حلہ بہشت چون منافق اندرون رسوا وزشت + پارہ پارہ دلق وپنبہ پوستین + در درون آن عمامہ بد دفین + روے سوے مدرسہ کردہ صبوح + تا بدین ناموس او یابد فتوح + در رہ تاریک مرد جامہ کن + منتظر استادہ بود از بہر فن + در ربود او از سرش دستار را + پس دوان شد تا بسازد کار را + پس فقیہش بانگ برزد کاے پسر + باز کن دستار را انگہ ببر + اینچنین کہ چار پرہ میبری + باز کن آن ہدیہ را کہ میبری + باز کن آنرا بدست خود بمال + انگہان خواہی ببر کردم حلال + چونکہ بازش کرد آنکہ میگریخت + صد ہزارش ژندہ اندر رہ بریخت + زان عمامہ زفت نابایست او + ماند یک گز کہنہ در دست او + بر زمین زد کہنہ را کاے بے عیار + زین دغل ما را برآوردی زکار + این چہ تزویرست ومکرست وچہ شید + کو فگندے مر مرا در قید وصید + شرم نامد مر ترا زین ژندہا + از دغل بفگندیم اندر دغا + گفت بنمودم دغل لیکن ترا + از نصیحت

بارگفتم ماجرا ہمچنین دنیا اگرچہ خوش شگفت * عیب خود را بانگ زد با جملہ گفت * المعنی ٹرندپارہ جامہ و دلق ایک فقیہ نے کچھ چھیڑے بینے تھے اور اپنے عمامہ مین لپیٹے تھے تاجسوقت محفل عظیم مین جائے تو عمامہ اُسکا موٹا اور بڑا معلوم ہوئے اور اُن چھیٹرون اور کپڑون کو بنا سنبھال کے اُنسے ایک دستار آراستہ کی تھی اب وہ دستار ظاہر تو ایسی تھی جیسے حلۂ بہشت اور بحقیقت منافق کا اندرون کہ رسوا و زشت ٹکڑے ٹکڑے گودڑی اور روئی اور پوستین کے اُسمین بھرے ہوئے اور اُس عمامہ مین سب دفن کیے ہوئے صبح کو مدرسہ کیطرف چلا تو عمامہ وغیرہ کی عزت ناموس سے کچھ فتوح پائے اندھیری راہ تھی اُسمین ایک شخص جامہ کن منتظر چھپا کھڑا کہ کوئی آئے تو اپنا داؤ کرے ون اُسنے اُسکا عمامہ اُچک لیا اور لیکر بھاگا تا اپنا کام درست کرے لبس فقیہ چلایا کہ ای پسر اس دستار کو پہلے کھول کے دیکھ لے پھر جا ہے لیجا یئو تو ایسا تیز چارون پرون سے اُڑا چلا جاتا ہے اس تحفہ کو تو کھول کے دیکھ جسکو کہ لیے جاتا ہے تو اپنے ہی ہاتھ سے کھول اور مل پھر جا ہے لیجا یئو مین نے تجھپر حلال کردی جب چور نے بھاگتے ہوئے مین اُسکو کھولا تو لاکھون چھیٹرے اُسکی راہ مین پھیل گئے یہانتک کہ اُسکے عمامہ موٹے سے صرف ایک گز بھر کا پرانا سا ٹکڑا اُسکے ہاتھ مین رہگیا اُس پرانے کپڑے کو اُسنے زمین پر پٹک دیا اور کہا کہ ای مکار ہی کھوٹی پیر کے واسطے تو نے مجکو اپنے کام سے کھویا تیرے اس مکر و تزویر و فریب سے مجکو بھی تعجب ہے جنھون نے خاص مجکو تیرے پھندے مین ڈالا اور شکار کیا تجکو شرم نہین آتی کہ ان چھیٹرون سے تو نے مجکو دغل کرکے دغا مین ڈالا کہا ہان مین نے دغا کی لیکن تجھپر تو نصیحۃً سب ظاہر کر دیا تھا جو اصل ماجرا تھا ایسے ہی دنیا اگرچہ خوش اور عجیب شی ہے لیکن عیب اپنے اُسنے سب سے پکار پکار کے کہدیے ہین الخلاف شرح مین نماید کو نمایان محفل کو محل اندرون کو اندران لکھا ہے

نصیحت دنیا کی اہل دنیا کو کہ بزبان حال بیوفائی اپنی ظاہر کرنا جو اُس سے وفا ڈھونڈتے ہین اور سر اٹھنا آپ کو

قولہ اندرین کون و فساد ای اوستاد * آن دغل کون و نصیحت آن فساد * کون میگوید بیا من خوش پیم * وان فسادش گفت رو من لاشیم * ای ز خوبی بہاران لب گزان * بنگران سردی و زردی خزان * روز دیدی طلعت خورشید خوب * مرگ او را یاد کن وقت غروب * بدر را دیدی بدین خوش چارطاق * حسرتش را ہم ببین وقت محاق * کودکے از حسن شد مولاے خلق * بعد فردا شد خرف رسواے خلق * گر تن سیمبران کردت شکار * بعد پیری بین تن چون پنبہ زار * ای بدیدہ لوتہاے چرب خیز * فضلۂ آنرا ببین در آبریز * مر خبث را گو کہ آن خوبیت کو * در فریب آن حسن مرغوبیت کو * بر طبق کو عشوہ و نرمی و نخوت *

بر سبد کو جلوه و نغزی دبوت + گوید آن دانه بدون دام ان + چون شدے تو صید دانه شد نهان + پس انامل رشک استادان شده + در صناعت عاقبت لرزان شده + نرگس چشم خماری همچو جان + آخر اعمش بین و آب از وے چکان + حیدری کاندر صف شیران رود + آخر او مغلوب موشی می شود + طبع تیز دوربین و محترف + چون خر پیرش به بین اخر خرف + زلف جعد مشکبار و عقل بر + آخر او چون ذنب زشت پیر خر + خوش به بین کونش ز اول باکشاد + و آخر آن رسوائیش بین و فساد + زانکه او بنمود پیدا دام را + پیش تو بر کند سبلت خام را + پس مگو دنیا بتزویرم فریفت + ورنه عقل من ز دانه می شگفت

المعنی چار طاق خیمۂ چار گوشہ ہندی راوٹی جیسے رشیر دوندہ کو ن ہونا فساد جاتا رہنا فرماتے ہین ای استاد اس کون و فساد مین کون تو دغل ہے اور فساد فضیحت کون تو کہتا ہے کہ آہین خوش پے ہون اور فساد کہتا ہے جا مین لاشی ہون ای مخاطب بہار کی خوبی دیکھ سکے جو لب کاٹتا ہے سردی و زردی خزان کی بھی تو دیکھ دن بھر تو صورت خوب خورشید کی دیکھتا ہے اب اسکی مرگ کو یاد کر جو وقت غروب کے ہوتا ہے بدر کو تو نے دیکھا کیسا خوش اس چار طاق پر ہوتا ہے پھر اسکی حسرت کو بھی وقت محاق کے دیکھ جو ایام سلخ ہین اور نیز خسوف اگر کوئی لڑکا حسن و جمال مین مولا خلق کا ہوگیا بعد فرد ابوڑھا ہوکے رسواے خلق ہوا اگر سیمین برون کے تن نے تجکو شکار اپنا کیا بعد پیری کے اُسی تن کو پنبہ زار دیکھیگا ای مخاطب تو نے کوئی نعمت چکنی و چرب خیز دیکھی ہوگی اُسکے فضلہ کو بھی تو کسی آبریز مین دیکھ جہان پانی ٹٹتا ہو اور اُس خبث سے پوچھ کہ تیری خوبی کہان گئی اور جیسی حسن و مرغوبی تیری دلفریب تھی کیا ہوئی جسوقت تو طبق مین ہوتا تھا اور تیری جو عشوہ اور نرمی کی خوبی تھی وہ اب کہان گئی اور جو سبد پر ہوتا تھا اور جلوہ نغزی د بو کرتا تھا وہ کہان تو کہتا ہے یہ سب صفتین دانہ کی تھین اور مین اس دانہ کا دام تھا جس دانہ کا تو صید تھا جب تو صید ہوگیا دانہ چھپ گیا بہت انگلیان ایسی ہوئین کہ صناعت مین رشک استادون کی تھین آخر کو کانپنے ہی لگین نرگس چشم خماری کی جو جان کی طرح عزیز تھی اُسی چشم خماری کو آخر ڈھلکا ہے اور پانی بہتا ہے وہ شیر درندہ جو شیرون کی صف مین گھس جاے آخر وہ ایک ادنی موش کا مغلوب ہوتا ہے طبیعت تیز و دوربین اور محترف پیشے نکالنے والی انجام جب بوڑھا ہوتا ہے تو ایسا جان لے جیسا بوڑھا گدھا ایک وقت مین زلف و جعد کی ہی مشکبار عقل پر ہوتی ہے کہ دیوانہ بناتی ہے اور وہی آخر مین بصورت دم بوڑھے گدھے کی ہو جاتی ہے اب کون کو خیال کر اول اُسکا خوش و باکشا دہے اور آخر اُسکا رسوائی و فساد اس سبب سے کہ اُسنے ظاہر دام دکھادیا اور تیرے سامنے ہی جو اسمین پھنسے اُن خامون کی مونچھین اُکھیڑلین اور فضیحت کیا پھر کیسے کہتا ہے کہ دنیا نے مجکو مکر سے فریفتہ کیا ورنہ عقل میری دانہ سے

صبر کرتی الخلاف شرح مین پیغمبران کو مین بران اور دوسرے مصرع مین لفظ تن ندار دکھاہی قولہ طوق زرین وحمائل بین بلہ + غل وزنجیری شد ست وسلسلہ ہمچنین ہر جزو عالم میشمر + اول و آخر در آرش در نظر + ہر کہ آخر بین تر او مسعودتر + ہر کہ آخر بین تر او مطرودتر + روے ہر یک چون مہ فاخر بہ بین + چونکہ اول دیدہ آخر بہ بین + تا نباشی ہمچو ابلیس اعوری + نیم بیند نیم نے چون ابتری + دید طین آدم و دینش ندید + اینجہان دید آنجہان بینش ندید + فضل مردان برزنان ای بوشجاع + نیست بہر قوت کسب وضیاع + ورنہ شیر وپیل را بر آدمی + فضل بودے بہر قوت ای عمی + فضل مردان برزن ایحالی پرست + زان بود کہ مرد پایان بین ترست + مرد کاندر عاقبت بینی خمست + او زاہل عاقبت چون زن کمست + ازجہان دو بانگ می آید بضد + تا کدامی را تو باشی مستعد + آن یکے بانگ نشور اتقیا + وان دگر بانگش فریب اشقیا + بانگ خار و بانگ اشگوفہ شنو + بعد ازان شو بانگ خارش راگرو + من شگوفہ خارم ای فخرکبار + گل بریزد من بمانم شاخ خار + بانگ اشگوفہ افش کہ اینک گلفروش + بانگ خار او کہ سوے ما کوش + این پذیرے فتے بماندے زان دگر + کہ محب ازضد محبوبست کر + آن یکے بانگ اینکہ اینک حاضرم + بانگ دیگر بنگر اندر آخرم + المعنی ایک وقت تو ایسا ہی کہ طوق زرین اور حمائل شاہانہ لٹکتی ہوئی دیکھتا ہی دوسرے وقت وہی غل وزنجیر وسلسلہ ہوجاتا ہی بس ایسے ہی جزو عالم کو خیال کر اور گنے جا اور اول آخر بین اُسکے غور کرے جا اب جو کوئی آخر بین زیادہ ہی مسعود و نیکبخت زیادہ ہی اور جو کوئی آخر بین زیادہ ہی ای دانہ خوراک کا خواہان وہ مردود زیادہ ہی اُسکو تنت مین تو صورت ہر ایک کی مثل ماہ کے فاخر ہی یہ دیکھ اور جب دیکھا ہی تو آخر کو بھی دیکھ کہ آخر مین ماہ کا کیا حال ہوتا ہی تو تو مثل ابلیس کے اعور یعنی کانا نہ ٹھہرے جسنے آدھا دیکھا آدھا نہ دیکھا چنانچہ آدم کی مٹی دیکھی اُنکا دین نہ دیکھا اس جہان کو دیکھا اور بینش اُنکی جو ایک جہان تھی اُسکو نہ دیکھا فرماتے ہین ای بوشجاع جانتا ہی کہ فضل مردو نکو عورتون پر کس سبب سے یہ نہین ہی کہ انمین قوت کسب وزراعت کی زیادہ ہی اگر قوت کا لحاظ ہو تو شیر و پیل مین قوت زیادہ ہی پس انکو آدمی پر فضل ہوتا بلکہ ای حالی پرست کہ تو حال کا مطیع ہوتا ہی اس سبب سے ہی کہ مرد پایان بین زیادہ تر ہی لیکن جو مرد کہ پایان بین خم ہی ای پیرمغنی وہ اہل عاقبت سے یعنی جو عاقبت بین ہین اُن سے مثل زن کے کم ہی اب فرماتے ہین کہ جہان سے دو آوازین بضد علی آتی ہین اب بتا تو کونسی پر مستعد ہوتا ہی ایک آواز تو وہ ہی جو نشور اتقیا کی ہی جس سے متقی زندہ ہوتے ہین اور ایک آواز فریب اشقیا کی ہی جس سے وہ اُنکے فریب مین پڑتا ہی تو خار و شگوفہ دونون کی آواز سُن بعد اُسکے بانگ خار کا گرو ہو وہ کہتا ہی کہ ای فخر کبار مین شگوفہ خار ہون ای شگوفہ بھی خار بھی گل مجھسے بکھر جاتا ہی مین شاخ خار رہجاتا ہون

اب شگوفہ اُسکا کہتا ہی کہ آ یہ سے مین گل ہون گلفروشی کر اور اُسی کے خار کی آواز ہی کہ خبردار ہماری طرف مت رجوع کرنا اب مشکل ہی جب تونے اُسکو قبول کرلیا چاہے کوئی ہو تو اُس دوسرے سے تو رہ گیا کسواسطے کہ محب یعنے جو جسکو دوست رکھتا ہی وہ اپنے محبوب کی ضد سے بہرا ہی پھر کسی کی نہین سنتا ایک آواز یہ ہی کہ مین بھی ہون جو حاضر ہون دوسری آواز یہ کہ میرے آخر کو دیکھ حاضر کو مت دیکھ الخلاف شرح مین زنجیر سے کو زنجیر لکھا ہی **قولہ** حاضری ام ہست ہمچون مکر و کین + نقش آخر ز آئنہ اول ببین ؛؛ چون یکی زین دو جوال اندر شدی + آن دگر را ضد و نادر خور شدی + ای خنک آنکو ز اول آن شنید + کش عقول و مسمع مردان شنید + خانہ خالی یافت و اورا جا گرفت + غیر آنش کژ نماید نا شگفت + کوزۂ نو کو بخود بولے کشد + آن خبث را آب نتواند برد + در جہان ہر چیز چیزے را کشد + کفر کافر را و مرشد را رشد + در جہان ہر چیز چیزے جذب کرد + گرم گرمی را کشید و سرد سرد + کہربا ہم ہست و مقناطیس ہست + تا تو آہن یا کہ آئی در شست + برد مقناطیس از تو آہنے + ور کہے بر کہربا ہم مے تنے + آن یکی چون نیست با اخیار یار + لاجرم شد پہلوے فجار جار + وان یکے را صحبت نیک اختیار + لاجرم شد پہلوے ہر خار خار + ہست موسیٰ پیش قبطی بس ذمیم + ہست ہامان پیش سبطی بس رجیم + جان ہامان جاذب قبطی شدہ + جان موسیٰ طالب سبطی شدہ + معدۂ خر کہ کشد در اجتذاب + معدۂ آدم جذوب گندم آب + گر تو نشناسی کسے را از ظلام + بنگر او را کوش سازیدست امام + زانکہ ہر کرہ پے مادر رود + تا بدان جنس پیدا شود + المعنی اوپر جو کہا ہی کہ اینک حاضرم موافق اُسی کے فرماتے ہین وہ کہتا ہی کہ حاضری تو میری یہ ہی جو مثل مکر و کین کے ہی کین سے بھی مراد دھوکا کہ الحرب خدع کہا ہی بس تو نقش آخر کو دیکھ جو اول ہی زیر آئینہ جس سے اچھا معلوم ہوتا ہی اور ظاہر کہ نقش زیر آئینہ زیادہ خوشنما ہوتا ہی اب ان دو جوال سے کہ ایک حاضری دکھلاتا ہی اور ایک نقش آخری کسی مین ضرور تو گھسیگا جب ایک مین گھسا تو دوسرا تیرے سامنے ضد اور نالائق ہو جائیگا بس خوشحال اُسکا جسنے پہلے ہی سے وہ آواز سُنا جسکو عقول اور کان مردان نے سُنا اُنکی وہ مثل ہوئی کہ جیسے کوئی گھر خالی پاکے گھس بیٹھتا ہی اب جو غیر اُسکا ہی وہ سب اُسکو کج و ناخوب معلوم ہوتا ہی مثلاً کورہ کوزہ اگر پیشاب کو جذب کرلے تو اُسکی نجاست کو پانی نہین دور کرسکتا اب فرماتے ہین جہان مین ہر چیز ہر چیز کو جذب کرتی ہی اور مناسب اپنے کھینچتی ہی مثلاً کفر کافر کو کھینچتا ہی اور مرشد کو رشد اور ہر چیز نے ہر چیز کو اس جہان مین جذب کیا گرم نے گرمی کو کھینچا سردی نے سرد کو یہ جہان کہربا بھی ہی اور مقناطیس بھی ہی تو تو اگر آہن ہی جب کاہ ہی جب ہر طرح آئے اور اُسکی شست مین پھنسے خیال تو کر اگر تو آہن تھا اور مقناطیس نے تجکو کھینچلیا تو تیری آہنی اُسنے چھین لیا کہ تو اُسکو جا چپٹا اور

جو کاہ ہے تو کہربا پر لپٹا ہوا ہے آب اس جہان مین یہ ہے کہ جو کوئی اختیار نیکون کا یار ہوا ضرور ہے وہ بدکارون کے پہلو مین فجار کا جار وہمسایہ ہوا اور جسنے صحبت نیک اختیار کی بیشک پہلو مین ای برابر مہر خار سکے خار بنا یعنے مثل اُنکا ہوا ورنیز خار بمعنی بد رفا فہم آور وجہ اُسکی کہ کوئی جار فجار کا بنا اور کوئی خار خار کا کہ یہ موسیٰ تو قبطی سکے سامنے ازبس بد وذمیم ہین اور ہامان سبطی کے آگے نہایت رجیم ورانده شده قبطی ایک شخص قوم فرعون سے اور سبطی منسوب باسباط بنی اسرائیل کہ بارہ گروہ تھے ہامان کی جان جاذب قبطی کی ہوئی اور موسیٰ کی جان طالب سبطی کی جیسے معدہ گدھے کا گھاس کو اپنی جذب مین کھینچتا ہے اور معدہ آدمی کا گندم و آب کھینچتا ہے آب اگر تو اپنی تاریکی سے کہ نور معرفت نہین رکھتا کسی کو نہین پہچانتا کہ اُسکا تابع ہو تو اُسکو دیکھ جسکو لوگون نے امام بنایا ہے اسواسطے کہ ہر کرہ اپنی مان کے پیچھے جاتا ہے اور اس پیروی سے جنسیت پیدا ہو کے حال کھلتا ہے الخلاف شرح مین حاضری ام کو حاضریم کوزہ کو کوتره کشست کو نشست رجیم کو زخیم ہامان کو ہان کہ اوش کو گوش بکاف فارسی لکھا ہے

اس بیان مین کہ عارف کی غذا نور حق سے ہے کہ ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم الجوع طعام اللہ یحیی بہ ابدان الصدیقین ای طعام اللہ شب باش ہوتا ہون مین اپنے رب کے پاس کہ وہ مجکو کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے اور قول آنحضرت کا کہ بھوک طعام خدا تعالے کا ہے جس سے بدن صدیقون کے زندہ رہتے ہین

قولہ آدمی را شیر از سینہ رسد + شیر خر از نیم زیر ینہ بود + عدل قسامست وقسمت کردنیست + ای عجب کہ جبر نے وظلم نیست + جبر بودے کے پشیمانی شدے + ظلم بودے کے نگہبانی بدے + روز آخر شد سبق فردا بود + راز ما را روز کے گنجا بود + حاصل آن کاندر دخول ودر ایاب + در نگر واللہ اعلم بالصواب + المعنی یعنے آدمی کو شیر سینہ سے جو نصف اوپر کا دھڑ ہے اُس سے پہونچتا ہے اور گدھے کو نصف نیچے کے دھڑ سے ملتا ہے بس ہر جیسے کو ویسا ہے اسواسطے کہ عدل خدا تعالے کا قسام ہے اور اُسکا تقسیم کرنا اور عجب یہ کہ نہ جبر ہے نہ ظلم ہے سب اپنا اختیار سمجھتے ہین نہ ظلم کیلیے کہ ظلم کے معنے وضع شی کا غیر محل مین ہین سو مفقود مناسب استعداد ہر کسی کے اگر جبر بلا اختیار رہوتا تو پشیمانی کیون ہوتی اور اگر ظلم تو اُس سے بچانے والا کون تھا یہ شعر تمہید آبیان کرکے فرمایا دن آخر ہوا اب سبق کل کو ہوگا اسواسطے کہ راز ہمارا ایسا نہین جو ایک دن مین سما سکے اور تمام ہوجائے حاصل یہ تو ہر چیز کے آسنے جانے مین غور کرے رہ آگے اللہ نیک بات کو خوب جانتا ہے

خطاب مغرورون دنیا اور گرفتارون نفس کے ساتھ

قولہ ای بکردہ اعتماد و استقے + بہر ذم دبر جا پوس فاستقے + قبہ بر سازختنے از حباب + آخر آنچہ ہست پس دا می طناب

ازرق چون برقست اندر نور آن + راہ نتوانند دیدن رہروان + اینجہان واہل آن بیحاصل اند + ہر دو اندر بیوفائی یکدل اند + زادۂ دنیا چو دنیا بیوفاست + گرچہ رو آرد بتو آنرو قفاست + اہل آن عالم چو آن عالم زبر + تا ابد در عہد و پیمان مستقر + خود دو پیغمبر بہم کے ضد شدند + معجزات ہمدگر کے بستدند + کے شود پژمردہ میوہ آنجہان + شادی عقبے نگردد اندہان + نفس بیعہدست زان رو کشتنیست + او دنی و قبلہ گاہ او دنیست + نفسہا را لائق ست این انجمن + مردہ را در خور بود گور و کفن + نفس اگرچہ زیرک ست و خوردہ دان + قبلہ اش دنیاست او را مردہ دان + آب وحی حق بدین مردہ رسید + شد زخاک مردۂ زندہ پدید + تا نیاید وحی ز وغرہ مباش + تو بدان گلگونۂ طال بقاش + بانگ وصیتی جو کہ آن خامل نشد + تاب خورشیدے کہ آن آفل نشد + آن ہنرہاے دقیق و قال و قیل + قوم فرعونند اجل چون آب نیل المعنی فرماتے ہین اے مخاطب تو کہ بھروسا اور مضبوطی ایک فاسق کے فریب و چاپلوس پر کیے ہوئے ہی تو نے اس اعتماد کا قبہ بنایا ہی جو حباب سے ہی اور آخر وہ خیمہ واہی طناب ہی اے نہایت سست ڈوریون والا ازرق ایسا ہی جیسے برق جسکے نور مین راہرو راہ نہین دیکھ سکتے یہ جہان اور اہل اس جہان کے سب بے حاصل ہین اور دونون بیوفائی مین یکدل دنیا بیوفا ہی اور جو اس سے پیدا ہوئے وہ بھی بے وفا اگر تیری طرف رو کرے تو اُس رو کو قفا سمجھ اور اُس جہان کے لوگ مثل اُس جہان کے نیکی و خوبی سے ابدتک اپنے عہد و پیمان مین مضبوط و برقرار دیکھو جسوقت مین دو پیغمبر مبعوث ہوئے تو وہ دونون آپسمین ضد ایک دوسرے کے کب ہوئے اور ایک دوسرے کے معجزے اُنھون نے کہان چھینے کب میوہ اُس جہان کا مُرجھاتا ہی اور کب شادی عقبیٰ کی اندوہ ہوتی ہی مثل دنیا کے ایسے ہی نفس بد قول قابل کُشتن ہی کہ یہ بھی دنی ہی اور اُسکا قبلہ گاہ جدھر یہ جھکا ہوا ہی وہ بھی دنی یہ مجلس نفسون کے لیے لائق ہی کیونکہ مردہ کے واسطے گور و کفن ضرور ہی نفس کیسا ہی زیرک و باریک دان ہو لیکن جبکہ دنیا اُسکی قبلہ ہی تو مردہ ہی جان جبتک اُس سے زندہ ہی کہ آب وحی حق کا ملگیا ہی بس ایک مردہ سے جو انسان ہی زندہ ظاہر ہوا یہ بڑا فریبی دھوکا دینے والا ہی جبتک تجکو وحی نہ آجائے اُسکا دھوکا مت کھائے کیسے ہی گلگونے مل کے کہ عمر اُسکی دراز ہو اپنی زیب و زینت کرے دعا درازی عمر کی تمسخر آہی تو اُس آواز و شہرت کو ڈھونڈھ جو کم نہوئے ہمیشہ رہے اور اُس کی چمک کا طالب ہو جو کبھی آفل اے ڈوبنے والا نہین ہی وہ جو ہنر باریک آپسمین ہین بڑے قال و قیل انکو مانند قوم فرعون کے جان اور اجل جیسے آب نیل الخلاف شرح مین رزق کو زرق اندہان کو اندہان لکھا ہی قولہ رونق و طاق طرب و سحر شان + گرچہ خلقان را کشد گردنکشان + سحرہاے ساحران وان جملہ را + مرگ چوبی دان کہ آن شد اژدہا + جادوئیہا را ہمہ یک لقمہ کرد + یک جہان پر شب بد آنرا صبح خورد + نور از ان خوردن نشد افزون بیش +

بل جہان سالنست کو بود ست پیش + دراثر افزون شده در ذات نے + ذات را افزونی و آفات سنے
حق نزایجاد جہان افزون نشد + انچہ اول آن نبود اکنون نشد + لیک افزون شد اثر زایجاد خلق + درمیان
آن فزاو النست فرق + ہست افزونی اثر اظہار او + تا پدید آید صفات وکار او + ہست افزونی ہر ذاتے دلیل
کو بود حادث بعلتہا علیل + نکتہ شد باریک اینجا ای رفیق + لیک بشنو تو مقالات دقیق + گفت موسی سحر ہم
حیران کنیست + چون کنم کاین خلق را تمیز نیست + المعنی پھر فرماتے ہین کہ رونق وطاق طرنب ای گروفر اور
سحر انکا اگرچہ گردن پکڑ پکڑ کے مخلوق کو اپنی طرف کھینچتا تھا آخر انکے واسطے ایک چھڑی موت ہوئی کہ
اژدہا بنگئی سارے سحر اور جملہ ساحرون کو تمام کیا اور سب کی جادوگریون کا ایک لقمہ کیا چنانچہ ایک جہان
رات مین بھرا ہوا تھا صبح ہوتے اسنے سب کو کھا لیا وہ نور جو عصا مین تھا اس مخلوق کے کھا لینے سے
بیش وافزون نہوا بلکہ ویسا ہی رہا جیسا پہلے تھا البتہ اثر مین بڑھ گیا ذات مین نہین بڑھا ذات مین
نہ کچھ افزونی ہوئی نہ کچھ آفات جیسے حق تعالے ایجاد جہان سے کچھ بڑھا نہین جو صفت کہ اسکی تھی ویسی ہی ہے
ایجاد خلق سے افزونی نہین ہوئی البتہ اثر مین افزونی ہوئی کہ اسکے درمیان مین فرق ہے یہ افزونی اثر کی اسکا
اظہار ہے جس سے اسکی صفات وصنعتین ظاہر ہون آسیے کہ افزونی اصل ذات کو بتاتی ہے اسواسطے کہ
حادث ہے اور معلول بعلت بس ہر حادث اپنے خالق کو اور ہر مصنوع اپنے صانع کو جتاتا ہے اب ای رفیق
یہان ایک نکتہ باریک معلوم ہوا لیکن تو وہ مقالے دقیق مجھسے سن چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا سحر بھی
ایک حیران کرنے والی شی ہے پھر مین کیا کرون کہ مخلوق کو تمیز نہین ہے

فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ قلنا لاتخف انک انت الاعلیٰ پس پایا اپنے نفس مین خوف
موسےٰ نے ہمنے کہا مت ڈر توہی اعلیٰ ہے

قولہ گفت حق تمیز را پیدا کنم + عقل بے تمیز را بینا کنم + چونکہ معجزہات را ظاہر کنم + عقل را در دید نقش
فاخر کنم + دیدہ بخشم عقل بے تمیز را + کورسازم جاہل ناچیز را + گرچہ چون دریا برآورد ند کف + موسیا تو
غالب آئی لاتخف + بود ندر عہد خود سحر افتخار + چون عصا شد مار آنہا گشت عار + ہر کسی را دعوی حسن و
نمک + سنگ مرگ آمد نمکہا را محک + سحر رفت ومعجزہ موسیٰ گذشت + ہردو را از بام بود افتاد طشت + بانگ
طشت سحر جز لعنت نماند + بانگ طشت دین بجز رفعت نماند + چون محک پنہان شدست از مرد وزن + درصف آ ای قلب
اکنون لاف زن + وقت لافستت محک چون غائب ست + میبرندت از عزیزی دست بدست + ہر دمت عزے وناز سے
در فزود + چون محک آمد چرا گشتی کبود + قلب میگوید زنخوت ہر دمم + ای زر خالص من از تو کے کمم + المعنی جب
حضرت موسےٰ نے کہا کیا کرون تمیز نہین ہے حق تعالے نے فرمایا مین تمیز پیدا کرونگا عقل بے تمیز کو بینا

کر دونگا جب تیرے معجزون کو ظاہر کرونگا عقل کو اُنکے دیکھنے مین فاخر کرونگا کہ تین نے ایسی چیز دیکھی فخر کریگی مین عقل بے تمیز کی آنکھین کردونگا اور جاہل ناچیز کو اندھا کرونگا اگرچہ ان کافرون نے سمندر کیسی جھاگ اُٹھائی ہین کیا ہوتا ہی ای موسے غالب تو ہی ہوگا تو ہرگز مت ڈر پوری آیت مع معنی سُرخی مین لکھی ہی اپنے وقت مین سحر کو افتخار تھا جو جانتا تھا بڑا فخر کرتا تھا جب عصا مارہوا تو سحر اُن سب کے لیے ننگ وعار ہوگیا یون تو ہر کسی کو دعوے اپنے حسن ونمک کا ہی کہ ہم حسین ہین نمکین ہین لیکن سنگ مرگ سب نمکون کی کسوٹی ہی اُسوقت حسن ونمک کھلجاتا ہی اصل یہ ہی نہ سحر رہا نہ معجزہ موسے کا دونون رفت گذشت ہوگئے مگر دونون کی شہرت رہگئی جیسے کچھ مشہور تھے ہان یہ ضرور ہی کہ بانگ طشت سحر کی لعنت ہی لعنت ہی اور بانگ طشت دین کی بلندی ہی بلندی اب فرماتے ہین کہ اس وقت مین کسوٹی تو مرد وزن دونون سے پوشیدہ ہوگئی بس ای قلب اب تو صف آرا ہوا اور خوب شیخی مار تیرا وقت ہی کسوٹی چھپی ہوئی ہی تیری عزت ہی تجکو بڑی عزیزی کے ساتھ ہاتھون ہاتھ لیے جاتے ہین مگر عجب یہ کہ ہر وقت تو عز و ناز تیرا ہی اور عزیزی و نازی بڑھی ہوئی پھر محک کے سامنے کبود و سیاہ کیون ہوجاتا ہی وہ عز و ناز کیا ہوجاتا ہی قلب بھی اپنے غرور مین ہی اور ہر وقت غرور سے کہتا ہی کہ اے زر خالص مین موجود ہون اور تجھسے کب کم ہون **قولہ** زر ہمیگوید بلے اے خواجہ تاش + لیک می آید محک آمادہ باش + مرگ تن ہدیہ است بر اصحاب راز + زر خالص را چہ نقصان ست گاز + قلب اگر در خویش آخر بین بدے + آن سیہ کاخر شد از اول شدے + چون شدے اول سیہ اندر لقا + دور بودے از نفاق واز شقا + کیمیائے فضل را طالب بدے + عقل او بر زرق او غالب شدے + چون شکستہ دل شدے از حال خویش + جابر اشکستگان دیدی بہ پیش + عاقبت را دید او اشکستہ شد + از شکستہ بند در دم بستہ شد + فضل مسہا را سوے اکسیر راند + آن زر اندود از محک محروم ماند + ای زر اندودہ مکن دعوے بہ بین + کہ نماند مشتریت اعمی چنین + نور محشر چشمہا بینا کند + چشم بندی ترا رسوا کند + بنگر آنہارا کہ آخر دیدہ اند + حسرت جانہا و رشک دیدہ اند + منگر آنہا را کہ حالی دیدہ اند + سر فاسد ز اصل سر بریدہ اند + پیش حالی بین کہ در جہلست وشک + صبح صادق صبح کاذب ہر دو یک + صبح کاذب صد ہزاران کاروان + داد بر باد ہلاکت ایجوان + صبح صادق را طلب کن ای عزیز + تاز صدق او شوی صاحب تمیز + نیست نقدی کش غلط انداز نیست + وای آن جان کش محک وگاز نیست + باز رو سوے غلام وکنیزکش + کو سوے شہ مینویسد نامہ خوش + المعنی گاز بکاف فارسی مقراض . زرگران خواجہ تاش ایک آقا کے دو نوکر زر کہتا ہی ہان ای خواجہ تاش ایسے ہی ہی بیشک تو مجھسے کم نہین لیکن

محک آتی ہی ذرا آمادہ رہ محک موت جو لوگ راز والے ہین مرگ تن اُنکے لیے تحفہ ہی جیسے کسی کو تحفہ ملتا ہی اور خوش ہوتا ہی اسواسطے کہ وہ زر خالص ہین اُنکو گاز سے کیا اندیشہ چاہیے جتنا کوئی کاٹے جانچے قلب اپنی ذات مین آخر مین نہین ہی اگر ہوتا تو وہ سیہ جو آخر مین ہو گیا پہلے ہی سے ہوتا اور جب پہلے ہی سے صورت مین سیاہ ہوتا تو نفاق و شقاوت سے بچا رہتا کیمیا فضل کا طالب ہوتا عقل اُسکی اُسکے مکر پر غالب ہوتی جب اپنا حال دیکھ دیکھ کے شکستہ دل ہوتا تو شکستہ لوگون کے پاس اپنی جگہ دیکھتا اور پہلے ہی سے نشست برخاست رکھتا اسلیے کہ وہ شکستہ بھی عاقبت کو دیکھ کے شکستہ ہوا ہی اور شکستہ بند سے دم بھر مین بستہ ہوے اور جڑ گئے فضل حق نے جملہ مسون کو کہ وہ اپنا نقص ظاہر کیے ہوئے ہین اکسیر کے پاس بھیجدیا کہ کامل ہو گئے اور جو زر اندودہ تھے عیب اپنا چھپائے اُنکو محک سے محروم چھوڑا بس ای زر اندودہ خالص ہونے کا دعوے مت کر اور دیکھ مشتری تجکو ایسا اندھا نہین چھوڑ دیگا جب نور محشر کھلیگا اُسوقت تیری آنکھین کھول دیگا اور جو تو آنکھین بند کیے ہوئے ہی اُسکو رسوا کر دیگا تو اُن لوگو نکو دیکھ جنھون نے آخر پر نظر کی ہی کہ وہ حسرت جان اور رشک دیدہ ہین کہ ہاے ہم ایسے نہوسکے اور اُن لوگون کو مت دیکھ جنھون نے صرف حال و موجود کو دیکھا ہی اور اصل بھید سے بھید فاسد تراشا و قطع کیا ہی یہ حالی لوگ جو جہل و شک مین پڑے ہوے ہین اُنکے آگے صبح صادق و صبح کاذب ایک ہے لیکن صبح کاذب کا یہ حال کہ لاکھون قافلے اسنے باد ہلاکت پر اُڑا دیے ہین اور اکثر قافلے و سافر صبح کاذب کے دھوکے مین مارے جاتے ہین تو ای عزیز صبح صادق کو ڈھونڈھ تو اُسکے صدق سے صاحب تمیز ہو جائے اسلیے کہ کوئی نقد ایسا نہین ہی جسکے لیے غلط انداز نہو اور غلطی مین نہ ڈالے بس اگر تمیز ہو گی تو کام دیگی ورنہ واے اُس جان پر جسکے لیے محک و گاز نہین ہی یعنے جانچا پرکھا نہین ہی اب فرماتے ہین کہ اُس غلام اور اُسکے نوشتہ کی طرف لوٹ جسنے پادشاہ کو نامہ خوش لکھا ہی

جھڑکنا مدعی کا دعوے سے اور حکم واسطے متابعت سُنت کے

قولہ بو مسیلم گفت من خود احمدم + دین احمد را بفن برہم زدم + بو مسیلم را بگو کم کن بطر + غرۂ اول مشو آخر نگر + این قلاؤزی مکن از حرص جمع + پسروی کن تا فتد در پیش شمع + شمع مقصد را نماید ہمچو ماہ + کاینطرف دانہ است یا خود دامگاہ + گر بخواہی ورنہ خواہی با چراغ + دیدہ گردد نقش باز و نقش زاغ + ورنہ این زاغان دغل افروختند + بانگ بازان سپید آموختند + بانگ ہدہد گر بیاموزد قطا + راز ہدہد کو و پیغام سبا + بانگ بر رستہ ز بر بستہ بدان + تاج شاہان را ز تاج ہدہدان + حرف درویشان و نکتہ عارفان + بستہ اند این بیحیا بان بر زبان + ہر ہلاک امت پیشین کہ بود + زانکہ جندل را گمان کردند عود +

بود شان تمییز کان مظہر کند + لیک حرص و آز کور و کر کند + کوری کوران ز رحمت دور نیست + کوری حرص است
کان معذور نیست + چار میخ شہ ز رحمت دور نے + چار میخ حاسدے مغفور نے + ماہیا آخر بگر پشست
بدگوئی چشم آخر بینت بست + با دو دیدہ اول و آخر ببین + ہین مباش اعور چو ابلیس لعین + اعور آن باشد
کہ حال دید و بس + چون بہائم بیخبر از پیش و پس + چون دو چشم گاو در جرم تلف + ہمچو یک چشمست کش نبود شرف +
ربع قیمت ارزد آن دو چشم او + کہ دو چشمش راست مسند چشم تو + گر کنی یک چشم آدم زادہ + نصف
قیمت لازمست از جادہ + زانکہ چشم آدمی تنہا بخود + بے دو چشم یار کارے میکند + چشم خر چون اولش
بے آخرست + گر دو چشمش ہست حکم اعورست + این سخن پایان ندارد وان خفیف + مینویسد رقعہ در طمع رغیف
المتنی قطا بفتح نام مرغ سنگخوار اور آواز اسکی مسافرون کو پانی بتاتی ہے جب دل بالفتح سنگ رغیف
گردہ نان بو مسیلم نام اسکا عبد الرحمان ہے مسیلمہ کذاب لقب اسکا کہ روبرو آنحضرتؐ کے دعوے
نبوت کا کیا تھا مولانا فرماتے ہین کہ بو مسیلم نے کہا کہ مین ہی احمد ہون اور دوسرے احمدؐ کے دین کو
مین نے اپنے فن سے خراب کر دیا تو اس مسیلمہ سے کہ کہ بہت اترا ئے مت ماہ اول کا غرہ مت بن آخر کو
بھی دیکھ کہ رفتہ رفتہ پھر نری اندھیری ہے بہت سی قلاوزی و پیشوائی مت کر اس حرص سے کہ جماعت
میرے پیچھے ہو بلکہ پیروی کر تا شمع تیرے آگے ہو اور وہ شمع تیرے مقصد کو مثل ماہ روشن کے دکھائے
کہ اسطرف دانہ ہے اسطرف دام ہے اسوقت مین کہ تو با چراغ ہوگا تو چاہے تو چاہے چاہے نہ چاہے آنکھین تیری
نقش باز اور نقش زاغ ضرور ہو جائینگی دونون مین امتیاز کریگا نقش اس سبب کہا ہے کہ صور مرئیہ
اول پردۂ ملتحمہ مین نقش پا لیتے ہین تو نظر آتے ہین اور اگر باز و زاغ کو نہ پہچانا تو ان زاغون نے
دغل کو خوب چمکا رکھا ہے اور سپید بازون کی بولی سیکھ لی ہے مشکل ہوگی پھر کہتے ہین کچھ مشکل بھی نہین
اسواسطے کہ اگر قطا آواز ہدہد کی سیکھ بھی لیگا تو ہدہد کے سے راز و پیغام سبا کے کہان سے لائیگا تو اگر ہوشیار ہے
تو آواز مرغ پر رستہ ای آزاد اور بر بستہ ای مقید کو قیاس کر اور ہدہد کے تاج سے شاہون کے تاج کا خیال
جما بالفعل جو ہیچ ہین انھون نے باتین درویشون اور نکتے عارفون کے خوب اپنی زبان پر چڑھا لیے ہین جو
ہلاک کہ امت پیشین کے حق مین ہوا ہے تو ہوا کہ انھون نے سنگ کو عود سمجھا اگرچہ انکو تمیز تھا کہ وہ انپر ظاہر
کردے لیکن حرص و آز تو اندھا بہرا بنا دیتی ہے اور طرفہ یہ کہ اندھے کا اندھا پن تو رحمت سے دور نہین
ہے ہر کوئی رحم کرتا ہے مگر کوری حرص کی معذور نہین ہے جیسے بادشاہ کسی کو عذاب چار میخ سے معذب
کرتا ہے وہ رحمت سے دور نہین ہوتا رحم بھی کرتا ہے مگر جسکی حاسدی سے اسکو چار میخ کرتا ہے وہ مغفور نہین ہوتا
ای ماہی آخر ایک دفعہ تو شستہ کیطرف دیکھ کیسی تیری بدگوئی نے چشم آخر بین تیری بندکی بدگوئی سے مراد

کہ

حرص تجکو اللہ نے دو آنکھین دی ہین تو ضرور ہی کہ اول و آخر دونون کو دیکھ اور خبردار ابلیس لعین کیطرح یک چشم مت ہو جسنے اول ہی سے آدم کو طین دیکھا تو جانتا ہی اعور کو کہ جسے یک چشم کہتے ہین وہ ہی کہ صرف حال ہین ہو اور بہائم کی طرح پس و پیش سے بیخبر جیسے مسئلۂ شرعی ہی کہ دونون آنکھین گاوکی جرم تلف مین مثل ایک چشم انسان کے ہین یعنی اگر کوئی دونون انکھین بہائم کی تلف کرے پھوڑ ڈالے تو اسکی ارش جو دیت جراحت کی ہی مثل ایک آنکھ انسان کے ہی کہ اسکو شرف نہین ہی غرض چشم انسان کی نصف دیت ہی چشم بہائم کی لیکن جب تیری دونون آنکھین پسند اسکی دونون آنکھونکی دیت کی ہین اور تو یک چشم ہی آخر بین نہین تو اسکی قیمت دونون آنکھونکی ربع ہونے کے لائق ہی اگر تو ایک آنکھ کسی آدم زادہ کی پھوڑ ڈالے تو شرع کی راہ سے نصف قیمت اسکی لازم ہی اسواسطے کہ چشم آدمی کی تنہا بے دو چشم کے کاروبار کر سکتی ہی بار بھی مرادت کار کا ہی اور چشم خر کی کہ اسکا اول ہی ہی آخر نہین اگرچہ دونون آنکھین ہین مگر حکم اعور مین ہین یہ سخن تو پایان پذیر نہین اور وہ خفیف موٹی طمع مین رقعہ لکھتا ہی اسکی طرف رجوع ہو

بقیہ تحریر رقعہ غلام کا طلب اجری مین

قولہ رفت پیش از نامہ پیش مطبخی + کای بخیل ز مطبخ شاہ سخی + دور از و وز ہمت او کاین قدر + از جرے ام آیدش اندر نظر + گفت بہر مصلحت فرمودہ است + نے برائے بخل و نے تنگی دست + گفت دہلیز لیست واللہ این سخن + پیش شہ خاکست این زر کہن + مطبخی دہ گونہ حجت بر فراشت + او ہمہ رد کرد از حرصی کہ داشت + چون جرے کم آمدش در وقت چاشت + زد بسے تشنیع او سودی نداشت + گفت قاصد میکنید اینہا شما + گفت نے کہ بندہ فرمانیم ما + این مگیر از فرع این از اصل گیر + بر کمان کم زن کہ از بازو ست تیر + ما رمیت اذ رمیت ابتلاست + بر نبی کم نہ گنہ کان از خداست + آب از سر تیرہ است ای خیرہ چشم + پیشتر بنگر یکی بکشای چشم + شد ز خشم و غم درون بقعۂ + سوی شہ بنوشت خشمین رقعۂ + اندران رقعہ ثنای شاہ گفت + گوہر جود و سخای شاہ سفت + کای ز بحر و ابر افزون کف تو + جملہ محتاجان تبو آوردہ رو + زانکہ ابر انچہ دہد گریان دہد + کف تو خندان پیاپے خوان نہد + ظاہر رقعہ اگرچہ مدح بود + بوی خشم از مدح اثرہا مینمود + زان ہمہ کار تو بے نور است و زشت + کہ تو دوری دور از نور سرشت + رونق کار خسان کاسد شود + ہمچو میوہ تازہ زو فاسد شود + رونق دنیا برآرد زو کساد + زانکہ ہست از عالم کون و فساد + خوش نگردد از مدیحے سینہا + چونکہ در مداح باشد کینہا + ایدل از کین و کراہت پاک شو + وانگہان الحمد خوان چالاک شو + بر زبان الحمد و اکراہ از درون + از زبان تلبیس باشد یا فسون + وانگہان گفتہ خدا کہ ننگرم + ہم بظاہر ہم بباطن ناظرم + المعنی جرے وظیفہ و راتبہ سخن دہلیز لیست و عامیانہ یعنی وہ غلام نامہ بھیجنے سے پہلے باورچی کے پاس گیا اور کہا کہ ای بخیل مطبخ شاہ سخی سے یہ بات

اور اُسکی ہمت دونون سے دور ہی کہ اتنا سارا تیہ میرا اُسکی نظر سے گذرے باورچی نے کہا یہ حکم اُسنے مصلحتًا کیا ہی نہ بخل کے سبب سے نہ اس سبب سے کہ وہ تنگدست ہی یعنی بخیل کہا او اللہ یہ بات تیری دلیری ہی یعنے عام طور پر اور پست اور یہ زر کہن تیرا پادشاہ کے سامنے خاک ہی بطنجی نے اُسپر دس قسم کی حجت اُٹھائی اُسنے اپنی حرص سے جو اُسکو تھی سب کو رد کیا جب وظیفہ چاشت کے وقت کم آیا بہت طعن تشنیع کی کچھ فائدہ نہ تھا کہا تا صدا تم ہی لوگ میرے ساتھ کرتے ہو کہا نہیں ہم تو بندہ فرمان ہین حکم کے تابع تو اس بات کو ہم جیسے شاخون سے مت فرض کر بلکہ اصل سے مان اور کمان پر طعنہ مت کر کسو اسطے کہ تیر زور بازو سے چلتا ہی نہ فقط کمان سے دیکھ تو ما رمیت اذ رمیت کیسی امتحان کی بات ہی کہ نبی پر اسکا گناہ نہیں ہی کسواسطے کہ وہ تیر خدا کی طرف سے تھا جیسا کہ فرمایا ولکن اللہ رمی ای شوخ غصہ والے تیرے تو پانی سر سے ایک نیزہ اونچا ہی اب تو اُسکو سمجھ لے اور زیادہ سہی ذرا آنکھ تو کھول اور دیکھ یہ سُن کے وہ مارے خشم وغم کے ایک مکان کے اندر گیا اور پادشاہ کو ایک رقعہ خشم والا لکھا اُس رقعہ مین ثنا وصفت پادشاہ کی بہت سی لکھی اور گوہر سخاوجود پادشاہ کے پروئے کہ ای ابر و بحر دونون سے ہاتھ تیرا بڑھ کے ہی سارے محتاج تیری طرف متوجہ ہو رہے ہین اسواسطے کہ ابر جو کچھ دیتا ہی روکے دیتا ہی اور تیرا ہاتھ ہنسی خوشی پے در پے خوان لگاتا ہی اب مولانا فرماتے ہین اگرچہ بظاہر رقعہ مدح کا تھا لیکن بو خشم کی مدح سے اپنا اثر جتا رہی تھی اُسی سبب سے تیرے جملہ کام بھی بے نور و خراب ہو رہے ہین کہ تو اپنے نور سرشت سے بالکل دور ہی اُسکے پاس نہیں پھٹکتا اور یہ جو اہل دنیا ناچیز خس ہین انکے کام کی رونق کو کھوٹا جان یہ ایسی ہی جیسے نیا میوہ جو درخت مین آتا ہی فاسد ہو جاتا ہے یعنے گر جاتا ہی ٹھہرتا نہیں بس وہی رونق دنیا کی اُس سے کساد اُٹھاتی ہی اسواسطے کہ وہ رونق بھی تو عالم کون وفساد سے ہی جسکے معنے ہونا نہونا ہین ظاہر ہی اُس مدح سے سینہ جوم اددل سے ہی ہرگز خوش نہیں ہوتے جسکے مداح مین کینے بھرے ہون لاجرم ای دل پہلے کین وکراہت سے پاک ہولے پھر الحمد پڑھ اور حمد وثنا خدا کی کر اور انھین چالاک ہو اور اس سے کیا نتیجہ کہ زبان پر تو حمد وثنا ہی اور باطن مین اکراہ اسلیئے کہ جو زبان سے فعل ہی بدون شرکت درون کے وہ مکر وفسون ہی اسواسطے کہ خدا تعالے فرماتا ہی ان اللہ لاینظر الی صورکم والی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم دنیا تکم بیشک اللہ نہیں دیکھتا ہی تمھاری صورتون کو نہ اعمال کو ولیکن تمھاری نیتون اور دلون کو دیکھتا ہی بس جب وہ درون اور نیت کو دیکھتا ہی تو تو انھین کو پاک کر کہ وہ ظاہر اور باطن سب پر ناظر ہی الخلاف شرح مین میکنید کو میکنند فرمائیم کو فرمائیم نیزہ کو تیرہ اور خشم کو چشم

کا ہی گو کے اور دوری بعد دو رنہین لکھا

حکایت اُس مداح کی کہ واسطے ناموس کے شکر ممدوح کا کرتا تھا اور بو اندرون کی چھٹی گودری سے ظاہر کرتا تھا

قولہ آن یکے با دلق آمد از عراق + باز پرسیدند یاران از فراق + گفت آرے بد فراق الا سفر + بود بر من بس مبارک مژدہ در + کان خلیفہ دادہ دہ خلعت مرا + کہ قرینش باد صد مدح و ثنا + شکر ہا وحمد ہا بر مے شمرد + تا کہ شکر از حد اندازہ ببرد + پس بگفتندش کہ احوال نژند + بر دروغ تو گواہی میدہند + تن برہنہ سر برہنہ سوختہ + شکر ہا ذر دیدہ یا آموختہ + کو نشان شکر وحمد میر تو + بر سر و بر پاے بے توقیر تو + گر زبانت مدح آن شہ می تند + ہفت اندامت شکایت میکند + در سخاے آن شہ وسلطان جود + مر ترا کفشی و شلوارے نبود + گفت من ایثار کردم انچہ داد + میر تقصیرے نکرد از افتقاد + بستدم جملہ عطا ہا از امیر + بخش کردم بر یتیم و بر فقیر + مال دادم بستدم عمر دراز + در جزا زیرا کہ بودم پاکباز + پس بگفتندش مبارک مال رفت + چیست اندر باطنت این دود تفت + صد کراہت در درون تو چو خار + کے بود اندہ نشان انبشار + کو نشان عشق و ایثار و رضا + گر درست است انچہ گفتی ما مضا + خود گرفتم مال گم شد میل کو + سیل اگر بگذشت جائے سیل کو + چشم تو گر بد سیاہ جانفزا + گر نماند او جانفزا ازرق چرا + کو نشان پاکبازی اے ترش + بوی لاف کژ ہمی آید خمش + صد نشان باشد درون ایثار را + صد علامت ہست نیکو کار را + المعنی ایک شخص گودڑی لیے ہوے عراق سے آیا یا رون نے اُس سے جدائی و فراق سے پوچھا کہ اس جدائی مین تیرا کیا حال رہا کہا بیشک فراق عشاق تو تھا لیکن سفر مجھپر نہایت مبارک و مژدہ ور ہوا کسواسطے کہ اُس خلیفہ نے دس خلعت مجکو دیے کہ سیکڑون مدح و ثنا اُسکے قرین ہون اُسکے سوا بہت سے شکر اُسکے اور بہت حمد کرنے لگا یہانتک کہ شکر حد اندازہ سے بڑھایا بس یارون نے کہا کہ یہ حال خوار خستہ تیرے تو کہ رہے ہین کہ تو جھوٹ کہتا ہی تو ننگے سر ننگے پائون اور محنت سے جلا ہوا مثل سوختہ کے ہی پھر یہ شکر تونے کس سے چرا لیے یا سیکھ لیے ہین تیرے پاس کوئی بھی پتہ نشان شکر وحمد بادشاہ کا ہی اگر ہی تو کہان ہی تو تو ننگے سر ننگے پائون ایک سب بے توقیر ہو رہا ہی اگرچہ زبان تیری مدح شاہ کی کرتی ہی لیکن ہفت اندام تو تیرے اُسکی شکایت کر رہے ہین ہفت اندام چشم و گوش و بطن و فرج و زبان دوست و پا کیسی سخا اُس سلطان جود کی تھی جسمین تیرے واسطے کفش و شلوار نہ تھی کہا جو کچھ اُسنے دیا مین نے سب لوگون کو دیدیا اُسنے اپنی مہربانی مین مجھسے کچھ کمی نہ کی مین نے سب عطیات اس امیر سے لیے اور یتیم او فقیر پی

تقسیم کر دیے اسواسطے کہ مال بخش کے عمر دراز حاصل کی اُسکے بدلہ مین بدین وجہ کہ مین نے پاکبازی سے یہ کام کیا ہی بے تکلف دبے تملق بس ہارون نے کہا اچھا ہوا عمر درازیتجکو مبارک مال گیا تو گیا مگر یہ تو بتا پھر تیرے باطن مین دھوان اور سوختگی کیون بھری ہی ہم تو تیری سیکڑون کراہت اور خلش خار کی تیرے درون مین پاتے ہین پھر بھلا اندوہ نشان خوشی و شگفتگی کا کب ہوتا ہی تجھمین نشان عشق و ایثار رضا کے کہان ہین اگر وہ درست ہی جو تو نے آگے کہا تو اُسکے نشان بتا اچھا ہم خود کہتے ہین اور ملتے ہین کہ مال تو نے اپنی خوشی رضا سے کھو یا لیکن وہ میل و توجہ جو خدا کیطرف ہو وہ کہان ہی اسواسطے کہ اگر اہل نکلگیا تو کیا اہلہ کی جگہ بھی جاتی رہی وہ جگہ تو بتا تیری آنکھین اگر ایک وقت مین سیاہ و جانفزا تھین اب اگر کسی عارض سے جانفزا نہ رہین تو ازرق بھی کیون ہوگئین تو اپنی پاکبازی جتاتا ہے تجھ مین ای ترش پاکبازی کا نشان کہان ہی تیرے مُنھ سے تو بو جھوٹی شیخی کی آتی ہی بس چپ رہ جو درون ایثار والے ہین اُنکے سیکڑون نشان ہوتے ہین اور نکو کارون کی سیکڑون علامتین ہوتی ہین وہ چھپتی نہین ہین الخلاف شرح مین ازرق کو ازرق لکھا ہی **قولہ** مال در ایثار اگر گردد تلف + در درون صد زندگی آید خلف + در زمین حق زراعت کردنی + تخمہاے پاک آنگہ دخل نے + گر نگردد زرع جان یکدانہ صد + صحن ارض اللہ واسع کے بود + اصل ارض اللہ قلب عارفست + لامکان ست و ندارد فوق و پست + گر نروید خوشہ از روضات ہو + پس چہ واسع باشد ارض اللہ بگو + چونکہ این ارض فنا بے ریع نیست + چون بود ارض اللہ آن مستوسعیست + ریع آنرا نے حد و نے عد بود + کترین دانہ دہد مقصد بود + حمد گفتے کو نشان حامدون + نے برونت ہست اثر نے اندرون + حمد عارف مر خدا را راستست + کہ گواہ حمد او شد پا و دست + از چہ تاریک جسمش در کشید + وز تنگ زندان دنیا اش خرید + اطلس تقوی و نور مؤتلف + آیت حمدست او را بر کتف + وار ہیدہ از جہان عاریہ + ساکن گلزار عین جاریہ + بر سریر سر عالی ہمتش + مجلس جاہ و مقام رتبتش + مقعد صدقی کہ صدیقان برو + جملہ سر سبز اند و شاد و تازہ رو + حمد شان چون حمد گلشن از بہار + صد نشانی دارد و صد گیر و دار + بر بہارش چشمہ و نخل و گیاہ + وان گلستان و نگارستان گواہ + شاہد شاہد ہزاران ہر طرف + در گواہی ہمچو گوہر در صدف + المعنی ریع بالفتح افزونی زراعت مستوسع فراخ مؤتلف خو گرفتہ بشوندہ و آرایندہ گیر و دار حکومت خلف بفتحتین از پس آیندہ جیہی لوگ کہتے ہین کہ مال اگر ایثار مین خرچ ہو جاتا ہی تو دل مین سیکڑون زندگیان بعد اُسکے آتی ہین تیرے دل مین ایک بھی نہین عجب ہی زمین حق مین کھیتی کرنا اور تخم پاک بونا اور

حاصل نہونا اگر کھیتی جان کی ایک دانہ سے صد دانے نہو تو سخن ارض اللہ کا واسع کب ہو گا قال اللہ
مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ مثل ان
لوگون کی جو مال اپنا اللہ کی راہ مین خرچ کرتے ہین مثل ایک دانہ کے ہے جسنے جمائین سات بالیان
ہر بالی مین سوسو دانے اصل ارض اللہ قلب عارف کا ہے اور وہ قلب ایک لا مکان ہے جسکا تحت
نہ فوق پس اگر ارض اللہ سے خوشے یعنے بالیان روضات ہو کی نہ جمین تو پھر تیا ارض اللہ کی وسعت
کیا ہے جبکہ یہ ارض فنا یعنے زمین دنیا کی بیحاصل وافزونی کی نہین ہے تو ارض اللہ کہ وہ نہایت مستوسع
اور فراخ ہے وہ بے حاصل کیسے ہوگی جسکے حاصل کی نہ حد ہے نہ شمار ہے اگر تھوڑے ہی دانے دے تو سات سو
ہون موافق حساب آیت کریمہ کے کہ ایک دانہ کی سات بالیان اور ہر بالی مین سوسو دانے تو نے اگر حمد
خدا کی کی تو تجھمین نشان حامدون کے ہونا چاہیین سو کہان تیرے تو نہ ظاہر کوئی نشان ہے نہ باطن حارف
جو حمد خدا کی کرتا ہے وہی راست درست ہے کہ اُسکے حمد کے گواہ ہاتھ پائون اور جمیع اعضا و ارکان ہین کہ
اُسنے اُسکو اندھے کنوئین جسم سے نکال لیا ہے اور قعر زندان دنیا سے چھڑا دیا ہے اطلس تقوی کا
اور نور رمو تلف اسکا ای خو گرفتہ یہی نشان حمد کا اُسکے کندھے پر ہوتا ہے اور اس جہان عاریہ سے چھوٹا ہوا
گلزار عین جاریہ کا جو جنت ہے رہنے والا تخت بھید عالی پر ہمت اُسکی کہ اس بھید عالی کے تخت پر بیٹھون
مجلس جاہ و مقام مین رتبہ اُسکا اور وہ مقعد صدق جسپر جملہ صدیق سرسبز و شاد و تازہ رہین اُسکی جگہہ
اور بیٹھک جیسا کہ فرمایا ان المتقین فی جنات ونہر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر بیشک پرہیز گار
جنتون اور نہرون مین ہین اور بیٹھک صدق مین پاس بادشاہ قدرت والے کے اُنکی حمد مثل حمد
گلشن کے نوبہار سے سیکڑون نشانیان رکھتی ہے اور سیکڑون علومتین اُنکی بہار پر چشمے اور نخل و گیاہ
سب گواہ ہین اور سارے گلستان اور نگارستان شاہد اور شاہد بھی کیسے کہ شاہد ہی ہین یعنے جو
صفات شاہد کے ہین وہ اُنکی ذات ہے اور گواہی کے معاملہ مین ایسے بے لوث و آلایش جیسے صدف
مین موتی مشہور سے پاک صاف الخلاف شرح مین ارض اللہ کو عرض اللہ اور مستوسع کو مستور
گلزار کے آگے واو عطف لکھا ہے اور دنیا اش کو دینی اش قولہ بوی سیر ہیا ید از دمت + وز سر ورو
تا بد ای لافی غمت + بو شناسا نند حاذق در مصاف + تو بجلدی ہاے ہو کم کن گزاف + تو ملاف
از مشک کان بوے پیاز + از دم تو میکند مکشوف راز + گل شکر خوردم ہمیگوئی و بوے + میزند از سیر کہ
یافہ مگوے + ہست دل مانندۂ خانہ کلان + خانۂ دل را نہان ہمسایگان + از شگاف روزن
و دیوارہا + مطلع کردند بر اسرارہا + از شگافے کہ نداند ہیچ وہم + صاحب خانہ ندارد ہیچ سہم +

ازنبی برخوان که دیو و قوم او + می برند از حال انسان خفیه بو + از رہے که انس از ان آگاه نیست +
زانکه زین محسوس وزین اشباه نیست + درمیان ناقدان زرقی متن + با محک ای قلب دون لافی
مزن + مر محک را راه بود در نقد و قلب + که خدایش کرد امیر جسم و قلب + چون شیاطین با غلیظیهای
خویش + واقف اند از سر ما در فکر و کیش + مسلکی دارند دزدیده درون + ما زدزدیهای ایشان سرنگون +
دمبدم خبط و زیانی میکنند + صاحب نقب و شکاف و روزنند + پس چراجانهای روشن درجهان +
بیخبر باشند از حال نهان + در سرایت کمتر از دیوان شدند + روحها که خیمه برگردون زدند + دیو دزدانه
سوی گردون رود + از شهاب او محرق و مطعون شود + سرنگون از چرخ زیر افتد چنان + که شقی در جنگ
از زخم سنان + آن ز رشک روحهای دلپسند + از فلک شان سرنگون می افکنند + تو اگر شلی و لنگ
و کور و کر + این گمان بر روحهای مه مبر + شرم دار و لاف کم زن جان مکن + که بسی جاسوس هست
آنسوی تن + المعنی وہی لوگ کہتے ہین کہ تیری سانس سے تو بو بدلہسن کی آتی ہی اور تیرے روبرو سے
اے شیخی والے غم جھلک رہا ہی تو نہین جانتا کہ بڑے بڑے تیز بوشناس مصاف ہین ہین تو جلدی ہاے ہو
بیہودہ مت کر جیسا کہ وقت حملہ کے دلاور کرتے ہین تو شیخی مشک سے مت مار کہ بو پیاز کی تیرے دم سے
تیرے راز کو کھولے دیتی ہی تو کہتا ہی مین نے گلشکر کھایا ہی اور بو سیر کی جو آرہی ہی وہ کہتی ہی کہ بیہودہ مت بک
دل آدمی کا مانند ایک خانہ کلان کے ہی اور پوشیدہ اس خانۂ دل کے ہمسایہ ہین کہ وہ شگاف و روزن
دیوار روزن سے تیرے اسرار پر مطلع ہوتے ہین اور وہ ایسے شگاف کہ کسی کا وہم اس سے واقف نہین
نہ صاحب خانہ کو اسکا کچھ ڈر اسلیے کہ واقف ہو تو ڈرے تو قرآن سے اس بات کو معلوم کرلے کہ شیطان اور
اسکی قوم خفیہ انسان کے حال سے بولیجاتے ہین جیسا کہ فرمایا انہ یراکم ہو وقبیلہ من حیث لا ترونہم بیشک
وہ دیکھتا ہی تمکو اور قوم اسکی اس حیثیت سے کہ تم اسکو نہین دیکھتے اور ایسی راہ سے بولیجاتے ہین کہ انسان
اس سے مطلق آگاہ نہین اسلیے کہ وہ راہ قسم اس راہ سے نہین ہی نہ اسکے اشباہ سے جیسا کہ خدا عز وجل
نے فرمایا ان الشیاطین لیوحون الی اولیائہم بیشک شیطان خبر دیتے ہین اپنے اولیا کو تو یہ جانتا ہی
کہ بات پرکھنے والے نہین ہین بہت ہین بس پرکھیون مین بہت فریب مت بو راور محک کے آگے ای کھوٹے
ناچیز بہت شیخی مت مار تو نہین جانتا کہ کسوٹی کو کہرے کھوٹے دونو مین دخل ہی کہ خدا نے اسکو حاکم جسم و قلب
دونون کا کیا ہی خیال تو کر جب شیاطین باوصف اپنی غلیظیون کے جو کچھ ہمارا بھید فکر و کیش مین ہوتا ہی اس
سے واقف ہین دزدیدہ ایک ایسی راہ ہمارے درون مین رکھتے ہین کہ ہم اُنکی دزدی سے سرنگون
ہو جاتے ہین دمبدم ہمکو خبط مین ڈالتے ہین اور ہمارا زیان کرتے ہین اور صاحب نقب و شگاف و روزن کے ہین

کہ ہمارے بیچ مین رکھتے ہین اور ہم نہین جانتے پھر جب ان شیاطین غلیظ کا یہ حال ہی تو وہ جانین کہ روشن ہین جہان مین کیسے پوشیدہ حال سے بیخبر ہونگی اور وہ روحین جنھون نے خیمہ گردون پر نصب کیا ہی وہ اغر کر جانے مین شیاطین سے کیا کمتر ہونگی شیاطین کا تو یہ حال کہ چوری چورا آسمان کی طرف جاتے ہین اور اُسکی شہاب سے جل بھُن کے مطعون ہوتے ہین بقول بعض بھُوت ہو جاتے ہین اور سرنگون ہوکے ایسے آسمان سے زمین پر گرتے ہین جیسے کوئی بدبخت لڑائی مین سنان کھاکے گرتا ہی اور یہ اس سبب سے کہ انکو جو رشک روحون دلپسند کے عروج کا ہوتا ہی لہذا قضا و قدر انکو آسمان سے اوندھا گراتے ہین اب تو اگر شل اور لنگڑا اور اندھا بہرا ہی تو یہ گمان روحون بزرگ پرست کر کہ میرے ہی طرح سب ہونگے ذرا شرما شیخی بہت سی مت مار جان کو مت نکالے ڈال اسواسطے کہ تیرے جسم کے اُدھر بہت جاسوس ہین اسی جسم کی آڑ مین لگے ہوئے ہین الخلاف شرح مین بعد ہمیگوئی کے واو نہین ہی اور کہ کاف بیان کو گہ بکاف فارسی بو کو بود جسم کو چشم لکھا ہی

معلوم کر لینا طبیبون الٰہی کا امراض دل و دین کے اور سیما مرید و بیگانہ کی اور پہچان لینا لحن گفتار اور رنگ اُسکا اور آنکھ اُسکی اور یہ سب راہ دل سے کہ انہم جواسیس القلوب فجالسوہم بالصدق بیشک وہ جاسوس دل کے ہین پس مجالست کرو اُنکی صدق سے

قولہ این طبیبان بدن دانشورند + بر سقام تو ز تو واقف ترند + تا ز قارورہ ہمی بینند حال + کہ ندانی تو ازان رو اعتدال + ہم ز نبض و ہم ز رنگ و ہم ز دم + بو برند از تو بصد گونہ سقم + پس طبیبان الٰہی در جہان + چون ندانند از تو اسرار نہان + ہم ز نبضت ہم ز چشمت ہم ز رنگ + صد سقم بینند از تو بید رنگ + این طبیبان نو آموزند خود + کہ بدین آیات شان حاجت بود + کاملان از دور نامت بشنوند + تا بقعر تار پودت در روند + بلکہ پیش از زادن تو سالہا + دیدہ باشندت بچندین حالہا + حال تو دانند یک یک موبمو + زانکہ پر ہستند از اسرار ہو + المعنی فرماتے ہین یہ طبیب ظاہر بدن کے کیسے دانش والے ہین کہ تیری بیماریون پر تجھسے زیادہ واقف ہین قارورہ سے تیرا حال دیکھتے ہین کہ تو اُس صورت سے اعتدال کو نہین جانتا نبض سے بھی اور رنگ سے بھی اور سانس یا خون سے بھی تیرے سیکڑون سقم کی بو پا لیتے ہین پس جب ان طبیبون ظاہر کا جہان مین یہ حال ہی تو طبیب الٰہی کیسے تیرے اسرار پوشیدہ نہ جانین وہ بھی تیری نبض و چشم و رنگ سے تیرے سیکڑون سقم بے تامل دیکھتے ہین سو یہ بھی وہ جو خود نو آموز ہین کہ اُنکو ان علامتونکی حاجت پڑتی ہی اور جو کامل ہین اُنکی یہ کیفیت کہ دور سے تیرا نام سُن لین اور تیرے تن کی تار و پود مین گھُس جائین بلکہ تیرے پیدا ہونے سے پہلے برسون کا حال

تیرا آنکا دیکھا ہوا ہی اور تیرے ایک ایک بال کے حال کو وہ جانتے ہین سو واسطے کہ اسرار الٰہی سے بھرے ہوئے ہین

مژدہ بایزید کا پیدا ہونے ابوالحسن خرقانی سے برسون پہلے اور اُنکی صورت وسیرت کے نشان اور لکھ لینا تاریخ نویسون کا

قولہ آن شنیدے داستان بایزید + کہ زحال بوالحسن از پیش دید + روزی آن سلطان تقوی میگذشت + با مریدان جانب صحرا و دشت + بوی خوش آمد مرا و را ناگہان + در سواد ری زحد خارقان + ہم در آنجا نالہ مشتاق کرد + بوی را از باد استنشاق کرد + بوی خوش را عاشقانہ میکشید + جان او از باد بادہ میچشید + کوزہ کو از یخ آبہ پر بود + چون عرق بر ظاہرش پیدا شود + از درون کوزہ نم بیرون زدہ است + آن ز سردی ہوا آبی شدہ است + باد بوے او مرا و را آب گشت + آب ہم او را شراب ناب گشت + چون درو آثار مستی شد پدید + یک مرید او را ازان دم در رسید + پس بپرسیدش کہ این احوال خوش + کہ برونست از حجاب پنج و شش + گاہ سرخ و گاہ زرد و گہ سپید + میشود رویت چہ حالست و نوید + میکشی بوی بظاہر نیست گل + بیشک از غیبست و از گلزار کل + ای تو کام جان ہر خودکامۂ + ہر دم از غیبت پیام و نامۂ + ہر دمے یعقوب وار از یوسفی + میرسد آن در مشام تو شفی + قطرۂ بر ریز بر ما زان سبو + شمۂ زان گلستان با ما بگو + المعنی استنشاق بو لینا پنج حس شش جہت شفی امالہ شفا فرماتے ہین تو نے داستان بایزید کی سُنی ہی جنھون نے قبل پیدا ہونے ابوالحسن خرقانی سے حال اُنکا دیکھ لیا وہ یہ کہ ایک روز وہ سلطان تقوی اپنے مریدون کے ساتھ صحرا و دشت کی طرف چلے جاتے تھے یکا یک سواد رے مین حد خارقان سے کہ دو نون شہر ہین بوے خوش اُنکو آئی بس وہین نالہ مشتاق کرنے لگے اور بو کو ہوا سے سونگھتے تھے جیسے عاشق کسی بو کا اُسکو بار بار کھینچتا ہی اور اُس باد سے جان اُنکی بادہ چشی کرتی تھی یعنے مست ہوتی تھی اُسی پر یہ نظیر ہی کہ مثلاً کوئی کوزہ آب یخ سے بھرا ہوا ہی اور اُسپر جو عرق ظاہر ہوے یعنے بوندیان بوندین تو وہ نم کوزہ ہی کے اندر سے باہر چھلک آئی ہی اور سردی ہوا سے پانی ہو گئی ہے ایسے ہی وہ ہوا اُنکے بو کی پانی ہو گئی اور پانی بھی نہین شراب ناب جو انمین مستی و رقت پیدا ہوئی جب انمین آثار مستی کے ظاہر ہوے مریدون سے ایک مرید فوراً اس بات کو پہونچگیا اور پوچھا کہ یہ حوال خوش جو حجاب پنج حس اور شش جہت سے باہر ہی جس سے کبھی مُنھ تمھارا سُرخ ہوتا ہی کبھی زرد کبھی سپید کیا حال اور کیا بشارت ہی کیا بات ہی کہ گل تو بظاہر ہی نہین اور تم بو کھینچتے ہو بیشک کوئی بو غیب اور گل گلزار سے پہونچتی ہی اے سلطان تم مقصود جان ہر خود مقصد کے ہو یعنے عاشق کے کہ خودکام ہوتے ہین اور ہر دم تمکو غیب سے نامہ و پیام ہر دم یعقوبؑ کی طرح تمھارے مشام مین یوسف سے

شفا پہونچتی ہی اور تمھاری آنکھین کھلتی ہین اپنے اُس سبو سے ایک قطرہ ہمکو بھی بخشو اور ایک شمہ اُس گلستان سے ہمارے سامنے بھی بیان کرو الخلاف شرح مین بوے خوش کی جگہ خو لکھا ہی **قوله**

خو نداریم ای جمال مهتری + که لب ما خشک تو تنها خوری + ای فلک پیما ی چست و چست خیز + زانچه خوردی جرعهٔ بر ما بریز + میر مجلس نیست در دوران دگر + جز تو ای شه در حریفان در نگر + کے توان نوشیدن این می زیر دست + می یقین مر مرد را رسواگرست + بوی را پوشیده و مکنون کند + چشم مست خویشتن را چون کند + خود نه آن بویست این کاندر جهان + صد هزاران پرده اش دارد نهان + پر شد از تیزی او صحرا و دشت + دشت چه کو نه فلک هم درگذشت + این سر خم را بکهگل در مگیر + کاین برهنه نیست خود پوشش پذیر + لطف کن اے رازدان راز گو + انچه بازت صید کردش باز گو + گفت بوی بو العجب آمد بمن + همچنانکه مر نبی را از یمن + که محمد گفت بر دست صبا + از یمن می آیدم بوے خدا + بوی رامین میرسد از جان ویس + بوے یزدان میرسد هم از اویس + از اویس و از قرن بوے عجب + مر نبی را مست کرد و پر طرب + چون اویس از خویش فانی گشته بود + آن زمینے آسمانی گشته بود + آن هلیله پروریده در شکر + چاشنی تلخیش نبود دگر + آن هلیله رسته از ما و منی + نقش دارد از هلیله طعم نی + آنکسے کز خود بکلی درگذشت + این منی و مائی خود در نوشت + این سخن پایان ندارد باز گرد + تا چه گفت از وحی غیب آن شیر مرد + المعنی رامین نام عاشق که ویس اُسکی معشوقه تھی وہی مرید کہتا ہی ای خوبی و جمال مهتری کے ہماری عادت ایسی نہین پڑی ہی کہ تم تنہا کھاؤ اور ہم لب خشک رہین اے فلک پیما چست چست اُٹھو جو کچھ تمنے کھایا ہی ایک جرعہ ہمکو بھی دو آپ تمھارے سوا زمانہ مین دوسرا میر مجلس کون ہی بس تم ای شاہ حریفون کی طرف بھی غور کرو اس شراب پر زور کو ایسا ویسا زیر دست کب پی سکتا ہی یہ وہ شراب ہی کہ یقیناً مرد کی رسوا کرنے والی ہی بو شراب کو آدمی چھپا دبا بھی لیتا ہے لیکن جب نشہ آنکھون مین آیا تو چشم مست کو کیا کرے اُسکو کیسے چھپائے اور اُسکی تو خود وہ بو بھی نہین کہ لاکھون پردے اُسکو اس جہان مین چھپا رکھین اسکی تیزی سے تو دشت صحرا بھر جاتے ہین اور دشت کیا چیز کہ نہ فلک کے پار ہوتی ہی تم اس خم کے سر کو کہگل سے بست لیسو کہ یہ وہ تن کی شمشیر نہین ہی جو پوشش پذیر ہو بس ای رازدان راز کو ہمپر لطف کرو اور جو کچھ تمھارے باز نے شکار کیا ہے ہمکو بھی بتاؤ حضرت بایزید نے کہا مجکو ایک عجب قسم کی بو آئی جیسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یمن سے آئی تھی چنانچہ آنحضرت نے فرمایا کہ صبا کے ہاتھ بو خدا کی مجھکو یمن سے آتی ہی کہ اُسکا بیان قریب آتا ہی جیسے رامین کو بو جان کی ویس سے پہونچتی تھی مجکو بوے یزدان کی اویس سے پہونچتی ہی تم بھی خیال کرو

کہ وہ کیسی بو اویس د قرن کی تھی جسنے حضرت نبی کو مست و پر طرب کیا اویس نام ایک اولیا اللہ کا ہی کہ قصبۂ قرن مین جو مضافات یمن سے ہی رہتے تھے اُسی قسم کی بو مجکو آتی ہی اور وجہ یہ کہ اویس آپ سے فانی ہو گئے تھے لاجرم گو زمینی تھے مگر آسمانی ہو گئے تھے جیسے ہلیلۂ تلخ شکر پروردہ جسمین مزہ تلخی کا نہین رہتا اور وہ تلخی تو اصل اُسکی ہی وہ کیا جاتی رہتی ہی گویا اُسکی مائی دہتی جاتی رہتی ہی پس ہلیلہ ایک نقش و صورت رہجاتا ہی مزہ جو اصل ہی وہ نہین رہتا ایسے ہی جو کوئی بالکل آپ سے گذر گیا اُسکی مائی و منی بھی طے ہو جاتی ہی پھر کہتے ہین یہ بات تو بیحد ہی اسکو جانے دے اور لوٹ اس کو بیان کر جو کچھ اُس شیر مرد یعنے بایزید نے وحی غیب سے بیان کیا ہی الخلاف شرح مین جست جست کو جست جست لکھا ہی

جواب سلطان بایزید در معنی قول رسول صلے اللہ علیہ والہ وسلم انی لاجد نفس الرحمن من جانب الیمن بیشک مین پاتا ہون بو رحمن کی یمن سے

قولہ گفت ازین سو بوی یارے میرسد + کاندرین دہ شہریارے میرسد + بعد چندین سال میزاید شہی + میزند بر آسمانہا خرگہی + رویش از گلزار حق گلگون بود + از من او اندر مقام افزون بود + چیست نامش گفت نامش بوالحسن + حلیہ اش وا گفت ز ابرو و ذقن + قد او و رنگ او و شکل او + یک بیک وا گفت از گیسو و رو + حلیہ ہاے روح او را ہم نمود + از صفات و از طریق و جا و بود + حلیۂ تن ہمچو تن عاریتست + دل بران کم نہ کہ آن یکساعتست + حلیۂ روح طبیعی ہم فناست + حلیۂ آن جان طلب کو بر سماست + جسم او ہمچون چراغ بر زمین + نور او بالاے سقف ہفتمین + آن شعاع آفتاب اندر وثاق + قرص او اندر سپہر چارطاق + نقش گل در زیر بینی بہر لاغ + بوی گل بر سقف ایوان دماغ + مرد خفتہ در عدن دیدہ فرق + عکس آن بر جسم افتادہ عرق + پیرہن در مصر رہن یک حریص + پر شدہ کنعان ز بوی آن قمیص + بر نبشتند آن زمان تاریخ را + از کباب آراستند آن سیخ را + چون رسید آن وقت و آن تاریخ راست + زان زمین آن شاہ پیدا گشت و خاست + **المعنی** بایزید نے کہا ادھر سے مجکو ایک یار کی آتی ہی اور اس گانون مین ایک شہریار آتا ہی اتنی برسون کے بعد ایک پادشاہ پیدا ہوتا ہی کہ اپنا خیمہ آسمانون پر کھڑا کریگا اور وہ گل گلزار حق سے ہوگا لہذا منھ اُسکا گلگون ہوگا اور مقام و رتبہ مین مجھسے بڑھکے ہوگا پوچھا نام اُسکا کیا ہی کہا بوالحسن پھر حلیہ اُسکا ابرو و ذقن سے بیان کیا اور قد اور رنگ اور شکل ایک ایک کا بیان کیا اور گیسو اور رو کا حلیے اُسکی روح کے بھی جتائے اور صفات و طریق اُسکا اور جگہ اور بود باش اُسکی آپ فرماتے ہین کہ اگرچہ حلیہ تن کا بتایا لیکن حلیہ تن کا مثل تن کے عاریت ہی تو اس سے دل مت لگا کہ وہ ایک ساعت کو ہی اور حلیہ روح طبیعی کا بھی جسکا تعلق جگر سے ہی وہ بھی فنا ہی تو حلیہ اُس جان کا ڈھونڈھ جو آسمان پر ہی جسم تو اُسکا مثل چراغ کے زمین پر ہی اور نور اُسکا سقف ہفتمین ای فلک ہفتم سے

اور پردہ ایسی ہی جیسے آفتاب کہ شعاع اُسکی ہر محل مین ہی اور قرص اُسکا سپہر چار طاق اے فلک چہارم مین اور جیسی صورت و نقش گل کا نیچے ہی واسطے بازی و لاغ کے اور بو اُسکی بالاے سقف ایوان دماغ دوسری مثال ہی مثلاً آدمی اپنی جگہ سو رہا ہی اور روح اُسکی عدن کو پہونچی اور وہان کچھ خوف و شدت کی چیز ایسی دیکھی جس سے جسم اُسکا عرق آلودہ ہوگیا تو یہی وجہ ہی کہ عکس اُسکا اس جسم افتادہ عرق پر پڑ رہا ہی حاصل یہ کہ روح اصلی عالم ارواح مین ہی اور یہ جو کچھ عالم اجسام مین ہی اُسکا عکس ہی جیسے پیراہن حضرت یوسف کا کہ ہنوز کنعان مین نہین آنے پایا تھا ایک حریص ہی کے قبضہ مین تھا لیکن تمام کنعان مین بو اُس قمیص کی بھری ہوئی تھی الغرض جسوقت یہ نشان و نام ابوالحسن کے اُنھون نے بیان کیے اُسی وقت سب کو لکھ لیا اور تاریخ کے ساتھ جملہ نشان و صفات گویا وہ تاریخ ایک سیخ تھی کہ اُسکو ان نشانو نکے کباب سے آراستہ کیا پس جب وہ وقت و تاریخ راست آئی وہ شاہ ابوالحسن اُس زمین سے پیدا ہوا الخلاصہ شرح مین جسم کو چشم دیدۂ فرق کو فراق لکھا ہی اور گذشت کے بعد واو عطف ندارد

پیدا ہونا ابوالحسن کا خرقان مین بعد وفات بایزید قدس سرہ کے اُسی تاریخ

قولہ زادہ شد آن شاہ و نرد ملک باخت + از عدم پیدا شد و مرکب بتاخت + از پس آن سالہا آمد پدید + بوالحسن بعد از وفات بایزید + جملہ خوہاے او ز امساک وجود + آنچنان آمد کہ آن شہ گفت بود + لوح محفوظست او را پیشوا + از چہ محفوظست محفوظ از خطا + نے نجوم ست و نہ رملست و نہ خواب + وحی حق واللہ اعلم بالصواب + از پئے روپوش عامہ در بیان + وحی دل گویند او را صوفیان + وحی دل گیرش کہ منظرگاہ اوست + چون خطا باشد چو دل آگاہ اوست + مومن ینظر بنور اللہ شدے + از خطا و سہو بیرون آمدی + المعنی یعنے زمان موعود سلطان بایزید کے موافق وہ سلطان ملک معنی پیدا ہوے اور نرد ملک کی کھیلی عدم سے ظاہر ہوے عالم وجود مین مرکب دوڑایا اُتنی ہی برسون کے بعد بعد وفات بایزید کے بوالحسن پیدا ہوئے جملہ عادتین اُنکی خواہ امساک خواہ جود سب مین ویسی ہی تھین جیسی بایزید نے بتائین تھین اور کیون نہوتین اسواسطے کہ اُنکی تو لوح محفوظ پیشوا تھی جسکا نام محفوظ اسی سبب سے رکھا ہی کہ خطا سے محفوظ ہی نہ وہ نجوم ہی نہ رمل نہ خواب جسمین غلطی ہو وحی حق ہی اور اللہ اسکو خوب اچھی طرح جانتا ہی لیکن عام سے چھپانے کو صوفیون نے اُسکا نام وحی دل رکھا ہی تو بھی اُسکو وحی دل مان کسواسطے کہ دل منظرگاہ خداتعالے کا ہی اور اُس سے آگاہ پھر وحی دل مین کیسے خطا ہوئے جب تو مومن ینظر بنور اللہ مین داخل ہوا تو سہو و خطا سب سے نکلگیا اور پوری حدیث یہ ہی اتقوا من فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ ڈرو فراست مومن سے کہ بیشک وہ دیکھتا ہی

اللہ کے نور سے الخلاف شرح مین محفوظ کو بھی محفوظ ست نے نجوم کو بے لکھا ہے

نقصان اجرے جان اور صوفی طعام اللہ عزوجل سے

قولہ صوفی از فقر چون در غم شود + عین فقرش دایہ و مطعم شود + زانکہ جنت از مکارہ رستہ است + رحم قسم عاجز اشکستہ است + آنکہ سرہا بشکند او از علو + رحم حق و خلق ناید سوے او + این سخن آخر ندارد آن جوان + انکہ اجر اے نان شد ناتوان + شاد آں صوفی کہ رزقش کم شود + آن شبہ اش دُرگردد و او یم شود + زان جزاے خاص ہر کہ آگاہ شد + او سزاے قرب و اجرے گاہ شد + زان جزاے روح چون نقصان شود + جانش از نقصان او لرزان شود + پس بداند کہ خطائی رفتہ ست + کہ سمن زار رضا نشگفتہ ست + المعنی کوئی صوفی جو محتاجی سے غم مین پڑے تو وہ محتاجی خود اسکی دایہ اور مطعم ہوتی ہی اے شیر دہندہ و طعام دہندہ اسواسطے کہ حفت الجنۃ بالمکارہ گھیری گئی ہی جنت مکروہات سے گویا جنت مکروہات سے پیدا ہی اور نیز رحم حق کا حصہ عاجز اور شکستہ لوگون کا ہی اور جو کہ اپنے ظلم و علو سے لوگونکے سر توڑتے ہین اُنکی طرف ہرگز رحم و خلق حق کا متوجہ نہین ہوتا اب کہتے ہین اس بات کی تو انتہا نہین مگر وہ جوان کہ راتبۂ نان سے ناتوان ہوا جاتا ہی کیسا اچھا وہ صوفی ہی جسکا رزق کم ہو کہ یو تھہ اُسکا موتی ہوجائے اور وہ اُس موتی کا دریا بنے لیس اُس جزا خاص سے جو کوئی آگاہ ہوا وہ لائق قرب الٰہی و اجرے گاہ کے ہوا یعنے اورون کے اجرا کا ٹھکانا اور وہ جو جزا روح اُسکی پاتی ہی اگر اُسمین کچھ نقصان ہو تو جان اُسکی نقصان لینے کانپتی ہی اور جانتا ہے کہ خطا ہوئی کہ سمن زار رضا کا نہین کھلا

لوٹنا طرف حکایت غلام کے کہ رقعہ پادشاہ کو بھی اجرے کا لکھا

قولہ ہمچنان کان شخص از نقصان کشت + رقعہ سوی صاحب خرمن نوشت + رقعہ اش بردند پیش شاہ راد + خواند او رقعہ جوابے وا نداد + گفت او رنیست الا درد لوت + پس جواب احمق اولے تر سکوت + نیستش در و فراق و وصل ہیچ + بند فرعست و نجوید اصل ہیچ + احمق ست و مردۂ ما و منی + کز غم فرعش فراغ اصل نے + آسمانہا و زمین یک سیب دان + کز درخت قدرت حق شد عیان + تو چو کرمی درمیان سیب در + از درخت و باغبانی بیخبر + آن یکے کرمی دگر در سیب ہم + لیک جانش از برون صاحب علم + جنبش او واشگافد سیب را + بر نتابد سیب آن آسیب را + بر دریدہ جنبش او پردہا + صورت کرم ست و معنی اژدہا + آتشی کاول ز آتش سجہد + او قدم بس سست بیرون می نہد + دایہ اش پنبہ است اول لیک اخیر + می رساند شعلہا او تا اثیر + مرد اول بستۂ خواب و خور ست + آخر الامر از ملائک برتر ست

المعنی جیسے اُس شخص نے کہ نقصان کشت یعنی راتبہ سے رقعہ صاحب خرمن کو کہ وہ پادشاہ ہی لکھا لوگ اُس
رقعہ کو پادشاہ کے پاس لیگئے اُسنے رقعہ پڑھ کے کچھ جواب نہ دیا اور کہا کہ اُسکو سواے درد نعمت کے
اور کوئی درد نہین ہی بس اولی تر جواب احمق کا سکوت ہی اُسکو درد فراق و وصل کا کہ ہمارے وصل سے
جدا ہوا ہرگز نہین ہی وہ گرفتار فرع کا ہی اصلا طالب اصل کا نہین وہ احمق ہی اور مارا ہوا ومنی کا اور
ایسا فرع مین گھسا ہی کہ غم فرع سے اتنی فراغ نہین جو اصل کی طرف رجوع ہو یہ آسمان و زمین جو موجود
ہین اُنکو ایسا جان جیسے ایک سیب کہ درخت قدرت حق سے ظاہر ہوئے اور تو اندونکے بیچ مین ایسا ہی
جیسے کیڑا کہ نہ تجکو درخت سے خبر نہ باغبان سے اور اسی سیب مین سواے تیرے ایک کیڑا اور بھی ہی لیکن
وہ کیڑا ایسا ہی کہ ہی تو سیب کے اندر مگر جان اُسکی اُس سے باہر صاحب علم و ظہور کے ہی یعنی اس سے
الگ کہ وہ اہل اللہ ہین وہ جسوقت جنبش کرین تو اس سیب کو دوبارہ کر دین اُنکے آشیب کو سیب
ہرگز نہ اُٹھا سکے اور اُنکی جنبش پردے آسمانون و زمینون کے پھاڑنے کیلئے کہ گو وہ بصورت کرم ہین مگر
بمعنی اژدہا ہین دیکھ تو اول مین جو آگ آگ سے نکلتی ہی تو کیسے شکستہ قدم رکھتی ہی دایہ اُسکی پنبہ ہوتی ہے
کہ اُسکو بڑھاتی ہی پھر اخیر مین وہی آگ شعلے اپنے اثیر تک پہونچاتی ہی ایسے ہی آدمی اول مین مقید خواب
و خور کا ہی آخر کار ملائک سے برتر ہی قولہ در پناہ پنبہ و کبریتہا + شعلۂ نورش برآید تا سہا + عالم
تاریک روشن میکند + کندۂ آہن بسوزن میکند + گرچہ آتش نیز ہم جسمانیست + نے ز روحست و
نہ از روحانیست + جسم رانبود از ان عز بہرۂ + جسم پیش بحر جان چون قطرۂ + جسم از جان نور افزون
میشود + چون رود جان جسم بین چون میشود + حد جسمت یکدو گز خود بیش نیست + جان تو تا آسمان
جولان کنیست + تا بغداد و سمرقند ای ہمام + روح را اندر تصور نیم گام + دو درم سنگست پیہ چشمتان +
نور روحش تا عنان آسمان + نور بے این چشم مے بیند بخواب + چشم بے این نور نبود جز خراب
جان ز ریش و سبلت تن فارغست + لیک تن بیجان بود مردار و پست + بارنامہ روح حیوانیست این
بیشتر آ روح انسانی ببین + بگذر از انسان وہم از قال و قیل + تا لب دریاے جان جبرئیل + بعد
از انت جان احمد لب گزد + جبرئیل از بیم تو واپس خزد + گوید ار آیم بقدر یک کمان + من بسوے
تو بسوزم در زمان + این بیابان خود ندارد پا و سر + بیجواب نامہ خستہ ہست آن پسر + المعنی پھر
فرماتے ہین کہ وہی آگ جو آگ سے نکلتی ہی اور شکستہ قدم ہونے سے پنبہ اور گندھک کی مدد سے ایسے
شعلے مارتی ہی جنکا نور سہا تک جاتا ہی سہا وہ ستارہ کہ بسبب بلندی اپنے مقام کے خرد و کم نور معلوم
ہوتا ہی عالم تاریک کو روشن کر دیتی ہی کندۂ آہن سخت کو پگھلا کے سوزن مین کرتی ہی اگرچہ آتش بھی

جسمانی ہی اسیلیے کہ تقسیم روح سے ہی نہ روحانی سے سبب لیکن جسم کو اسکے اُسکے نور سے کچھ بہرہ نہین وہ ایسا ہی جیسے جسم سامنے دریاے جان کے ایک قطرہ ظاہر ہی کہ جسم کا نور جان سے بڑھتا ہے جب جان چلی جاتی ہی تو دیکھا ہی ہی کہ جسم کا کیا حال ہوجاتا ہی تیرے جسم کی حد ایک دو گز سے زیادہ نہین ہی جو مراد اندازہ قلیل سے ہی نہ عد دعین اور جان تیری آسمان تک جولان کرنے والی ہی آئی ہمام یہ روح ایسی چیز ہی نہ بغداد و سمرقند تک کی جو مسافت ہی اُسکے تصور مین نصف قدم ہی خیال تو کرو دو درم بھر چربی تمھاری آنکھو نکی ہی جسکی روح کا نور نواحی آسمان تک پہونچتا ہی عنان آسمان نواحی آسمان نور روح کا بے ابن چشم کے خواب مین بخوبی دیکھتا نظر کرتا ہی اور چشم بے اس نور کے خراب ہی ہوجاتی ہی جان تو ڈاڑھی مونچھ تن سے جس کو اللحیۃ زینۃ الرجال کہا ہی فارغ ہی لیکن تن بیجان ہو کے مردار و پست ہی ہوجاتا ہی آپ فرماتے ہین یہ جو کچھ مذکور ہوا کہ اسکو یعنے روح کو ایسی قوت و قدرت ہی یہ تو بار نامہ روح حیوانی کا تھا اب آگے بڑھ اور روح انسانی کو دیکھ اسکی صورت یہ ہی کہ انسانیت سے بھی الگ ہو اور بحث و گفتگو علم کو بھی چھوڑ اُس دریا کے کنارے پہونچ جہان جان جبرئیل کی جو عقل کل مین سیراب ہوتی ہی تا بعد اُسکے جان احمد کی تیرے لب چومے بلکہ شدت پیار سے کاٹے اور جبرئیل تیری ہیبت سے تیرے پیچھے کھسین اور کہین کہ اگر ایک کمان بھر تیری طرف آؤن تو فوراً جل جاؤن پھر فرماتے ہین یہ بھی بیابان ایسا نہین جسکا سر یا کون ہووے ابتدا و انتہا مگر بیجواب نامہ کے وہ غلام خستہ ہو رہا ہی الخلاف شرح مین روحانی کو روحانسبت سا لکھا ہی جسم کو چشم بھر کو بہر نور بے کو نور بے بود مردار و پست کو وسر دار کمان کو کمان بکاف عجمی

آشفتہ ہوتا غلام کا بسبب نہ پہونچنے جواب رقعہ کے جانب بادشاہ سے

قولہ چون جواب نامہ نامد خیرہ گشت + وز غم او آب صافی تیرہ گشت + نی قرارش ماند کی خواب از جنون + روز و شب بد در تفکر سرنگون + کای عجب چونم نداد آن شہ جواب + یا خیانت کرد رقعہ بر ز تاب + رقعہ پنہان کرد و ننمود او بشاہ + کو منافق بود و ماری زیر کاہ + رقعۂ دیگر نویسم ز آزمون + دیگرے جویم رسول ذوفنون + بر امیر و مطبخی و نامہ بر + عیب بنہادہ ز جہل آن بیخبر + ہیچ گرد خود نمیگردد کہ من + کژ روی کردم چو اندر دین شمن + المعنی شمن بت پرست جب جواب نامہ کا نہ آیا تو حیران و پریشان ہوا اور جواب کے غم سے آب صاف اسکا مکدر ہوگیا ایسی دیوانگی پیدا ہوئی کہ چین اُسکا اور نیند اُسکی سب اڑ گئی رات دن اُسی فکر مین سر جھکائے رہتا تھا کہ تعجب ہی بادشاہ نے جواب کیون نہین دیا یا کہین رقعہ لیجانے والے نے جلن سے خیانت کی کہ رقعہ چھپا ڈالا بادشاہ کو نہ دکھایا کہ وہ ایک منافق مثل مار زیر کاہ کے تھا اب مین دوسرا رقعہ لکھون اور آزماؤن

اور اور کوئی قاصد ہوشیار ہنرمند ڈھونڈھون آپ مقولے اُنکے ہین کہ ایسا جاہل بیخبر کہ امیر و مطبخی
اور ناسہ بر پر تو عیب لگایا اور جہالت سے اپنے گرد ذرا نہ پھرا نہ اپنے آپ مین ٹٹولا کہ مین کیسی
کژروی کر رہا ہون جیسے دین مین بت پرست کرتا ہی

اُلٹا چلنا ہوا کا سلیمان علیہ السلام پر بسبب اُنکی زلت کے

قولہ باد بر تخت سلیمان رفت کژ + پس سلیمان گفت بادا کژ مغژ + باد ہم گفت ای سلیمان کژ مرو + ور روی کژ از کژم خشمین مشو + این ترازو بہر این بنہاد حق + تا رود انصاف ما اندر سبق + از ترازو کم کنی من کم کنم + تا تو با من روشنی من روشنم + ہمچنین تاج سلیمان میل کرد + روز روشن را بر و چون لیل کرد + گفت تاجا کج مشو بر فرق من + آفتابا کم مشو از شرق من + راست میکرد او بدست آن تاج را + باز کج میشد بر آن تاج ای فتی + ہشت بارش راست کرد و گشت کژ + گفت تاجا چیست آخر کژ مغژ + گفت اگر صد رہ کنی تو راست من + کژ شوم چون کژ شوی ای موتمن + پس سلیمان اندرون را راست کرد + دل بر آن شہوت کہ بودش کرد سرد + بعد از ان تاجش ہماندم راست شد + آنچنانکہ تاج را میخواست شد + **المعنی** مغژ ای مخرام موتمن امانت دار ہوا تخت سلیمان پر سے ٹیڑھی چلی پس سلیمان نے کہا ای ہوا ٹیڑھی مت چل ہوا نے کہا ای سلیمان تم بھی ٹیڑھے مت چلو اور اگر ٹیڑھے چلو تو میرے ٹیڑھے چلنے سے غصہ مت ہو یہ تو ایک ترازو ہی اللہ تعالے نے اسی واسطے رکھی ہی تو ہمکو سب کو اپنے سبق مین انصاف ہو جیسا پڑھایا ہی ویسا ہی پڑھین تم اگر اپنی ترازو سے کم کروگے مین بھی کم کرونگی تم جبتک میرے ساتھ روشن رہوگے مین بھی روشن ہون ایسے ہی تاج بھی اُنکا جھک گیا کہ اُسکے رنج سے روز روشن اندھیر رات ہو گئی کہا ای تاج میرے سر پر ٹیڑھا مت ہو اور ای آفتاب میرے مشرق سے کم مت ہو پس یہ اپنے تاج کو ہاتھ سے سیدھا کرتے تھے وہ پھر ٹیڑھا ہو جاتا تھا ایسے ہی آٹھ دفعہ انھون نے اُسکو سیدھا کیا اور وہ ٹیڑھا ہوا کہا ای تاج آخر کوئی وجہ بھی ٹیڑھا مت چل کہا اگر سو دفعہ تم سیدھا کروگے مین کج ہی ہونگا جبتک تم ای موتمن کج ہوگے کج ہی رہونگا بس سلیمان نے اپنے باطن کو ٹھیک کیا اور جس سے اُنکو دلگرمی تھی اُسکو سرد کیا بعد اُسکے تاج اُسی وقت سیدھا اور جیسا چاہتے تھے ویسا ہو گیا **الخلاف** شرح مین اندرون کو اندران لکھا ہی

قولہ بعد از ان شش کژ ہمیکرد او بقصد + تاج واہیگشت تارک جو بقصد + ہشت کرت کژ بکرد آن مہتر ش + راست میشد تاج بر فرق سرش + شاہ گفت ای تاج چونست این زمان + کج کنم تو راست گردی زامتحان + تاج ناطق گشت کای شہ ناز کن + چون فشاندی پر ز گل پرواز کن + نیست دستوری کزین من بگذرم +

پردہاے غیب این برہم درم + بردہانم نہ تو دست خود بہ بند + مردہانم را ز گفت ناپسند + تا ترا ہر
غم کہ پیش آید ز ورد + بر کسی تہمت منہ بر خویش کرد + ظن مبر بر دیگرے ای دوستکام + آن مکن کہ میسگالید
آن غلام + گاہ جنگش بارسول و مطبخے + گاہ خشمش باشہنشاہ سخی + ہمچو فرعونے کہ موسے ہشتہ بود +
طفلگان خلق را سر میبرد + آن عدو در خانۂ آن کوردل + او شدہ اطفال را گردن گسل + تو ہم از
بیرون بدی با دیگران + و اندرون خوش گشتہ با نفس گران + خود عدوت اوست قندش
میدہی + وز برون تہمت بہر کس می نہی + ہمچو فرعونے تو کور و کوردل + با عدو خوش بیگناہا نرا اندل +
چند فرعونا کشی بیجرم را + می نوازی این تن پر غرم را + عقل او بر عقل شاہان میفزود + حکم حق بے عقل
و کورش کردہ بود + مہر حق بر چشم و بر گوش و خرد + گر فلاطونست حیوانش کند + حکم حق بر لوح
مے آید پدید + آنچنانکہ حکم غیب بایزید + المعنی غرم بالضم تاوان پھر بعد اسکے تاج قصداً کج کرتے تھے
وہ قصداً اُنکے تارک کو ڈھونڈھ لیتا تھا ایسے ہی آٹھ دفعہ اُن مہتر نے اُسکو کج کیا وہ اُنکے سر پر سیدھا
ہو ہو گیا بس اُنھون نے کہا تاج اب تیرا کیا حال ہی کہ مین اتنا کج ٹیڑھا کرتا ہون تو سیدھا ہو جاتا ہی
تاج گویا ہوا اور کہا اے شاہ فخر و ناز کر تیرے پرون کی مٹی جھڑ گئی اب شوق سے پرواز کر مجکو
زیادہ اجازت نہین ہی کہ اس سے بڑھ کے کوئی بات کہون اور اس غیب و پوشیدہ امر کے پردے
پھاڑون تو ہی میرے مُنھ پر ہاتھ رکھ کے مُنھ بند کر دے تا کوئی بات ناپسند نہ نکلے جسمین کہنا پڑے
بس جب تیرے پاس کوئی غم کسی درد سے آئے تو کسی پر تہمت مت رکھے اپنے ہی آپ مین ڈھونڈھ
ٹٹول کہ مجھسے کیا بُرائی ہوئی تو اے مطلب کے یار اورون پر گمان مت کر اور اُس غلام کی طرح مت تجویز
کر کہ کبھی قاصد و باورچی سے اُسکو جنگ تھی اور کبھی غصہ اُسکا شاہ سخی پر فرعون کا سا حال کہ موسیٰ کو چھوڑ دیا تھا
مخلوق کے بچون کو ذبح کرتا تھا جو دشمن اُسکے تھے وہ تو اس کوردل کے گھر مین موجود تھے اور یہ بچون کی
گردنین توڑتا تھا تو بھی باہر لوگون سے تو بد ہو رہا ہی اور باطن مین نفس ناخوش ناگوار کے ساتھ کیسا
خوش و راضی ہی خود دشمن وہی ہی لو اُسکو قند کھلاتا ہی اور باہر اورون کو تہمت لگاتا ہی بس تو فرعون کی طرح
آنکھون کا بھی اندھا ہی اور دل کا بھی اندھا کہ دشمن سے خوش ہی بیگناہون کو ذلت دیتا ہی اے فرعون
کہانتک بے گناہون کو ماریگا تیرا تو خود تن قابل ڈانڈ و جرمانہ کے ہی تو اسپر اُلٹی نوازش کرتا ہی ہر چند
فرعون ایسا عقیل تھا کہ عقل اُسکی عقل بادشاہون پر بڑھی ہوئی تھی مگر حکم حق نے احمق اور اندھا کر دیا تھا
سچ ہی جسکی چشم و گوش و خرد پر مہر حق کی ہو اگر افلاطون ہی تو وہ بھی حیوان ہو جائیگا حکم حق کا لوح پر ظاہر ہوتا ہی
جیسے کہ حکم غیب کا بایزید سے ظاہر ہوا الخلاف شرح مین فرعونے کو فرعون اور طفلگان بکاف

عربی کو بکاف عجمی اندرون کو اندران عقل اوانخ اس مصرع کے بعد روشن زیادہ لکھا ہی

سُننا ابوالحسن خرقانی کا کہ بایزید نے میری خبر دی تھی

قولہ ہمچنان آمد کہ او فرمودہ بود + بوالحسن از مردمان او را شنود + کہ حسن باشد مرید و امتم + درس گیرد هر صباح از تربتم + هر صباحی آید و خواند سبق + بر سر خاک و شود پیری بحق + هر صباحی تیز رفتی بی فتور + بر سر گورش نشستی با حضور + گفت منهم نیز خوابش دیده ام + وز روان شیخ این بشنیده ام + هر صباحی رو نهادی سوے گور + ایستادی تا ضحی اندر حضور + تا مثال شیخ پیشش آمدی + تا کہ بی گفتی سکالشش حل شدی + تا یکی روزے بیاید با سعود + گورها را برف نو پوشیده بود + توی بر تو برفها ہمچون علم + تبہ تبہ دیدہ شد جانش بہم + بانگش آمد از حظیرہ شیخ حی + ها انا ادعوک کے تسعی الی + هین بیا اینسو بر آوازم شتاب + عالم از برف ست رو از من متاب + حال او زان روز شد خوب و بدید + آن عجائب را کہ اول می شنید + باز باید گشت سوے آن غلام + کرد باید آن حکایت را تمام + المعنی حظیرہ گنبد قبر و احاطہ قبرستان یعنے جیسا بایزید نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور ابوالحسن نے بھی اُسکو لوگون سے سُنا کہ حسن میرا مرید ہوگا اور میری امت اور میری تربت سے درس حاصل کریگا ہر صبح میرے سر خاک پر آئیگا اور سبق پڑھیگا اور پیر بر حق ہوگا اُسی کے موافق ہر روز یہ تیز و چست بے فتور و سستی کے انکے سر گور پر جاتے اور باحضور بیٹھتے کہا مین نے بھی خواب مین اُنکو دیکھا ہی اور اُنکی روح سے یہ بات سُنی ہی پس ہر صبح اُنکی گور پر جاتے اور چاشت تک باحضور کھڑے رہتے تو مثال شیخ کی اُنکے سامنے آتی اور بے کہے بے پوچھے اُنکی مشکل حل کرتی ایکدن باسعود ایسا ہوا کہ یہ آئے اور دیکھا کہ قبرین برف نو سے سب چھپی ہوئی ہین تہ بہ تہ برف مثل پہاڑ کے پڑا ہوا ہی اور ہر جگہ قبہ قبہ ہو رہا ہی یہ دیکھکر اُنکی جان نہایت غم مین پڑی قبہ ہندی اُسکی راوٹی مراد کثرت برف سے جب اُنکو نشان قبر نہ ملنے سے غم ہوا تو ایک قبر سے جو انھین شیخ زندہ بایزید کی تھی آواز آئی کہ خبردار ہو مین تجکو بُلاتا ہون تا میری طرف تو دوڑے خبردار ہو اسطرف میری آواز پر دوڑ اور جہان برف ہو رہا ہی تو مجھسے منھ مت پھیر لاجرم اس روز مسعود سے حال انکا اچھا اور پدید ہوگیا یعنے جن عجائب کو کہ سُنا کرتے تھے اب اُنکو دیکھنے لگے آب فرماتے ہین کہ اُس غلام کی طرف لوٹنا اور اُسکی حکایت تمام کرنا چاہیے الخلاف شرح مین جانش بہم کو جانش ہم خوب و بدید کو خواب و بدید لکھا ہی

رقعہ دوسرا لکھنا غلام کا بسبب جواب نہ آنے اول کے

قولہ نامۂ دیگر نوشت آن بدگمان + پر ز تشنیع و نفیر و پر فغان + کہ یکی رقعہ نوشتم پیش شاہ + ای عجب آنجا رسید و یافت راہ + آن دگر را خواند هم آن خوب خد + هم ندا د آنرا جواب و تن بزد + خشک می آورد او را شهریار +

او مکرر کرد رقعہ چند بار + گفت حاجب آخر او بندہ شماست + گر جوابش بر نویسی ہم رواست + از شہے تو چہ کم گردد اگر + بر غلام و بندہ اندازی نظر + گفت این سہلست اما احمق ست + مرد احمق زشت و مردود حق ست + گرچہ آمرزم گناہ و زلتش + ہم کند در من سرایت علتش + صد کس از گرگین ہمہ گرگین شوند + خاصہ این گر خبیث عقل بند + گر کم عقلے مبادا گبر را + شومیش بے آب دارد ابر را + نم نبارد ابر از شومی او + شہر شد ویرانہ از بومی او + از گران احمقان طوفان نوح + کرد ویران عالمے را در فضوح + المعنی گرگین و کر بالفتح صاحب خارش دوسرا نامہ اُس بدگمان نے پھر بادشاہ کو لکھا جسمین تشنیع و فریاد و فغان بھری ہوئی تھی چنانچہ یہ بیان ہی کہ ایک رقعہ مین سے شاہ کو لکھا پھر تعجب ہے اُسکے پہونچنے اور راہ پانے سے کہ جواب نہ پایا بادشاہ خوب خد نے اُسکو بھی پڑھا اور جواب نہ دیا خاموش ہو رہا بادشاہ اُسکو سو کھاہی یار آتار تا تھا اور وہ بار بار رقعے بھیجتا تھا ایک حاجب نے کہا آخر وہ بھی تمھارا ہی بندہ ہی اگر تو اُسکو جواب لکھے تو رہا ہی تیری بادشاہی سے کچھ گھٹ تھوڑے ہی جائیگا جو تو غلام و بندون پر نظر ڈالے اور بندہ نوازی کرے کہا یہ تو سہل ہی لیکن وہ احمق ہی اور احمق زشت و مردود حق کا ہی اگرچہ مین اُسکا گناہ اور اُسکی لغزش بخش دون تو حمق اُسکا ایک بیماری ساری ہے یعنی ایک سے دوسرے کو لگ جانے والی ہی مجھمین بھی اثر کریگی جیسے ایک آدمی خارش والے سے اگر سو آدمی ہون تو سب خارش والے ہو جاتے ہین خاص کر وہ چیز جو خبیث عقل بستہ سے ہو یہ کم عقلی ایسی بری خارش ہی کہ کسی گبر کو بھی نہوے کہ جسکی نحوست ابر مین پانی نہین ہونے دیتی اور قحط ڈالتی ہی چنانچہ اکثر کفار انکار انبیا سے قحط مین گرفتار ہوئے ہین جیسا کہ قرآن مین ہی لقد اخذنا آل فرعون بالسنین تحقیق ماخوذ کیا ہمنے آل فرعون کو قحط مین اسی کم عقلی کی نحوست سے مینہ نہین برستا اور شہر اُسکے آلو بن سے ویران ہوئے نہین خارشتی احمقون سے طوفان نوح کا ہوا جسنے ایک جہان کو ویران کیا رسوائی مین الخلاصہ شرح مین جوابش کو اجوابش شوند کو شدند لکھا ہے اور شعر صدر کو اخیر داستان مندرج ہین

تعریف عاقل کی مذمت احمق کی حسب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قولہ گفت پیغمبر کہ احمق ہر کہ ہست + او عدو ما و غول رہزنست + ہر کہ او عاقل بود او جان ماست + روح او و ریح او ریحان ماست + عقل دشنام دہد من راضیم + زانکہ فیضے دارد از فیاضیم + نبود آن دشنام او بیفائدہ + نبود آن مہمانیش بے مائدہ + احمق ار حلوا نہد اندر لبم + من از آن حلوا اوے اندر تبم + این یقین دان گر لطیف و روشنی + نیست بوسہ کون خر را چاشنی + سبلتت گندہ کند بیفائدہ + جامہ از دنش سیہ گردد بائدہ + عقلست سبے نان و شوا + نور عقلست اے پسر جان را غذا +

نیست غیر نور آدم را خورش + از جز آن جان نیابد پرورش + زین خورشہا اندک اندک باز بر + کاین غذائے
خر بود نے آن حر + تا غذائے اصل را قابل شوی + لقمہائے نور را آکل شوی + اصل این نور ست کاین
نان نان شدہ است + فیض آن جانست کان جان جان شدہ است + المعنی شوا بکسر گوشت بریان
فرماتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص احمق ہے وہ ہمارا دشمن اور غول راہزن ہے
اور جو عاقل ہے وہ ہماری جان ہے اُسکی بو اور ریح ہماری ریحان ہے ای مفرح دل ودماغ اگر عقل مجکو دشنام
دے مین راضی ہون اسواسطے کہ عقل مین ایک فیض میری فیاضی کا ہے بس اُسکے دشنام بیفائدہ
اور معانی اُسکی بیفائدہ نہو گی اور احمق اگر حلوا میرے لبون مین رکھدے تو مین اُسکے حلوا سے تپ وتاب
مین پڑ جاؤن آب مقولے مولانا رح کے ہین کہ اس بات کو خوب یقین کرلے اگر تو لطیف وروشن ہے
کہ کُون خر کے بوسہ مین کچھ مزہ نہین ہے بلکہ بے فائدہ تیری مونچھین ہی گندہ ہونگی اور مفت ہانڈی سے
کیڑے کاٹے ہونگے کھانے کی چیز کوئی نہین ملیگی ای پسر مائدہ اصل عقل ہے نہ روٹی اور گوشت بھنا ہوا
اور نور عقل کا جان کی غذا ہے آدم کی خورش سواے نور کے نہین ہے بس سوا نور کے اور سے اسکی پرورش
نہین چاہیے تو اس خورش کو ذرا ذرا کرکے اس سے چھڑا اسواسطے کہ یہ غذا گدھون کی ہے نہ آزادونکی
جب تھوڑا تھوڑا کرکے چھڑایگا تو اصل غذا کا قابل اور نور کے لقمون کا آکل ہو جاے گا یہ نان جو تو
کھاتا ہے اصل اسکی نور ہے اُس نور سے یہ نان نان ہوئی ہے اور فیض اُس جان کا ہے جو یہ جان جان ہوئی ہے پھر
تو اصل نان اور فیاض جان کو کیون نہین ڈھونڈھتا اختلاف شرح مین روح اوسکے بعد واو نہین
لکھا ہے قولہ چون خوری یکبار از ماکول نور + خاک ریزی بر سر نان تنور + عقل شیدا شد چہ خوانی
سر ہات + راہ پیدا شد چہ پاے بے ثبات + عقل دو عقلست اول مکسبی + کہ در آموزی چو در مکتب صبی +
از کتاب واوستاد وفکر وذکر + از معانی وز علوم خوب وبکر + عقل تو افزون شود بر دیگران + لیک تو
باشی ز حفظ او گران + لوح حافظ باشی اندر دور وگشت + لوح محفوظ است کو زین در گذشت + عقل دیگر
بخشش یزدان بود + چشمۂ آن درمیان جان بود + چون زسینہ آب دانش جوش کرد + نے شود
گندہ نہ دیرینہ نہ زرد + ور رہ نبعش بود بستہ چہ غم + کو ہمی جوشد ز خانہ دمبدم + عقل تحصیلی مثال
جوئہا + کان رود در خانۂ از کوئہا + راہ آبش بستہ شد شد بینوا + تشنہ ماند وزار با صد ابتلا + از درون
خویشتن جو چشمہ را + تا رہی از منت ہر نا سزا + المعنی ترہات بفتح وتشدید را سخنان بے فائدہ
نبع جوشیدن آب یعنی جس غذا کو ہم کہتے ہین اگر ایک دفعہ بھی اُسے کھاوے تو وہ لذت پاوے کہ
اس تنوری روٹی کے سر پر خاک ڈالے تیری عقل تو دیوانی ہو گئی تو بیہودہ کیا بکتا ہے راہ جو بجھے تھی

ظاہر ہو گئی پھر اے بے ثبات کیا ٹھہرا ہوا ہے قدم کیون نہین بڑھاتا جسکو تو عقل جانتا ہے یہ ایک نہین ہے دو وہین ایک تو کسبی ہے اے کسب کرنے والی کہ اُسکو تو سکھاتا پڑھاتا ہے جیسے مکتب مین لڑکون کو کہ کتاب بھی ہو استاد بھی اور ذکر و فکر یعنے بار بار پڑھنا اور غور و فکر کرنا علم معانی اور اور اچھے اچھے علوم خوب و بکر مین جنکو کسی نے چھوا چھیڑا نہو عقل تیری اورون کی عقل سے بڑھجائے لیکن اُسکے حفظ ونگہداشت سے تو گران ہی ہوگا نہ سبک پس اس عقل کسبی کی لوح کا حافظ ہو جائیگا اس دور و گشت مین یعنے اپنے وقت مین مگر وہ جو لوح محفوظ ہے وہ اس سے جدا ہے اس سے واقف نہوگا دوسری عقل جو ہے خدا کی بخشش و عطا ہے جسکا چشمہ جان مین جاری ہے جسوقت سینہ سے پانی اُس عقل کا اُبلتا ہے تو وہ نہ بدبو ہوتا ہے نہ بدمزہ نہ زرد اُسکو تغیر نہین اور اگر راہ اُسکے جوش کی بند ہو تب بھی کچھ پروا نہین کسواسطے کہ وہ دمبدم اپنے ہی گھر سے جوش کرتا ہے نہ باہر کی آمد سے جو بند ہو جانے سے ضرر پیدا ہوے اور یہ عقل تحصیلی ایسی جیسے نہر جو گھر مین گلی کوچہ سے جاتی ہے کہ جب اُسکے پانی کی راہ بند ہو جاتی ہے خود مفلس محتاج اور تشنہ و زار سیکڑون ابتلا کے ساتھ رہجاتی ہے لاجرم تو اپنے باطن سے اُس چشمہ کو ڈھونڈھ جو تیری جان مین جاری ہے تا ہر نالائق کے احسان سے بچ جائے الخلاف شرح مین کسبی کو بکسبی آب دانش کے درمیان واو عطف دررہ کو دررہ لکھا ہے

قصہ اُس شخص کا جو ایک شخص سے مشورہ کرتا تھا اُسنے کہا کہ اور سے مشورہ کر مین تیرا دشمن ہون

قولہ مشورت میکرد شخصے باکسے + کز تردد وارہد در محبسے + گفت اے خوش نام غیر من بجوے + ماجرائے مشورت باوے بگوے + من عدوم من ترا با من مپیچ + نبود از رائے عدو فیروز ہیچ + رو کسی جو کہ ترا او ہست دوست + دوست بہر دوست لاشک خیر جوست + من عدوم چارہ نبود کز منی + کژ روم با تو نمایم دشمنی + حارسے از گرگ جستن شرط نیست + جستن از غیر محل ناجستنیست + من ترا بے ہیچ شکے دشمنم + من تراکے رہ نمایم رہ زنم + ہر کہ باشد ہمنشین دوستان + ہست در گلخن میان بوستان + ہر کہ با دشمن نشیند در زمن + ہست اندر بوستان در گولخن + دوست را مازار از ما و منت + تا نگردد دوست خصم و دشمنت + خیر کن با خلق بہر ایزدت + یا برائے راحت جان خودت + تا ہمہ را دوست بینی در نظر + در دلت ناید زکین ناخوش صور + چونکہ کردی دشمنی پرہیز کن + مشورت با یار مہر انگیز کن + المعنی ایک شخص ایک دشمن سے مشورہ کرتا تھا تو زندان تردد سے جسمین مقید تھا چھوٹ جائے کہا اے خوش نام میرے سوا کسی اور سے مشورہ کر اور اس سے حال اپنے مشورہ کا کہ مین تیرا دشمن ہون

کہا

میرے ساتھ مت آمیزش کر کہ دشمن کی راے سے کوئی فیروز نہین ہوتا جا ایسے کسی کو ڈھونڈھ جو تیرا دوست ہو کہ دوست دوست کا بیشک خیر خواہ ہوتا ہی مین تیرا دشمن ہون مجکو اپنی منی سے کچھ بن نہین پڑیگا کہ ٹیڑھی چال نہ چلون اور تجھسے دشمنی نہ کرون تو ہی سمجھ کہ گرگ سے حارسی ڈھونڈھنا کب شرط ہی اور کسی شے کو اُسکے غیر محل سے ڈھونڈھنا ڈھونڈھنے مین کب داخل ہی مین بے شبہہ تیرا دشمن ہون سمین کچھ شک نہین پھر رہزن ہوکے تیرا رہنما کیسے ہونگا جو شخص کہ ہمنشین دوستون کا ہی اگر گلخن مین ہی تو بوستان مین ہی اور اگر دشمنون کے ساتھ بیٹھے زمانہ مین تو گو بوستان مین ہو گلخن مین ہی تو آپنے مادمن سے دوست کو آزردہ مت کر تو دوست خصم و دشمن تیرا نہو جاے بس تو تمامی مخلوق سے یا تو حسبۃ للہ خیر کر یا اپنی راحت و آرام کے واسطے خیر کر جب یہ نیت کریگا تو ساری مخلوق تیری نظر مین دوست ہی معلوم ہوگی پھر کینہ کی راہ سے کوئی صورت ناخوش نہین معلوم ہوگی اور جب کسی سے دشمنی کی ہی تو اُس سے بچ اور ڈر اور مشورہ کسی یار مہر انگیز سے کر الخلاف شرح مین ترا کا الف نہین ہی رہنمایم کو رونمایم رہزن کو روزن لکھا ہی قولہ گفت من دانم ترا اے بوالحسن + کہ توئی دیرینہ دشمن دارمن + لیک مرد عاقلے و معنوی + عقل تو نگذارد ت کہ کج روی + طبع خواہد تا کشد از خصم کین + عقل بر نفس ست بند آہنین + آید و منعش کند دادارد عقل چون شحنہ ست در نیک و بدش + عقل ایمانی چو شحنہ عادلست + پاسبان و حاکم شہر دلست + ہمچو گربہ باشد او بیدار ہوش + دزد در سوراخ باشد ہمچو موش + در ہر آنجا کہ برآرد موش دست + نیست گربہ ور بود آن مردہ است + گربہ چہ شیر شیر افگن بود + عقل ایمانی کہ اندر تن بود + غرۂ او حاکم درندگان + نعرۂ او مانع چرندگان + شہر پر دزد ست و پر جامہ کنی + خواہ شحنہ باش گو و خواہ نی + عقل در تن حاکم ایمان بود + کہ ز بیمش نفس در زندان بود + عقل عقل و جان جان ایجان توئی + عقل و جان خلق را سلطان توئی + عقل کل سرگشتہ و حیران تست + کل موجودات در فرمان تست + المعنی کہا آپ ابوالحسن مین تجکو خوب جانتا ہون کہ تو میرا پرانا دشمن دار ہی لیکن مرد عاقل و معنی والا ہی عقل تیری تجکو کجی پر نہین جانے دیگی اس سبب سے کہ طبیعت تو دشمن سے کین کشی پر آمادہ ہوتی ہی لیکن عقل نفس پر ایک بند آہنین ہی کہ ہلنے نہین دیتی وہ آتی ہی اور اُسکو منع کرتی ہی اور باز رکھتی ہے اسلیے کہ ہر نیک بد مین عقل مثل شحنہ کے رکھوالی ہی عقل ایمانی ایسی ہی جیسے شحنہ عادل کہ پاسبان و حاکم دل کی ہے مثل گربہ کے کہ وہ بیدار ہوش ہی کہ چور اسکے خوف سے چوہے کیطرح سوراخ مین گھسا ہوا ہی آب جس جگہ چوہا ذرا ہاتھ نکالے تو جان لے گربہ نہین ہی اگر ہی تو مردہ پھر کہتے ہین کہ مین اس عقل کو گربہ کیسے کہتا ہون یہ تو ایک شیر شیر افگن ہی جس تن مین یہ عقل ایمانی ہی اسکا غرانا حاکم سب درندون کا ہی

سب سن کے کان کھڑے کرتے ہین اور نعرہ اُسکا مانع چرندون کا کہ ہیبت سے چرنا چھوڑ دیتے یہ وہ شیر
شیر افگن ہی شہر تیرے وجود کا اُن چورون سے جو کپڑے اُتارنے والے ہین بھرا ہی خواہ شحنہ امین ہو
خواہ نہو مگر عقل تیرے تن مین حاکم ایمان کی ہی جب حکم کرتی ہی ایمان کے ساتھ کرتی ہی جسکی دہشت سے
نفس تیرا زندان مین ہو رہا ہی اب فرماتے ہین ای جان تو نے آپ کو نہین جانا تو تو عقل کی عقل و رجانکی
جان ہی اور عقل و جان خلق کا سلطان تو وہ ہی کہ عقل کل تیری عقل سے حیران و پریشان اور عقل کل کیا
ساری موجودات تیرے حکم مین ہی اور تابع فرمان الخلاف شرح مین در سوراخ کا دال نہین ہے

امیر کرنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جوان ہذیلی کو سریہ پر مین بوڑھے جنگ آزمودہ تھے

قولہ یک سریہ میفرستادے رسول + بہر جنگ کافر و دفع فضول + یک جوانے را گزیدا و از ہذیل + میر لشکر
کردش و سالار خیل + اصل لشکر بیگمان سرور بود + قوم بے سرور تن بے سر بود + اینہمہ کہ مردہ و پژمردۂ +
زان بود کہ ترک سرور کردۂ + از کسل و ز بخل و ز ما و منی + میکشی سر خویش را سر میکنی + ہمچو استوری کہ بگریزد
ز بار + او سر خود گیرد اندر کوہسار + صاحبش در پے دوان کای خیرہ سر + ہر طرف گرگیست اندر قصد خر +
گر ز چشمم این زمان غائب شوی + پیشت آید ہر طرف گرگ قوی + استخوانت را بخاید چون شکر + کہ نہ بینی
زندگانی را دگر + آن مکن کاخر بمانی از علف + آتش از بے ہیزمے گردد تلف + ہین بمگریز از تصرف کردنم +
و ز گرانی بار چون جانت منم + تو ستورے ہم کہ نفست غالب ست + حکم غالب را بود ای خود پرست +
خر نخواندت اسپ خواندت ذوالجلال + اسپ تازی را عرب گوید تعال + میرآخور بود حق را مصطفیٰ + بہر
استوران نفس پر جفا + قل تعالوا گفت از جذب کرم + تا ریاضت شان دہم رالضفا منم + نفسہا را
تا مروض کردہ ام + زین ستوران بس لگدہا خوردہ ام المعنی سریہ وہ لشکر کہ آگے آگے اصل لشکر کے
چلتا ہی ہذیل بروزن سہیل نام قبیلۂ عرب تعال بمعنی بیا رائض گھوڑا پھیرنے والا مروض ریاضت دادہ شدہ
ایک سریہ رسول مقبول واسطے جنگ کفار کے بھیجتے تھے انھین ایک جوان کو جو قوم ہذیل سے تھا
چھانٹ کے میر لشکر اور سردار اُس خیل کا کیا آب مقولے مولانا رحمہ کے ہین کہ اصل لشکر کی بیشک سردار
ہوتا ہی اور جو قوم بے سردار ہوتی ہی ایسی ہی جیسے تن بے سر تو جو ایسا مردہ اور پژمردہ ہو رہا ہی یہ بھی یہی وجہ
ہی کہ تو نے اپنے سردار کو ترک کیا ہی تو کاہلی اور بخل و ما و منی سے آپ ہی کو سر اٹھا رہا ہی اور
سردار بن رہا ہی تیرا وہ حال ہی جیسے کوئی گدھا بوجھ سے بھاگتا ہی اور کوہسار کیطرف چل دیتا ہی مالک
پیچھے اُسکے دوڑتا جاتا ہی کہ ای خیرہ سر دیوانہ ہوا ہی ہر طرف گرگ گدھے کے قصد مین ہین اگر اسوقت میری
آنکھ سے غائب ہو جائیگا تو گرگ قوی تیرے سامنے آئیگا ہڈیان تیری ایسی چبا بیگا جیسے شکر

چاہتے ہین پھر زندگانی کی صورت نہ دیکھیگا وہ کام مت کر کہ آخر مین علف سے بھی رہجائے اور تلف ہو
اسواسطے کہ آگ کی خور اک ہیزم ہے بے ہیزم تلف ہوجاتی ہے خبردار ہیرسے کام لینے اور بھاری بوجھ لادنے
سے مجھسے مت بھاگ کہ مین تیری جان ہون آپ مخاطب ہین ہر کسی کی طرف کہ تو بھی ستور ہے اس سبب سے کہ تیرا
نفس تجھپر غالب ہے ورنہ نفس مرکب روح کا ہے پس غالب ہی پر حکم ہوتا ہے آئی خود پرست تجکو ایزد ذوالجلال
نے خر نہین کیا بلکہ اسپ کہا ہے جو شریف جانور ہے اسواسطے کہ عرب جیسے آدمی کو بلاتے ہین تو تعال کہتے ہین
یعنے بیا ایسے ہی گھوڑے کے بلانے مین بھی تعال کہتے ہین پس اس گلہ کے واسطے جو ستورون نفس پر
جفا کا ہے میر آخور اے دار وغہ اصطبل حق کے مصطفٰے تھے جنکو جذب کرم سے امر ہوا کہ ان ستورون کو
تعالوا کہو یعنے آؤ تو مین تمکو پھیرون اور آراستہ کرون کہ تمہارا پھیرنے والا ای چابک سوار مین ہون
جیسے مین نے نفسون کو ریاضت دادہ اور آراستہ کیا ہے ان ستورون سے بہت لاتین کھائی ہین
یعنے تکلیفین اٹھائی ہین بس اوپر جو کہا ہے کہ خدا تعالے نے تجکو اسپ کہا ہے نہ خر کہ اطلاق تعال کا تجھے
کیا ہے مصداق اسکی آیت کریمہ ہے قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم کہ اسمین لفظ تعال موجود ہے کہا ای محمد اسنے
کہ آؤ مین تمکو بتاؤن جو کچھ حرام کیا تمپر تمھارے پروردگار نے اختلاف شرح مین تقدم بصورت قصہ خر
کے لکھا ہے اور ستوران کو ستوران جذب کو جزب قوله هر کجا باشد ریاضت بارهٔ + از لگدهایش نباشد
چارهٔ + لاجرم اغلب بلا بر انبیاست + که ریاضت دادن خامان بلاست + سکسکها بید از دم پرغا شوید +
تا بو اسپش و مرکب سلطان شوید + قل تعالوا اتل تعالوا گفت حق + ای ستوران ملول اند رسبق +
قل تعالوا اتل تعالوا گفت حق + ای ستوران فسرده رگ و پے + قل تعالوا اتل تعالوا گفت رب + ای
ستوران رمیده از ادب + گر نیایند ای نبی غمگین مشو + زین دو سہ تمکین تو پر از کین مشو + گوش بعضے
زین تعالوا کر ست + هر ستوری را صطبلی دیگر ست + منهزم گردند بعضے زین ندا + هست هر اسپے طویله
او جدا + منقبض گردند بعضے زین قصص + زانکه هر مرغی جدا دارد قفص + خود ملایک نیز ناهمتا بدند +
زین سبب بر آسمان صف صف شدند + کودکان گرچه بیک مکتب درند + در سبق هر یک ز یک بالاترند +
مشرقی و مغربی را حسها ست + منصب دیدار حس چشم را ست + ... گوشها گر ...
جمله حیتاجان چشم روشن شوند + باز صفت گوشها راست + در سماع ...
آن را نیست ... ز سماع آگاه نیست + همچنین از حس یکیک ...
پنج حس ظاهر ... در صف اندر قیام الصافون ...
... تو ز گفتار تعالوا ...

گر سے گردد ز گفتارت نفیر + کیمیا را ہیچ از دے وا مگیر + این زمان گر ہست نفس کافرش + گفت
تو سود ش دہد در آخرش + قل تعالوا قل تعالوا ای غلام + ہین کہ ان اللہ یدعو بالسلام + خواجہ باز آ
از منی وا ز سری + سروری جو کم طلب کن سروری + المعنی بارہ بمعنی اسپ شکسک بضم ہر دو مین اسپ
کم رفتار یرغار اہوار تیز رو لواشس بضم اسپ کوتل پھیرا ہوا فرماتے ہین وقعی جہان گھوڑے پھیرے جاتے
ہین اور انکی ریاضت ہوتی ہی وہان لاتون سے انکی بچاؤ نہین ہوتا بس ضرور ہی کہ اکثر انبیا پر بلا ہوتی ہی اسلیے
کہ ریاضت دنیا خامون کا ایک بلا ہی وہ کہتے ہین کہ تم شکسک کم رفتار ہو میرے دم سے یرغا ای تیز اور
لواشس اور مرکب یعنے قابل کوتل چلنے اور سواری سلطان کے ہو جاؤ تمکو ای ستور و سبق سے
گھبرانے والو حق تعالے نے نبی کو حکم دیا کہ تعالوا تعالوا یعنی آؤ آؤ کرکے بلاؤ پھر اُسی حی القیوم نے ای
ستور و سست رگ و پے اسی طور پر امر تعالوا تعالوا کا نبی کو فرمایا اور تمکو بلایا پھر ای ستور و ازادب میدہ
اسی طرح پر تعالوا تعالوا کے ساتھ تمکو بلایا من بعد فرمایا کہ ای نبی اگر تیرے بُلانے پر یہ نہ آئین تو غمگین
مت ہو یہ کیا ایک دو بے تمکین ہین جنسے تو پر کین ہوگا یہ جو تعالوا بار بار اُنکو کیا گیا اور وہ نہ آئے وجہ یہ ہی
کہ بعض ایسے ہین جنکے کان اس تعالوا سے بہرے ہین اسواسطے کہ ہر ستور کا اصطبل ای مقر جدا ہی اور جو بعض
اس ندا سے بھاگتے ہین وہ بھی یہی سبب ہی کہ ہر گھوڑے کا طویلہ جدا ہی اور جو بعض ان قصون سے منقبض
اور دلگرفتہ ہوتے ہین یہی باعث ہی کہ ہر مرغ کا پنجرہ الگ ہی جیسے ملائک کہ ایک دوسرے کے ہمتا و مانند
نہین ہین اسی سبب سے آسمان پر صف صف ہوئے ہین اور جیسے لڑکے کہ ایک مکتب مین ہین مگر سبق مین
ایک دوسرے سے کوئی کم کوئی زیادہ اگر کوئی باشندہ مشرق کا ہی یا مغرب کا سب کو حواس مثلاً باصرہ سامعہ
ذائقہ وغیرہ دیے گئے ہین منجملہ اُنکے منصب دید کا آنکھ ہی کے واسطے ہی لاکھون کان اگر قطار باندھین
لیکن محتاج چشم روشن کے ہونگے پھر کانون کی صف کو منصب سماع جان اور اخبار بنی مین ہی آئین اگر لاکھون
آنکھین ہون تو اُنکو دخل نہین اسلیے کہ کوئی چشم سماع سے آگاہ نہین ہی ایسے ہی جملہ حس سے ایک ایک
کو گن لے کہ ہر ایک دوسرے کے کام سے بیکار ہی آدمی کے پانچ حواس ظاہری ہین اور پانچ باطنی
یہ سب اپنی صف مین قیام رکھتے ہین جیسے کلام الٰہی مین ملائک کا قول ہی وانا لنحن الصافون بیشک ہم صف بستہ
کھڑے ہین بس جو کوئی صف دین سے سرکش ہی وہ اُس صف کی طرف جاتا ہی جو ناخوش ہی تو گفتار تعالوا سے
کم مت کر یعنے تھوڑا مت جان کسواسطے کہ یہ سخن ایک کیمیا عجیب ہی اگر کوئی مس تیرے گفتار سے نفرت کرے
تو کرے تو اپنی کیمیا کو اُس سے الگ مت کر اُسوقت مین گو نفس کافر اُسکا کج ہو رہا ہی لیکن اُسکو تیری گفتار
آخر مین فائدہ ہی دیگی بس ای غلام تو تعالوا تعالوا کہے جا اور خبردار رہو یہ جان کہ بیشک اللہ دار السلام

کیطرف بلاتا ہی غلام آنحضرت کے اُن تین ناموں سے ہی جو خدا تعالے کو نہایت پسند تھے یعنی امی یتیم غلام اسی واسطے یہ نام ہمیشہ تاحیات آپ پر جاری رہے گو اُنکی حد سے خارج ہو گئے تھے مقولہ مولانا کا اے خواجہ تو اس خبط سے کہ جو کچھ ہوں میں ہی ہوں باز آ اس خبط کی سرداری کو ترک کر اور درگاہ الٰہی سے سرداری کو ڈھونڈھ الخلاف شرح میں یرغا کو یرغامکتب کو مطلب کرہست کو کرست لکھا ہے

اعتراض کرنا ایک معترض کا رسول مقبول پر امیر کرنے پر ہذیلی کے

قولہ چون پیمبر سروری کرد از ہذیل + از براے لشکر منصور نبیل + بوالفضولے از حسد طاقت نداشت + اعتراض لانسلم بر فراشت + خلق را بنگر کہ چون ظلمانیند + در متاع فانیے چون فانیند + از تکبر جملہ اندر تفرقہ + مردہ از جان زندہ اند سعرقہ + اے عجب کہ جان بزندان اندرست + وانگہے مفتاح زندانش بدست + پاے تا سر غرق سرگین ایجوان + میزند بر دامنش جوی روان + دائما پہلو بہ پہلو بیقرار + پہلوی آرامگاہ پشت دار + نور پنہانست جست وجو گواہ + کز گزافہ دل نمیجوید پناہ + گر نبودی حبس دنیا را مناص + نے بدے وحشت نہ دل جستی خلاص + وحشتت ہمچون موکل میکشد + کہ بجو ایغال منہاج رشد + ہست منہاج نہان مکمنت + یافتش رہن گزافہ جستنت + تفرقہ جویان جمع اندر کمین + تو دریں طالب برخ مطلوب بین + مردگان باغ برجستہ زمین + زندگی بخشندہ را تو فہم کن + چشم این زندانیان ہر دم بدر + کہ بدے گر نیستی کس مزدہ ور + صد ہزار آلودگان آب جو + کے بدندے گر نبودی آب جو + ہر زمین پہلوت را آرام نیست + زانکہ در خانہ لحاف و بستر یست + بیمقر گاہے نباشد بیقرار + بے خمار اشکن نباشد این خمار + گفت سنے یا رسول اللہ مکن + سرور لشکر مگر شیخ کہن + یا رسول اللہ جوان از شیر زاد + غیر مرد پیر سر لشکر مباد + ہم تو گفتی این وگفت تو گواہ + پیر باید پیر باید پیشواہ + یا رسول اللہ درین لشکر نگاہ + ہست چندین پیر از وے بیشتر + المعنی جب پیمبر نے ایک سردار ہذیل سے واسطے لشکر منصور نبیل کے مقرر کیا ایک حاسد بوالفضول حسد کی تاب نہ لایا اور اعتراض لانسلم اُٹھایا کہ ہم نہیں مانتے آپ مقولات مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں کہ خلق کو ذرا دیکھ کیسی اندھیری ظلمانی ہی اور کیسی متاع فانی دنیا میں فانی مارے تکبر کے سب تفرقہ میں پڑے ہیں ایک کہتا ہی میں بڑا دوسرا کہتا ہی میں بڑا اگر انکو غور کرو تو جان سے مردہ ہیں اور جو خیال کرو کہ زندہ ہیں تو محل سوز و گداز میں ہیں جلتے گلتے ہیں رشک و حسد سے کٹتے ہیں بڑا تعجب یہ ہی کہ جان زندان تن میں مقید ہی حال آنکہ کنجی زندان کی اُسکے ہاتھ میں ہے پھر کیوں قید ہی سر سے پاؤں تک اے جوان گوبر میں ڈوبا ہوا ہی اور اُسکے دامن سے لگی ایک نہر جاری ہی پھر کیوں نہیں اُسکو دھوتا ہمیشہ بے چین و بیقرار ہی او طلب دنیا میں کروٹیں بدلتا ہی اور پہلو میں آرامگاہ پشت دار ہے یعنے جس سے

بیٹھ لگائے نور حق کا پنہان ہی اور جستجو اسکی گواہ کہ اگر نہ تھا تو اسکو ڈھونڈھتے کیا سے تھے مگر بیہودگی سے
تیرا دل اسکی پناہ نہین ڈھونڈھتا جیسے اس قید دنیا کو اگر رہائی نہوتی تو نہ اس سے وحشت ہوتی نہ دل
اس سے خلاص ڈھونڈھتا آب وہی وحشت مثل موکل کے تجھپر تعین ہی اور کھینچ رہی ہی کہ اے گمراہ
راہ رشد کی کیون نہین ڈھونڈھتا اور یہ راہ رشد کی تیرے مکمن یعنے تیری ذات مین نہان ہے
ملنا اسکا دشوار اس سبب سے ہوا کہ یافت اسکی تیری بیہودہ تلاش مین رہی اور پھنسی ہوئی ہے اگر
ٹھیک ٹھیک ڈھونڈھے تو کیون نہ پائے پہچو تو لنظا ہر تفرقہ وحدت کثرت مین کر رہا ہی خود تفرقہ ناک
گھات مین لگا ہوا جمع کو ڈھونڈھ رہا ہی کہ کثرت و وحدت جمع ہین لاجرم تو اسی طالب مین جو منظا ہر مین
رخ مطلوب کا دیکھ جیسا کہ فرمایا وہو معکم اینما کنتم وہ تمہارے ساتھ ہی جہان تم ہو مردے باغ کے جو نباتات
ہے سب اپنی جڑون سے نکلے زندہ ہوے اب تو اُسنے اُس زندگی بخش کو سمجھ اور قیاس کر اُن کو
مت دیکھ آنکھین ان زندانیون کی ہر دم دروازہ پر کب لگی رہتین اگر انھون نے کوئی مژدہ ور
نہین دیکھ لیا ہی لاکھون آلودہ پانی ڈھونڈھنے والے کب ہوتے اگر آبجو نہوتی زمین مین تیرے
پہلو کو آرام نہین ہی جس سے کام پڑیگا اسواسطے کہ گھر مین لحاف بچھونا رکھا ہی جو گھر ہی مین رکھا رہیگا
البتہ جو بیمقر یعنے بے ٹھکانے لوگ ہین کہ جہان جا وہان پڑ رہے وہ زمین سے کبھی بیقرار نہین ہوتے
اسلیے کہ ایسے خمار جسمی ہوتے ہین جب خمار شکن موجود ہوتے ہین یعنے جب لحاف بچھونا زمین کی سختی سے
بچانے والا گھر مین ہی تو زمین پر کیسے نیند آئے اب استیناف ہی اُسی معترض کی طرف جس نے
کہا کہ نہین نہین یا رسول اللہ سردار لشکر کا سوا پیر کہن کے مت کر دیا رسول اللہ جو ان
اگرچہ شیر زادہ ہو مگر سردار لشکر کا سوا بوڑھے کے نہو یا رسول اللہ آپ ہی کا یہ قول ہی تکرار کہ بوڑھا
پیشوا ہونا چاہیے پس یہی قول آپکا میرے قول کا گواہ ہی یا رسول اللہ اسی لشکر مین ملاحظہ کرو کتنے
بوڑھے اُس سے بڑھکے ہین الخلاف شرح مین بوالفضول بے باک لکھا ہی اور حبس کو جنس این
خمار کو بیقرار **قولہ** زین درخت آن برگ زردش رابہین + سیبہاے پختہ اور انجین + برگہاے
زرد او خود سے کہیست + این نشان پختگی وکاملیست + برگ زرد ریش وآن موے سپید + بہر عقل
پختہ آرند این نوید + برگہاے نورسیدہ سبز فام + شد نشان آنکہ این میوہ است خام + برگ بے
برگی نشان عار نیست + زردی زر سرخروی صیر نیست + آنکہ او گل عارضست و نوخطست + او
بمکتب گاہ مخبر نو خطست + حرفہاے خط او کژ مژ بود + مر من عقلست اگر تن میدود + پاے پیلور
سرعت ارچہ باز ماند + یافت عقل او دو پر برا وج راند + گر مثل خواہی بجعفر در نگر + داد حق بر جاے دست و پاش پر

گر ز اسرار سخن بوی بری + من سخن گویم چو زر جعفری + بگذر از زر کاین سخن شد مجتنب + همچو سیماب این دلم شد مضطرب + ز اندرونم صد خموشی خوش نفس + دست بر لب می نهد یعنے کہ بس + خامشی بحرست گفتن همچو جو + بحر مے جوید ترا جو را مجو + از اشارتهاے دریا سر متاب + ختم کن واللہ اعلم بالصواب + المعنی اُس درخت سے برگ زرد جو رخسارے ہین انھین کو مت دیکھو وہ جو پکے سیب اسمین لگے ہین اُنکو بینوا اور جو برگ زرد کہے وہ خوبی سے کب خالی ہین وہ نشان پختگی و کاملی کے ہین یہ اُسکے برگ زرد ریش کے اور موے سپید اس بات کی خوشخبری سُناتے ہین کہ اسکی عقل پختہ ہے اور جو برگ نو رسیدہ سبز رنگ ہین وہ اسکا پتہ دیتے ہین کہ یہ میوہ ابھی کچا ہے جب عارف کو بے برگی برگ ہو جاتی ہے اسے بے سامانی سامان تب جانا جاتا ہے کہ اب یہ کامل ہوا ایسے ہی بوڑھا برگ جوانی سے بے برگ ہو کے کامل ہوتا ہے جیسے زردی زر کی روے سُرخ پر کھیتا کا ہے جو شخص کہ اُسکے گل سے عارض ہین اور خط اُسکا نو رستہ وہ مکتب گاہ مین اپنی نوخطی کی خبر دینے والا کہ اسکا خط نیا کچا ہے پس اُسکے خط کے حروف کثرمثر ہونگے اور وہ لنگڑا برجا ماندہ عقل کا ہے اگرچہ تن اُسکا دوڑتا ہے اور بوڑھے کا پانون اگرچہ سرعت و تیزی سے تھکا ہوا ہے مگر عقل نے اُسکے دو پر پائے ہین جو بلندی کو لیجاتے ہین اور اگر اسکی مثل چاہتے ہو تو حال جعفر طیار کو دیکھو کہ جب اُنکے ہاتھ پانون کٹگئے تھے تو حق تعالے نے اُنکو پر دیے اب اگر اسرار سخن سے میری بو پالین تو جانین کہ سخن میرا زر جعفری ہے یعنے از بس کھرا وہ جعفر طیار تو ابن ابو طالب ہین اور یہ جعفر نام ایک کیمیاگر کا ہے کہ زر جعفری اُس سے منسوب ہے اب وہی شخص کہتا ہے جانے دو زر نہ سہی یہ بات ہی میرے دل مین چھپ گئی اور مثل سیماب کے میرا دل مضطرب ہوا اب میرے دل سے صدہا خموشیان خوش نفس میرے لب پر ہاتھ رکھتی ہین کہ بس کر اسواسطے کہ خاموشی ایک دریا ہے اور گفتگو ایک نہر جب بحر تجکو ڈھونڈھتا ہے تو تو نہر کو کیون ڈھونڈھے دریا تجکو اشارون سے اپنی طرف بُلاتا ہے تو اُس سے سرتابی مت کر اور ختم کرکے اللہ پر چھوڑ دے وہی خوب جاننے والا نیک کا ہے اختلاف شرح مین اور اکا الف رہگیا ہے صیرفی کو صرفی دو پر کی دال رہگئی قولہ همچنین پیوسته کردآن بے ادب + پیش پیغمبر سخن زان سر و لب + دست می داد ش سخن او بیخبر + کہ خبر هر زہ بود پیش نظر + این خبرها از نظر خود نائب است + بهر حاضر نیست بهر غائب است + هر کہ او اندر نظر موصول شد + این خبرها پیش او معزول شد + چونکہ با معشوق گشتی همنشین + دفع کن دلالگان را بعد ازین + هر کہ از طفلی گذشت و مرد شد + نامہ و دلالہ بر وے سرد شد + نامہ خواند از پے تعلیم را + حرف گوید از پے تفهیم را + پیش بینایان خبر گفتن خطاست +

کان دلیل غفلت و نقصان ماست + ہش بود خاموشی نفع تو + بہر اینت آمد خطاب انصتوا + گر بفرماید بگو برگوے خوش + لیک اندک گو دراز اندر مکش + ور بفرماید کہ اندر کش دراز + ہمچنان شیرین بگو با امر ساز + ہمچنانکہ من درین زیبا فسون + با ضیاء الحق حسام الدین کنون + چونکہ کوتہ میکنم بعد از رشد + او بصد نوعم بگفتن میکشد + ای حسام الدین ضیاء ذو الجلال + چونکہ می بینی چہ میجوئی مقال + این مگر باشد ز حب مشتہا + سقنی خمرا و قل لی انہا + بر دہانم نشست اینند می جام ہو + گوش میگوید کہ قسم گوش کو + قسم تو گرمیست نک گرمیست ہست + گفت حرص من ازین افزون ترست + المعنی

فرماتے ہین ایسے ہی جیسا کہ مذکور کیا آنحضرت کے سامنے اُس بے ادب نے ہمیشہ ذکر اُس سرد لب کا کہ وہ کچھ نہین کہتا تھا کیا ذکر کرنا تو اُسکو میسر ہوتا تھا لیکن وہ اس بات سے بیخبر تھا کہ جو بات پیش نظر ہو اُس سے خبر دینا بیہودگی ہی اس سبب سے کہ حضرت سے تو کچھ چھپا ہی نہ تھا ظاہر ہے کہ خبرین نظر کی نائب ہین جہان نظر نہین ہوتی وہان یہ کام دیتی ہین لابد حاضر کے واسطے نہین ہین غائب کے واسطے ہین اور جبکہ کوئی نظر سے موصول ہوگیا پھر خبرین اُسکے سامنے بیکار ہو جاتی ہین اسواسطے کہ دلالہ جب ہی تک ہوتی ہی کہ معشوق سے ہمنشین نہین ہوتا اور جب ہمنشین ہوگیا تو دلالہ کو دفع کر پھر اُسکا کیا کام ایسے ہی جو کوئی طفلی سے گذر گیا اور مرد ہوا اُسپر نامہ و پیام عاشقون کے سرد ہو جاتے ہین ای بیہودہ نامہ تو اسی واسطے پڑھتے ہین جس سے تعلیم ہو اور حرف گوئی اسیلئے ہی جس سے تفہیم ہو لیکن جو دیکھنے والے اور بینا ہین اُنکے سامنے خبر کہنا خطا ہے کسواسطے کہ یہ دلیل ہماری غفلت اور ہمارے ناقص ہونے کی ہے جو بینا ہے اُسکے سامنے خاموشی تیرے تجکو نفع ہے اُسکی دیدہ بائین سُن اُسی واسطے خطاب آیا ہی اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا جب قرآن پڑھا جائے اُسکو سنو اور خاموش ہو اگر وہ سننے والا فرمائے کہ کہہ تو خوشی سے کہہ مگر مختصر نہ بطرز طویل اور اگر لنبی چوڑی تقریر کو تجھسے کہے تو اچھی شیرین بیانی سے ادا کر اور اُسکا حکم بجا لا جیسا کہ اس زیبا منتر یعنے مثنوی مین ضیاء الحق حسام الدین کے ساتھ ابتک مین ہون کہ جب مین جانتا ہون کہ رشد و ارشاد ہوچکا اب کوتاہ کردن وہ سیکڑون طرح مجکو کہنے کیطرف کھینچتا ہے ای حسام الدین ضیاء ذو الجلال مین جو کچھ کہتا ہون تو تو اسکو بچشم دیکھتا ہے پھر مقال کا طالب کیون ہے یا شاید اس سبب سے کہ تیری مشتہی اور خواہش کی گئی جو چیزین ہین اُنکی محبت سے ہو دوسرا مصرعہ جو عربی کا ہے اُسکا پورا شعر یہ ہی + الا اسقنی و قل لی ہی الخمر + ولاتسقنی سرا اذا امکن الجہر + خبردار ہو پلا مجکو شراب اور کہہ مجھسے کہ یہ شراب ہی اور مت پلا مجکو چھپا کے جبتک کہ جہر ممکن ہو تیرے دہن پر تو سوقت مین جام ہو کا ہی

مگر گوشت ضرور کہتے ہین کہ حصہ ہمارا کہان ہی تیرے حصہ مین جام ہوگی گرمی ہی سو گرمی مجکو سہنے پھر کیا رہا
کہا حرص میری اس سے افزون تر ہی

جواب آنحضرت کا معترض سے

قوله در حضور مصطفائی قند خو + چون ز حد برد آن عرب از گفتگو + آن شہ والنجم و سلطان عبس + لب گزید
آن سرد لب را گفت بس + دست مینزد بہر منعش بر دہان + چند گوئی پیش دانای نہان + پیش بینے
بردۂ سرگین خشک + که بخر این را بجاے ناب مشک + بعر را ای گنده مغز گنده مخ + زیر بینے نہی
وگوئی که اخ + اخ اخی بر داشتے ای گیج کاج + تا که کالاے بدت یابد رواج + تا که بفریبی
مشام پاک را + آن چرنده گلشن افلاک را + حلم او خود را اگرچه گول ساخت + خویشتن را اندکے
باید شناخت + دیگ را گر باز ماند شب دہن + گربه را ہم شرم باید داشتن + خویشتن گر خفته
کرد آن خوب فر + سخت بیدارست دستارش مبر + چند گوئی ای لجوج بیصفا + این فسون در پیش مصطفا
صد ہزاران حلم دارند این گروه + ہر یکے حلمے از انہا صد چو کوه + حلم شان بیدار را ابله کند + زیرک
صد چشم را گمره کند + حلم شان ہمچون شراب خوب نغز + نغز نغزک بر رود بالای مغز + مست را بین
زان شراب پر شگفت + ہمچو فرزین مست کج رفتن گرفت + مرد برنا زان شراب زود گیر +
در میان راه مے افتد چو پیر + خاصه آن باده که از خم بلیست + نے مے که مستی او یکشبیست + آنکه
آن اصحاب کہف از نقل نقل + سیصد و نه سال گم کردند عقل + زان زنان مصر جامی خورده اند
دستہا را شرحه شرحه کرده اند + ساحران ہم سکر موسی داشتند + دار را دلدار مے پنداشتند +
جعفر طیار زان مے بود مست + زان گرو میکرد ہمچو پا و دست + المعنی بعر بفتح سرگین شتر مخ مغز
اخ بالضم بوئیدن گیج بیاے مجہول و کاف فارسی پریشان کاج احول لجوج ستیزه کننده نغزک
ہر شے خوب دہر کاراندک که بخوبی باشد و میوۂ انبه فرماتے ہین که سامنے حضرت مصطفیٰ کے جنکی
خوے شیرین مثل قند کے تھی جب اُس عرب نے حد سے زیاده گفتگو بڑھائی تو اُس پادشاه
والنجم اور سلطان عبس نے که دونون سورتین قرآن کی ہین ہونٹھ کاٹے اور اُس سرد لب سے
که بالکل باتین اُسکی بیمزه تھین کہا که بس کر ہاتھ اُسکے باز رہنے کے واسطے اُسکے مُنہ پر مارتے تھے
اور کہتے تھے کہا تک سامنے دانا سے نہا نکے کہا کریگا تیری دانست مین اب مقولات مولانا کے ہین
که تو سوکھا گوبر بیناکے روبرو لیے جاتا ہی که بجاے مشک نافه کے اسکو خریدے اے گنده مغز گنده دماغ
گوبر اونٹ کا ناک کے نیچے لگاکے سونگھتا ہی اور کہتا ہی کیا ہی خوش ہی کیسی تو نے اخ اخ یعنی تحسین

وتعریف اٹھائی ہے ای احول پریشان گو کالابد تیرا رواج پا جاے اور مشام پاک کو دھوکا دے وہ مشام جو چرنے والا گلشن افلاک کا ہے اُسکے حلم نے اگرچہ آپ کو بھولا بنایا اور پرا پا لیکن تجکو تو ذرا آپ کو پہچاننا چاہیے تھا تو آپ کو کیون بھول گیا ہانڈی کا اگر رات بھر منھ کھلا رہے تو بلی سے شرمانا چاہیے کیون کھلی چھوڑی تھی تو نے بھی مدت سے اُسکی برائی مین منھ کھولا تجکو بھی اُسکا لحاظ چاہیے تھا کہ مبادا کچھ کہین نہین اگر کسی خوب فرسنے تیری برائی سے اغماض کرکے اپنی جان سو تو نین ڈال لی تو اُسکو سوتا مست جان اور اُسکی پگڑی مت اُتارے وہ نہایت ہی بیدار ہے اے ستیزندۂ بے صفا یہ منتر تیرے کان مین شیطان نے پھونکا ہے اُسکو مصطفے کے سامنے کبتک کہیگا یہ گروہ انبیا کے لاکھون قسم کے حلم رکھتے ہین اور ہر ایک حلم اُسنے ایسا وزنی جیسے سو پہاڑ انکا حلم سوتے کیا بیدارون کو احمق کرتا ہے اور وہ دانا جسکی سو آنکھین ہون اُسکو گمراہ کرتا ہے یعنے جا بیجا تحمل انکا دیکھ کے بد اعتقاد ہو جاتے ہین حلم انکا ایسا ہے جیسے شراب خوب و نغز جسکا نشہ نہایت جلدی مغز کو چڑھجاتا ہے اب جو مست ہوتے ہین تو اس شراب پر عجب سے مست ہوکے فرزین کیطرح ٹیڑھی راہ چلنے لگتے ہین اور جو مرد جوان ہین وہ اس شراب زود گیر یعنے فوراً دبوچ لینے والی سے بوڑھون کی طرح راہ مین پڑے ہوتے ہین کہ ہل نہین سکتے جب اس شراب نغز کا یہ حال تو خاص وہ شراب جو خم نبی سے ہے جسکی مستی مثل اس شراب کے یکشبی نہین بلکہ وہ شراب خم نبی کی وہ ہے جس سے موافق نقل نقل کے اصحاب کہف تین سو نو برس لایعقل رہے نقل نقل قران مجید جسمین وارد ہے ولبثوا فی کہفہم ثلاث مائۃ سنین وازدادوا تسعا اور رہے وہ کھوہ مین تین سو برس اور بڑھائے اُسپر نو برس اور اسی شراب سے زنان مصر نے ایک جام پی کے ہاتھونکو پارہ پارہ کیا اور اسی شراب کے سکر سے جو موسی سے تھی ساحرون نے دار کو دلدار جانا جیساکہ فرعون نے کہا تھا لاصلبنکم اجمعین اور یہی شراب نبی کی تھی جس سے جعفر طیار نے مست ہوکے اپنے ہاتھ پاؤن کٹوائے الخلاف شرح مین بحر کو بجز لکھا ہے

قصۂ سبحانی ما اعظم شانی کہنا بایزید کا اور مریدون کا اور جواب انکا اُن کو از راہ عیان نہ بطریق زبان

قولہ بامریدان آن فقیر محتشم + بایزید آمد کہ یزدان نک منم + گفت مستانہ عیان آن ذو فنون + لا الہ الا انا ہا فاعبدون + چون گذشت آن حال گفتند ش صباح + تو چنین گفتی و این نبود صلاح + گفت این بار ار کنم این مشغلہ + کاردہا در من زنید آندم ہلہ + حق منزہ از تن و من با تنم + چون چنین گویم بباید کشتنم + چون وصیت کرد آن آزاد مرد + ہر مریدے کاردے آمادہ کرد + مست

گشت او بازاران سغراق رفت + آن وصیتهاش از خاطر برفت + عشق آمد عقل او آواره شد + صبح
آمد شمع او بیچاره شد + عقل خود شحنہ است چون سلطان رسید + شحنۂ بیچارہ در کنجے خزید + عقل سایہ
حق بود حق آفتاب + سایہ را با آفتاب اوچہ تاب + چون پری غالب شود بر آدمی + گم شود از مرد
وصف مردمی + ہرچہ گوید او پری گفتہ بود + زین سرے زان سرے گفتہ بود + چون پری را
این دم و قانون بود + کردگار آن پری خود چون بود + او ولی او رفتہ پری خود او شدہ + ترک
بے الہام تازی گو شدہ + چون بخود آید ندا ند یک لغت + چون پری را ہست اینکار و صفت +
پس خداوند پری و آدمی + از پری کے باشدش آخر کمی + المعنی سغراق بالضم قدح بزرگ و بفتح پیالہ
مے دینرے ایک دن مریدون کے پاس وہ فقیر محتشم یعنے بایزید آئے اور کہا کہ یہ دیکھوین خدا
ہون اور مستانہ ظاہر اُس صاحب علم فن نے مضمون دو سرے مصرعہ کا ظاہر کیا کہ کوئی معبود نہین
ہے سوا میرے لو میری پرستش کرو جب یہ حال گذر گیا صبح کو مریدون نے کہا کہ تمنے ایسا کہا اور یہ
اچھا نہین ہے کہا اب کی دفعہ مین اگر مین یہ مشغلہ کرون تو اُسوقت تم سب ضرور میرے چھریان
ماریو اسلیے کہ حق تعالے جسم سے پاک ہے اور میرا جسم پھر اگر ایسا کہون تو قابل مار ڈالنے کے ہون
ضرور مار ڈالنا چاہیے جب انھون نے کہ ایک آزاد مرد تھے یہ وصیت کی تو ہر مرید نے ایک
چھری تیار کی پھر یہ اُسی شراب پر زور سے مست ہوے اور وہ وصیتین سب اُنکے بھولی جاتی رہین اب
عشق آیا عقل آوارہ ہو گئی جیسے صبح ہونے سے شمع بیچارہ ہو جاتی ہے عشق ایک بادشاہ ہے
عقل اُسکی شحنہ جب بادشاہ آیا شحنہ بیچارہ ایک گوشہ مین گھس گیا عقل سایہ حق کا ہے اور حق آفتاب
پھر سایہ کو آفتاب کے مقابل فروغ و تاب کب ہے دیکھو جب جن آدمی پر چڑھتا ہے تو آدمی سے
وصف مردمی کے جاتے رہتے ہین جو کچھ آدمی کہتا ہے وہ پری کا کہا ہوا ہوتا ہے یعنی اس سرے سے نہین
اُس سرے کا کہا ہوا ہوتا ہے اب خیال کرو جب پری کو اپنے غلبہ مین یہ دم و قانون ہے تو کردگار پری
جسپر غلبہ کرے خود اُسکا کیا حال ہو گا جب اُسکی اوئی یعنے اُو ہونا جاتا رہا تو خود وہ پری ہو گیا اور
ترک تھا تازی زبان سے ناواقف اب تازی گو ہو گیا اور جب آپ مین آیا تو عربی کا ایک
لفظ نہین جانتا آپ فرماتے ہین کہ جب پری کا یہ کام ہے اور یہ صفت تو بس خداوند پری و آدمی
مین آخر پری سے کیا کمی ہو گی **قولہ** شیر گیر از شیر کے ترسد بگو + شرح ماہ از گور کہ پرسد بگو + شیر گیر
از خون برہ سیر خورد + تو بگوئی او نکرد آن بادہ کرد + در سخن پر وا نرد از راز کہن + تو بگوئی بادہ گفتہ
ہست این سخن + بادۂ را می بود این شر و شور + نور حق را نیست این فرہنگ و زور +

کہ ترا از تو بکل خالی کند + تو شوی پست او سخن عالی کند + گرچہ قرآن از لب پیغمبر ست + ہر کہ گوید حق نگفت او کافر ست + چون ہماے بیخودی پرواز کرد + آن سخن را بایزید آغاز کرد + عقل را سیل تحیر در ربود + زان قوی تر گفت کاول گفتہ بود + نیست اندر جبہ ام الا خدا + چند جوئے در زمین و در سما + آن مریدان جملہ دیوانہ شدند + کاردہا در جسم پاکش میزدند + ہر یکے چون ملحدان گرد کوہ + کارد میزد پیر خود را بے ستوہ + ہر کہ اندر شیخ تیغ میخلید + باژگونہ او تن خود میدرید + یک اثر نے بر تن آن ذو فنون + وان مریدان خستہ در غرقاب خون + ہر کہ او سوے گلویش زخم زد + حلق او ببریدہ دید و زار مرد + وانکہ او را زخم اندر سینہ زد + سینہ اش بشگافت شد مردہ ابد + وانکہ آگہ بود از صاحبقران + دل ندادش کو زند زخم گران + نیم دانش دست او را بستہ کرد + جان نہ برد الا کہ خود را خستہ کرد + المعنی کرد کوہ نام کوہ ماژندران کہ زمانہ امام فخر الدین رازی مین وہان ملحد رہتے تھے شیر گیر یم مست و معزز و صاحب مرتبہ یعنی مست جو شیر گیر ہی بتا تو وہ شیر سے کب ڈرتا ہی اور اندھے سے شرح راہ کی کون پوچھتا ہی شیر گیر عشق شیر عقل ایسے ہی گو بھی عقل کہ عشق کے سامنے اندھی ہے شیر گیر نے خون برہ کا سیر ہو کے کھایا برہ بھی عقل اب تو کہتا ہے اُسنے کچھ نہین کیا شراب نے کیا جس سے وہ مست تھا اور جو وہ سخن پردازی کسی رازکہن کی کرے تو تو یہی کہتا ہے کہ شراب نے یہ سخن پردازی کی ہم تجھسے پوچھتے ہین شراب مین تو ایسے شور و شور ہوتے ہین کیا لو رحق مین یہ فرہنگ و زور نہین ہی کہ تجکو تجھسے بالکل خالی کردے ایسا کہ تو پست ہو جاسے اور خود وہ سخن عالی کرے جیسے قرآن کہ لب پیغمبر سے نکلا اب اگر کوئی کہے کہ خدا تعالے نے نہین کہا تو کافر ہی ایسے ہی یہ ہے کہ جب ہماے بیخودی کا پرواز مین آیا تو بایزید نے پھر وہی بات شروع کی ایسا اہلا حیرت کا آیا کہ انکی عقل کو بہا لیگیا اور جو کچھ پہلے کہا تھا اُس سے قوی تر کہا کہ میرے جبہ مین سوا خدا کے نہین تو زمین و آسمان مین کہتک ڈھونڈ ھیگا بس مرید سب دیوانے ہو گئے اور چھریان اُنکے جسم پاک مین مارنے لگے ہر ایک مثل ملحدون گرد کوہ کے چھریان اپنے پیر پر مارتے تھے جو کوئی چھری شیخ کے چبھوتا تھا اُلٹا اپنے ہی بدن کو کاٹتا تھا اُس ذو فنون کے جسم پر ذرا اثر نہ تھا اور مرید سب زخمی ہو کے خون مین ڈوبے جسنے اُنکے گلے پر زخم لگایا اُسنے اپنا حلق بریدہ دیکھا اور زار زار مرگیا اور جسنے زخم اُنکے سینہ پر مارا اُسکا سینہ پھٹ گیا اور ابد تک کو مردہ ہو گیا اور جو کہ صاحبقران سے آگاہ و واقف تھا اُسکے دل نے نہ چھوڑا کہ وہ زخم کاری مارے اُسکی نیم دانش نے اُسکا ہاتھ روکا بند اوہ زخمی ہو کے جان بچا یگا صاحبقران وہ شخص جسکی پیدایش کے وقت زہرہ مشتری یا ماہ و مشتری

یا زحل و مشتری ایک برج یا ایک درجہ مین جمع ہون کہ اسکو قران السعدین کہتے ہین اور مولود اُسوقت کا
نہایت سعید ہوتا ہی شاید بایزید بھی صاحبقران ہون یا اسوجہ سے کہ ذات الٰہی سے اسوقت اُنکو قران
تھا صاحبقران کہا الخلاصہ شرح مین ترا کو گہ لکھا ہی **قولہ** روز گشت و آن مریدان کاستہ + نوحہ ہا
از خانہ شان برخاستہ + پیش او آمد ہزاران مرد و زن + کاے دو عالم درج در یک پیرہن + این
تن تو گر تن مردم بدی + چون تن مردم ز خنجر گم شدی + با خودی با بیخودی دوچار زد + بیخود اندر
دیدۂ خود خار زد + اے زدہ بر بیخودان تو ذوالفقار + بر تن خود میزنی آن ہوشدار + زانکہ بیخود فانیست
و امینست + تا ابد در ایمنی او ساکنست + نقش او فانی و او شد آئنہ + غیر نقش روی غیر آن جای نہ +
گر کنی تف سوے روے خود کنی + ور زنی بر آئنہ بر خود زنی + ور ببینی روی زشت آنہم توئی + ور ببینی
عیسے مریم توئی + او نہ اینست و نہ آن او سادہ است + نقش تو در پیش تو بنہادہ است + چون رسید
اینجا سخن لب در ببست + چون رسید اینجا قلم در ہم شکست + لب ببند ارچہ فصاحت دست داد + دم مزن
واللہ اعلم بالرشاد + بر کنار بامی ایست مدام + پست بنشین یا فرود آ والسلام + ہر زمانی کہ شوی تو
کامران + آن دم خوش را کنار آب دان + ہر زمان خوش ہراسان باش تو + ہمچو گنج خفیہ کن نے
فاش تو + تا نیاید بر دلا ناگہ بلا + ترس ترسان رو دران مکمن ہلا + ترس جان در وقت شادی
از زوال + زان کنار بام غیبست ارتحال + گر نمی بینی کنار بام راز + روح مے بیند کہ ہستش اہتزاز
ہر نکالی ناگہان کان آمدہ است + بر کنار کنگرہ شادی نشست + جز کنار بام خود نبود سقوط + اعتبار
قوم نوح و قوم لوط + اعتبار ے گیر تا یابی صفا + از درون انبیا و اولیا + **المعنی** درج بالفتح لپیٹنا
کسی چیز کا کسی چیز مین مدام بضم شراب دلا بکسر دوستی و محبت و قرب یعنے جب دن ہوا وہ مرید جو مرگئے
تھے اُنکے گھرون سے نوحہ کی آوازین بلند ہوئین ہزارون مرد و زن اسکے پاس جمع ہوے کہ ای
تم وہ شخص ہو کہ دونون جہان تمھارے ایک پیرہن وجود مین لپٹے ہوے ہین مگر صفت مین یکسان
نہین اگر لپٹے نہوتے تو تمھارے اوپر خنجر مارنے سے یہ زخمی کیون ہوتے اور اگر صفت مین یکسان
ہوتے تو تم بھی ضرور خنجر سے زخمی ہوتے مثلاً ایک تو با خود ہی اور گرفتار ہستی اور ایک بیخود یعنی ہستی سے
آزاد دونون مقابل ہوے تو اس باخود نے بیخود اور بے اختیار اپنی آنکھون مین کانٹے چھونکے اور
آپ کو اندھا کیا اُس بیخود کا کچھ نہین بگڑیگا ای وہ شخص کہ تو نے بیخودون پر تلوار چلائی ہوشیار ہو جا کہ
اپنے ہی جسم پر مار رہا ہی اس سبب سے کہ بیخود فانی ہی خودی سے مٹا ہوا اور بخت ہی ابد تک ایمنی کا
رہنے والا اُسکا نقش یعنے ظاہر صورت تو فنا ہو گئی اب وہ صاف و سادہ آئنہ ہو گیا بس سوا اسے

نقش صورت غیر کے جو آئینہ مین نظر آتا ہی وہان کچھ نہین ہی آپ اگر اُسکی طرف توجہ کریگا تو اپنے ہی صورت
کی طرف کریگا اور جو آئینہ پر کچھ ماریگا تو اپنے ہی اوپر ماریگا اگر اُسمین روے زشت دیکھیگا تو تو ہی ہی
اور اگر عیسیٰ بن مریم کو دیکھیگا وہ بھی تو ہی ہے وہ نہ یہ ہی ای عیسیٰ بن مریم نہ وہ یعنے روے زشت وہ صاف
وسادہ ہی یہ تیرا ہی نقش جیسا کچھ ہی تیرے سامنے رکھا ہی آپ کہتے ہین جب سخن اور قلم میرا دونون اس
مقام پر پہونچے لب سخن سے بند ہو گئے اور قلم ٹوٹ گیا زیادہ اس سے کہنے لکھنے کا موقع نہ رکھا اور
کہا لب بند کرلے اگرچہ فصاحت حاصل ومیسر ہی مگر آگے دم مت مار اللہ کے حوالہ کر کہ وہ رشاد کو خوب
جانتا ہی تو بڑھتے بڑھتے کنارہ بام کے آگیا ہی اور شراب سے مست ہی یا سرک بیٹھ یا اُتر آ آگے سلام
جسوقت مین کہ تو کامران ہوگے تو اُس دم خوش کو کنارہ آب کے جان کہ بہا دا یہ نہ جاے اُس زمان
خوش پر ڈرتا اور رہبر اسان رہ اور مثل گنج کے اُسکو چھپا فاش مت کرتا تیرے قرب ودولا پر ناگہان
کوئی بلا نہ آجاے خبردار اس کمین مین ڈر ڈر کے پانون رکھ نڈر ہو کے مت چل جسوقت مین کہ شادی
حاصل ہوتی ہے اُسوقت جان کو ہو خوف اُسکے زوال کا ہوتا ہے اسی سبب سے تو ہے کہ وہ
کنارہ بام غیب کا ہی اور کنارہ بام سے ارتحال ضرور یعنے ایک جگہ سے اٹھنا دوسری جگہ جانا لیکن
اگر تو کنارہ بام راز کا نہین دیکھتا ہی تو کیا تیری روح تو دیکھتی ہی اُسکو اہتزاز ہے یعنے جنبش اور جو رنج
کہ وہ ناگہان آیا ہی یہ جان کنارہ کنگرہ شادی کے بیٹھا ہے یعنے شادی اُسکے ساتھ ہے غرض کنارہ بام
کے سوا سقوط نہین ہے تو قوم نوحؑ اور قوم لوطؑ کو بعبرت دیکھ کیسے بام ضلالت کے کنارہ سے
گرے تو عبرت واعتبار اختیار کر تو درون انبیا واولیا سے صفا حاصل کرے

بیان فصاحت وبسیار گوئی اُس فضول کا سامنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

قولہ پر تو مستی بجد نبی + چون بزد ہم مست وخوش گشت آن غبی + لاجرم بسیار گو شد از نشاط + مست
ادب بگذاشت آمد در خباط + نے ہمہ جا بیخودی شر میکند + بے ادب را بے ادب تر میکند +
گر بود عاقل نکو تر میشود + ور بود بد خوے بد تر میشود + بر لیسب آید لباب اہکاس او + وز غبی کم کرد
استیناس او + بیخود از مے با ادب گردد تمام + باخود از مے بے ادب گردد مدام + لیک غلب
چون بدند وناپسند + بر ہمہ مے را محرم کردہ اند + حکم غالب راست چون اغلب بد تند + تیغ را
از دست رہزن بستدند + المعنی خباط بضم دیوانگی لیسب عاقل ودانا لباب بضم لام خلاصہ ہر چیز
استیناس انس گرفتن محرم حرام کردہ شدہ پر تو مستی بجد نبی کا جو اُس غبی احمق پر پڑا تو مست
ہو گیا اور از بس خوشی مین آگیا لاجرم اسکے مزہ مین آکے بسیار گو ہو گیا اور ایسا مست کہ ادب

اپنے پاس نہ چھوڑا ضبط مین پڑا کیا یہ نہین ہو کہ مستی وبیخودی اپنے موقع پر اچھی ہوتی ہے اور علی العموم ہر جگہ ہو تو شر پیدا کرتی ہے اور بے ادب کو زیادہ بے ادب بناتی ہے ہان اگر عاقل ہو تو نیک ہوجاتا ہو اور بد تو بدتر ہوتا ہے دانا پر لباب اُسکے اُس کاسہ کا آتا ہے یعنے اُسکی محبت اُسپر ہوتی ہے اور غبی سے انس گیری کم ہوتی ہو جو بیخودعشق کا ہے شراب سے پورا باادب ہو جاتا ہے اور جو باخودہی وہ مدام بے ادب رہتا ہو لیکن اکثر جو بد اور ناپسند ہین لہذا سب پر شراب حرام کیگئی اسواسطے کہ غالب پر حکم کیا جاتا ہو یہان بد اغلب ہین بس ضرور ہے کہ رہزن کے ہاتھ سے تلوار چھین لین الخلاف شرح مین آن غبی کو اے غبی تیسرے شعر کو باندک تغیر پھر دوبارہ لکھا ہو

بیان کرنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب تفضیل اُس ہذیلی کا افسری وسرلشکری مین پیرون اور کاردیدون پر

قولہ گفت پیغمبر کہ ایظاہر نگر + تو مبین اوراجوان بے ہنر + ای بسا ریش سیاہ ومرد پیر + ای بسا ریش سفید ودل چو قیر + عقل اورا آزمودم بارہا + کرد پیری آنجوان درکارہا + پیر پیر عقل باشد اے پسر + نے سفیدی موے اندر ریش وسر + از بلیس اوپیر تر خود کے بود + چونکہ عقلش نیست او لاشی بود + طفل گیرش چون بود صاحب کمال + پیر باشد در رہ آن خوشخصال + طفل گیرش چون بود عیسی نفس + پاک باشد از غرور واز ہوس + آن بیاض مو دلیل پختگیست + پیش چشم بستہ کش کوتہ نگیست + آن مقلد چون نداند جز دلیل + در علامت جوید او دائم سبیل + بہر آن گفتیم کاین تدبیر را + چونکہ خواہی کرد بگزین پیر را + ایک پیر عقل نے پیر سن + می ندانی ممتحن از ممتحن + آنکہ او از پردہ تقلید جست + او نبور حق بہ بیند ہر چہ ہست + نور پاکش بی دلیل وبی بیان + پوست بشگافد درآید درمیان + پیش ظاہربین چہ قلب وچہ سرہ + او چہ داند چیست اندر قوصرہ + ای بسا زرسیہ کردہ بدود + تارہد از دست ہر دزد حسود + ای بسا مس بیندودہ بزر + تا فروشد آن بعقل مختصر + ماکہ باطن بین جملہ کشوریم + دل بہ بینیم وبظاہر ننگریم + قاضیانی کہ بظاہر مے تنند + حکم بر اشکال ظاہر میکنند + المعنی قیر مراد سیاہ سے ممتحن بکسر حا امتحان کنندہ وبفتح حا امتحان کردہ شدہ قوصرہ بالفتح خریطہ اور رجوال حضرت رسول مقبول نے اُس سے کہا کہ ای ظاہر نگر تو اُسکو جوان اور بے ہنر مت سمجھ اسے مخاطب بہت ایسے ہوتے ہین کہ داڑھی سیاہ ہی حال آنکہ وہ پیر ہین اور بہت ایسے ہین کہ داڑھی اُنکی سفید ہے اور حال یہ کہ دل اُنکا سیاہ ہے ہمنے اُسکی عقل کو بارہا آزمایا کہ اُس جوان سے کامون مین پیری ظاہر ہوئی ہو پیر وہ ہو ای پسر جو پیر مرشد عقل کا ہو نہ سفیدی بالون کی جو ریش وسر مین ہو پیر ہے اگرچہ تو ابلیس سے

زیادہ پیر نہین اور جبکہ اُسکو عقل نہین تو لاشی ہی تو اُسکو طفل ہی فرض کر لیکن جبکہ صاحب کمال ہی تو وہ خوشحال
ہنر مین پیر ہے تو اُسکو طفل جان مگر جبکہ وہ عیسی نفس ہی تو غرور و ہوس سے جو اوّل اشیا ہین اُسنے
تو پاک ہے یہ سفیدی بالون کی دلیل پختگی کی ہی مگر اُسکے سامنے کہ جو چشم بستہ ہے اور اُسکو تہ نگی
ہے یعنے کوتہ اندیش آپ اُسکا جواب ہے جو اُسنے کہا تھا اوپر کہ آپ نے فرمایا ہے پیر باید پیر باید
پیشوا کہ دنیا کے لوگ مقلد ہین دیکھا دیکھی کام کرنے والے نہ محقق یہ ہر کام مین رہنما چاہتے ہین
اور علامت مین ہمیشہ راہ ڈھونڈھتے ہین اسواسطے ہمنے کہا تھا کہ جو اس تدبیر کو کرنا چاہے تو بوڑھے
کو اختیار کر لیکن اُس سے بھی غرض یہ تھی کہ پیر عقل ہو نہ پیر بڑی عمر والا بیعقل کہ تو نہین جانتا آزمایا ہوا
کون ہی اور آزمانے والا کون یعنے گرم سرد آزمودہ کون ہی اور کسے آزماتا ہی اور جو کہ پردہ تقلید سے
نکلگیا ہی وہ نور حق سے جیسا کچھ کوئی ہی اُسکو ہو بہو دیکھتا ہے اُسکا نور پاک بے دلیل و بے بیان
بیچمین پڑکے پردہ اُسکا پھاڑ دیتا ہی کہ بعینہ وہ اُسکو دیکھتا ہے اور جو ظاہر مین ہے اُسکے سامنے کھرا
کھوٹا ایک ہی وہ کیا جانے کہ اُسکے خریطہ مین کیا ہی ای مخاطب اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زر کو دھوان
دے کے سیاہ کر دیتے ہین تا چور حاسد کھوٹا سمجھ کے نہ لے اور اکثر مس کو زر اندودہ کر کے ایسا
پر فروغ کر دیتے ہین کہ زر معلوم ہوتا ہی تو جسکی تھوڑی عقل ہی اسمین وہ گھس جاتا ہی اور ہم باطن بین جملہ کشور
کے ہین ہم دل کو دیکھتے ہین ظاہر کو نہین دیکھتے جیسے قاضی کہ ظاہر پر اپنی عقل پیٹتے ہین اور جو شکل ظاہر ہوتی
ہے اُسپر حکم کرتے ہین الخلاف شرح مین چو تیر کو چون نور کو نور لکھا ہے قولہ چون شہادت گفت
وایمانش نمود + حکم او مومن کنند این قوم زود + پس منافق کاندرین ظاہر گریخت + خون صد
مومن بہ پنہانی بریخت + جہد کن تا پیر عقل و دین شوی + تا چو عقل کل تو باطن بین شوی + از عدم
چون عقل زیبا رو نمود + خلعتش داد و ہزاران عز فزود + عقل چون از عالم غیبی کشاد + نعمت افزود
و ہزاران نام داد + کمترین زان نامہاے خوش نفس + اینکہ نبود ہیچ او محتاج کس + گر بصورت
وانماید عقل رو + تیرہ باشد روز پیش نور او + در مثال احمقی پیدا شود + ظلمت شب پیش او
روشن بود + کو ز شب مظلم تر و تار ترست + لیک خفاش شقی مظلم خرست + اندک اندک
خوے کن با نور روز + ورنہ خفاشی بمانی بے فروز + عاشق ہر جا شکال و مشکلیست + دشمن ہر جا
چراغ مقبلیست + ظلمت اشکال زان جوید دلش + تا کہ افزون تر نماید حاصلش + تا ترا مشغول آن
مشکل کند + وز نہاد زشت خود غافل کند + المعنی جہان کلمہ شہادت کا کہا اور ایمان ظاہر کیسا
اس قوم کے نزدیک مومن ہو گیا یہ اُسپر حکم مومن کا کرنے لگے اور اسی ظاہر کی طرف منافق بھی بھاگا

اور مومن بنا جسنے سیکڑون مومن کا خون بہایا تو کوشش کر تو پیر عقل و دین کا ہو جاے تا عقل کل کی طرح باطن مین ہوے جسوقت عقل زیبا صورت عدم سے ظاہر ہوئی حق تعالے نے اُسکو خلعت قبول کا عطا فرمایا اور عزت دی پھر کہتے ہین عقل نے جب عالم غیبی سے کشادیا ئی حق تعالے نے اُسکی رفعت بڑھائی اور ہزارون نام دیے جیسے بادشاہ خطاب دیتے ہین انھین نامون سے اُسکے جو خوش نفس ہین ایک یہ کہ کبھی وہ کسی کے محتاج نہونگے اُسکے سب محتاج ہونگے یہ عقل ایسی روشن نورانی چیز ہی کہ جو بصورت آپ کو ظاہر کرے تو دن اُسکے سامنے تیرہ ہو جائے اُسکا نور ہی نہ معلوم ہووے اور صورت حمقی کی اسقدر سیاہ و اندھیری ہی کہ اگر وہ ظاہر ہو تو رات اُسکے سامنے روشن ٹھہرے کسواسطے کہ وہ رات سے سیاہ تر اور تاریک تر ہی لیکن جو شقی ہین وہ خفاش کیطرح خریدار تاریکی کے ہین تجکو اے خفاش شقی لازم ہی کہ تھوڑی تھوڑی عادت اپنے نور روز کے ساتھ ڈال ورنہ تو خفاش ہی بیفروغ رہجائیگا تو جہان کہین شکلین مشکل ہین اُنکا اے شقی عاشق ہے اور جہان کسی مقبل کا چراغ جلتا ہی اُسکا دشمن ہے یعنے دلائل عقلیہ جو جھگڑے مین ڈالین اور گمراہ کرین اُنکے تجکو عشق ہی اور جو کوئی مقبل راہ سیدھی روشن بتاے اُس سے تجکو دشمنی ہے اور جو اندھیرے اشکال کے دل ڈھونڈھتا ہی یہ وجہ ہی کہ تجکو اُسکا حاصل زیادہ تر دکھائے کہ اسمین حاصل زیادہ ہے اور تجکو اُس مشکل مین ڈالے کے اپنی نہادبد سے غافل کرے تا تو اُسکو پہچاننے نہ پاسکے کہ یہ بدنہاد ہے اور گمراہ الخلاف شرح مین پیر عقل کو پیری اور گر بصورت کو کہ اور ور کو در تاری کو تازی خر کو نور لکھا ہی

نشان عاقل تام و نیم عاقل کے اور مرد تمام اور نیم مرد کے اور نشان شقی مغرور لاشی کے

قولہ عاقل آن باشد کہ او با مشعلہ ہست + او دلیل و پیشوا ے قافلہ ہست + پیرو نور خود ہست آن پیشرو + تابع خویشست آن بیخویش رو + مومن خویشست و ایمان آورید + ہم بآن نوریکہ جانش زو چرید + دیگرے کہ نیم عاقل آمد او + عاقلی را دیدہ کرد آن نور جو + دست در وی زد چو کور اندر دلیل + تا بدو بینا شد و چست و جلیل + وانخری کز عقل جو سنگے نداشت + خود نبودش عقل و عاقل را گذاشت + خود نداند نے قلیل و نے کثیر + مے بجوید ہم نذیر و ہم بشیر + غرقہ اندر غفلت و ہم قال و قیل + تنگش آید آمدن خلف دلیل + میرود اندر بیابان دراز + گاہ لنگان آید و گاہے بتاز + شمع نے تا پیشوا ے خود کند + نیم شمعے نے کہ نورے گد کند + نیست عقلش تا دم زندہ زند + نیم عقلے نے کہ خود مردہ کند + مردۂ آن عاقل آید کو تمام + تا بر آید از نشیب خود بیام + عقل کامل نیست خود را مردہ کن + در پناہ عاقلی زندہ سخن + زندہ نی تا ہمدم عیسیٰ شود + مردہ نہ تا دم نگہ سیٔ علیٰ بود +

زندہ نی و مردہ نے لاشی بود + غورہ با شد نے عنب نے مے بود + غورۂ کز غورگے درنگذرد + سنگ بست و خام و ترش و رد بود + جان کورش گام ہر سو می نہد + عاقبت نہ جہد و نے بر می جہد + سود ند بر جہیدن آنزمان + زانکہ نازل شد بلا از آسمان + المعنی خلف بالفتح پس گد مخفف گدیہ غورہ انگور خام سنگ بست میوۂ نارسیدہ فرماتے ہین عاقل وہ جسکے پاس مشعل ہے خواہ عقل کی خواہ نور حق کی اور وہ رہنما و پیشوا قافلہ کا ہے جیسا کہ فرمایا قل ادعوا الی اللہ علے بصیرۃ انا و من اتبعنی کہ تو بلاتا ہون مین طرف اللہ کے اپنی بینائی پر اور جو میرے تابع ہین وہ بیشتر و بیرو اپنے نور کا ہے اور وہ بخویش رواے دور از خودی اپنا ہی تابع ہے وہ اپنا ہی مومن ہے اور اُسی نور پر ایمان لایا ہی جو اُسکی جان کا غذا تھا دوسرا وہ جو نیم عاقل ہے کہ اُسنے عاقل کو دیکھا اور اُسکے نور کا جویندہ ہوا اور اُسکو اُسنے ایسا پکڑا جیسے اندھا راہ بتانے والے کو پکڑتا ہے تو اُسکے طفیل بینا و چست و جلیل ہو گیا اور وہ گدھا جسکو جو بھر عقل نہ تھی اُسنے خود تو بے عقل تھا ہی عاقل کو بھی چھوڑ دیا آپ تو نہ قلیل کو جانتا تھا نہ کثیر کو تا ہم بشیر و نذیر کو بھی نہین ڈھونڈھتا بحسرت اور تال و قیل اور غفلت کا یہ ڈوبا با اینہمہ دوسرے کی پیروی سے ننگ لنبے لنبے جنگلو نمین پھرتا ہی جو دلائل عقلیہ مین کبھی وہان سے لنگڑون کی طرح آتا ہے کبھی دوڑتا آتا ہے شمع پاس نہین جسکو اپنا پیشوا کرے نہ نیم شمع کہ اُسی سے نور کی گدائی کرے عقل تو ہے نہین جو زندون مین دم بھرے اور نیم عقل بھی نہین جو آپکو مردہ کرے اور مردہ کرے تو اُس عاقل کا اور مردہ بھی پورا تو اپنی پستی سے نکلکے بلندی بام پر پہونچے اگر تیری عقل کامل نہین ہے تو کسی عاقل زندہ سخن کی پناہ مین آپکو مردہ بنا آپ تو نہ زندہ ہی نہ مردہ ہے اگر زندہ ہوتا ہمدم عیسی کا ہوتا اور مردہ ہوتا تو دمگاہ عیسے کا ہوتا کہ وہ تجھپر دم پھونکتے بس تو ایک لاشی ہے جیسے غورہ انگور کا کہ نہ انگور ہی ہے نہ شراب جو غورہ غورگی سے نہین گذرجاتا ہے وہ نارسیدہ و خام و ترش و رد ہوتا ہے ایسے شخص کی جان اندھے کیطرح ہر طرف پاؤن ڈالتی ہے عاقبت کی طرف نہین کودتی لیکن کودیگی مگر اُسوقت مین کہ کودنا فائدہ نہ دیگا اس سبب سے کہ بلا آسمانی نازل ہوگی چنانچہ قیامت مین کفار کہینگے ربنا ارجعنا نعمل صالحا اے رب ہمارے لوٹا دے ہمکو دنیا کیطرف کہ ہم عمل صالح کرین الخلاف شرح مین بیام کو بیام لکھا ہی

قصہ آبگیر و صیادون کا اور اُن تین ماہیون کا کہ ایک عاقل اور ایک نیم عاقل اور ایک مغرور ابلہ بے عقل اور عاقبت کار انکا

قولہ قصۂ آن آبگیرست ای عنود + کہ درو سہ ماہی اشگرف بود + در کلیلہ خواندہ باشی لیک آن +

صورت قصہ بود وین مغز جان + چند صیادی سوے آن آبگیر + برگذشتند و بدیدند آن ضمیر + پس شتابیدند
تا دام آورند + ماہیان واقف شدند و ہوشمند + آنکہ عاقل بود عزم راہ کرد + عزم راہ مشکل
ناخواہ کرد + گفت با اینہا ندارم مشورت + کہ یقین سستم کنند از مقدرت + مہر زاد و بود بر جان
شان تند + کاہلی و جہل شان بر من زنند + مشورت را زندۂ باید نکو + کہ ترا زندہ کند آن
زندہ گو + ای مسافر با مسافر رای زن + زانکہ پایت لنگ دارد رای زن + از دم حب
الوطن بگذر مایست + کہ وطن آنسوست جان این سوی نیست + المعنی آبگیر تالاب و حوض غدیر
بفتح عین سرکش رای زن مراد از عاقل و دانہ یہ قصہ اُس تالاب کا ہے اے سرکش کہ جسمین
تین مچھلیان عجیب تھین تونے اس قصہ کو کلیلہ مین پڑھا ہوگا لیکن وہ قصہ ہے یہ مغز جان الحاصل
چند صیاد اُس تالاب کی طرف ہوکے نکلے اور اُنہین جو وہ راز تھا اُسکو دیکھا پس دوڑے تو جال
لائین مچھلیان اس قصد سے واقف و ہوشمند ہوئین اُنمین وہ جو عاقل تھی اُسنے ارادہ چلدینے کا کیا
اور وہ راہ جو ناخواہ تھی اُسکا قصد کیا کہا اوروں سے مشورہ نہ کرون کہ مشورہ انکا یقین ہے مجکو
اپنی مقدرت سے سست کردیگا ہم اور یہ ایک جگہ کی پیدایش اور ایک جگہ رہنے والے ہین
یہ اپنی محبت پورینگے پس کاہلی اور جہل اُنکی مجھپر پڑیگی مشورہ کے واسطے مرد نیک اور زندہ چاہیے
تا وہ زندہ گو تجکو زندہ کردے ای مسافر مسافر کے ساتھ مشورہ کر اسواسطے کہ دانا تجکو لنگ کردیگا
جانے نہین دیگا شعر بعد اس بات کا بیان ہے جو فرمایا کہ دانا تجکو سفر سے باز رکھیگا اُس سے
مشورت مت کر پس اُنکے نزدیک سفر اچھا ہی اور حدیث شریف ہے حب الوطن من الایمان
محبت وطن کی ایمان سے ہی پس تناقض ہوا لہذا کہتے ہین کہ حب الوطن کی حدیث کو جانے مت دے
اور رک مت رہ ضرور کہ ہم یہ کہتے ہین کہ یہان وطن ہی نہین ہی وطن اُسطرف ہی جان اسطرف ہی ہی نہین

سر حدیث حب الوطن من الایمان

قولہ گر وطن خواہی گذر آنسوی شط + این حدیث راست را کم خوان غلط + در وضو ہر عضو را وردی جدا +
آمدہ اندر خبر بہر دعا + چونکہ استنشاق بینی میکنی + بوے جنت خواہ از رب غنی + تا ترا آن بو کشد
سوے جنان + بوے گل باشد دلیل گلستان + چونکہ استنجا کنی ورد سخن + این بود کاز زیانم پاک کن +
دست من اینجا رسید اینجا بشست + دستم اندر شستن جانست سست + ای ز تو کس گشتہ جان ناکسان +
دست فضل تست در جانہا رسان + حد من این بود کردم من لئیم + زانسوی حد را نقی کن ای کریم +
از حدث شستم خدایا پوست را + از حوادث تو بشو این دوست را + المعنی شط رودکنارہ دریا

یعنی پاکیزہ حضرت شیخ تحتین بے وضو ہونا فرماتے ہین حدیث مین یہ بھید مضمر ہی اگر تو وطن چاہتا ہے تو اُس پار اس دریا کے چل جو آخرت ہے بس اس حدیث صحیح کو غلط مت کہ وضو مین ہر عضو کے واسطے ایک ورد جدا ہے جو حدیث مین دعا کے واسطے آیا ہے مثلاً جب ناک صاف کرے تو پروردگار غنی سے بو جنت کی چاہے تو وہ بو تجھے جنت کو کھینچ لیجائے جیسے بوئے گل کی رہبر گلستان کی ہوتی ہی اور جب استنجا کرے تو ورد سخن اُسکا یہ ہی کہ ای بے زیان ہر زیان سے مجکو پاک کر میرا ہاتھ جہانتک پہونچا مین نے دھویا پاک کیا اب جان کے دھونے مین میرا ہاتھ سست ہی ای بے نیاز تجھسے جان ناکسونکی کس ہوگی تیرے فضل کا ہاتھ جانون مین پہونچتا ہی مجھ لیئم کی جو حد تھی وہ مین بجا لایا اب جو میری حد سے اُس پار ہے اُسکو اے کریم تو پاک کر دے مین نے تو اس حدث سے پوست کو پاک کیا اب حوادث سے اس دوست کو جو جان ہی تو پاک کر دے

حکایت اُس شخص کی کہ وقت استنجا کے کہا اللہم ارحنی رائحۃ الجنۃ ای اللہ سنگھا مجکو بو جنت کی بجائے اللہم اجعلنے من التوابین واجعلنی من المتطہرین کے ای اللہ کر مجکو تائبو نسے اور کر تو مجکو اُنسے جو پاک شدہ ہین کہ یہ ورد استنجے کا ہے

قولہ آن یکے در وقت استنجا بگفت + کہ مرا با بوے جنت دار جفت + گفت شخصے خوب ورد آوردۂ لیک سوراخ دعا گم کردۂ + این دعا کہ ورد بینی بود چون ورد مقعد کردۂ تو اے حرون + رائحۂ جنت زبینی یافت حر + رائحۂ بینی کی آید از دبر + اے تواضع بردہ پیش ابلہان + وی تکبر بردہ تو پیش شہان + آن تکبر بر خسان خوبست وچست + ہین مرو معکوس عکسش بند نیست + از پی سوراخ بینی رست گل + بو وظیفہ بینی آمد اے عتل + بوے گل بہر مشامست ای دلیر + جاے آن بو نیست این سوراخ زیر + کے ازینجا بوے خلد آید ترا + بو ز موضع جو اگر باید ترا + ہمچنین حب الوطن آمد درست + تو وطن بشناس ای خواجہ نخست + گفت آن ماہی زیرک رہ کنم + دل زراے ومشورت شان بر کنم + نیست وقت مشورت ہین راہ کن + چون علی تو آہ اندر چاہ کن + المعنی حق تعالیٰ ظالم وستمگار ایک شخص نے استنجا کے وقت کہا کہ ای اللہ مجکو بوے جنت سے جفت رکھ یہ سن کے دوسرے شخص نے کہا ورد تو اچھا لایا ہی لیکن سوراخ دعا کا بھول گیا یہ دعا تو ورد بینی کی ہے تو نے ای سرکش ورد مقعد کی کیسے بنائی ہی آزاد مرد نے بو جنت کی بینی سے پائی ہی پھر بوے بینی دبر سے کب آتی ہی اب مقولات اُنکے ہین کہ ایسے ہی اُلٹا حال تیرا ہی کہ تو فروتنی وخاکساری تو احمقون کے سامنے کرتا ہی جو اہل دنیا ہین اور پادشاہون کے سامنے جو اولیا ہین تکبر کرتا ہی یہ تکبر تو تیرا انھین احمقون کے ساتھ خوب اور

پھنستا ہوا ہی خبردار اُلٹی چال مت چل اُلٹا چلنا تیرا تیرے حق مین قید ہی اللہ تعالے نے سوراخ بینی کے واسطے گل پیدا کیا ہی کہ بو وظیفہ بینی کا ہی ای ظالم یعنے بے محل کام کرنے والے بوگل کے واسطے دماغ ہی جو سب اعضاسے بالا ہی پس یہ سوراخ زیر جگہہ اُس بو کی نہین ہی یہان سے بو خلد کی تجھے کب آئیگی اگر بو کا طالب ہی تو بو کے ٹھکانے سے بو ڈھونڈھ بس ایسے ہی حدیث حب الوطن کی بھی درست ہی ای خواجہ وطن تو پہچان آب پھر ذکر ماہی کی طرف رجوع ہوے کہ اُس ماہی دانا نے کہا یہان سے چلدون اور انکی راے ومشورت سے دل اُٹھالون وقت مشورت کا نہین رہا فرصت نہین ہی تو چلدے اور مثل علیؓ کے چاہ مین آہ کر کہ کوئی خبر نہوئے حضرت علی شیر خدا کا قاعدہ تھا کہ وقت غلبہ حال کے سر جھکا کے چاہ مین آہ کرتے تھے قولہ محرم آن راہ کم یابست ولس + شب رود پنہان روی کن چون عسس + سوی دریا عزم کن زین آبگیر + بحر جو و ترک این گرداب گیر + سینہ را پا ساخت میرفت آنحذور + از مقام باخطر تا بحر نور + ہمچو آہو کز پے او سگ بود + میدود تا در تنش یک رگ بود + خواب خرگوش وسگ اندر پے خطاست + خواب خود در چشم ترسندہ کجاست + رفت آنماہی رہ دریا گرفت + راہ دور و پہنہ پہنا گرفت + رنجہا بسیار دید و عاقبت + رفت آخر سوے امن وعافیت + خویشتن افگند در دریاے ژرف + کہ نیابد حد آنرا ہیچ طرف + پس چو صیادان بیاوردند دام + نیم عاقل را ازان شد تلخکام + گفت آہ من فوت کردم وقت را + چون نگشتم ہمرہ آن رہنما + ناگہان رفت او ولیکن چونکہ رفت + می بنالستم شدن در پے بہ تفت + بر گذشتہ حسرت آوردن خطاست + باز ناید رفتہ یاد آن ہباست + این زمان سودی ندارد حسرتم + چون کنم چون فوت شد این فرصتم + المعنی یعنے محرم اُس راہ کا کمیاب ہی اور بس تو رات کو چل اور کوتوال کیطرح پنہان روی کر جیسے وہ چورون پر چھپ کے جاتا ہی تو اس تالاب کو چھوڑ اور دریا کی طرف عزم کر تو دریا ڈھونڈھ اس گرداب کو ترک کر بس اُسنے اپنے سینہ کو پاؤن بنایا اور وہ حذور چلی جاتی تھی حذور بصیغہ مبالغہ بڑا احذر کرنے والا غرض سینہ کے بل اس مقام پر خطر سے بحر نور کی طرف چلی جیسے وہ آہو کہ جسکے پیچھے کتا پڑے تو وہ وہانتک بھاگیگا جہانتک اُسکے تن مین ایک رگ ہی اور ہی بھی یہ کہ کتہ تو پیچھے لگا ہوا ہی اور اسوقت مین خواب خرگوش بڑی خطا ہی مگر تجکو ڈر نہین ورنہ ڈرنے والے کی آنکھہ مین خواب ہی کہان الحاصل وہ ماہی گئی اور راہ دریا کی لی اور دور کی راہ جو چوڑائی کی چوڑائی تھی اختیار کی آخر بڑے رنج اُٹھاکے امن وعافیت کیطرف گئی اور ایک گہرے دریا مین آپ کو ڈالا جسکی حد کوئی کنارہ و طرف نہین پاسکتی تھی پھر جب صیاد جال لیکے آئے نیم عاقل کا اس سے کام تلخ ہوا کہا آہ مین نے وقت کھویا مین اس رہنما کے ہمراہ کیون نہوئی وہ یکایک چلی گئی اور اب

جو چلی گئی ہین اسکے پیچھے اس گرمی مین نہین جا سکتی خیر جو گذر گیا گذرے ہوے پر حسرت کرنا خطا ہی جو گیا وہ پھر
نہین لوٹتا اُسکی یاد بیہودہ ہی اسوقت مین حسرت سے مجکو کیا فائدہ اب کیسا کرون جب یہ فرصت
میرے ہاتھ سے جاتی رہی الخلاف شرح مین باخطر کو باختر تا کو با نور کو نور خود کو خور

قصہ اُس مرغ کا بحسنے وصیت کی کہ گذشتہ پر پشیمان مت ہو اور تدارک وقت کا سوچ اور رفتہ کا غم مت کھا

قولہ آن یکے مرغے گرفت از مکر دام + مرغ او را گفت کای خواجہ ہمام + تو بسے مرغ ضعیفے ہمچو من + صید کردہ
خوردہ گیر اے نیک ظن + تو بسے گاوان و میشان خوردۂ + تو بسی اشتر بقربان کردۂ + خود نگشتی
سیر زانہا در زمن + ہم نگردی سیر از اجزاے من + مر مرا آزاد گردان از کرم + اے جوانمرد کریم
محتشم + ہل مرا تا کہ سہ پندت میدہم + تا بدانی زیرکم یا ابلہم + اول آن پند ہم بر دست تو + بدہم ایجان
دو لم پابست تو + بر سر دیوار بدہم ثانیش + تا شوی زان پند شاد و خوب کش + بس سوم پندت
دہم من بر درخت + کہ ازین سہ پند گردی نیکبخت + انچہ بر دست ست اینست آن سخن + کہ محالے
راز کس باور مکن + بر کفش چون گفت اول پند زفت + گشت آزاد و بران دیوار رفت + گفت دیگر بر گذشتہ
غم مخور + چون ز تو بگذشت زان حسرت مبر + بعد از ان گفتش کہ در جسمم کتیم + دہ درم سنگست یک در یتیم +
دولت تو بخت فرزندان تو + بود آن گوہر بحق جان تو + المعنی ایک شخص نے ایک مرغ مکر و دام سے
پکڑا مرغ نے اُس سے کہا ای خواجہ سردار تو بھی ایک مرغ ضعیف مثل میرے ہی تو بھی آپ کو صید کردہ
اور خوردہ جانے رہ ای نیک ظن تو نے بہت گائین بھیڑین کھائی ہین اور بہت اونٹ قربانی
کیے ہین اور تو اُنکے گذشت سے زمانہ مین رہکر سیر نہوا میرے ان اجزاے محقر سے کب سیر ہوگا بس
ای کریم جوانمرد محتشم اپنے کرم سے مجکو آزاد کر دے اگر مجکو چھوڑ دیگا تو مین تین نصیحتین تجکو کرونگا تو جانے
کہ مین دانا ہون یا احمق ہون پہلی نصیحت تو تیرے ہاتھ ہی مین تجکو کرونگا اے شخص کہ میرا جان و دل تیری
قید مین ہی دوسری دیوار پر جا کے کرونگا کہ اُس سے تو نہایت شاد اور خوب خوش ہوگا پھر تیسری نصیحت
تجکو درخت پر جاکے کرونگا کہ تو ان تینون نصیحتون سے نیکبخت ہو جائیگا اب وہ جو تیرے ہاتھ پر موقوف
ہے وہ یہ ہی کہ محال بات اگر کوئی کہے ہرگز اُسکا یقین مت کر جب اُسنے اُسکے ہاتھ مین پہلی نصیحت
کہہ لی تو آزاد ہوکے دیوار پر گیا اور کہا دوسری یہ کہ جو چیز گذر جائے اُسکا غم مت کھا جب تجھسے جاتی رہی
تو اُسکی حسرت کیا بعد اسکے اُس سے کہا کہ میرے جسم مین دس درم بھر ایک در یتیم پوشیدہ تھا تو نے
جو مجکو پکڑا تو قسم تیری جان کی وہ گوہر تیری دولت اور تیرے فرزندون کا بخت تھا **قولہ** فوت کردی
دُر کہ روزیت بنود + کہ نباشد مثل آن دُر در وجود + آنچنانکہ وقت زادن حاملہ + نالہ دارد خواجہ شد در غلغلہ +

گشت غمناک او همیگفت آه آه + این چه اکردم که شد کارم تباه + من چرا آزاد کردم مر ترا + زین چیل از راه بردی تو مرا + مرغ گفتش نی نصیحت کردمت + که مبادا بر گذشته دی غمت + چون گذشت و رفت غم چون میخوری + یا نکردی فهم پندم یا کری + وان دوم پندت بگفتم کز ضلال + هیچ تو باور مکن قول محال + من بنم خود سه درم سنگ ای اسد + ده درم سنگ اندرونم چون بود + خواجه باز آمد بخود گفته که هین + باز گو پند سوم اے نازنین + گفت آرے خوش عمل کردی بآن + تا بگویم پند ثالث رائگان + این بگفت وبر پرید و شاد رفت + سوی صحرا سرخوش و آزاد رفت + پند گفتن با جهول خوابناک + تخم افگندن بود در شوره خاک + چاک حمق و جهل نه پذیرد رفو + تخم حکمت کم دهش اے نیکخو + زانکه جاہل جہل را بنده بود + چونکہ تو بندش وہی او بگسلود + المعنی تو نے کیسا دُر جو مثل اُسکا عالم وجود مین نہین اپنے ہاتھ سے کھویا اور تو کیا کرے تیری روزی اُس سے نہ تھی یہ سُن کے خواجہ نے ایسا غلغلہ مچایا جیسے جننے کے وقت حاملہ نالہ کرتی ہے اور چلّاتی ہے نہایت ہی غمناک ہوا آہین مارتا تھا اور کہتا تھا کیون ایسا مین نے کیا کہ میرا بنا بنایا کام بگڑ گیا مین نے کیون تجکو چھوڑ دیا اور ان حیلون سے مین تیرے دعوے مین آگیا مُرغ نے کہا مین نے تجکو نصیحت نہین کی کہ گذشتہ اور دی پر غم مت کر پھر جب وہ معاملہ گذر گیا تو غم کیون کرتا ہے یا تو میری بات سمجھا نہین یا خود بہرا ہے اور دوسری نصیحت جو کی تھی کہ کسی گمراہ سے قول محال کا ہرگز یقین مت کر خیال تو کر مین خود تو تین درم بھر ہون ہی نہین پھر دس درم بھر درون میرا کہان سے آیا خواجہ ہوش مین ہوا اور کہا کہ خبردار وہ تیسری نصیحت بھی مجکو سُنا کہا کیون نہین اب تو نے خوب عمل کیا کہ بے فائدہ تیسری تجکو سناؤن یہ کہکے اُڑا اور خوش اور مست و آزاد جنگل کی طرف چلا گیا اب مقولے حضرت مولانا کے ہین کہ جو شخص نہایت ہی جاہل اور خواب غفلت کا بھرا ہو اہے اُسکو نصیحت کرنا ایسا ہی جیسے شور زمین مین بیج بونا یہ حمق و جہل ایسا چاک نہین جو رفو ہو سکے بس اے نیکخو اُسکو تخم حکمت کا مت دے اس سبب سے کہ جاہل اپنی جہل کا بندہ ہے تو اگر اُسکو نصیحت کریگا وہ ہرگز نہین سُنیگا الخلاف شرح مین جہل کو حمل رفو کو رخو لکھا ہے

تدبیر سوچنا ماہی نیم عاقل کا اور آپ کو مُردہ بنانا

قولہ نیم عاقل گفت در وقت بلا + چونکہ ماند از سایۂ عاقل جدا + کو سوی دریا شد و از غم عتیق + فوت شد از من چنان نیکو رفیق + لیک زان نندیشم و بر خود زنم + خویشتن را این زمان مرده کنم + پس برآرم اشکم خود بر زبر + پشت زیر و میروم بر آب بر + میروم بروے چنانکہ خس بود + نی بسباحی چنانکہ کس رود + مرده گردم خویش بسپارم بآب + مرگ پیش از مرگ امنست از عذاب +

مرگ پیش از مرگ امنیست ای فتی + اینچنین فرمود ما را مصطفیٰ + گفت موتوا کلکم من قبل ان + یاتی الموت تموتوا بالفتن +
همچنان مرد و شکم بالا فگند + آب گه بردش نشیب و گه بلند + هر یکی زان قاصدان بس غصه برد + که دریغا
ماهی مهتر بمرد + شاد میشد او ازان گفت و دریغ + پیش رفت آن بازیم رستم ز تیغ + پس
گرفتش یک صیاد ارجمند + بر سرش تف کرد و بر خاکش فگند + غلط غلطان رفت پنهان اندر آب +
ماند آن دیگر همیکرد اضطراب + از چپ و از راست می جست آن سلیم + تا که بجهد خویش برهاند گلیم +
دام افگندند اندر دام ماند + احمقی او را دران آتش نشاند + بر سر آتش به پشت تابه + با حماقت
گشت او همخوابه + او همی جوشید از تف سعیر + عقل میگفتش الم یاتک نذیر + او همیگفت از شکنجه
و ز بلا + همچو جان کافران قالوا بلیٰ + باز میگفت او که گر این بار من + وا رهم از محنت گردن زدن +
من نسازم جز بدریای وطن + آبگیری را نسازم من سکن + آب بیحد جویم و ایمن شوم + تا ابد در
امن و در صحت روم + همچنین میکرد با خود نذرها + کز چنین ورطه اگر یابم رها + دامن عاقل
بگیرم روز و شب + تا نیفتم در چنین رنج و تعب + المعنی اُس ماہی نیم عاقل نے اُسوقت بلا مین کہا
کہ ہر گاہ مین سایۂ عاقل سے جدا رہگئی کسواسطے کہ وہ دریا کو چلی گئی غم سے آزاد ہوئی اور ایسی نیک
رفیق مجھسے کھوگئی خیر لیکن بہتر یہ ہی کہ مین اُن سے نہ ڈرون اور اپنی تدبیر کرون اور وہ یہ کہ آپ کو
اسوقت مین مردہ بناؤن یون کہ شکم اپنا اوپر کردون اور پشت نیچے کرکے پانی پر اُتراتی پھرون ایسے
جیسے تنکا پانی پر اُتراتا ہی آدمیون کیطرح نہ پیرون مردہ ہوکے آپ کو پانی کے حوالہ کردون مرگ
پیش از مرگ یہی ہی کہ منجملہ عذاب کے ہی جیسے مرگ پیش از مرگ عذاب و تکلیف ہے یعنی ہر آرام و
آسایش سے آپ کو بچانا پس ایفتے مرگ پیش از مرگ یہی ہی جسکو مصطفےٰ نے ہمارے حق مین فرمایا
ہے چنانچہ شعر مابعد مشتمل بر حدیث ہی ترجمہ اُسکا مرو تم سب قبل اس سے کہ تمکو موت آوے جسمین تم فتنون
سے زمانہ کے مرو پس اُسنے یہ تجویز کرکے آپ کو مردہ بنایا اور شکم اوپر کردیا کہ پانی کبھی اُسکو نیچا
کرتا تھا کبھی اونچا پس اُسکو مردہ دیکھ کے ہر ایک نے اُنمین سے جنکو قصد پکڑنے کا تھا بڑا رنج کیا کہ
افسوس جو بڑی مچھلی تھی وہی مرگئی یہ اُنکے اس دریغ کہنے سے بہت خوش ہوتی تھی کہ میرا داؤ چلگیا
مین پکڑی سے بچگئی من بعد ایک صیاد ہوشیار نے اُسکو ہاتھ مین لیا اور سر پر تھوک کے
زمین پر ڈالدیا یہ لوٹ پوٹ کے پوشیدہ پانی مین چلی گئی اب وہ تیسری رہگئی کیسی دوڑی دوڑی
پھرتی تھی اور احمق کبھی ادھر کودتی تھی کبھی اُدھر تاکہ نکل بھاگے اور اپنا گلیم بچالے صیادون
نے اُسکو پھڑکتے دیکھ کے جال ڈالا پس یہ جال مین رہگئی اُسکی احمقی نے اُسکو آگ پر

بٹھایا جو مضطرب ہوکے کودنے پھڑکنے لگی تھی آخر اپنی حماقت سے سراتش پر لیشت تو وہ کے ہمخوا بہ ہوئی یہ گرمی آتش سعیر سے کھوئی تھی اور اسکی عقل اس سے پوچھتی تھی الم یاتک نذیر یہ اقتباس ہے اس آیہ کریمہ سے کلما القی فیہا فوج سالہم خزنتہا الم یاتکم نذیر یعنی جسوقت کہ ڈالی جائیگی ایک فوج کافرون سے دوزخ مین پوچھینگے اُنسے داروغہ دوزخ کے کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہین آیا اب باقی اشعار اسی پیرایہ مین ہین وہ کہتے تھے شکنجۂ عذاب و بلاسے مثل جان کافرون کے بلےٰ یہ بھی اقتباس ہے بقیۂ آیت مذکورسے قالوا بلیٰ قد جاءنا نذیر فکذبنا وقلنا ما نزل اللہ من شیٔ ان انتم الافی ضلال کبیر تو وہ کہینگے ہان نذیر تو آیا مگر ہمنے اُسکو جھوٹا ٹھہرایا اور کہا جو تم کہتے ہو یہ کچھ اللہ نے ہمپر نازل نہین کیا ہی تم خود ہی بڑی گمراہی مین پڑے ہو پھر وہ کہتی تھی کہ اگر اس دفعہ مین محنت کرون مارنیسے بچ جاؤن تو سوا دریا کے اپنا وطن نہین کرونگی نہ کسی تالاب سے انس و الفت سکن بفتحتین انس والفت اور ہر چیز آرام کی جس سے آرام پائے کوئی آب بیحد ڈھونڈ ھونگی اور بخینت ہو جاؤنگی اور ابد تک امن وصحت مین پھرونگی ایسی ہی نذرین اور شرطین اپنے ساتھ کرتی تھی کہ اگر اس ورطہ سے رہائی پاؤن تو دامن عاقل کا پکڑون رات دن اُسکے ساتھ رہون تو ایسے رنج و تعب مین نہ پڑون الخلافت شرح مین ان یاتی کو آن لکھا ہے اسکے سوا جو شعر صدر اس حکایت کا ہے اُسکو آخر داستان صدر کے لکھدیا ہی

بیان اسکا کہ عہد احمق کا وقت گرفتاری و ندامت کے کچھ وفا نہین رکھتا مثل صبح کاذب کے ہی ولو ردوا لعادوا لما نہوعنہ وانہم لکاذبون اگر لوٹائے جائین وہ طرف دنیا کے لوٹین وہ اُسی طرف جس سے منع کیے گئے ہین اور وہ بیشک جھوٹے ہین

قولہ عقل میگفتش حماقت باتو ہست + با حماقت عہد را آید شکست + عقل را باشد وفاے عہدہا + تو نداری عقل رو اے خربہا + عقل رایاد آید از پیمان خود + پردۂ نسیان بدراند خرد + چونکہ عقلت نیست نسیان میرست + دشمن و باطل کن تدبیر ست + از کمی عقل پروانہ خسیس + یاد نارد ز آتش و سوز حسیس + چونکہ پرش سوخت توبہ میکند + آز ونسیانش بر آتش میزند + ضبط و درک و حافظے و یاد داشت + عقل آن باشد کہ عقل آنرا فراشت + چونکہ گوہر نیست تابش چون بود + چونکہ نبود ذکر یابش چون بود + این تمنا ہم زبیعقلے اوست + کہ نبیند کان حماقت راچہ خوست + آن ندامت از نتیجہ رنج بود + نی زعقل روشن چون گنج بود + چونکہ شد رنج آن ندامت شد عدم + می نیرزد خاک آن توبہ ندم + آن ندم از ظلمت و غم بست بار + پس کلام اللیل یمحوہ النہار + چون برفت آن ظلمت غم گشت خوش + ہم برفت از دل نتیجہ وزادہ اش +

میکند او تو بہ و پیر خرد + بانگ لو ردوا لعادوا میزند + عقل ضد شہوتست اے پہلوان + آنکہ شہوت می تند عقلش مخوان + وہم خوانش آنکہ شہوت راگدیست + وہم قلب و نقد زر عقلہاست + بے محک پیدا نگردد وہم و عقل + ہر دو را سوے محک کن زود نقل + این محک قرآن و حال انبیا + چون محک مر قلب را گوید بیا + تا بہ بینی خویش را آسیب من + کہ نۂ اہل فراز و شیب من + عقل را گر آرہ سازد دو نیم + ہمچو زر باشد در آتش او سلیم + وہم مر فرعون عالم سوز را + عقل مر موسی جان افروز را + رفت موسی بر طریق نیستی + گفت فرعونش بگو تو کیستی + المعنی جنیس ہمجنس دمش آویر جو عقل نے تیسری ماہی سے پوچھا ہی الم یاتک تذیر اور اُسکے جواب مین اُسنے کہا ہی کہ آیندہ دامن عاقل کا پکڑونگی اور علی ہذا جو مذکور ہوا اُسی کے جواب مین عقل کہتی تھی کہ تیرے ساتھ حماقت لگی ہی اور جب حماقت ہوتی ہی تو عہد قائم نہین رہتا ٹوٹ جاتا ہے عہد کا وفا کرنا عقل کا کام ہی نہ حماقت کا اور جب تو اے خربہا عقل نہین رکھتا تو جا خر بہا خر قیمت جو مراد برابر والے ہمتا سے ہی عقل اپنے پیمان کو خوب یاد رکھتی ہی نسیان کو نہین آنے دیتی نسیان کے پردے کو پھاڑ ڈالتی ہی خوب جان لے نسیان جب ہی تیرا امیر و حاکم ہوتا ہے جب عقل نہین ہوتی اور جبھی یہ تیرا دشمن ہوتا ہی اور تیری تدبیر کو باطل کرتا ہی دیکھو پروانہ ایک ہمجنس اُسکا اُسکے سامنے جلجاتا ہی یہ کوتاہی عقل سے اُسکو یاد نہین رکھتا کہ میرا ہمجنس اس آتش و سوز مین جلگیا ہی مین اس سے بچون آخر جب اُسکے بھی پر جلجاتے ہین تب توبہ کرتا ہی لیکن حرص و نسیان پھر اُسکو آگ پر جا ڈالتے ہین ضبط و درک اور حافظے اور یاد داشت جب ہی ہین جو عقل انکو بلند و برافرشتہ کرے بس وہی عقل ہی لیکن جبکہ گوہر ہی نہین ہی تو چمک کس کی ہو اور جس شئے کی یاد نہین ہے اُسکی طرف بازگشت و رجوع کیسے ہو اور یہ تمنا بھی کہ ایسا ہو تو ہم ایسا کرین ویسا کرین یہ اُسکی بے عقلی ہے کہ وہ اس بات کو دیکھتا ہی نہین کہ حماقت کی کیسی کیسی عادتین ہین کسی حماقت سے رنج پایا نادم ہوے تو ندامت رنج پانے سے ہی وہ تو نہین جو عقل روشن جون گنج سے ہو بس جب رنج جاتا رہا ندامت بھی معدوم ہوئی لہذا وہ توبہ ندامت کی خاک برابر بھی نہین اُس ندامت کا ظلمت و غم نے بوجھہ باندھا یعنے جیسے اپنا بار سمیٹا اُسکے ساتھ ندامت کا بار بھی سمیٹا دونون نے کوچ کیا بس یہ مثل صادق آئی کہ رات کی بات کو دن مٹا دیتا ہی جیسا یہان بھی کہتے ہین کہ رات کی بات کی سند نہین آور یہ مثل خلیفہ ہارون الرشید کی چھوکری سے ہی کہ وعدہ وصل کا کیا جب دن ہوا اور بلایا تو کہا کلام اللیل الخ ایسے ہی جب وہ ظلمت غم کی جاتی رہی اور خوش ہوا تو اُس غم سے کے جو نتیجے اور زادہ تھے یعنے ندامت وہ بھی سب جاتے رہتے اسی سبب سے یہ توتو بہ کرتا ہے اور پیر خرد

پکار پکار کے کہتا ہی رووالعادوا لما نہوعنہ یعنے الٹیگا اُدھرہی کو جس سے باز رکھا گیا ہے آسے پہلوان عقل ضد شہوت کی ہی اور جو عقل شہوت پھیلائے اسکو عقل ہی ست کہ اُسکو وہم کہ کہ وہ شہوت کا گدا ہی وہم قلب وکھوٹا ہی اور نقد و کھرا زر عقلون کا ہی لیکن بے محک کے ظاہر نہین ہوتا کہ وہم کیا ہی اور عقل کیا ہی بس جلدی دونون کو محک کی طرف نقل کر اور محک کیا ہی قرآن اور حال انبیا کا اور طرفہ یہ کہ محک ایسی کہ قلب کو خود بُلاتی ہی کہ آ تو آپ کو میرے آسیب سے دیکھے اور معلوم کرے کسواسطے کہ میری جو او پیچ پیچ جاننے والے ہین اُنسے تو نہین ہی عقل وہ مستقیم و مستقل شے ہے کہ اگر اُسکو آرہ سے دو ٹکڑے کرو تو مثل زر در آتش کے سلیم ہی رہیگی ہرگز نہین بگڑیگی بس اس عقل و وہم کی تقسیم مین خدا تعالے نے جیسا جسکو سمجھا وہ اُسکو دیا چنانچہ وہم فرعون عالم سوز کو دیا اور عقل موسے جان افروز کو دی لہذا موسے تو طریق نیستی پر چلے یعنے عجز وانکسار اور فرعون نے اُن سے کہا کہ تو کون ہے جو مراد خودی ہی سے ہے

مجاوبات موسے علیہ السلام کہ صاحب عقل بود با فرعون کہ صاحب وہم بود

قولہ گفت من عقلم رسول ذوالجلال + حجة الله ام امان از ہر ضلال + گفت نے خامش رہا کن ہفت گو نسبت و نام قدیمت را بگو + گفت موسی نسبتم از خاکدانش + نام اصلم کمترین بندگانش + بندہ زادہ آنخداوند مجید + زادہ از پشت جواری وعبید + نسبت اصلم زخاک وآب وگل + آب وگل را داد یزدانم جان و دل + مرجع این جسم خاکی ہم بخاک + مرجع تو ہم بخاک ای سہمناک + اصل ما و اصل جملہ سرکشان ہست از خاکی وآنرا صد نشان + نے مدد از خاک میگیرد تنت + از غذا ے خاک پیچد گردنت چون رود جان پیشود او باز خاک + اندران گور مخوف سہمناک + ہم تو وہم ما وہم اسپاہ تو خاک گردند و نماند جاہ تو + گفت غیر این نسب نامیست ہست + مر ترا خود آن نسب اولی ترست بندۂ فرعون و بندہ بندگانش + کہ از و پرورد اول جسم و جانش + بندۂ باغی وطاغی ای ظلوم + زین وطن بگریختہ از فعل شوم + المعنی حضرت موسیٰ نے فرعون سے کہا کہ مین عقل ہون اور رسول ذوالجلال کا اور حجۃ وبرہان اُسکا اور ہر گمراہی سے امان دینے والا کہا نہین چپ ہو یہ گفتگو چھوڑ مجھے اس سے غرض نہین اپنی قدیمی نسبت [illegible] اصل نام بتا حضرت موسے نے کہا اصل نسبت میری خاک سے ہی خاک ہی [illegible] اور نام [illegible] المترین بندگان خدا سے مین اُس خداوند بزرگ کا بندہ زادہ ہون جو پشت کنیز وغلام سے پیدا ہون یعنے ماباپ بھی میرے اُسی کے کنیز وغلام ہین اصل نسبت میری خاک وآب وگل سے ہے اور اسی آب وگل کو خداوند تعالے نے

جان ودل دیا پھر مرجع جسم خاکی بھی خاک جیسا کہ فرمایا منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری اُسی
سے پیدا کیا ہے ہمنے تمکو اور اُسیمین لوٹا دینگے ہم تمکو اور اُسی سے نکالینگے ہم تمکو دوسری دفعہ اور خود
تیرا مرجع بھی ای سہناک یہی خاک ہے جو اب ڈرونا بنا بیٹھا ہے اصل ہماری اور جملہ سرکشون کی یہی خاک
ہے اور خاکی ہونے کے سیکڑون نشان ایک تو یہی کہ خاک ہی سے تیرا تن مدد پاتا ہے جو غذا ہی
جسکے زور بل سے تو گردن تابی کر رہا ہے جب یہ جان جلد جائیگی تو جسم پھر خاک ہو جائیگا اُس گور
ڈرونی سہناک مین تو بھی اور ہم بھی اور تیری سپاہ سب خاک ہونگے اور یہ جاہ تیرا مطلق نہین رہیگا
فرعون نے کہا سوا اسکے بھی تو تیرا ایک نسب نامہ ہے کہ تیرے واسطے اس سے وہ بہت
بہتر ہی اور وہ یہ کہ بندہ فرعون کا اور بندہ اُسکے بندون کا کہ اول اُسی سے تیرے جسم وجان سنے
پرورش پائی پھر تو بندہ باغی ای مالک سے برگشتہ ہوکے اور طاغی یعنے اپنی حد سے گذر کے یہان سے
بسبب ایک فعل بد کے بھاگ گیا جیسا کہ قرآن مجید مین ہی قال الم نربک فینا ولیدا ولبثت فینا من
عمرک سنین وفعلت فعلتک التی فعلت وانت من الکافرین کہا نہین پالا ہمنے تجکو بچپن مین اور برسون
اپنی عمر سے ہمارے بیچ مین رہا اور کیا تو نے وہ فعل جو کیا اور تو کافر نعمتون سے ہے اور فعل شوم
مراد قتل قبطی سے ہے جو حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا چنانچہ اُسکا ذکر اس آیت
مین ہی ودخل المدینۃ علی حین غفلۃ من اہلہا فوجد فیہا رجلین یقتتلان ہذا من شیعتہ وہذا من عدوہ فوکزہ
موسی فقضی علیہ اور داخل ہوا شہر مین موسے وقت غفلت شہر والون کے کہ شاید وقت قیلولہ کا ہو
یا رات ہو پس پائے اُسمین دو آدمی آپسمین لڑتے انمین ایک اسرائیلی انکے گروہ کا تھا دوسرا
اُنکا دشمن یعنی قبطی پس گھونسا مارا موسیٰ نے اُسکے بس جاری کیا اللہ نے موت کو اُسپر کہ مرگیا حضرت
موسیٰ اس خون کے خوف سے بھاگ گئے تھے قولہ خونی وغداری وحق ناشناس + ہم برین اوصاف
خود لیکن قیاس + در غریبی خوار ودرویش وخلق + کہ ندانستی سپاس ما وحق + گفت حاشا کہ بود
باآن ملیک + در خداوندیش کس دیگر شریک + واحد اندر ملک اورا یار نی + بندگانش را جز او سالار نے +
نیست خلقش را دگر کس مالکے + شرکتش دعوے کند جز ہالکے + نقش او کردہ است نقاش من او ست +
غیر اگر دعوے کند او ظلم جوست + تو نتانی آبرو من ساختن + چون توانی جان من بشناختن + بلکہ آن
غدار وآن طاغی توئی + کاف شرکت مینرنی باغی توئی + من بکشتم گرعوانی را بسہو + نی برائے نفس
کشتم نے بلہو + من زدم مشتے وناگہ اوفتاد + آنکہ جانش خود نبد جانے بداو + من سگے کشتم تو مرسل
زادگان + صد ہزاران طفل بیجرم وزیان + کشتہ وخون شان برگردنت + تاچہ آید بر تو زین خون خوردنت +

کشتۂ ذریت یعقوب را + بر امید قتل من مطلوب را + کوری تو حق مرا خود برگزید + سرنگون شد آنچہ نفست مے پرید + گفت اینہا را ہل بے ہیچ شک + این بود حق من و نان و نمک + کہ مرا پیش حشر خواری کنی + روز روشن بر دلم تاری کنی + گفت خواری قیامت صعبتر + گر نداری پاس من در خیر و شر + زخم کیکے را نتانی کشید + زخم مارے را تو چون خواہی چشید + ظاہرا کار تو ویران میکنم + لیک خاری را گلستان میکنم + المعنی یہ بھی تحت قول فرعون مین ہی تو خونی ہی اور بیوفا اور حق ناشناس کس انھین باتون پر اپنے اوصاف کو سمجھ لے غریبی مین خوار محتاج جتھے لادے یہ اُسکا نتیجہ ہے کہ نہ ہمارا حق پہچانا نہ حق کا حضرت موسےٰؑ نے کہا کہ وہ مالک پاک ہی اس سے کہ اُسکی خداوندی مین اُسکے ساتھ کوئی دوسرا شریک ہو وہ آپنے ملک مین واحد ہی کوئی اُسکا مددگار نہین نہ اُسکے بندون کا سوا اُسکے کوئی سردار ہے یہ مخلوق جو اُسکی ہے اُسکا سوا اُسکے کوئی مالک نہین جو اسکی شرکت کا دعوے کرے مالک ہی جملہ نقش اُسکے بنائے ہوئے ہین میرا نقاش بھی وہی ہی غیر اگر دعوے کرے ظالم ہے تیری کیا آبرو کر سکتا ہی جبکہ میری جان کو نہین پہچانتا کہ کس رتبہ کی ہے تجکو غدار و باغی بنتا ہے مین نہین ہوا بلکہ تو ہی ہی تو ہی اُسکی شرکت کی شیخی مارتا ہے بس تو ہی طاغی ہے تو مجکو خونی کہتا ہے ہان مین نے تیرے ایک سپاہی کو سہو سے مارڈالا سو نہ اپنے نفس کی خواہش سے نہ بیہودگی سے مین نے اُسکے گھونسا مارا وہ گرگیا اُسکی جان یعنے عمر نہ تھی مرگیا بس مین نے تو ایک سگے کو مارا تونے تو لاکھون مرسل زادے بے گناہ و بے نقصان مارے ہین جنکا خون تیری گردن پر ہے دیکھیے یہ خونخواری تیری کیا وبال تجپر لائے آب تفسیر مرسل زادون کی ہی کہ تونے اولاد یعقوب کو جو نبی رسول تھے مارا ہی اس امید پر کہ مجکو مارڈالے یہی تیرا مطلوب تھا اسی مطلوب کے لیے تونے ان بچون بے گناہ کو مارا حق تعالے نے تجکو اندھا کیا کہ مین تیرے گھر مین تھا اور مجکو برگزیدہ کیا تیرا نفس جس مطلب کے اڑانے مین اُڑتا تھا وہ نہوا آخر سرنگون ہوا فرعون نے کہا ان باتون کو تو جانے دے مگر میرا جو نان و نمک تونے کھایا اور پرورش پائی بیشک وشبہہ اُسکا یہی حق ہی کہ تو مجکو مخلوق کے مجمع مین ذلیل و خوار کرے اور اس مصیبت سے روز روشن مجپر تاریک کرے حضرت موسےٰؑ نے کہا کہ اگر تو میری خیر و شر کا پاس نکریگا یعنے خیر کو خیر شر کو شر نہ جانیگا تو قیامت کی ذلت و رسوائی جسمین ساری مخلوق جمع ہوگی اُس سے سخت ہی تو ایک پسو کا زخم جب سنبھال نہین سکتا تو زخم مار کا کیسے سنبھالیگا یعنے اس مخلوق کا جس سے شرماتا ہے اُس مخلوق کے سامنے کثرت و عظمت مین ایسا حال ہی جیسے کیک و مار مین تیرا نہایت خیر خواہ ہون

گو بظاہر میرا کام بگاڑتا ہون لیکن حقیقت تیرے خار کو گلستان بناتا ہون الخلافت شرح مین جسمانی بداد کو نامداد

بیان اسکا کہ عمارت ویرانی مین اور جمعیت پریشانی مین اور مراد بے مرادی مین اور وجود عدم مین

قولہ آن یکے آمد زمین را میشگافت + ابلہے فریاد کرد و برنتافت + کاین زمین را از چہ ویران میکنی + میشگافی و پریشان میکنی + گفت ای ابلہ برو بر من مران + تو عمارت از خرابی باز دان + کے شود گلزار و گندم زار این + تا نگردد زشت و ویران این زمین + کے شود بستان و کشت برگ و بر + تا نگردد نظم او زیر و زبر + تا بشگافی بہ لشتر ریش چغز + کے شود نیکو و کے گردید نغز + تا نسوزد خلطہایت از دوا + کے رود سوزش کجا یابد شفا + پارہ پارہ کرد درزے جامہ را + کس زند آن درزے علامہ را + کہ چرا این اطلس بگزیدہ را + بردریدی چہ کنم بدریدہ را + ہر بناے کہنہ آبادان کنند + نے کہ اول کہنہ را ویران کنند + ہمچنین نجار و حداد و قصاب + ہست شان پیش از عمارتہا خراب + آن ہلیلہ وان بلیلہ کوفتن + زان تلف کردند معموری تن + تا نکوبی گندم اندر آسیا + کے شود آراستہ زان خوان ما + این تقاضا کرد آن نان و نمک + کہ ز زشتت وا رہانم ای سمک + گر پذیری پند موسے وا رہی + از چنین زشتت بدنا منتہی + بلکہ خود را اکردۂ بندہ ہوا + کرکے را کردۂ تو اژدہا + اژدہا را اژدہا آوردہ ام + تا باصلاح آورم من دمبدم + تا دم آن از دم این بشکند + مار من آن اژدہا را برکند + گر رضا دادی رہیدی از دو مار + ورنہ از جانت برآرد آن دمار + المعنی چغز بالفتح وہ زخم کہ باہر سے مُنھ بند ہو اور اندر پیپ وریم بھرا ہو ایک شخص آیا اور زمین کو کھودنے لگا ایک احمق دیکھکے چلانے لگا اور منع اسکا نہو اکہا اس زمین کو کیون ویران کرتا کھودتا ہے اور ہر طرف پھینکتا ہے کہا اے احمق جا اور میرے اوپر مت چڑھا تو نہین جانتا ہے کہ خرابی ہی سے آبادی ہوتی ہے یہ تمامی گلزار و گندم زار جبتک زمین ویران نہو کیسے ہون اور کیسے باغ و کشت و برگ و بر ہون جبتک اسکی نظم زیر و زبر نہو جو زخم کہ چغز ہے یعنی اوپر سے بند اندر مواد بھرا ہوا جبتک اسکو چیرین نہین کیسے اچھا اور صاف ہوگا اور جبتک تیری خلط فاسدہ جل نجائیگی تجکو اسکی حدت و سوزش سے کب شفا ہوگی درزی کیسا کپڑے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر کوئی اس درزی علامہ کو نہین کہتا ہے کہ کیون اس اطلس عمدہ کو ہماری پھاڑ ڈالا مین اس پھاڑے ہوئے کو کیا کرون جو پرانی بنیاد پر جو آبادی کرتے ہین تو کیا پرانے کو اول اول ویران نہین کر دیتے ایسے ہی بڑھئی لوہار قصائی سب کے کام مین آبادی سے پہلے خرابی ہے

دیکھو بلبلہ بلبلہ جب کٹتے ہین اور اپنی ہیئت سے جاتے رہتے ہین تو آبادی تن کی کرتے ہین کہ ہون کو جب تک جگی مین نہ پیسیگا خوان ہمار اُنسے آراستہ کب ہوگا اب حضرت موسٰی فرماتے ہین کہ وہ جو اپنے نان و نمک کے حق کی نسبت کہتا ہے یہ مقتضے اُسی کا ہے کہ اے سگ مین چاہتا ہون کہ تجکو اُس بدوزشت سے جو بچہ ہے چھڑاؤن تونے نہایت ہی آپ کو بندہ ہوا سے نفسانی کا بنا رکھا ہے اور ایک دنئ کیڑے کو اژدہا کر رکھا ہے تیرے اس اژدہے کے واسطے مین بھی ایک اژدہا لایا ہون تو دم کی اصلاح دم سے ہو اور پھنکار اُسکی اُسکی پھنکار سے تو ٹ شکست پائے اور میرا مار اس اژدہے کو اُکھیڑدے اب اگر تو راضی ہو تو ان دو مارون سے چھوٹ گیا ورنہ تیری جان سے ہلاکی اُٹھا سینگے الخلاف شرح مین زمین کو دنین پرستنت کی زار آگئی پذیری کو پزیری اژدم کو اژدم لکھا ہے اور بیچ مین سرخی فصل کی لا طائل گریذیری الخ اس شعر سے قبل لکھی ہے

جواب فرعون کا موسیٰ علیہ السلام کو اُسکی تہدید مین

قولہ گفت الحق سخت استا جادوئی + کہ در افگندی بمکر اینجا دوئی + عقل یکدل را تو کردی دو گروہ + جادوے رخنہ کند در سنگ و کوہ + گفت ہستم غرق پیغام خدا + جادوئی کہ دید با نام خدا + غفلت و کفرست مایۂ جادوی + مشعل دینست جان موسوی + المعنی کہا کچھ شک نہین حق یہی ہے کہ تو بڑا جادوگر ہے اور جادو کا استاد کہ تونے اپنے مکر سے یہان دوئی ڈال دی تونے میری عقل یکدل کو دو گروہ کر دیا سچ ہے جادو کوہ سنگ مین رخنہ کرتا ہے کہا مین پیغام خدا مین مستغرق ہون بھلا جادو کے ساتھ خدا کا نام بھی کسی نے دیکھا ہے جادوگری کا مایہ تو غفلت و کفر ہے اور جان موسوی مشعل دین کی

نفی کرنا موسیٰ علیہ السلام کا جادوگری کو آپ سے

قولہ من بجادویان چہ مانم ای وقیح + کز دمم پر رشک میگردد مسیح + من بجادو گرچہ مانم ای جنب + کہ زجانم نور میگردد کتب + من بجادویان چہ مانم ای خبیث + کز خدا نازل شود بر من حدیث + چون تو با پر ہوا بر میپری + لاجرم بر من گمان بد میبری + ہر کرا افعال دام و دد بود + بر کریمانش گمان بد بود + چون تو جزو عالمے بس ای مہین + کل آنرا ہمچو خود دیدی یقین + چون تو بر گردی و برگردد سرت + خانہ را بر گردندہ بیند منظرت + ور تو در کشتی روی برہم روان + ساحل یم را ہمی بینی دوان + المعنی وقیح بے شرم جنب بضمتین مراد نجس سے مہین بفتح ذلیل منظر بالفتح چشم مجھکو جادوگرون سے اے بے حیا کیا مشابہت ہے کہ میرے دم سے مسیح رشک مین بھرے ہوے ہین

جنکے دم سے مردہ زندہ ہوتا ہی اور ذکر مسیح کا کہ بعد اُنکے ہوئے ہین شاعرانہ ہی نہ بطریق تحقیق مجکو اُسے
نجس جادوگر سے کیا مشابہت کہ میری جان روشن سے کتابین نور پاتی ہین اور کتابون سے نور
حاصل کرتے ہین پھر کہتے ہین میری اور جادوگرون کی اے خبیث کیا مناسبت کہ مجھپر حدیث خدا
کی نازل ہوتی ہی تو جو ہوا سے نفسانی کے پرون سے اڑرہا ہی اسوجہ سے مجھپر گمان بد کرتا ہے اور
ہی بھی یہ کہ جیسے افعال ذمیمہ ودکے سے ہوتے ہین وہ ضرور بزرگون پر گمان بد کرتا ہے جب تو جزو
عالم کا ہی ای ناچیز تو اُسکے کل کو بھی اپنی طرح یقیناً دیکھیگا جیسے جب تو گھومے اور سر تیرا گھومے تو سارا
گھر آنکھ مین تیری گھومتا ہی آئیگا حال آنکہ تو ہی گھومتا ہے گھر نہین گھومتا ہے اور جو تو کشتی مین بیٹھ کے
رستے آب پر چلے تو کنارہ دریا کا بھاگتا دیکھیگا اور وہ تو ہی بھاگتا ہے ساحل نہین بھاگتا **قولہ** گر تو
باشی تنگدل از ملحمہ + تنگ بینی جو دنیا را ہمہ + ور تو خوش باشی بکام دوستان + اینجہان بنمایدت
چون بوستان + ای بسا کس رفتہ در شام و عراق + او ندیدہ ہیچ جز کفر و نفاق + وے بسا کس
رفتہ تا ہند و ہرے + او ندیدہ جز مکر بیع و شرے + وی بسا کس رفتہ ترکستان و چین + او ندیدہ
ہیچ الا مکر و کین + طالب ہر چیز اے یار رشید + جز ہمان چیزے کہ میجوید ندید + چون ندارد مدرکے
جز رنگ و بو + جملہ اقلیمہا را گو بجو + گاو در بغداد آید ناگہان + بگذرد از این سران تا آنسران +
از ہمہ عیش و خوشیہا و مزہ + او نہ بیند غیر قشر خربزہ + کہ بود افتادہ در رہ یا حشیش + لایق سیران
گاوے یا خرے ایش + خشک بر میخ طبیعت چون قدید + بستہ اسباب و جانش لایزید + وان
فضائے خرق اسباب و علل + ہست ارض اللہ ای صدر اجل + ہر زمان مبدل شود چون نقش جان
نو بنو بیند جہانے در عیان + گر بود فردوس و انہار بہشت + چون فسردہ یک صفت شد گشت زشت
الملحمۃ بالفتح جنگ عظیم جو بالفتح و تشدید واو فراغی مابین زمین و آسمان ہرے ہرات قشر بالکسر
پوست یعنے اگر تو کسی کی خصومت و جنگ سے تنگدل ہوگا تو یہ میدان جو مابین زمین و آسمان کے ہی
باوصف اس وسعت و فسحت کے تجھ پر تنگ ہو جائیگا کہین ٹھکانا اور چین نہین پائیگا اور اگر تو
خوش و خرم موافق مقصد دوستون کے ہی تو یہ جہان جسکو دار المحن کہتے ہین تجھپر باغ و بوستان ہو جائیگا
ای مخاطب بہت لوگ ایسے ہین کہ شام و عراق کو گئے جو کفر و نفاق و الے تھے وہان بھی اُنھون نے
وہی دیکھا اور بہت لوگ ایسے کہ ہند و ہرات تک گئے جو بیع و شرے والے تھے اُنھون نے وہی
بیع و شرے دیکھی اور بہت لوگ چین و ترکستان گئے اُنھون نے مکر و کین دیکھا الحاصل ای یار رشید
طالب ہر چیز کا جسا ڈھونڈھتا ہی اسی کو دیکھتا ہے پھر جب وہ کوئی مدرک سوا رنگ و بو کے

پہنچنے

نہین رکھتا یعنے جان اسکی ظاہر بین ہی نہ معنی اندیش تو اُس سے کہد سے پڑا اولا تیون مین پھر اگر او رڈھونڈھا کر کیا ہوتا ہی جیسے کوئی گاو بغداد مین ناگہان آجائے اور اس سرے سے اُسکے اُس سرے تک گذرے تو وہ ان عیش و خوشی اور مزون سے جو اُسمین ہین سواے پوست خربزہ کے کہ کسی راہ مین پڑا ہوا یا سوکھی گھاس لائق سیر ہونے کے جو ملک اُسکی کسی گاو و خر سے ہو یعنے بچی بچائی اور کچھ نہین دیکھیگی وہ خشک گھاس اسکی بیخ طبیعت پر ایسی ہے جیسے قدید ای گوشت خشک کسواسطے کہ وہ مقید اسباب کی ہی اور جان اسکی اُس سے زیادہ نہین کہ مقید اسباب کی نہو بیخ بالضم مگس سبز جو گوشت کو گندہ کرتی ہی اور کیڑے ڈالتی ہی اب فرماتے ہین یہ تو سب کچھ تو نے سنا لیکن وہ قضا جو علت و اسباب کی پھاڑنے والی ہی وہ ای صدر اجل جدا ایک ارض واسعہ ہے اللہ تعالے کی کہ جب نقش جان کا قید اسباب و علل سے بدلجاتا ہی تو وہ چھپے ہوئے عالم کہ عالم امکان مین ہین ہردم نئے نئے آنکھون کے سامنے آتے ہین اور اُنکو عیان دیکھتا ہی اور جو مقید اسباب و علل کا ہے تو چاہیے فردوس و نہرین بہشت کی کیون نہون اگر ایک صفت بھی تجھمین سے افسردہ ہو جائیگی اور جاتی رہیگی تو سب زشت و بد ہو جائینگی کچھ لطف نہین رہیگا چنانچہ بیان اُسکا آیندہ ہی الخلاف شرح مین شامی کو شاد لکھا ہی بیخ کو مِیخ اور میخ ہی کے موافق معنی اور خر قما کے آگے واو عطف کو

مین اسکو بے واو اچھا جانتا ہون

بیان اسکا کہ ہر حس مدرک کو آدمی سے بھی دوسری مدرکات ہین کہ اُن مدرکات سے حس دوسری بیخبر ہی چنانچہ ہر پیشہ ور استاد بھی دوسرے استاد کے کام سے بیخبر ہے اس سبب سے کہ اسکا روز مرہ نہین ہی اور یہ بیخبری اس سبب سے کہ روزمرہ نہین اسبات کی دلیل نہین ہی کہ وہ مدرکات بھی نہین ہین واللہ اعلم

قولہ چنبرہ دید جہان ادراک نیست + پردۂ پاکان حس ناپاک نیست + مدتی حس را بشوز آب عیان + اینچنین دان جامہ شوئی صوفیان + اے زغفلت از سبب تو بیخبر + بندۂ اسباب گشتستی تو خر لاجرم اعمی دل و سرگشتۂ + مضطرب احوال و مضطر گشتۂ + چشم بکشا و سبب را نگر + تا شوی فارغ ز اسباب نظر + چون شوی تو پاک پردہ در کند + جان پاکان خویش بر تو میزند + جملہ عالم گر بود نور و صور چشم را باشد ازان خوبی خبر + چشم بستی گوش می آری بہ پیش + تا نمائی زلف و رخسار پیش + گوش گوید من بصورت نگروم + صورت ار بانگے زند من بشنوم + عالم من لیک اندر فن خویش + فن من جز حرف صوتی نیست بیش + ہین بیا بینی ببین این خوب را + نیست بینی در خور این مطلوب را +

گر بود مشک و گلابی بو برم + فن من اینست و علم مخبرم + کے ببینم من رخ آن سیم ساق + ہین مکن تکلیف
ما لیس یطاق المعنی چنبر چیز مدور میان تہی جیسے حلقہ دائرہ اور دف کا و حلقۂ کمند یعنی تیرا ادراک
گویا حلقہ کمند دید جہان کا ہی کہ وہ دیدہ چیزین اُسمین پھنستی ہین لیکن وہ جو پاک عالم غیب کی ہین
اُنکے لیے یہ حس ناپاک پردہ ہی کہ اُنکو چھپائے ہوئے ہے تو اس حس کو ایک مدت آب مشاہدہ
سے دھو کہ جامہ شوئی صوفیان کی ایسی ہی ہی تجھپر سبب کی غفلت ایسی چھائی ہوئی ہی کہ تو بیخبر
ہو رہا ہے اور اے خر تو بندہ اسباب کا ہو گیا ہے لاجرم تیرا دل کو رہے اور تو سرگشتہ اور مضطرب الحوال
و مضطر گشتہ تو ذرا آنکھین کھول اور مسبب کو دیکھ تو اُن اسباب سے جو تیری فکر سے پیدا ہوتے ہین
اور محض لایعنے بخنت ہو جائے جب تو اس سے پاک ہو جائیگا تو پردہ نہین رہیگا پھر جان اُن پاکون
کی جو بالفعل چھپی ہوئی ہین آپ تجھپر کریگی دوسری تمہید ہی کہ سارا جہان اگر نور و معمور ہو جاوے
تو اسکی خوبی سے آنکھ ہی کو خبر ہوگی جب تو نے آنکھ میچ لی اور کان کو پیش کیا تا کسی بت کی زلف و
رخسار اُسکو دکھائے تو کان کہینگے کہ ہم صورت پر نہین گرویدہ ہوتے اگر صورت کچھ آواز کرے
تو ہم شنیدن مین عالم ہون لیکن اپنی ہی فن کا اور وہ فن میرا حرف و صوت اس سے زیادہ نہین اُسوقت
بینی سے کہیگا کہ خبردار ہو تو آ اور اس معشوق کو دیکھ اور بینی لائق اس مطلوب کے ہے نہین وہ
کہیگی اگر مشک و گلاب ہو تو اُسکو سونگھون میرا فن یہی ہی اور مین اسی علم کی مخبر ہون مین رخ اُس سیم
ساق کا کب دیکھ سکتی ہون خبردار مجھسے خواہش اُسکی مت کر جسکی مجھکو طاقت نہین الخلاف
شرح مین بہ بیش لکھا ہی میری دانست مین بہ پیش ہی موافق اشعار لاحق کے اور لیس بطاق کو لیس
یطاق کہ مضارع ہے اور لیس اسم پر داخل ہوتا ہے **قولہ** باز حس کژ نہ بیند غیر کژ + خواہ کژ غژ دیش
او یا رست غژ + چشم احول از دوئی دیدن یقین + ناظر شہ کست بے توحید بین + تو کہ فرعونے
ہمہ مکری و زرق + مر مرا از خود نمیدانی تو فرق + منگر از خود در من ای کژ باز تو + تا یکے تو را ہ بینی تو دو تو +
بنگر اندر من ز من یکساعتے + تا ورائے کون بینی ساحتے + وا رہی از تنگی و از ننگ و نام + عشق اندر
عشق بینی والسلام + پس بدانی چونکہ رستی از بدن + گوش بینی چشم میداند شدن + راست گفتہ است
آن شہ شیرین زبان + چشم گردد مو بموے عارفان + جسم را چشمے نبود اول یقین + در رحم بود او جنین گوشتین +
علت دیدن بدان پیہ ای پسر + ورنہ خواب اندر ندیدی کس صور + آن پری و دیو می بیند شبیہ +
نیست اندر دیدگان ہر دو پیہ المعنی غژ غژ یدن سے بچون کیطرح چوتڑون پر چلنا پھر فرماتے ہین
کہ جو حس کژ ہی وہ سوائے کژ کے رہت نہین دیکھتی تو بھی کسی کژ کا خواستگار ہو کہ غژ کا یا رغژ ہی ہوتا ہی

دیکھ تو چشم احول کی جو دو دیکھتی ہے یقیناً ناظر شرکت کی ہے نہ توحید بین اے یک بین آور تو کہ فرعون ہے بالکل مکر و فریب کا پتلہ اسی سبب سے میرے اپنے بیچ مین فرق نہین کرتا مجکو مثل اپنے جانتا ہے تو مجکو اے کژ باز اپنی آنکھ سے مت دیکھ تو ایک تہ کو دو تہ نہ دیکھے تو ذرا دیر مجکو میری آنکھ سے دیکھ تو سوا اے اس عالم کون کے دوسرا میدان تجکو نظر آئے جسکو دیکھ کے تنگی اور ننگ و نام سب چھوٹ جائے کہ عشق اندر عشق ہی ہے آگے سوا سلام کے کیا کہون پھر تو جانے جبکہ اس بدن سے چھوٹ جائے اور خودی سے مت جائے کہ گوش و بینی بھی چشم بینا جانتے ہین نہ وہ کہ اوپر ان دونون کے عذر مذکور کیے گئے کہ ہم سننا سونگھنا جانتے ہین کیسا ٹھیک کہا ہے اُس پادشاہ شیرین زبان یعنی بایزید بسطامی نے کہ عارف کا بال بال چشم ہو جاتا ہے خیال کرو کہ اول مین جب جسم تھا تو یقیناً چشم اُسکی نہ تھی ییعنے اُس حال مین کہ یہ جنین گوشتین تھا پھر چربی آنکھ کی پیدا کی اور اُسکو نور بخشا کہ وہی نور خواب مین صورتین دیکھتا ہے ورنہ خواب مین کوئی صورت کیسے نظر آتی اور مثل تیرے دیو و پری بھی خواب مین شبیہ دیکھتے ہین لیکن اُن دونون کی آنکھ مین چربی نہین ہے **قولہ** نور را با پیہ خود نسبت نبود + نسبتش بخشید خلاق ودود + آدمست از خاک کے مانند بخاک + جنی ست از نار بی اشتراک نیست خود مانند آتش آن پری + گرچہ اصلش وست چون سے بنگری + مرغ از بادست کے ماند بباد + نا مناسب را خدا نسبت بداد + نسبت این فرعها با اصلها + ہست بیچون ارچہ دادش وصلہا آدمی چون زادۂ خاک ہباست + این پسر را با پدر نسبت کجاست + نسبتے گر ہست مخفی از خرد ہست بیچون وخرد کے پے برد + باد را بی چشم اگر بینش نداد + فرق چون میکرد اندر قوم عاد + چون ہمیدانست مومن از عدو + چون ہمیدانست مے را از کدو + آتش نمرود را اگر جسم نیست + با خلیلش چون تجسم کرو نیست + گر نبودی نیل را آن نور دید + ازچہ قبطی را ز سبطی میگزید + گر نہ کوہ و سنگ با دیدار شد + پس چرا داؤد با او یار شد + این زمین را گر نبودے چشم جان + ازچہ قارون را فرو خورد آنچنان + گر نبودی چشم دل حنانہ را + چون بدیدے ہجر آن فرزانہ را + سنگریزہ گر نبودی دیدہ ور + چون گواہی دادی اندر مشت در + ایخرد پرکش تو پرو بالہا + سورہ برخوان زلزلت زلزالہا + در قیامت این زمین برنیک وبد + کی ز نادیدہ گواہیہا دہد + کے تحدث حالہا واخبارہا + تظہر الارض لنا اسرارہا + **المعنی** فرماتے ہین پیہ کو علت دید کی پیدا کی لیکن نور کو پیہ سے نسبت نہ تھی اُسکو نسبت خلاق ودود نے بخشی جیسے آدمی خاک سے پیدا ہے لیکن مشابہ خاک کا نہین اسکا سا گوشت پوست ہڈی وغیرہ خاک مین کہان ہے اور جنی خاص آگ سے ہے بے اشترک سو وہ بھی مانند آگ کے نہین اگرچہ اصل کو اُسکی غور کرو تو آگ ہی ہے

علے ہذا مرغ ہوا سے ہی وہ کب ہو ایکطرح ہی یہ سب نامناسب ہین مگر خدا تعالے نے سب کی نسبت کردی ہی بس نسبت ان فرعون یعنے جن وانس وغیرہ کی اپنی اصلون سے جو خاک و آتش وہوا ہی بیچون ہی یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ یہ وصل کیون کیے ہین آدمی جب زادہ خاک ہوا کا ہی تو باپ اُسکا غبار اُٹھنے والا ہی اور اب آدمی کو دیکھو تو گوشت پوست ہی پھر اس پسر کو مناسبت پدر سے کہان ہی اور جو نسبت ہی وہ خرد سے مخفی ہی اور بیچون ہی کوئی اُسمین علت نہین پیدا کرسکتا نہ خرد اُسکا سراغ لگا سکتی ہی اب دوسری بات ہی کہ دیکھو ہوا کی آنکھین نہین ہین اُسنے بے آنکھون کے اُسکو بینش دی اگر بینش نہ تھی تو وہ اپنے طوفان کی وقت کیسے عادیون مین فرق کرتی تھی اور کیسے جانتی تھی کہ یہ مومن سے یہ عدو ہی اور کیسے جانتی تھی کہ اس کا دشمن اپنی سشراب ہی آگ آنکھین نا قص ایسی آتش نمرود کی اگر آنکھین نہ تھین تو خلیل کے ساتھ اُسنے تجشم اپنا کیون چھوڑ دیا تھا اُسکے جلانے مین رنج و مشقت کیون نہ اُٹھایا علے ہذا اگر نیل کو نور دیدہ نہ تھا تو اُسنے قبطیون سے سبطیون کو جو بنی اسرائیل تھے کیسے پہچانا کہ قبطیون کو ڈبویا سبطیون کو بچایا اگر کوہ و سنگ با دیدار الٰہی نہ تھے تو اُسکے ناو دیکے یار ہوے کہ اکثر پہاڑون مین رہتے تھے اور جو اس زمین کے چشم جان نہوتی تو کیسے قارون کو ایسا کھا لیتی جیسا کہ کھا لیا اور آگر حنانہ کی چشم جان نہ تھی تو اُسنے ہجر رسول مقبول کو کیسے دیکھ لیا مجکو چھوڑکے اور جگہ اختیار کی اور نالہ وگریہ کیا اور سنگریزون نے آنحضرت کی مشت مین اُنکی رسالت پر گواہی دی اگر دیدہ ور نہ تھے تو کیسے گواہی دی آپ فرماتے ہین ای خرد تو اور زیادہ بلند پروازی کر اور سورۂ زلزلت کو پڑھ جسمین قیامت کا ذکر ہی کہ یہ زمین ہر نیک و بد پر گواہی دیگی پھر اگر یہ نادیدہ ہی تو گواہی کیسی یہ تو سب باتین ہر ایک کے حال و اخبار سے کریگی اور یہ زمین ہمارے واسطے اسرار ظاہر کریگی جیساکہ فرمایا یومئذ تحدث اخبارہا آج باتین کریگی زمین اپنے اجزون سے اور گواہی دیگی الخلاف شرح مین گرچہ کو کر لکھا ہے **قولہ** این فرستادن مرا پیش تو میر هست برہانے کہ شد مرسل خبیر + کہ چنین دارو چنان ناسور را + هست ناسور از پی ناسور را + واقعاتے دیدہ بودی پیش ازین + کہ خدا خواہد مرا کردن گزین + من عصا و نور بگرفتہ بدست + شاخ گستاخی ترا خواہم شکست + واقعاتے سہمگین از بہر این + گونہ گونہ مینمودت رب دین + در خور سر بد طغیان تو + تا بدانی کو رسید در خورد آن تو + تا بدانی کو حکیم ست و خبیر + مصلح امراض درمان ناپذیر + تو بتاویلات میگشتی ازان + کور و کر کاین ہست از خواب گران + وان طبیب و آن منجم در طمع + دید تعبیرش بپوشید از طمع + گفت دور از دولت و از شاہیت + کہ در آید غصہ در آگاہیت + از غذای مختلف یا از طعام +

طبع شوریدہ ہمی بیند منام + زانکہ دید او کہ نصیحت جو نئہ + تند و خونخواری و مسکین خو نئہ + پادشاہان خون کنند از مصلحت + لیک رحمت شان فزونست از عتب + شاہ را باید کہ باشد خوے رب + رحمت او سبق گیرد بر غضب + نے غضب غالب بود مانند دیو + بے ضرورت خون کند از بہر ریو + نے حلیمی مخنث وار نیز + کہ شود زن روسپی زان کنیز + دیو خانہ کردہ بودی سینہ را + قبلۂ سازیدہ بودے کینہ را + شاخ تیزت بس جگرہا را کہ خست + نک عصایم شاخ شوخت را شکست + المعنی حضرت موسے فرماتے ہین کہ مجکو جو اے پادشاہ تیرے پاس بھیجا ہے یہ ایک حجت خدا تعالی کی ہے کہ ہمنے اپنا مرسل بھیج کے تجکو خبردار کردیا تھا کہ تیرے جو ناسور ہے اُس ناسور کی یہ دوا ہے اور ناسور واسطے آسان کرنے کے ہوتا ہے اور تونے اس سے پہلے خوابین بھی دیکھی تھین جنسے معلوم ہوا تھا کہ خدا مجسکو برگزیدہ کریگا اور یہ بھی دیکھا تھا کہ مین عصا و نور ہاتھ مین لیے تیری شاخ گستاخ یعنے یہ نکس کو توڑدونگا اور ایسے ہی خوابین سیکڑون طرح طرح کی تجکو رب دیدن دکھاتا رہا لائق تیرے بیحد بدطغیان اور حد سے گذر نیکے تا تو جانے کہ میرے لائق اور میری ملک وہ ہے اور یہ بھی جانے کہ اللہ تعالے حکیم وخبیر ہے اور جو امراض کہ لاعلاج ہین اُنکی اصلاح کرنے والا تو تاویلین کرکرکے اُن خوابون سے برگشتہ ہا اور اندھا بہرا بنا کہ یہ واقعی خواب گران سے ہین اے غلبۂ نیند سے اور وہ جو تیرے طبیب و منجم سے تھے انھون نے اپنی روشنی خرد مین تعبیر اُسکی دیکھی لیکن اپنے لالچ سے چھپائی اور تجھسے کہدیا کہ تیری دولت و پادشاہی سے دور ہے کہ کوئی غصہ و رنج تیری عقل و آگاہی مین دخل پائے یہ شعر دعائیہ ہے اور نتیجہ یہ کہ غذا سے مختلف یا طعام سے طبیعت گڑبڑ ہو کہ ایسی خوابین دیکھتی ہے اسو اسطے کہ انکو (تو) نے دیکھا کہ تو نصیحت جو نہین ہے تند و خونخوار ہے مسکین خو نہین ہے تو نہین جانتا کہ پادشاہ خون نہین کرتے مگر بمصلحت تاہم رحمت اُنکی عتاب سے بڑھی ہوئی ہے پادشاہ کو چاہیے کہ خو اپنے رب کی اختیار کرے جسکی رحمت غضب پر بڑھی ہوئی ہے چنانچہ حدیث قدسی ہے سبقت رحمتی علے غضبی نہ یہ کہ دیو کی طرح خود مغلوب الغضب ہو اپنا مکر جمانے کو بے ضرورت بھی خون کرے سو تجھ مین تو حلیمی مخنث کی ایسی بھی نہین جو کوئی قحبہ عورت تھی تیری ملک و کنیز ہو جائے تو نے اپنے سینہ کو دیو خانہ بنایا تھا اور کینہ کو اپنا قبلہ کہ اُدھر ہی توجہ رہتا تھا تیرے بڑے تیز سینگ سے تھے جنھون نے بہتون کو زخمی کیا اب دیکھ میرے عصا نے کوئی دم مین تیرے سینگ کو توڑے الخلاف شرح مین دارد کو دارد درخور دان کو درخوردان سا عتب کو عنب ربی کو ربی لکھا ہے

حملہ کرنا ان جہانیون کا اُن جہانیون پر اور تاخت لیجانا دربند غیب تک کہ سرحد غیب کی ہے اور غفلت اُنکی کمین سے کہ جب غازی غزا کو جاتا ہے کافر تاخت کرتا ہے

قولہ حملہ بردند اسپہ جسمانیان + جانب روشن دژ روحانیان + تا فرو گیرند بر دربند غیب + تا کسے ناید ازان سو پاک جیب + غازیان حملہ غزا چون کم زدند + کافران بر عکس حملہ آوردند + غازیان غیب چون از حلم خویش + حملہ ناوردند بر تو زشت کیش + حملہ بردی سوے دربندان غیب + تا نیایند این طرف مردان غیب + چنگ در صلب و رحمہا در زدی + تا که شارع را بگیری از بدی + چون بگیری شہرہی که ذوالجلال + بر گشاد ست از براے انتسال + تو زدی بر بند بارا ای لجوج + کوری تو کرد سرہنگی خروج + نک منم سرہنگ ہنگت بشکنم + نک بنامش نام و ننگت بشکنم + تو ہلا دربند ہا را سخت بند + چند گاہی بر سبال خود بخند + سبلتت را بر کند یک یک قدر + تا بدانی که قدر یعمی البصر + سبلت تو تیز تر یا آن عاد + که ہمی لرزید از دمشان بلاد + تو ستیزہ روتری یا آن ثمود + که نیامد مثل ایشان در وجود + صد ازینہا گر بگویم تو کری + بشنوی و ناشنیدہ آوری + توبہ کردم از سخن کانگیختم + بے سخن من دارویت آمیختم + که نہم بر ریش خامت تا بپزد + تا بسوزد ریش خامت تا ابد + تا بدانے کو خبیر ست ای عنود + مینہد ہر چیز را در خورد او + کے نکو کردی و کے کردی تو شر + که ندیدی لایقش در پے اثر + المعنی روئین دژ نام قلعہ جسمین گرارجاسپ والی اُس قلعہ نے گشتاسپ کی لڑکیون کو اُسین قید کیا تھا اور اسفندیار نے اُسکو فتح کیا دربند نام قلعہ و مطلق قلعہ و دروازہ و نام شہر و بندر و فاصلہ میان دو ولایت انتسال فرزند شدن ہنگ فوج ہلا آگاہ باش غرض یہ ایک مثل مناسب حال کے حضرت مولٰنا نے فرمائی کہ مثلاً جسمانیون کی سپاہ نے روحانیون کی روئین دژ پر حملہ کیا جسمانی فرعون اور اُسکے مشیر اور روحانی اطفال بنی اسرائیل جن کو بخوف حضرت موسیٰ مارتا تھا اور یہ حملہ اسی واسطے کیا تا گذرگاہ دربند غیب کو گھیرلین تو کوئی پاک جیب اُدھر سے نہ آنے پائے اور معمول ہے جب غازی حملہ غزا کا کم کرتے ہین تو برعکس اُنکے کافر حملہ آور ہوتے ہین ایسے ہی جب غازی غیب کے اپنے حلم سے اے زشت کیش تجھپر حملہ آور نہوئے تو تو دربندان غیب پر حملہ آور ہوا تو مردان غیب اسطرف نہ آنے پائین تو نے لڑائی صلب و رحم سے ٹھانی تا اپنی بدی سے کسی راہ نکالنے والے اور شارع کو پکڑوے مگر تو کیسے اُس شہر کو لے لیگا جسکو ایزد ذوالجلال نے نسل و انتسال کے واسطے چھانٹا تو نے دربندون پر اے لجوج حملہ کیا اور کوری نے تیری ایک سرہنگ ظاہر کردیا جسنے تجھپر خروج کیا جو مراد اپنی ذات سے ہے چنانچہ خود فرمایا کہ لے دیکھ وہ سرہنگ مین ہون کہ تیری سپاہ کو شکست دونگا اور قسم ہے اُسکے نام کی کہ جلدی تیرے نام و ننگ کو

کی فتح

بگاڑو نگا تو خبردار رہوان در بند ون سخت بندمین چند روز اپنی مونچھون پر خوش ہوسے تیری مونچھین ایک ایک کرکے قدر مین ڈالیگی جب تو جانیگا کہ قدر آدمی کو اندھا کر دیتی ہے بصر اُسکے سامنے نہین رہتی بتا تو تیری مونچھین زیادہ تر تیز ہین یا وہ جو ملک عاد کی تھین جنکے دم سے شہر لرزتے تھے اور تو ستیزہ تر ہے یا ثمود کہ جنکی مثل عالم وجود مین کسی سنے وجود نہ پایا غرض سیکڑون اس قسم کے تجھسے کہو نگا کیا فائدہ تو بہرا ہی اور ایسا بہرا کہ سن تو لیگا اور ناشنودہ ظاہر کریگا یعنے وہ باتین کریگا کہ گویا کچھ سنا ہی نہین بس نے اب اُن باتون سے جو تجھسے کہین توبہ کی اب سخن کی دارو تیرے لیے بناؤن اور تیرے سچے گھاؤ پر رکھون تا رہ پکے اور ابد تک اُس پکے گھاؤ کی سوزش مین تو رہے تو تو جسلئے کہ خدا تعالے بڑا خبیر ہے اور جسکے لائق جو سمجھتا ہے وہ اُسکو دیتا ہے کب ایسا ہوا کہ تونے اچھا کیا ہو یا برا کیا ہو اور اُسکے پیچھے اُسکا اثر لائق نہ دیکھا ہو پے نشان قدم کو کہتے ہین یعنی اُنھین تیرے قدمون کے نشان پر اُسکا اثر آتا ہی **قولہ** کے فرستادی دمے بر آسمان + نیکی کز پے نیامد مثل آن + گر مراقب باشی و بیدار تو + ہر دمے بینی جزا اے کار تو + چون مراقب باشی و گیری رسن + حاجتت ناید قیامت آمدن + آنکہ رمزے را اندر او صحیح + حاجتش ناید کہ گوید او صریح + این بلا از کودنے آمد ترا + کہ نکردی فہم نکتہ و رمزہا + از بدی چون دل سیاہ و تیرہ شد + فہم کن ایجا نشاید خیرہ شد + ورنہ خود تیرے شود آن تیرگے + در رسد در تو جزا اے خیرگے + در نیاید تیر ست از بخشایشست + نے پے نا دیدن آلایشست + ہین مراقب باش گر دل بایدت + کز پئے ہر فعل چیزے زایدت + ور ازین افزون ترا ہمت بود + از مراقب کار بالاتر رود + المعنی بتائید سابق فرماتے ہین کہ کب ایسا ہوا کہ کسی وقت کوئی نیکی تونے آسمان پر بھیجی ہو اور مثل اُسکا تجکو نہ آیا ہو لیکن تو مراقب و بیدار ہو یعنے سوچنے سمجھنے والا تو ہر وقت جزا کام کی دیکھے پھر اسکی حاجت نہین پڑیگی کہ قیامت آئے اور سزا جزا کی کیفیت معلوم ہو مگر مراقب ہو اور اسی رسّی کو پکڑ اسلیے کہ مراقب کو رمزین معلوم ہوتی ہین اور جب آدمی رمز کو صحیح جاننے لگتا ہے تو اُسکو حاجت صریح کہنے کی نہین پڑتی یہ بلا قیامت کے تیرے کودنے سے تیرے پیچھے لگی ہی کہ تونے رمز و نکتے نہ سمجھے اور جب بدی سے تیرا دل سیاہ و تیرہ ہوا تو خوب سمجھ کہ یہان خیرہ ہونا نہین چاہیئے نہین تو یہ تیرگی خود تیر ہوگی تجھیر جزا خیرگی پہونچیگی اور اگر تیر نہ آئے تو یہ اُسکی رحمت ہی نہ یہ کہ اُسنے یہ آلودگی تیری دیکھی نہین اور منشا ان امور کا دل ہی بس اگر تجکو دل چاہیے تو خبردار مراقب رہ کہ تیرے ہر فعل کے بعد تجکو اُس سے کچھ حاصل ہوتا رہے اور جو اس سے بڑھکے تیری ہمت ہوگی تو وہ کام بھی اسی مراقب سے بالاتر ہوجائیگا یعنے

اگر طالب خدا کا ہوگا تو وہ مطلوب بھی تیرا حاصل ہوگا

بیان اسکا کہ تن ہر آدمی کا مثل اچھے لوہے کے جوہر قابل آئینہ ہے تو دنیا میں بہشت و دوزخ وقیامت اور سوا اسکے معائنہ کرے نہ بطریق خیال بلکہ ظاہر و عیان

قولہ پس چو آہن گرچہ تیرہ ہیکلی + صیقلی کن صیقلی کن صیقلی + تا دلت آئینہ گردد پر صور + اندرو ہر سو ملیحی سیمبر + آہن ارچہ تیرہ و بے نور بود + صیقل آن تیرگی از وے زدود + صیقلی دید آہن و خوش کرد رو + تا کہ صورتہا توان دید اندرو + گر تن خاکی غلیظ و تیرہ است + صیقلش کن زانکہ صیقل گیرہ است + تا درو اشکال غیبی رو دہد + عکس حوری و ملک دروی جہد + صیقل عقلت بدان داد است حق + کہ بدان روشن شود دل را ورق + صیقلی را بستہ ای بے نماز + وان ہوا را کردہ ای دو دست باز + گر ہوا را بند بنہادہ شود + صیقلی را دست بکشادہ شود + آہنے کآئینۂ غیبی بدے + جملہ صورتہا درو حاصل شدے + تیرہ کردی زنگ دادی در نہاد + این بود یسعون فی الارض الفساد + تاکنون کردی چنین اکنون مکن + تیرہ کردی آب را افزون مکن + بر مشوران تا شود این آب صاف + واندرو بین ماہ و اختر در طواف + زانکہ مردم ہست ہمچون آب جو + چون شود تیرہ نبینی قعر او + قعر جو پر گوہر ست و پر ز در + ہین مکن تیرہ اگر ہستی تو حر + جان مردم ہست مانند ہوا + چون بگرد آمیختہ شد پردہ سما + مانع آید او ز دید آفتاب + چونکہ گردش رفت شد صافی و ناب + حاصل آنکہ کم مکن ای بے سرور + صیقلی واللہ اعلم بالصدور + با کمال تیرگی حق واقعات + می نمودت تا روی راہ نجات + **المعنی** فرماتے ہیں کہ تو اگر بظاہر لوہے کی طرح تیرہ صورت ہے لیکن اسکی صیقلی کر ہمیشہ کرتا ہوں صیقلی کر صیقلی تو دل تیرا آئینہ پر صور ہو جاسکے اور ہر طرف اسکے معشوق خوش سیمبر نظر آئیں اور ابتدا آئینہ کی سکندر کے وقت میں لوہے سے ہوئی تھی گو آہن اگرچہ تیرہ و بے نور تھا صیقلی نے اس تیرگی کو اس سے دور کر دیا یہ اشارہ اسی بنیاد آئینہ سے ہے یا بعض کے نزدیک آہن سے منسوب آہن جب صیقلی اسنے دیکھی اور صورت اسکی اچھی ہوگئی تب اسمین صورتیں دیکھ سکے ایسے ہی یہ تن خاکی اگرچہ غلیظ و تیرہ ہے تو بھی اسکی صیقل کر کہ صیقل گیرہ ہے تو اسمین شکلیں غیبی ظاہر ہوں اور عکس حور و ملک کا اس سے چمکے اور صیقل اسکی عقل ہے کہ حق تعالے نے تجکو دی ہے جس سے دل کے ورق روشن ہوتے ہیں لیکن تو نے کو اے بے نماز ناپاک اس صیقلی کو باندھ رکھا ہے اور حرص و ہوا کے دونوں ہاتھ کھول دیے ہیں اگر اس ہوا پر قید رکھی جاسے اور اسکو مقید کیا جائے تب صیقلی کا ہاتھ کھل جائے افسوس کہ وہ آہن کہ آئینہ غیبی ہوتا اور ساری صورتیں اس سے حاصل ہوتیں تو نے

اُسکو تیرہ کیا کہ زنگ اُسکی ذات تک پہونچا ویے بس اللہ تعالے نے جو فرمایا ہے یسعون فی الارض الفساد کوشش کرتے ہین زمین مین اور وے فساد کے اسکا مطلب یہی ہی جو تجھسے ظہور مین آیا کہ اچھی چیز کو بگاڑا خراب کیا یہی معنے تو فساد کے ہین خیر ابتک جو کچھ کیا کیا اب مت کر تو نے آپ کو گدلا کیا اس سے زیادہ مت کر اور نہایت لوٹ پوٹ کرکے گا دست اُٹھا تا صاف ہو جائے اور زمین تو ماہ و اختر کو اپنا طواف کرتے دیکھے جیسے حضرت یوسف نے سجدہ کرتے دیکھا تھا آگے بیان ہے کہ جان ایسا ہی جیسے آبجو جب وہ گدلی ہو جائیگی تو قعر نہین معلوم ہوگا اور قعر ہی ذرہ گوہر سے بھرا ہوتا ہے بس نہر دار اگر تو حر ہی تو اسکو گدلا مت کر آپ فرماتے ہین کہ جان آدمی کی مثل ہوا کے ہے اور ہوا جب گرد سے آمیختہ ہوتی ہی تو آسمان کا پردہ بنجاتی ہی اور آفتاب کو نہین دیکھنے دیتی اور جب گرد جاتی رہتی ہے تو صاف و خالص ہو جاتی ہی آپ فرماتے ہین ای بے ... تو اس ... سے واقف نہین حاصل اس تمامی گفتگو کا یہی ہی کہ تو صیقلی مین جاننا کہ ... مت کر ... سینون کے حال سے خوب واقف ہی اس شعر مین اقتباس ہی حصل مافی الصدور ... کا احسان دیکھ کہ با وصف ایسی کمال تیرگی کے تجکو خوابون مین دکھاتا رہا تا تو راہ نجات پر چلے الخلاصہ شرح مین اور اور دو متنو نمین تیز کر دی لکھا ہے مین تیرہ جانتا ہون لہذا تیرہ لکھا

پھر بیان کرنا حضرت موسے کا اسرار فرعونیہ اور واقعات اُسکے جو غیب سے اُسکو ظاہر ہوئے تھے تا خدا تعالے کے خبیر ہونے پر ایمان لائے واللہ اعلم

قولہ زآہن تیرہ بقدرت مینمود + واقعاتے کہ در آخر خواست بود + تا نگیری کثر تو آن ظلم و بدے + آن بدی و بدتریشدے + نقشہاے بد کہ در خوابت نمود + میرمیدی زان و آن نقش تو بود + ہمچو آن زنگے کہ در آئینہ دید + روے خود را زشت و بر آئینہ رید + کہ چہ زشتی لائق اینی و بس + زشتیم آن تو است ای کور رخس + آن جفا بر روی زشتت میکنی + نیست بر من زانکہ ہستم روشنی + گاہ میدیدی لباست سوختہ + گہ دہان و چشم تو بر دوختہ + گاہ حیوان قاصد خونت شدہ + گہ سر خود را بدندان ددہ + گہ نگون اندر میان آبریز + گہ غریق نیل خون آمیز تیز + گہ زبامے اوفتادہ گشتہ پشت + گاہ در اشکنجہ و بستہ دو دست + گاہ دیدہ خویش در زنجیر و غل + گاہ بر مغزت زدندے چون دہل + گہ ندات آمد ازین چرخ نقی + کہ شقیی کہ شقیی کہ شقی + گہ ندات آمد صریحے از جبال + کہ برو ہستی ز اصحاب شمال + گہ صداے آمدت از ہر جماد + تا ابد فرعون در آتش فتاد + گہ خطاب آمد ترا از ہر نبات + گشت مطرود ابد فرعون مات + زین بترہا کہ نمیگویم ز شرم + تا نگردد طبع معکوس تو گرم + اندکی گفتم بتو اے ناپذیر +

زاند کی دانی کہ ہستم من خبیر ✦ خویشتن را کور میکردی ز مات ✦ تا نیندیشی جواب واقعات ✦ چند بگریزی نک
آمد پیش تو ✦ کوری واد راک مکراندیش تو ✦ ہین مکن زین پس فراگیر احتراز ✦ کہ ز بخشایش در توبہ
ہست باز ✦ المعنی یعنے اللہ تعالے اپنی قدرت سے وہ واقعات جو آخر مین ہونے والے تھے
تیرے آہن تیرہ سے تجکو دکھاتا رہا تو تیرا ظلم اور بدی کچھ گھٹ گئے تو وہ سب دیکھتا رہا اور بدتر ہی ہوتا رہا
وہ صورتین بری جو تجکو خواب مین معلوم ہوتین انسے تو بھاگتا رہا اور وہ سب تیری ہی صورتین تھین
جیسے ایک زنگی نے آئینہ دیکھا اور اپنی صورت بد آئینہ مین دیکھ کے آئینہ پر ہنگامہ کیا کہ بد صورت
ہے بس اسے کو رحس تو اسی لائق ہے کہ مین اپنی زشتی یعنے گہ تیری ملک کردن تو وہ ظلم اپنی ہی
صورت بد پر کرتا ہے مجھپر کچھ نہین ہے مین تو مثل آئینہ کے مصفا و مجلی ہون کبھی تو دیکھتا رہا کہ تیرے لب
جلگئے کبھی چشم و دہن سیے ہوئے دیکھے کبھی دیکھا کہ کوئی حیوان تیرے مارڈالنے کے درپے ہے کبھی
اپنے سر کو درندہ کے دانتون مین دیکھا کبھی اوندھے منہ تو دریا مین گرا کبھی نیل خون آمیز مین
غرق ہوا کبھی چھت سے گرکے پست ہوگیا کبھی شکنجہ مین آپ کو دونون ہاتھ بندھے دیکھا کبھی آپ کو
زنجیر و طوق مین دیکھا کبھی ڈھول کیطرح اپنا سر کٹتے دیکھا کبھی تجکو آسمان پاک سے ندا آئی کہ تو شقی ہے
پھر شقی پھر شقی کبھی تجکو پہاڑ سے صریح ندا ہوئی کہ جا تو بھی بے تامل سے ہے یعنے دوزخی کہ حشر کو بائین طرف
عرف کے ہونگے اور ادھر ہی دوزخ ہے کبھی ہر بادسے تجکو صدا آئی کہ بد تک فرعون دوزخ کا کندہ ہوا
کبھی تجکو ہر نبات سے خطاب ہوا کہ فرعون مردود دات ابد کا ہوا اسکے سوا اور بہت واقعات انسے بدترین
کہ مین شرم سے نہین کہہ سکتا کہ تیری الٹی طبیعت ہے ایسا نہو تو گرم ہو جاے اور ہمکو قولا لینا لعلہ یتذکر او یخشے
کے ساتھ حکم ہے یعنے نرم بات کہو شاید وہ نصیحت مانے اور ڈرے مین نے تھوڑا سا اس سبب سے کہا
تا تو جانے کہ مین خبیر ہون تو آپ کو کور مات ہی کرتا رہا یہانتک کہ جواب ان واقعات کے نہ سوچے
اور کچھ تدارک نہ کیا لیکن کبتک بھاگتا رہیگا اب دیکھ تیری وہی کوری و مکراندیشی تیرے ادراک کی
تیرے سامنے آئی اب بھی کچھ نہین گیا ہے خبردار ہو جا اور بعد اسکے ان کامون سے احتراز کر کہ رحمت
الٰہی سے دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے

اس بیان مین کہ دروازہ توبہ کا ہمیشہ کشادہ ہے

قولہ توبہ را از جانب مغرب درے ✦ باز باشد تا قیامت بر ورے ✦ تا ز مغرب بر زند سر آفتاب ✦
باز باشد اندر راز وے سر متاب ✦ ہشت جنت را ز رحمت ہشت در ✦ یک در توبہ است زان ہشت اے پسر ✦
زنیمہ گہ باز باشد گہ فراز ✦ وان در توبہ نباشد جز کہ باز ✦ ہین غنیمت دار در باز ست زود ✦

رغبت آنجا کش زکوری ای حسود + پیش ازان کز قہر در بستہ شود + بعد ازان زاری تو کس نشنود + باز گرد از کفر وزین در باز یاب + تا نگردی از شقاوت رو بباب + المعنی ورسنے امالہ ور اہمعنی غلق یعنے توبہ کا ایک دروازہ جانب مغرب کے ہے کہ وہ قیامت تک مخلوق پر کھلا رہیگا جبتک مغرب سے آفتاب سر نکالیگا وہ کھلا رہیگا تو اُس سے سرمست بپھیر ہشت جنت۔ رحمت حق سے ہشت ورین منجملہ اُسکے اسے پسر ایک در توبہ کا ہے جنت کے آٹھوں دروں سے کھلتے بند ہوتے رہتے ہین اور دروازہ توبہ کا ہمیشہ کھلا رہتا ہے تو خبردار ہو ابھی دروازہ توبہ کا کھلا ہے اور غنیمت جان پس اے حسود اس کوری کو چھوڑ دے اور اپنا بستر وہان جما قبل اس سے کہ قہر خدا سے وہ دروازہ بند ہو جاوے پھر تیری زاری کوئی نہین سنیگا بہتر یہی ہے کہ اس کفر سے باز آ اور اس در کو کھلا ہوا پاوے تو بدبختی سے تو رو بباب نہو جائے یعنے اس دروازہ سے دھکے دیکے نکال دیا جائے

کہنا موسے علیہ السلام کا فرعون سے کہ میری ایک نصیحت مان لے اور اُسکے عوض مین چار فضیلت مجھسے لے

قولہ مین زمن بپذیر یکچیز و بیار + پس زمن بستان عوض آنرا چہار + گفت ای موسی کدامست آن یکے + شرح کن با من ازان یک اندکے + گفت آن یک کہ بگوئی آشکار + کہ خدائی نیست غیر از کردگار + خالق افلاک و انجم بر علا + مردم و دیو و پری و مرغ را + خالق دریا و کوہ و دشت و تیہ + ملکت او بیحد و او بے شبیہ + حافظ ہرچیز و ہرکس ہر مکان + رازق ہرجا نور اندر جہان + ہم نگہدارندۂ ارض و سما + ہم پدید آرندۂ گل از گیا + مطلع او بر ضمیر بندگان + حاکم و جبار بر گردنکشان + او ست بر ہر پادشاہی پادشاہ + حکم او را یفعل اللہ ما یشا + گفت اے موسے کدامست آن چہار + کہ عوض بدہی مرا بر گو بیار + تا بود کز لطف آن وعدہ حسن + سست گردد چار میخ کفر من + بو کہ زان خوش وعدہ ہاے مغتنم + بر کشاید قفل کفر صد صنم + بو کہ از تاثیر جوے انگبین + شہد گردد در تنم آن زہر کین + یا ز عکس جوے آن پاکیزہ شیر + پرورش یابد دمی عقل اسیر + یا بود کز عکس آن جو ہاے خمر + مست گردم بو برم از ذوق امر + یا بود کز لطف آن جو ہاے آب + تازگی یابد بدن شورہ خراب + شورہ ام را سبزۂ پیدا شود + خارزارم جنت الماوی شود + بو کہ از عکس بہشت چار جو + جان شود از یاری حق یار جو + آنچنان کز عکس دوزخ گشتہ ام + آتش و در قہر حق آغشتہ ام + کہ ز عکس نار دوزخ ہمچو مار + گشتہ ام بر اہل جنت زہر بار + کہ ز عکس جوشش آب حمیم + آب ظلم کرد خلقانرا سقیم + من ز عکس زمہریرم زمہریر + یا ز عکس آن سعیرم چون سعیر + دوزخ درویشش مظلوم کنون +

واے آن کہ یابمش ناگہ زبون ٭ موسیا باشد کہ بکشائیم در ٭ وز فضیلتہات گردم باخبر ٭ موسیا باشد کہ یابم ما منی ٭ وارہم از کثرت ما و منی ٭ مین بگو با من کدامست آن چہار ٭ کہ عوض خواہیم وادن بر شمار

المعنی حضرت موسے نے کہا مجھسے ایک چیز قبول کر اسپر یقین لا پھر مجھسے اس ایک کے عوض مین چار چیزون سے کہا ای موسے وہ ایک کون سی چیز ہے ذرا اسکی شرح تو مجھسے کر کہا وہ ایک یہ ہے کہ تو بر ملا سکے کہ سوا ے کردگار برحق سکے کوئی خدا نہین ہے خالق انجم و افلاک کا بلندی پر چڑھی ہی اور مردم و دیو پری و مرغ کا اور خالق دریا و کوہ اور دشت و جنگل کا سلطنت اسکی بیحد ہے اور کوئی شبیہ اسکا نہین حافظ ہر چیز اور ہر شخص اور ہر مکان کا رازق ہر جانور کا جو جہان مین ہے محافظ زمین و آسمان کا گھاس اور چیز سے گل پیدا کرنے والا ضمیرون اور بندون پر مطلع اور رگردن کشون پر حاکم جبار زبردست ہر بادشاہ پر بادشاہی اور حکم اسکا یفعل اللہ ما یشاء یعنے جو چاہے سو کرے کیا مجال کوئی چون و چرا کرے کہا ای موسے وہ چار کون ہین جو تو مجھکو عوض مین دیگا بتا اور لا مین تو سنون شاید ان وعدۂ خوب و حسن سے یہ جو تفین میرے کفر کی جنمین جکڑا ہوا ہون سست ہو جائین اور شاید ان وعدون خوش و منتظم سے یہ کفر سو ہنم کا کہ مراد کثرت کفر سے ہے اسکا قفل کھلجائے شاید چار سے مراد تیری چار جو بہشت سے ہو تو کیا عجب کہ نہر انگبین کی تاثیر سے وہ زہر کینہ کا جو میرے تن مین پھیلا ہوا ہی شہد ہو جائے یا وہ جو نہر پاکیزہ شیر کی ہے اسکے عکس سے دم بھر کو میری عقل اسپر پرورش پائے یا وہ جو نہرین شراب کی ہین انکے عکس سے جو مجھپر پڑے مست ہو جاؤن اور لذت حکم سے بو حاصل کرون یا وہ نہرین جو پانی کی ہین انسے یہ بدن شورہ تازگی پائے اور انکے لطف سے کچھ اسمین بھی اور اس شورہ مین سبزہ پیدا ہووے اور خارزار میرا جنت الماوے ہو جائے اور شاید کہ عکس بہشت چار سوسے میری جان یاری حق سے یار و مددگار ڈھونڈھے اور اسکی یاری کو یار اپنا سمجھون جیسا کہ بالفعل عکس دوزخ سے آگ ہو رہا ہون اور قہر حق مین لت پت ہون کہ عکس نار دوزخ سے مثل مار کے اہل جنت پر زہر سا برسا رہا ہون یہ اسی آب حمیم کی جوشش کا عکس ہی کہ آب ظلم نے میرے مظلومون کی ہڈیان بوسیدہ کردین دو قسم کا عذاب دوزخ مین ہی سرد اور گرم وہ دونون باتین مجھ مین ہین کہ زمہریر کے عکس سے زمہریر ہون اور اس سعیر کے عکس سے سعیر ہون اتنو مین مظلوم و درویش کا دوزخ ہون واے اسپر جسکو مین عاجز و کمزور پاؤن ای موسے کیا عجب جو ایسا ہو کہ مین دروازہ اپنے دل کا کھول دون اور تیری فضیلتون سے مین باخبر ہو جاؤن ای موسے شاید مین کوئی ما من پاؤن اور کثرت ما و من سے چھوٹ جاؤن

اب خبردار ہو اور مجکو بتا کہ وہ چہار کیا ہین کہ تو مجکو عوض دینا چاہتا ہی انکی گنتی میرے سامنے تین

بیان کرنا موسے علیہ السلام کا چہار فضیلتین مزدوری ایمان فرعون مین

قولہ گفت موسے کہ اولین آن چہار + صحتے باشد تنت را پائدار + آن عللہاے کہ در طب گفتہ اند + دور باشد از تنت اے ارجمند + ثانیا باشد ترا عمر دراز + کہ اجل دارد زعمرت احتراز + وین نباشد بعد عمر مستوی + کہ بناکام از جہان بیرون روی + بلکہ خواہان اجل چون طفل شیر + نے ز رنجے کان ترا دارد اسیر + مرگ جو باشی ولے نز عجز و رنج + بلکہ بینی در خراب خانہ گنج + پس بدست خویش گیری تیشہ + میزنی بر خانہ بے اندیشہ + کہ حجاب گنج بینی خانہ را + مانع صد خرمن این یکدانہ را + پس در آتش افگنی این دانہ را + پیش گیری پیشہ مردانہ را + برکنی این خانۂ تن بیدریغ + تا مہت آید برون از زیر میغ + ای بیک برگے ز باغے ماندہ + ہمچو کرمے برگش از رز راندہ + چون کرم این کرم را بیدار کرد + اژدہاے جہل را این کرم خورد + کرم کرمے شد پر از میوہ درخت + اینچنین تبدیل گردد نیکبخت + **المعنی** حضرت موسے نے کہا کہ اُن چارون سے پہلے تو صحت ہی کہ ہمیشہ تیرے تن کو حاصل رہیگی وہ علتین اور بیماریان جو طب مین طبیبون نے بیان کی ہین اسے ارجمند تیرے تن سے سب دور رہینگی دوسرے یہ کہ تیری عمر دراز ہوگی اجل تیری عمر سے بچتی رہیگی اور یہ بھی نہین ہوگا کہ بعد عمر مستوی اسے طبعی کے جو ایکسو بیس برس کی مشہور ہی جہان سے تو ناکام ہو کے جائے اسلیئے تیرا جی نہ چاہے اور نکال دین بلکہ بشوق تمام تو خواہان اجل کا ہوگا جیسے بچہ دودھ کا خواہان ہوتا ہے نہ کسی رنج سے جو تجکو اسیر رکھے اور اُس سے مرگ کا خواہان ہو تو خود مرگ جو تو ہوگا لیکن نہ عاجزی سے نہ رنج سے بلکہ اپنے گھر خراب ہونے مین جو عمارت تن سے ہی گنج دیکھیگا اس سبب سے خود بسولہ اپنے ہاتھ مین لیکے بے اندیشہ اس گھر کو بگاڑیگا اسیلیے کہ اس گھر کو حجاب اُس گنج کا دیکھیگا اور مانع سیکڑون خرمن دریتیم یکدانہ کا پس اس ایکدانہ کو جو تیرے تصرف مین ہی آگ مین جھونک کے پیشۂ مردانہ اختیار کریگا کہ اس خانۂ تن کو بیدریغ کھود ڈالیگا تا ماہ تیرا جو زیر میغ ہو رہا ہے اُسکی تحت سے نکل آئے اے غافل تو تو باغ سے صرف ایک برگ پر قناعت کیے ہوے ہی اور کرم برگ خوار کیطرح ایک پتہ رز پر دوڑتا ہی اور اُسکے انگورون سے خبر نہین جب اُسکے کرم نے اس کرم کو بیدار کیا تو اُسنے اپنے اژدہا جہل کو کھا لیا جب جہل جاتی رہی تو وہی کرم برگ خوار کرم یعنے درخت پر میوہ انگور کا ہو گیا اگر تبدیل ہوگی تو ای نیکبخت ایسی ہوگی کرم بالکسر کیڑا اکرم بالفتح رز کرم بفتحین بخشش +

تفسیر حدیث کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق تعا مین ایک خزانہ پوشیدہ

غیر معروف پھر محبت آئی مجکو کہ پہچانا جاؤن مین پس پیدا کیا مین نے مخلوق کو

قولہ خانہ برکن کز عقیق این یمن + صد ہزاران خانہ شاید ساختن + گنج زیر خانہ است و چارہ نیست + لیس ز ہدم خانہ مندیش و مایست + کہ ہزاران خانہ از یک نقد گنج + میتوان کردن عمارت بی زر رنج + عاقبت آن خانہ خود ویران شود + گنج از زیرش یقین عریان شود + لیک آن تو نباشد زانکہ روح + مزد ویران کردنستش آن فتوح + چون نکرد آن کار مزدش گشت لا + لیس للانسان الا ماسعی + دست خائی بعد ازان تو کای دریغ + اینچنین ماہی بُد اندر زیر میغ + من نکردم آنچہ گفتند از بہی + گنج رفت وخانہ و دستم تہی + حائل گنج و حجاب این خانہ بود + مانع صد خرمن این یکدانہ بود + خانہ و اجرت گرفتی و کری + نیست ملک تو بہ بیعی یا شری + این کری را مدتی داد و اجل + تا در آن مدت کنی در وے عمل + **المعنی** تو اس خانۂ تن کو اجاڑ کسواسطے کہ اس یمن مین ایسا ایک عقیق ہے جس سے لاکھون خانے بنا سکتا ہی اور وہ عقیق روح ہی جسکو ہر قسم کی قوت ہی چاہے جیسا خانہ بنا لے مثلاً خزانہ گھر کے نیچے دبا ہی اور کچھ بن نہین پڑتا اس سے وہ ہے تو گھر کے ڈھانے سے مت ڈر اور مت رک کسواسطے کہ جب وہ نقد ہاتھ آجائیگا تو اسکے ایک نقد سے ہزارون خانے بے رنج عمارت کر سکتا ہے اور انجام اس خانہ کا یہ کہ خود ویران ہوگا چاہے تو اسکو ڈھا یا نہ ڈھا اور وہ خزانہ جو اسکے نیچے ہے ظاہر ہوگا لیکن وہ تیری ملکیت نہین ہوگا روح کی ہوگا وہ اُسکی مزدوری ہی کہ اُسنے اس خانہ کو ویران کیا ہی بس وہ گنج مخفی بھی اسی کی ملک ہی اگر تو اسکو فنا کرتا تو تجکو ملتا اسواسطے کہ اللہ تعالے نے لیس للانسان الا ماسعی فرمایا ہے نہین ہے واسطے انسان کے مگر جو کچھ اُسنے کوشش کی بس تو نے اُس کام کو نہین کیا ہے تیری مزدوری بھی لا و نیست ہوئی واضح ہو کہ انسان مین جو جلوہ ذات الٰہی کا ہے وہی گنج مخفی ہی اور روح اُسکا جز بس جز اپنے کل سے ملجائیگا پھر تو ہاتھ کاٹیگا اور کہیگا ہاے افسوس ایسا ماہ اس ابر کے نیچے چھپا تھا مجکو جو میری بہتری کی بات بتائی تھی مین نے نہین کی خزانہ گیا اور میرا گھر بھی خالی رہگیا اور ہاتھ بھی فی الحقیقت یہ خانہ ہی مانع اور حجاب گنج کا تھا اور یہ ایک دانہ تن باز دارندہ سیکڑون خرمن سے ہوا تو نے بھی یہ گھر کرایہ اور اجرت پر لیا ہے تیری ملک نہین جو بیع و شرے سے ہو مثل کرایہ کے تجکو بھی ایک مدت دی ہے اور اجل موعود کہ اس مدت اور اجل مین اپنا عمل اُسمین کرے **قولہ** پارہ دوزی میکنی اندر دکان + زیر این دکان تو پنہانی دو کان + ہست این دکان کرائی زود باش + تیشہ بستان و تکش را بخراش + تا کہ تیشہ ناگہان بر کان نہی + از دکان و پارہ دوزی وارہی + پارہ دوزی چیست خورد آب و نان + میزنی این پارہ بر دلق گران +

بازار

ہر زمان میدرد این دلق تنت + پاره بروی میزنی زین خوردنت + ای زنسل پادشاه کامگار + با خود آزین پاره دوزی ننگ دار + پاره بر کن ازین قعر دکان + تا بر آرد سر بہ پیش تو دو کان + پس ازان یکمن مہلت خانہ کری + آخر آید برنخورده زو بری + پس ترا بیرون کند صاحب دکان + وین دکان را برکند از روی کان + تو زحسرت دست بر سر میزنی + گاه ریش خام خود بر میکنی + کای دریغا آن من بود این دکان + کور بودم برنخوردم زین مکان + ای دریغا گنج را بگذاشتیم + آبحیوان را بخاک انباشتیم + ای دریغا بود ما را برد باد + تا ابد یا حسرتا شد للعباد + ای دریغا ای دریغا ای دریغ + ماه من پنہان بماند زیر میغ + المعنی پاره دوز جوتیان گانٹھنے والا کری بکاف عربی کرایہ فرماتے ہین تو اس دکان مین پاره دوزی کرتا ہے اور اسکے نیچے دو کانین زر و سیم کی چھپی ہوئی ہین یہ دکان کرایہ کی تیرے پاس ہے پس جلدی کر اور بسولہ لیکے اسکی جڑ کو کھود شاید ناگہان تیشہ تیرا کان پر جالگے تو دکان اور پاره دوزی دونون سے چھوٹ جائے آپ فرماتے ہین پاره دوزی کیا ہے یہی خورش تیری آب و نان جسکے پارے اس دلق گران پر لگاتا ہے دلق گران تن اسلیے کہ یہ دلق تیرے تن کی ہر وقت پھٹتی رہتی ہے اور تو اس خورش سے اُسپر ٹکڑے چڑھاتا ہے اے غافل تو تو نسل پادشاہ کامگار یعنے آدم علیہ السلام سے ہے ہوش مین آ اور پاره دوزی سے شرما تو اس دکان کے قعر سے کوئی پاره اُکھیڑ تو وہ دونون کانین تیرے سامنے سر نکالین پھر جب ایسا نہ کیا اور مہلت خانہ کرایہ کی آخر ہوگئی تو برنخورده یہان سے لیجائیگا ویسا ہی ہاتھ کا ہاتھ مین رہجائیگا پس تجکو صاحب دکان نکال دیگا اور اس دکان کو جو روے کان پر ہے کھود ڈالیگا تو تیرا ایسا حال دیکھنے مین آئیگا کہ کبھی حسرت سے سر پیٹتا ہے اور کبھی ریش خام اپنی اُکھیڑتا ہے کہ ہاے افسوس یہ دکان میری ملک تھی مین اندھا تھا کہ اس مکان سے متمتع نہوا ہاے افسوس مین نے خزانہ کو اپنے ہاتھ سے کھویا اور آبحیوان کو خاک سے پاٹا ہاے افسوس میری بود و ہستی سب برباد ہوئی اور ابد تک یا حسرتا للعباد کا مصداق ہوا ہاے افسوس ہاے افسوس افسوس میرا ماه بادل ہی مین چھپا رہا

غره ہونا آدمی کا اپنے ذکا اور تصورات طبع پر اور نہ ڈھونڈھنا علم غیب کہ علم انبیا علیہم السلام کا ہے

قولہ دیدم اندر خانہ من نقش و نگار + بودم اندر عشق خانہ بیقرار + بودم اندر خانہ حیران و نزار + لا بداز معنی شدم من عور و زار + عشق خانہ در دل من کار کرد + لاجرم از گنج ماندم دور و فسرد + بودم از گنج نہانی بیخبر + ورنہ دستنبوے من بودی تبر + آه گر دادی تبر را داد مے + این زمان غم را تبر دادادمی +

ہستم را بر نقش سے اندا ختم + ہمچو طفلان عشقہاے با ختم + پس نکو گفت آن حکیم کامیار + کہ تو طفلی خانہ پر نقش و نگار + در الٰہی نامہ بس اندرز کرد + کہ برآر از دو دمان خویش گرد + المعنی عور لبوا و معروف برہنہ دستنبو کوئی چیز سونگھنے کی جو مثل میوہ اور گل وغیرہ کے ہاتھ میں رکھیں تبر ہندی کلھاڑی فرماتے ہیں میں نے ایک خانہ مین نقش و نگار دیکھے کہ اس خانہ کے عشق میں بیقرار تھا میں اُس خانہ میں حیران و نزار ہو کے رہگیا لابد معنی سے برہنہ اور بیکار رہا اُس خانہ ہی کا عشق میرے دل میں کارگر ہو گیا لاجرم گنج سے دور اور فرد رہا میری دانست میں خانہ مراد جسم سے ہے اور اُس گھر میں جو گنج چھپا ہوا تھا اس سے بیخبر تھا اگر خبر ہوتا تو بجاے دستنبو کے میرے ہاتھ میں تبر ہوتا اور ہاے اُس تبر کا میں حق ادا کرتا یعنے جو حق کھودنے کا تھا ویسا کھودتا تو اُسوقت میں غم پر تبرا کرتا میری آنکھ ہمیشہ نقش پر پڑتی رہی بچون کی طرح اسی نقش کے کھلونے سے کھیلتا رہا اور اسی سے عشقبازی کرتا رہا حکیم الٰہی یعنے حضرت سنائی نے کیسا اچھا کہا ہے کہ تو طفل ہے اور تن تیرا پر نقش و نگار ایک خانہ ہے کہ اسکے نقش و نگار میں تو مشغول و مصروف ہے اور علی ہذا الٰہی نامہ میں بہت نصیحتیں کی ہین کہ جہانتک ہو سکے اس دودمان تن کی دھول اُڑا اور خراب کر اختلاف شرح میں فرد کو عزدا اور گرد کو گز تبر کو بر تبرا کو تبیرا بس کو پس لکھا ہے

شرح کرنا حضرت موسے کا تیسرے وعدہ کی

قولہ بس کن اے موسے بگو وعدہ سوم + کہ دل من زاضطرابش گشت گم + گفت موسے آن سوم ملک دوتو + دو جہانی خالص از خصم و عدو + بیشتر زان ملک کاکنون داشتے + کان بد اندر جنگ واین در آشتی + آنکہ در جنگت چنان ملکت دہد + بنگر اندر صلح چون خوانت نہد + آن کرم کاندر جفا اینہات داد + در وفا بنگر چہ باشد افتقاد + گفت ای موسی چہارم چیست زود + باز گو صبرم شد و حرصم فزود + گفت چارم آنکہ مانی تو جوان + موی ہمچون قیر و رو چون ارغوان + رنگ و بو در پیش ما بس کاسد ست + لیک تو پستی سخن کردیم پست + انتہا از رنگ و بو واز مکان + ہست شادی و فریب کودکان + **المعنی** فرعون نے کہا اے موسے اس گفتگو سے بس کرو اور تیسرا وعدہ بتاؤ کہ وہ کیا ہے اسواسطے کہ میرا دل اُسکے سُننے کے اضطراب میں بیخود ہے حضرت موسے نے کہا وہ وعدہ دوہرے ملک کا یعنی دونون جہان اور خالص خصم و عدو سے یعنے بے کھٹکے زیادہ اس ملک سے جو ابتک تیرے قبضہ مین تھا کہ وہ ملک جنگ کا تھا اور یہ جو مین کہتا ہون آشتی کا ہو گا یعنے تو مالک ملک سے باغی و طاغی رہا اور اسنے اس حال میں بھی ملک دیا اب ذرا سوچ کہ جو جنگ کے حال میں ایسا ملک تجکو دے تو صلح کے حال مین

کیسا خوان تیرے سامنے لگائیگا نہ کرم کہ تو جفا کرے اور وہ ایسی چیزین عالی تجکو دے بجھ غور کر کہ وفا کرنے مین کون سی چیز ہے تجھسے مفقود رکھیگا اور نہ دیگا کہا اے موسے اب چوتھی کون سی چیز ہے وہ بھی بتاؤ اور جلدی بیان کرو کہ صبر میرا جاتا رہا اور حرص اُسکے سُننے کی بڑھی ہوئی ہے کہا چوتھی چیز یہ ہے کہ تو ہمیشہ جوان رہیگا بال تیرے مثل قیر کے جو ایک روغن سیاہ رنگ ہے رہینگے اور رخسار تیرے مثل ارغوان کے سرخ نہ وہ سفید ہون نہ یہ زرد اگرچہ رنگ و بو ہمارے سامنے نہایت کہوٹی چیز ہے ع کہ گاہے باشد و گاہے نباشد + لیکن تو پست ہے تیری پستی پر لحاظ کرکے ہمنے بھی پست بات کہی رنگ و بو ہکا ان پر فخر کرنا یہ شادی و فریب اہل کون کا ہے نہ عاقل بالغ کا لڑکے ان چیزون کی خوشی بہت کرتے ہین اور اسکے فریب و دھوکہ مین آجاتے ہین حال آنکہ تینون

ناپائدار ہین الخلاف فرح ہین خالص کو خاص خوانت کو خواند

بیان اس حدیث کا کلموا الناس علی قدر عقولہم کلام کرو لوگون سے موافق اندازہ انکی عقلون کے

قولہ چونکہ با کودک سر و کارم فتاد + پس زبان کودکان باید گشاد + کہ برو کتاب تا مرغت خرم + یا مویز و جوز و پستق آورم + جز شباب تن نمیدانی بگیر + این جوانی را بگیر ای خر شعیر + ہیچ آژنگ نیفتد بر رخت + تازہ ماند این شباب فرخت + بی نشان پیریت آرد برو + نے قد چون سرو تو گردد دو تو + نے شود زور جوانی از تو کم + نے بدندانہا خللہا یا الم + نے کمی در شہوت و طمث و بعال + کہ زنان را آید از ضعفت ملال + نے شود مویت سفید و پشت خم + لیک خوشتر لخطہ لحظہ دمبدم + آنچنان بگشاید بت فرشبابؑ کہ کشود آن مژدہ بر عکاشہ باب + المعنی کتاب بروزن عتاب بمکتب مویز انگور جوز اخروٹ فستق معرب پستہ شعیر جو آژنگ ہندی جھری طمث جماع بعال رجولیت عکاشہ یہ ایک صحابی جلیل القدر تھے ایک دن آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت سے ستر آدمی ہین کہ بحساب جنت کو جاینگے عکاشہ نے کہا یا رسول اللہ دعا کرو کہ مین بھی اُن ستر سے ہون فرمایا تم انمین داخل ہو لیکن اس نقل کو کلام مولانا رح مین کچھ دخل نہین ہے اب حضرت مولانا رح فرماتے ہین کہ حدیث شریف ہے کلموا الناس علے قدر عقولہم سو مجکو بھی سروکار ایک لڑکے سے پڑا بس مجکو بھی اُسکے موافق باتین کرنا چاہیین چنانچہ باپ اپنے لڑکے کو بھسلاتا ہے کہ تو مکتب کو جا مین تیرے لیئے چڑیا لاؤنگا یا انگور و جوز اور پستے ایسے ہی مین تجھے بھسلاتا ہون کہ تو کبھی سواے شباب تن کے اور نہین جانتا یہی چاہتا ہے کہ جوان ہی رہون بس اے خر شعیر یعنی جو کے عاشق یہ جوانی مین تجکو دیتا ہون لے کہ نہ کبھی تیرے مُنھ پر جھری پڑیگی نہ یہ شباب فرخ تیرا کبھی پژمردہ ہوگا ہمیشہ تازہ رہیگا نہ نشان پیری کے جو سکو دن

سٹن پھرے کی ہو تیرے چہرہ پر ظاہر ہون نہ قد راست چون سرو تیرا ٹیڑھا ہوگے نہ تیر از و رجوانی گھٹے نہ تیرے دانتون مین کوئی خلل یا دُکھ ہوئے نہ تیری اشتہا مین کمی ہو نہ جماع ورجولیت مین کہ عورتین تیرے ضعف سے ملول ہون نہ تیرے بال سفید ہون نہ کمر جھُکے لیکن لحظہ لحظہ دمبدم یہ خوبی و ستر اس شباب کی ایسی تمکو کشادہ و شگفتہ کرے جیسا کہ اُس مژدہ نے جو داستان بعد مین مذکور ہے عکاشہ پر دروازہ کشود کا کھول دیا تھا الخلاف شرح مین زور رجوانی کو روز لکھا ہے

تفسیر اس حدیث کی من بشرنی بخروج الصفر بشرتہ بالجنۃ جو کوئی بشارت دے مجکو نکل جانے ماہ صفر کی مین اُسکو بشارت جنت کی دیتا ہون

قولہ احمد آخر زمان را انتقال + در ربیع اول آمد بے جدال + چونکہ واقف شد دلش از وقت نقل + عاشق آن وقت گردید او بعقل + چون صفر آمد بشد شاد از صفر + کہ پس این ماہ میسازم سفر + ہر شبے تا روز زین شوق ہدی + اے رفیق راہ اعلے میر دی + گفت ہر کس کہ مرا مژدہ دہد + چون صفر پا از جہان بیرون نہد + کہ صفر بگذشت و شد ماہ ربیع + مژدہ ور باشم مر اورا و شفیع + چون صفر بربست بار و ماہ نو + گشت پیدا بر فلک با تاب و ضو + گفت عکاشہ صفر بگذشت و رفت + گفت کہ جنت ترا اے شیر زفت + دیگرے آمد کہ بگذشت این صفر + گفت عکاشہ ببرد از مژدہ بر + پس رجال از نقل عالم شادمان + وز بقایش شادمان این کودکان + چونکہ آب خوش ندید آن مرغ کور + پیش او کوثر نماید آب شور + ہمچنین موسے کرامت میشمرد + ہم بدنیسان بیقدم رہ می سپرد + کہ نگردد صاف اقبال تو درد + ہم نگردد اطلس بخت تو برد + ہر چہ خواہی یابی از بخت جوان + شادمانی نگردی ناتوان + گفت احسنت نکو گفتی ولیک + تا کنم من مشورہ با یار نیک + المعنی اطلس جامۂ ابریشمی بے نقش سادہ برد بالضم جامۂ مخطط اسی مژدہ عکاشہ کے بیان مین یہ بیان ہے کہ حضرت احمد پیغمبر آخر الزمان کا انتقال ربیع الاول مین ہوا اسمین کچھ جھگڑا نہین گو تاریخ وفات مین اختلاف ہے اور جب دل انکا اپنی نقل یعنے دنیا سے حضور حق مین جانے سے واقف ہوا تو بمقتضائے عقل عاشق اُسوقت کا ہوا ہر گاہ ماہ صفر آیا تو نہایت خوشی ہوئی کہ بعد اس مہینے کے مین سفر کرونگا ہر رات صبح تک اس ہدایت کے شوق مین یہی کہتے تھے اللہم انت الرفیق الاعلے اے بار خدایا تو ہی رفیق اعلے ہے نہ غیر فرمایا کہ جو کوئی مجکو یہ خوشخبری سُنائے جبکہ صفر جہان سے گذر جائے کہ صفر گذر گیا اور ربیع کا چاند ہوا تو وہ مجھسے مژدہ پائے اور مین اُسکا شفیع محشر مین ہوؤنگا جب صفر نے سفر کیا اور ماہ نو فلک پر روشنی و نور کے ساتھ ظاہر ہوا تو حضرت عکاشہ نے اول آکے خبر دی کہ صفر گذر گیا اور ہو چکا

کہا ای شیر سطبر تیرے واسطے جنت ہے اور ایک شخص آیا کہ یہ ماہ جو صفر کا تھا ہو چکا عکاشہ نے کہا کہ اُس مژدہ کو ایک مژدہ بر لیگیا اب مقولات مولانا روم کے ہین ایسے ہی جو مرد خدا کے ہین اس عالم سے نقل کرنے مین شادمان ہوتے ہین اور یہان سکے رہنے سے رنج کے خوش ہوتے ہین اسیلیے کہ جس مرغ کور نے آب خوش نہین دیکھا ہے اُسکے نزدیک آب شور ہی کوثر ہے القصہ حضرت موسے اسی قسم کی کرامتین اُسکے سامنے بیان کرتے تھے اور ایسے ہی راہ بے قدم چلتے تھے یعنی بے تردد دوا دو دوش تجکو یہ سب ملجائیگی اور مین چاہتا ہون کہ تیرا اقبال صاف مکدر نہووے اور اطلس تیرے بخت کا ابھی سادہ ہے ایسا نہو کسی صورت کے خطوط اُسپر سے کھنچکے بد نہو جاے جو کچھ چاہے اپنے بخت جوان سے پائے خوش رہے کبھی ضعیف و ناتوان نہوئے فرعون نے کہا احسنت بہت ہی اچھی بات تونے کہی لیکن تامل کر کہ مین اسکا مشورہ کسی یار نیک سے کر لون الخلاف فرج مین سفر کو بسفر رجال کو رحال نقل کو عقل لکھا ہے

مشورہ کرنا فرعون کا آسیہ سے موسے علیہ السلام پر ایمان لانے مین

قولہ باز گفت او این سخن با آسیہ + گفت جان افشان برین ایدل سیہ + بس عنایتہاست متن اینمقال + زود دریاب ایشہ نیکو خصال + وقت کشت آمد زہے پر سود کشت + این بگفت و گریہ کرد و گرم گشت + بر جہید از جا و گفتا بخ لک + آفتابے تاج گشتت اے کلک + عیب کل را خود بپوشاند کلاہ + خاصہ چون باشد کلہ خورشید و ماہ + ہمدران مجلس کہ بشنیدی تو این + چون نگفتی آری و صد آفرین + این سخن در گوش خورشید ار شدے + سر نگون بر بوے این زیر آمدے + ہیچ میدانی چہ وعدہ است وچہ داد + میکند ابلیس را حق اعتقاد + چون بدین لطف آن کریمت باز خواند + ای عجب چون زہرہ ات بر جاے ماند + زہرہ ات ندرید تا زان زہرہ ات + میرسیدی در دو عالم بہرہ ات + زہرۂ کز بہر حق او بر درد + چون شہیدان از دو عالم بر خورد + غافلے ہم حکمتست و نعمتست + تا نہ پرّد زود سرمایہ ز دست + غافلی ہم حکمتست و این عمی + تا بماند لیک با اندر چرا + المعنی بخ بمعنی خوشا اور جب کوئی چیز خوش آتی ہے تو کہتے ہین کلکت بفتحتین شوم و نا مبارک کل ہندی گنجا اعتقاد مہربانی کرنا اور گمی ہوئے کو ڈھونڈھنا آسیہ نام فرعون کی بی بی کا کہ مسلمان تھین اور مریم و حوا اور حضرت خاتون جنت کی طرح شمار مین آتی ہین الحاصل اول فرعون نے آسیہ سے مشورہ کیا اور اُسنے یہ بات سُنتے ہی کہا ای سیہ دل اس بات پر جان قربان کر دے تیرے ایسے نصیب کہان یہ تمن جو موسے کے کلام کی ہے اسمین بہت بہت عنایتین ہین وہ تجکو اسے نیکخصال ملتی ہین

جلدی سے تامل مت کر تیرے بونے کا وقت آگیا اور عجب پرسود کشت تجکو ملتا ہی یہ کہا اور رونے لگین اور ذوق شوق سے گرم ہوگئین اپنی جگہ سے اچھل پڑین اور کہا بخ لک کیسی اچھی بات تیرے حق مین ہی کہ ای شوم نامبارک آفتاب تیرا تاج بنتا ہی گنج کے عیب کو خود ہی کلاہ چھپا دیتی ہی اور خاصةً جب ماہ و خورشید کلاہ ہون تو کیا کہنا تجکو تو لازم تھا جس مجلس مین تو نے یہ بات سُنی تھی اُسی وقت آرسے کہا ہوتا اور مان لیا ہوتا پھر کیون نہ مانا نہ تحسین و آفرین کی یہ وہ بات ہے کہ اگر خورشید کے کان مین پڑتی تو اسکی بو پر سجدہ کرتا ہو ا پنیچے آتا کچھ جانتا ہی کہ یہ کیسا وعدہ ہی اور کیسی خدا کی دین سے ایسا ہے کہ گویا ابلیس مردود مرجوم پر حق تعالے مہربانی کرتا ہی اور اُس گے ہبلکے کو پھر ڈھونڈھتا ہے تجکو یہ بڑا تعجب ہی کہ جب اُس کریم نے ایسے لطف سے تجکو پھر بلایا تو مارے وجد و خوشی کے تیرا زہرہ کیون نہ پھٹ گیا کیسے قایم رہا کاش زہرہ تیرا نہ پھٹتا اگر پھٹ جاتا تو دونون جہان سے تو بہرہ مند ہوتا اسلئے کہ جو زہرہ خدا کے واسطے پھٹ جاتا ہی تو شہیدون کی طرح دونون جہان سے متمتع ہوتا ہے غافلی دنیا کی حکمت بھی ہی اور نعمت بھی ہے حکمت اس نظر سے کہ اگر غافلی نہو تو دنیا کا کام نہ چلے اور اگر ہر دم فکر و رنج عقبے مین گھسا رہے تو زندگی محال اسواسطے غافلی پیدا کی گئی تا جلدی سرمایہ زندگی کا نہ اُٹھ جائے بھسم کہتے ہین غافلی اور یہ اندھا پن اگرچہ حکمت ہی جبتک کہ یہان رہی لیکن اس حد تک بھی نہین رہنا چاہیے جیسا کہ آیندہ مذکور کیا **الخلاف** شرح مین کشت بکاف تازی کو کشت بکاف فارسی دونون جگہ لکھا ہی **قولہ** لیک نے چند انکہ ناسوری شود + زہر جان و عقل رنجوری شود + خود کہ یابد اینچنین بازار را + کہ بیک گل مخری گلزار را + دانہ را صد درختستان عوض + حبہ را آمد ست صد کان عوض + کان لہ دادن آن حبہ ہست + تا کہ کان اللہ لہ آید بدست + زانکہ این ہوئی ضعیف بیقرار + ہست شد زان ہوے رب پائدار + ہوے فانی چونکہ خود با او سپرد + گشت باقی دائم وہرگز نمرد + ہمچو قطرہ خائف از باد و ز خاک + کہ فنا گردد بدین ہر دو ہلاک + چون باصل خود کہ دریا بود جست + از تف خورشید باد و خاک رست + ظاہرش گم گشت در دریا و لیک + ذات او معصوم و پا برجاست و نیک + ہین بدہ اے قطرہ خود را بے ندم + تا بیابی در بہاے قطرہ یم + ہین بدہ ای قطرہ خود را این شرف + در کف دریا شو ایمن از تلف + خود کرا آمد چنین دولت بدست + قطرہ را بحری تقاضا گر شدست + چون تقاضا میکند دریا ترا + پس چہ استادی و در ماندی ہلا + **المعنی** یعنے غافلی کی کیفیت تو تو نے سُنی لیکن اتنی غافلی بھی اچھی نہین کہ ناسور ہو جائے اور جان کے حق مین زہر بنے اور عقل کو رنجور بنائے بھلا بتا تو ایسا بازار کسکو ملتا ہے جہان کی خرید فروخت ایسی کہ ایک

گل کے بدلے ایک گلزار خریدے اور ایک دانہ کے عوض سیکڑون درختستان ستان کلمہ کثرت کا ہی بس اسکو بھی اور سیکڑون بھی خیال کرو اور ایک حبہ کے مقابل مین سیکڑون کا اور وہ حبہ کا دینا کیا ہے کان للہ یعنے اللہ کا ہو جانا اور اسکا حاصل کیا کان اللہ لہ کہ اللہ اسکا ہو جاتا ہے اس سبب سے کہ یہ تیری ہویت اے ہستی ضعیف وبیقرار برسفر آمادہ اسی پروردگار قائم دائم کی ہستی سے ہست ہوئی ہی جب تو نے اپنی ہو فانی کو اُسکے حوالہ کر دیا تو وہ باقی ہے یہ بھی باقی ہوگئی اب ہرگز اسکو موت نہین نہ مرے جیسے قطرہ کہ باد وخاک دونون سے ڈرتا ہے اسلیے کہ انھین دونون سے ہلاک وفنا ہوتا ہے اور جب اپنی اصل مین کہ دریا ہی کو دیڑا تو گری خورشید باد وخاک سے جو اسکی دشمن تھی چھوٹ گیا ظاہر تو اُسکا دریا مین گم گیا لیکن ذات اُسکی پاک معصوم ہوگئی اور خوب جیسی تھی ویسی ہی قائم بدستور یہ نتیجہ اس تمہید کا ہے اتیہ سے کہ خبردار اے قطرے آپ کو حوالہ دریا کے کردے بے پچھتا دیکے تجھکو خسارہ ہی کیا ہے کو قطرہ کے بدلے دریا پائیگا پھر خبردار ہو اے قطرے آپ کو یہ شرف دے کہ آپ کو دریا کے ہاتھ مین دیدے تو تلف سے بچنت رہے کسکی ایسی قسمت ہوئی کہ بحر قطرے کو تقاضا کر کرکے بلائے اور جب دریا تقاضا کر کے بلائے تو کیون کھڑا ہے اور درماندہ ہو رہا ہے کو دکیون نہین پڑتا الخلاف شرح مین لہ کو کہ دائم کو دائم ہلا کو بلا لکھا ہے **قولہ** اللہ اللہ زود بفروش وبخر + قطرۂ دہ بحر پر گوہر ببر + اللہ اللہ ہیچ تاخیرے مکن + کہ زبحر لطف آمد این سخن + اللہ اللہ زود بشتاب وبجو + چونکہ بحر رحمتست این نیست جو + اللہ اللہ گوی شو بیدست وپا + تا شود چوگان موسی پا ترا + اللہ اللہ تو گمان بد مبر + برچنین انعام عام ای بیخبر + اللہ اللہ زود دریاب ایلفتے + تا نگردی در غلط بینے فنا + اللہ اللہ مرگ کن ہستی خود + چونکہ خواندستت بروای معتمد + اللہ اللہ زود هر تعجیل کن + بر فروز از این اشارت بے سخن + اللہ اللہ تاکنون گو باختی + گردن اندر معصیت افراختی + اللہ اللہ چون عنایت در رسید + سبلے تو قعت در دے آمیز اے عنید + اللہ اللہ چونکہ عصیا نہاے تو + درنے مالد بر ویت شکر گو + اللہ اللہ چون زفضلت راہ داد + سر بخاک پاے او باید نہاد + اللہ اللہ با چنین کفر دو تو + چون قبولت میکند اکرام او + لطف اندر لطف او گم میشود + کاسفلی بر چرخ ہفتم میرود + این کہ یک بازی فتادت بوالعجب + ہیچ طالب این نیابد در طلب + در پذیر این جار خلعت زود زود + تا بہ بینی در عوض صد عز وسود + گفت با ہامان بگویم ای ستیر + شاہ را لازم بود راے وزیر + گفت با ہامان مگو این راز را + گو زکمپیری نداند باز را + المعنی اللہ اللہ تحسین وتعجب کے مقام پر استعمال کرتے ہین

پھر زال پھر آسیہ کہتی ہین اللہ اللہ کیسی سراسر جیت کی خرید فروخت ہی جلدی آپ کو بیچ اور جلدی خرید کر تجکو ہار کیا ہے قطرہ دے اور دریا سے پر گوہر لے تعجب کہ تو دیر کیون کر رہا ہے اس بات مین جو بجز لطف سے آئی ہی ذرا دیر مت کر اللہ اللہ جلدی دوڑ اور ڈھونڈھ یہ دریا سے رحمت ہی ایسی ویسی نہ نہین ہی اللہ اللہ تو تو اسکے لیے ایک گیند بیدست و پا بنجاتا چوگان موت کا تیرے پاؤن ہو جاے اور ایک دم مین کہان سے کہان پہونچا دے اللہ اللہ ایسے موقع پر بدگمانی کرتا ہے اور ایسے انعام عام پر اے بیخبر اللہ اللہ اے جوان اس بات کو تو جلدی پہونچ اور سے ایسا نہو کہین اسی غلط بینی مین مر جاے اللہ اللہ اپنی ہستی و خودی کو ترک کر اور جبکہ تجکو بلایا ہی تو اسے معتمد اُسی کے بھروسے پر چلا جا اللہ اللہ دیر کیون کرتا ہے جو جلدی سے زیادہ جلدی ہے جلدی اُسکو عمل مین لا اور سب کلام اس اشارت سے بر افروختہ اور روشن ہو جا اللہ اللہ ابتک اُلٹی ہی چالین چلتا رہا ہے اور گردن معصیت مین اُٹھائے رہا ہی اللہ اللہ دیکھ تو اب کیسی عنایت پہونچی ہے بس اے سرکش بے توقف آسمان کھُل گیا اللہ اللہ یہ تیرے عصیان تجکو چھوڑتے نہین کہ تو ظاہر شکر گو ہوئے اللہ اللہ جو اسپنے فضل سے اپنی طرف تجکو راہ دی ہے تو تجکو اُسکی خاک پا پر سر رکھنا چاہیے اللہ اللہ تیرا ایسا کفر مضبوط دو بالا دُہرا مین حیران ہون پھر اُسکا اکرام کیسے تجکو قبول کرتا ہے خود اُسکا لطف ہی اس لطف مین گم ہوتا ہے کہ یہ اسفل کیسے چرخ ہفتم پر جاتا ہی خبردار ہو یہ ایک بازی عجیب تجکو پڑ گئی ہے کہ کیسا ہی طالب باطلب ہو ہرگز اپنی طلب مین ایسی نپائیگا اور تو تو طالب بھی نہین بے طلب یہ تیرے نصیب تو دیر مت کر اور ان چارون خلعتون کو جلدی جلدی پہن لے تو اُسکے عوض مین سیکڑون عزتین اور فائدے دیکھیگا یہ سب سُنکے فرعون نے کہا اے پردہ نشین مین ہامان سے کہونگا اسواسطے کہ بادشاہ کو وزیر کی راے لینا لازم ہی کہا اُس سے یہ بھید مت کہ بھلا گنجی بڑھیا باز کو کیا جانے جیسا کہ آیندہ مذکور ہی

قصۂ باز پادشاہ وکمپیر زن

قولہ باز اسپیدی بکمپیرے دہی + او ببرد ناخنش بہر بہی + ناخنے کہ اصل کارست و شکار + کور کمپیری ببرد کور وار + کہ کجا بودست مادر کہ ترا + ناخنان زینسان درازست اے کیا + ناخن و منقار و پرشس را برید + وقت مہر این میکند زال پلید + چونکہ تماجش دہد او کم خورد + خشم گیرد مہرہا را بر درد + کہ چنین تماج پختم بہر تو + تو تکبر مینمائی است عتو + تو سزاے مرہمان او بیر را + نعمت و اقبال کے سازد ترا + آب تماجش دہد کاین را بگیر + گر نمی خواہی کہ نوشی این فطیر + آب تماجش نگیرد طبع باز + زال بتر نجد شود خشمش دراز + از غضب آن آتش سوزان برسرش +

زن فرو ریزد شود کل مغفرش + اشک از ان چشمش فرو ریزد ز سوز + یاد آرد لطف شاہ با فروز + زان دو چشم نازنین پر دلال + کہ ز چہرہ شاہ دارد صد کمال + چشم مازاغش شدہ پر زخم زاغ + چشم نیک از چشم بد با درد و داغ + **المعنی** تتماج بضم و جیم عربی نوعے از آش ادبیر امالۂ ادبار قطیر آرد سر شتہ ضد خمیر تر بجیدن کو فتہ ہونا مغفر خود آہنی آش سیہ کہتی ہین ہا مان سے کہنا ایسا ہی جیسے ایک باز سپید کسی بڑھیا کو دیدے اور وہ بہتری سمجھ کے اُسکے ناخن کاٹ ڈالے جو اُسکی اصل کار و شکار کی چیز ہے اور یہ کُبڑی بڑھیا اندھون کی طرح اُنکو کاٹ ڈالے کہ تیری مان کیا ہو گئی اے کیا جسنے تیرے ایسے ناخن لنبے لنبے بڑھا رکھے ہین اور سوا ناخن کے چونچ اور پر بھی اُسکے کاٹ ڈالے اور یہ اُس زال پلید کی بڑے پیار کی بات ہوئی پھر جبکہ آش اُسکو دے اور وہ نہ کھائے تو غصہ ہوئے اور ساری محبتین چھوڑ دے کہ مین نے تیرے لیے کیا اچھا آش پکایا اور تو اے سرکش مارے تکبر کے اُس کو کھاتا نہین تو اُسی ادبار اور بدبختی کے لائق ہے جسمین تو تھا تجکو نعمت و اقبال کب خوش آئے پھر اُسکو آب اُس آش کا دے کہ یہ لے اگر تو یہ گندھا آٹا نہین چاہتا ہے تو اسکو پی جب طبیعت باز کی وہ پانی بھی نہ قبول کرے تو بڑھیا کا اس کوفت سے غصہ بہت ہی بڑھجاے اور مارے غضب کے وہ جلتا آش اُسکے سر پر ڈال دے جس سے مغفر اُسکا جو ٹوپی چرمی ہے اور مراد اس سے سر گنجبا ہوجانے آب وہ روتا ہے اور آنکھین اُسکی سوز و گداز کے ساتھ اس سبب سے اشک بہاتی ہین کہ اُسکو لطف پادشاہ کا یاد ہوتا ہے اور اُسکے اُن دونون چشم نازنین پر کرشمہ سے جو پادشاہ کی صورت دیکھے ہوے اور اُس سے سیکڑون کمال حاصل کیے ہوئے ہین وہ چشم جو موصوف بصفت مازاغ البصر وما طغی ہے یعنے کما حقہ صورت پادشاہ کی بدون کم و زیادہ دیکھی ہے وہ چشم پر زخم زاغ ہوئی اور چشم نیک نے چشم بد سے درد و داغ پایا **الخلاف** شرح مین ہر جگہ کو زکو کوتز فطیر کو قطیر کل کو گل بکاف فارسی لکھا ہے

قولہ چشم دریا بسطے کز بسط او + ہر دو عالم مینماید تار مو + گر ہزاران بحر در چشمش رود + ہمچو چشمہ پیش قلزم گم شود + چشم بگذشتہ ازین محسوسہا + یافتہ از غیب بینی بوسہا + خود سخے یابم یکے اگوشئے کہ من + نکتۂ گویم ازان چشم حسن + میچکد آن آب محمود جلیل + میربودی قطرہ اش را جبرئیل + تا بمالد در پر منقار خویش + گر دہد دستوریش اے خوب کیش + باز گوید غشم کمپیر ار فروخت + فر نور صبر و حلمم را نسوخت + باز جانم باز صد صورت تند + زخم بر ناقہ نہ بر صالح زند + صالح ار یکدم گہ آرد با شکوہ + صد چنان ناقہ بزاید متن کوہ + دل ہمیگوید خموش و ہوش دار + ورنہ دررانید غیرت پود و تار + غیرتش راہست صد علم نہان + ورنہ سوزیدی بیکدم صد جہان + نخوت شاہی گرفتش جاے پند +

تا دل خود را ز پند او کرد بند + کہ کنم با رای ہامان مشورت + کوست پشت ملک و قطب مقدرت + مصطفی را
رای زن صدیق رب + رای زن بوجہل را شد بولہب + عرق جنسیت چنانش جذب کرد + کان نصیحتہا
بہ پیشش گشت سرد + جنس سوی جنس صد پرہ پرد + بر خیالش پندہا را بر درد + المعنی بسطت و بسط
با لفتح فراخی تن با لفتح پشت پرہ بہ تشدید پر قلزم نام موضع جسکے کنارہ یہ دریا ہے اور وہ چشم
دریا بسط جسکو اوپر مازاغ کہا ہی دریا سے فراخ ہی اور ایسی فراخ جسمین دونون جہان ایسے معلوم
ہون جیسے ایکتار مو اگر ہزارون بحر اُسکی چشم مین گھس جائین تو جیسے چشمہ قلزم کے سامنے نیست و گم
ہی ایسے ہی یہ بھی نظر آئین وہ چشم ان محسوسات ظاہری سے گذری ہوئی ہے اور ایسی عزیز و مکرم
کہ غیب بینی جیسی چیز نے اُسکے بوسے شیرین لیے ہین کیا کرون کوئی گوشش ایسا نہین پاتا جس
سے ایک نکتہ بھی اُس چشم حسن و خوب کا بیان کرون اُس آنکھ سے ایسا آب محمود و جلیل ٹپکتا ہے
جسکا قطرہ اگر ملتا تو جبرئیل لیجاتے تا اپنے پر و منقار مین ملین مگر اُس صورت مین کہ اُس قطرہ سے
اجازت پائین اور وہ انکے پر و منقار کو لائق مالش کے سمجھکر اجازت دے بس اے خوب کیش اُس
آب کی عزت و حرمت کو قیاس کر یاز کہتا ہی اگرچہ بڑھیا کے غصہ نے مجکو برافروختہ کیا لیکن میرے
صبر و حلم کے فر نور کو نہین جلایا یا ہی پھر اس صورت کے جلانے سے میرا کیا بگاڑ میرے جان کا
باز صدہا صورتین ایسی پھر بنا لیگا یہ تو ناقہ کے زخم لگاتی ہے نہ صالح کے کہ ناقہ جسم ہے صالح روح بس
صالح سلامت ہی تو کیا غم اُسکو تو یہ قوت ہے کہ اگر دم با شکوہ اپنا پہاڑ پر پھونکے تو ایکدم سے سیکڑون
ایسے ناقے پشت کوہ کی جنے حضرت صالح پیغمبر کی دعا سے حسب درخواست کفار کے ایک ناقہ
مع بچہ کے پہاڑ سے نکلا تھا قصہ اسکا مذکور و مشہور ہے پھر کفارون نے اُس ناقہ کی کونچین
ماردی تھین آپ فرماتے ہین دل میرا کہہ رہا ہے کہ خاموش ہو اور ہوش رکھ نہین تو غیرت الٰہی
نے جان لے کہ تار و پود اسکا پھاڑا ہین کہتا ہون نہین اُسکی غیرت مین بھی صدہا حلم پوشیدہ ہین ورنہ
دم بھر مین سارے جہان کو جلا دیتی غرض ہر چند آسیہ نے نصیحت کی لیکن غرور شاہی نے جگہ پند کی
گھیر لی تھی اُسکا ٹھکانا نہ تھا اسی سبب سے اسنے اپنے دل کو اُنکی نصیحت سے بند کیا اور یہ ٹھانا کہ مین
ہامان سے مشورہ کرون کہ وہ ملک کے لیے پشت اور میری مقدرت کا قطب ہے کہ اُسی سے میری
مقدرت قائم ہی جیسے چکی کے کلے اب جیسے کو تیسا ملیگا چنانچہ مولانا رح نے فرمایا کہ جناب مصطفیٰ کے
مشیر صدیق رب تھے ابوجہل کا مشیر ابولہب کہ اندونون کی جنسیت کی رگون نے ایسا باہم جذب کیا
کہ آسیہ کی نصیحتین گرم سب اسکے سامنے سرد ہوگئین اور ہی بھی یہ کہ جنس اپنی جنس کی طرف

سیکڑون پر سے اُڑتی ہی اور جو اُسکا خیال ہوتا ہی اُسپر آمادہ ہوکے سب نصیحتونکو پھاڑ ڈالتی ہی الخلاف شرح مین بسطتی کو بسطی گر کو کز دترایند کو در آیند بند کو پند جنسیت کو نیست بند کو بند لکھا ہی اسکے سوا اشعار بے ترتیب و بے ربط تھے مین نے تنون سے درست کرکے لکھے ہین

قصہ اُس عورت کا کہ بچہ اُسکا سرِ ناودان پر سرک سرک چلتا تھا اور اُسنے علی مرتضیٰ سے چارہ ڈھونڈھا

قولہ یک زنی آمد بہ پیش مرتضیٰ + گفت شد بر ناودان طفلے مرا + گرش میخوانم نمی آید بدست + ور هلم ترسم کہ افتد او بہ پست + نیست عاقل تا کہ دریابد چو ما + گر بگویم کز خطر سوے من آ + ہم اشارت را نمیداند بدست + ور بداند نشنود اینہم بدست + بس نمودم شیر و پستان را بدو + او ہمیگرداند از من چشم و رو + از برائے حق شما اید ای مہان + دستگیر اینجہان و آنجہان + زود درمان کن کہ میلرزد دلم + کہ بدرد از میوۂ دل بگسلم + گفت طفلے را برآور ہم بہ بام + تا ببیند جنس خود را آن غلام + سوے جنس آید سبک زان ناودان + جنس بر جنس ست عاشق جاودان + زن چنان کرد و چو دید آن طفل او + جنس سوی جنس خوش خوش کرد رو + سوی بام آمد ز متن ناودان + جاذب ہر جنس را ہم جنس دان + غژغژان آید بسوے طفل طفل + وا رہید از فتادن سوی سفل + زان شدستند از بشر پیغمبران + تا بجنسیت رہند از ناودان + پس بشر فرمود خود را مثلکم + تا بجنس آیند و کم گردند گم + زانکہ جنسیت عجایب جاذبیست + جاذبش جنس ست ہرجا طالبیست + عیسی و ادریس بر گردون شدند + با ملائک چونکہ ہمجنس آمدند + باز آن ہاروت و ماروت از بلند + جنس تن بودند ازان زیر آمدند + کافران ہمجنس شیطان آمدہ + جان شان شاگرد شیطانان شدہ + صد ہزاران خوی بد آموختہ + دیدہ ہای عقل و دل بر دوختہ + المعنیٰ ناودان بدرو آب ایک عورت حضور مین حضرت علی مرتضیٰ کے حاضر ہوئی اور کہا میرا بچہ بدرو پر جاتا ہی اگر اُسکو بلاتی ہون ہاتھ نہین آتا اور جو چھوڑتی ہون ڈرتی ہون کہ نیچے نہ گر پڑے عاقل ہی نہین کہ پانی کو دیکھے اور ڈرے کے میرے بلانے سے میرے پاس چلا آئے ہاتھ کا اشارہ بھی نہین جانتا اور جو جانتا بھی ہی تو سنتا نہین یہ بھی بُرائی ہی شیر و پستان بہت دفعہ دکھائی وہ مجھسے آنکھین اور منہ پھیر لیتا ہی تم ای سردار بزرگ ہمارے ہو اور دستگیر اس جہان اور اُس جہان کے سو واسطے خدا کے جلدی کچھ علاج کرو کہ میرا دل کانپتا رہتا ہی ایسا ہو کہ اس دل کے میوے سے مین درد کے ساتھ جدا ہو جاؤن فرمایا کہ ایک بچہ کو چھت پر بھی چڑھا دے تا یہ لڑکا اپنی جنس کو دیکھے پس جنس دیکھ کے فوراً اس ناودان سے جنس کی طرف آئیگا اسلیے کہ جہان مین جنس جنس پر ہمیشہ عاشق ہی عورت نے ایسا ہی کیا جب اُسکے اُس بچہ نے اپنی جنس کو دیکھا خوش خوش اُسکی

طرف متوجہ ہوا اور پستی ناودان کو چھوڑ کے چھت کی طرف آیا پس ایسے ہی ہر جنس کو جاذب
ہر جنس کا جان چوتڑون کے بل گھٹتا بچہ بچہ کی طرف آیا اور پستی کے گرنے سے بچگیا آب مقولات
انکے ہین کہ اسی جنسیت کی وجہ سے پیغمبر بھی بشر مین سے ہوئے تو بشر جنسیت کے سبب سے
ناودان مین گرنے سے بچین پس بشر نے جو مراد آنحضرت سے ہی انا بشر مثلکم فرمایا یعنی
مین بشر ہون مثل تمھارے اسلیے تو جنس کے پاس آئین اور بہکین بھٹکین نہین اس واسطے
کہ جنسیت عجب ایک جاذب ہی جہان کہین ہی جاذب وطالب جنس کی ہی دیکھو عیسی اور ادریس آسمان پر
گئے کہ وہ ملائک کے ہمجنس تھے اور ہاروت ماروت جنس تن سے تھے وہ اوپر سے نیچے آئے اور
کافر ہمجنس شیطان کے ہوئے انکی جانین شاگرد شیطانون کی ہوئین کہ لاکھون عادتین بد
سیکھین اور آنکھین عقل و دل کی بند کرلین الخلاف شرح مین بیت کو بست بر آور کو برادر
غرغزان کو غرغران دار ہید کو وارسید فرہود خود را کو فرسود را لکھا ہی قولہ کمترین خوشان بدستی این حسد +
آن حسد کہ گردن ابلیس زد + زان سگان آموختہ حقد و حسد + کہ نخواہد خلق را ملک ابد + ہر کرا
دید او کمال از چپ و راست + از حسد قولنجش آمد درد خاست + زانکہ ہر بدبخت خرمن سوختہ +
می نخواہد شمع کس افروختہ + ہین کمال دست آور تا تو ہم + از کمال دیگران نفتے بغم + از خدا
میخواہ دفع این حسد + تا خدایت وارہاند زین حسد + مر ترا مشغولے باشد درون + کہ نپردازی ازان
سوی برون + جرعہ مے را خدا آن میدہد + کہ بدان مست از دو عالم میرہد + خاصیت بنہادہ در کف
حشیش + کو زمانے میرہاند از خودیش + خواب را یزدان بدان میکند + کز دو عالم فکر را بر میکند +
کرد مجنون را ز عشق پوستی + کو بنشناسید عدو از دوستی + صد ہزاران اینچنین میدادا او + کہ برادراکات
تو بگمارد او + ہست میہاے شقاوت نفس را + کہ ز رہ بیرون برد آن نحس را + ہست میہای سعادت
عقل را + کہ بیابد منزل بے نقل را + خیمہ گردون ز سرمستی خویش + بر کند زان سو بگیرد راہ پیش +
ہین بہر مستی دلا غرہ مشو + ہست عیسی مست حق خر مست جو + اینچنین می را بجو زین خنبہا + مستیش نبود
ز کوتہ دنبہا + زانکہ ہر معشوق چون خنبست پر + آن یکے درد و دگر صافی چو در + می شناسا ہین
بچش با احتیاط + تا مے یابی منزہ ز اختلاط + می شناسا ہین بچش ای روی ترش + آن می صافی
کزان گردی خمش + ہر دو مستی میدہندت لیک این + مستیت آرد کشان تا رب دین + تا رہی از
فکر و سواس و حیل + بے عقال عقل در رقص الجمل + المعنی یعنے جو شاگرد شیاطین کے ہین
کمترین عادت انکی یہ ہی حسد کرنا اور حسد ایسی چیز ہی جسنے گردن ابلیس کی ماری کہ آدم کے

رتبہ پر حسد کیا انھون نے انھین کتون سے حقد وحسد سیکھا ہی کہ یہ بھی مخلوق کے لیے ملک ابدی نہین چاہتے کہ انکو حاصل ہو جیسکسیکو ادھر اُدھر سے اُسنے جہان صاحب کمال دیکھا بس اُسکو قولنج ہوا اور درد اُٹھا اس سبب سے کہ یہ ابلیس بدبخت جو اپنا خرمن پھونک چکا ہی نہین چاہتا کہ کسی کی شمع روشن ہو خبردار ہو تو خود کمال پیدا کرتا کسیکا کمال دیکھ کے غم وحسد مین نہ پڑے اور خدا سے ہر وقت دفع اس حسد کا چاہتا رہ تا خدا تجکو اس حسد سے بچائے تجکو مشغول باطن کی دے تو اس مشغولی باطنی سے باہر طرف مین کسی کے نہ مشغول ہو اسلئے کہ خدا تعالی جرعۂ محبت اسی واسطے دیتا ہی تو مست ہو کے دونون عالم سے چھوٹ جائے اُسنے گھاس کے ہاتھ مین جو نباتات مراد نلہ سے ہی ایسی خاصیت دی ہی کہ یہ بھی تھوڑی دیر آدمی کو اسکی خودی سے چھڑا دیتی ہی اور وہ چھڑانا خواب ہی جسکو حضرت یزدان نے اس قسم کا پیدا کیا ہی کہ دو جہان سے فکر کو اُکھیڑ دیتی ہی مجنون کو ایک پوست کے عشق مین جو مراد عشق صورت سے ہی ایسا کر دیا کہ اُسنے دوست دشمن کو نہین پہچانا ایسی لاکھون شرابین اُسکی ہین کہ تیرے ادراکات پر تعین کرکے بیخود و بیخبر کرتا ہی مثلاً بہت شرابین شقاوت کی نفس کو دی ہین کہ یہ ہر شخص کو پلا کے راہ سے بے راہ کرتا ہی اور علیٰ ہذا شرابین عقل کی ہین کہ انکی سعادت سے اس گھر کو پاتا ہی جو بے نقل ہی اور خالدین فیہا اُسکی صفت اور یہ شراب عقل کی ایسی پُر زور ہی کہ اسکا مست خیمہ گردون کا اپنی مستی سے اُکھیڑ کے اُس پار اسکی راہ لیتا ہی آب فرماتے ہین بس خبردار ہو ای دل ہر مستی کے دھوکے مین مت آ اسی کو نہ دیکھ لے کہ عیسیٰ مست حق کے ہین اور گدھا اُنکا مست جو کا تو انھین خمون سے جیسی خم عیسی یا خم عقل ہی شراب پی کہ انکی مستی کوتاہ دمون سے نہین ہی یعنی جیسی گدھے دُم بریدہ کی مستی اس سبب سے کہ ہر معشوق یعنے جو چیز کہ اُس سے تجکو عشق ہو وہ ایسی ہی جیسے بھرا ہوا خم کہ کسی مین گادھری ہی اور کسی مین شراب صاف موتی سی لاجرم ای مے شناس خبردار ہو ہوش کے ساتھ باحتیاط اس شراب کو چکھ تو وہ شراب صاف تو پالے جو آمیزشون سے پاک ہی پھر تاکیداً مکرر فرمایا کہ خبردار ہو ای رد ترش وہ شراب صاف چکھ کہ جسکی تاثیر سے تو خاموش ہو جائے نہ مثل اور شرابیون کے بکنے لگے دونون شرابین یعنی جو خموش کرے اور جو بکائے مستی آور ہین لیکن خموشی والی تجکو رب دین تک کھینچ لے جائیگی اور جملہ فکر و وسواس وحیلون سے چھوٹ جائیگا اور یہ عقل کے رستے مین تیرا پانون بندھا ہی کھل جائیگا اور اونٹ کی طرح ناچنے لگیگا جیسے وہ حدی پرست ہو کے ناچتا ہی الخلاف شرح مین خاست کو خواست خر کو جز لکھا ہی

قولہ انبیا چون جنس روحند و ملک + ہر ملک را جاذب کردند از فلک + باد جنس آتشست و یار او +

که بود آهنگ هر دو بر علو + چون به بندی تو سر کوزه تهی + درمیان حوض یا جوئی نهی + تا قیامت او فرو ناید به پست + که دلش خالیست در وی باد هست + میل بادش چون سوے بالا بود + ظرف خود را هم سوے بالا کشد + باز آن جانها که جنس انبیاست + سوی ایشان کش کشان چون سایہ ہاست + زانکه عقلش غالبست و بے ز شک + عقل جنس آمد بخلقت با ملک + وان ہوای نفس غالب بر عدو + نفس جنس اسفل آمد شد بدو + بود قبطی جنس فرعون ذمیم + بود سبطی جنس موسیٰ کلیم + بود ہامان جنس تر فرعون را + برگزیدش برد تا صدر سرا + لاجرم از صدر در قعرش کشید + که ز جنس دوزخند آن دو پلید + ہر دو سوزنده چو دوزخ ضد نور + ہر دو چون دوزخ ز نور دل نفور + زانکه دوزخ گوید ای مومن تو زود + برگذر که نورش آتش را ربود + المعنی شه بضم کلمه نفرت فرماتے ہین کہ انبیا و ملک دونون ایک جنس سے ہین جو روح ہی بس اسی مناسبت جنسیت سے ہر فرشتہ کو انھون نے آسمان سے کھینچا کہ انکے پاس آتے تھے اور رہا جنس آگ سے ہی اور اسکے یار ہوا اسواسطے کہ دونونکا آہنگ بلندی پر رہتا ہی کیسے ہی نیچے کر دا ئے ہی کو اوٹھتے ہین مثلاً کسی کوزہ خالی کو سر بند کرکے کسی حوض یا نہر مین تو رکھدے تو قیامت تک اوپر ہی رہیگا نیچے نہین بیٹھیگا اسواسطے کہ دل اسکا جو خالی ہی اسمین ہوا بھری ہی اور ہرگاہ کہ میلان ہوا کا ہمیشہ اوپر کو ہی لہذا وہ اپنے ظرف کو بھی اوپر ہی کھینچتی ہی اور جو جانین کہ جنس انبیا سے ہین وہ خود انکے پیچھے سایہ کیطرح کھینچی چلی جاتی ہین اسواسطے کہ ان جانون کی عقل نفس پر غالب ہی اور خالص شک سے اسلیے کہ عقل اپنی پیدایش مین جنس ملک سے ہی جو رہبر نیکی کی ہی اور رد ہوا جو نفس کی کسی دشمن پر غالب ہو اسواسطے کہ نفس سفلی شی ہی اسپر شہ ہی وہ بڑی نفرت کی چیز ہی دیکھو قبطی جنس فرعون ذمیم کے تھے اور سبطی جنس موسیٰ کلیم کے دونون اپنی اپنی جنس کی طرف کھنچے علیٰ ہذا ہامان جنس فرعون سے تھا جبکو اسنے چھانٹا مشورہ کے لیے اور صدر سرا تک لیگیا ایسا محرم بنایا لاجرم اسنے اسکو قعر کی طرف کھینچا کسواسطے کہ یہ دونون پلید جنس دوزخ سے تھے جو قعر زمین مین ہی یہ دونون نار دوزخ مین سوزندہ ضد نور کے تھے اور خود دوزخ کے مثل سوزان یہ مبالغہ سوزندگی کا ہی مثل زید عدل کے اور دونون نور دل سے جو ایمان ہی نفرت کنندہ اس سبب سے کہ دوزخ مومن سے کہیگا کہ ای مومن جلدی مجھے گذر جا کہ تیری نور سے میری آگ بجھی جاتی ہی

اس حدیث کے بیان مین جو رسول مقبول نے فرمائی جُز یا مومن فان نورک اطفا ناری گذر جا اے مومن مجھسے بیشک تیرا نور میری آگ کو بجھاتا ہی

قوله بگذر ای مومن که نورت میکشد + آتشم را چونکه دامن میکشد + میرمد آن دوزخی از نور ہم + زانکه طبع دوزخستش ای صنم + دوزخ از مومن گریزد آن چنان + که گریزد مومن از دوزخ بجان +

بجان

زانکہ جنس نار نبود نور او + ضد نار آمد حقیقت نور جو + در حدیث آمد کہ مومن در دعا + چون امان خواہد
ز دوزخ از خدا + دوزخ از وی ہم امان خواہد بجان + کہ خدایا دور دارم از فلان + جاذبہ جنسیت اکنون
ہمین + کہ تو جنس کیستی از کفر و دین + گر بہامان مایلی ہامانی + ور بموسی مائلی ہارونی + ور بہر دو مائلے
انگیختہ + نفس و عقل ہر دو آن آمیختہ + ہر دو در جنگ اند ہان و ہان بکوش + تا شود بر نفس غالب
عقل و ہوش + ساغر صدق از کف موسیٰ بنوش + تا شود غالب معانی بر نقوش + در جہان جنگ این
شادی بسست + کہ بہ بینی ہر عدو ہر دم شکست + جہد کن تا خصمت اشکستہ شود + گرچہ فرعون دنی این
نشنود + این حدیث آمد دراز ای ناگزیر + باز گو ضلال فرعون مشیر + آن ستیزہ رو بسختی عافیت +
گفت با ہامان برای مشورت + وعدہ ہای آن کلیم اللہ را + گفت محرم ساخت آن گمراہ را + یعنی قیامت کے
دن دوزخ مومن سے کہیگا کہ ای مومن جلدی مجھسے گذر جا تیرا نور میری آگ کو بجھاتا ہی جسوقت کہ تو دامن
میرے دیکھنے کو چڑھاتا ہی قبل تیرے آنے سے صرف مستعد تماشا ہونے پر یہ حال ہی اور دوزخی بھی نور سے
بھاگتا ہی اس سبب سے کہ اسمین بھی ای صنم طبیعت دوزخ کی ہی پس دوزخ مومن سے ایسا بھاگتا ہی جیسے
دوزخ سے مومن بھاگتا ہی کسواسطے کہ مومن مین نور ہی دوزخ مین نار اور نور ضد نار کی ہی حقیقت جو
حدیث شریف ہی کہ جب مومن دعا مین کہتا ہی اللہم اجرنی من النار ای بارخدایا مجھکو دوزخ سے پناہ دے
تو دوزخ بھی اس سے بدل امان مانگتا ہی کہ خدایا فلان کو مجھ سے دور رکھ پس معلوم ہوا کہ جنسیت ہی ایک
دوسرے کی جاذب ہی لہذا اب تو بغور دیکھ کہ تو کس جنس سے ہی آیا کفر سے یا دین سے اگر ہامان کیطرف مایل ہی ای
[illegible] کیطرف تو ہامانی ہی اور جو موسیٰ کیطرف رجوع ہی تو ہارونی ہی اور جو دونون کیطرف مائل ہی اور انگیختہ تو جان
لے کہ نفس و عقل تیری دونون گڈمڈ ہین اور دونون جنگ مین ہین پس خبردار خبردار ایسی کوشش کر کہ عقل و ہوش تیرے
نفس پر غالب ہو جائین تو ساغر صدق کا موسیٰ کے ہاتھ سے نوش کر تو معنی تیرے ان نقوش ظاہر دنیا پر غالب
پڑین اب تو جنگ کے جہان مین ہی اور اس جہان مین بڑی خوشی کی یہ بات ہی کہ اپنے دشمن پر ہر دم شکست
دیکھے لاجرم کوشش کر تو دشمن تیرا شکستہ ہوے اگرچہ فرعون ناچیز اس بات کو نہ سنے دشمن نفس کو قوی کرے
اب فرماتے ہین یہ حکایت تو بہت لمبی چوڑی ہوئی بس ای فلان ضرور یہ ہی کہ گمراہی فرعون اور اسکے
مشیر کی بیان کر کہ اس ستیزہ رو سخت یعنے فرعون نے آخر منع کرنا آسیہ کا نہ مانا اور مشورۃ ہامان سے کہا اور
وہ وعدے جو کلیم اللہ نے اس سے کیے تھے سب کہے اور اپنا محرم اسکو کیا الخلاف شرح مین صورت

کو اذرت دوزخ ستش کو دوزخش مومن کی جگہ دوزخ دوزخ کی جگہ مومن یعنی کو کہے نفس کو ہش ہان
وہان کو صرف ہان عقل کو عقل لکھا ہی

مشورت فرعون با هامان درباب ایمان بر موسیٰ علیہ صلوٰۃ الرحمٰن

قولہ گفت با هامان چو تنها یشش بدید + جست هامان و گریبان بر درید + بانگها زد گریها کرد آن لعین کوفت دستار و کلہ را بر زمین + کہ چگونہ گفت اندر روی شاه + این چنین گستاخ آن حرف تباه + جملہ عالم را مسخر کرد تو + کار را با بخت چون زر کرد تو + از مشارق وز مغارب بی لجاج + سوی تو آمد ز سلطانان خراج پادشاهان لب همی مالند شاد + بر ستانہ خاک تو ای کیقباد + اسپ باغی چون بہ بیند اسپ ما + رو بگرداند گریزد بی عصا + تاکنون معبود و مسجود جهان + بوده گردی کمینہ بندگان + در هزار آتش شدن زین خوشترست کہ خداوندی بود بندہ پرست + نی بکش اول مرا ای شاه هین + تا نہ بیند چشم من بر شاه این + خسروا اول مرا گردن بزن + تا نہ بیند این مذلت چشم من + خود نبودست و مبادا این چنین + کہ زمین گردون شود گردون زمین + بندگان ما ن خواجہ تاش ما شوند + بیدلان ما دلخراش ما شوند + چشم روشن دشمنان ما دوست کور + گشت ما را پس گلستان قعر گور + المعنی فرعون نے هامان کو تنها پا کے گفتگو حضرت موسیٰ کی اس سے بیان کی سنتے ہی وہ لعین اچھل پڑا اور گریبان پھاڑ ڈالا اور رونے چلانے لگا اپنی پگڑی زمین پر دے مارا ٹوپی پٹک دی اور کہا کہ وہ حرف تباہ ایسی گستاخ باتیں تیرے سامنے کیسے کہہ سکا تو وہ ہی کہ سارے جہان کو تو نے مسخر کیا ہی اور سب کے کام کو اپنے اقبال سے کندن بنا دیا مشارق مغارب سے بے جنگ و ستیز تمام بادشاہ تیرے پاس خراج لاتے ہین اور ای کیقباد تیرے آستانہ کی خاک پر بڑے بڑے بادشاہ لب ملتے ہین یعنی چومتے ہین نہایت فخر و خوشی سے اسکا وہ حال ہی جیسے اڑیل گھوڑا کہ جب پانی کے گھوڑے کو دیکھتا ہی یعنے عکس کو تو فوراً منھ پھیر کے بھاگ نکلتا ہی آج تک تو معبود و مسجود خلائق کا تھا کہ سب کو تو نے کمینہ بندہ کر لیا ہی وہ جو آتش دوزخ سے ڈراتا ہی اس بندہ پرستی سے تو ہزاران دوزخ مین پڑنا نہایت خوشتر ہی ورنہ خبردار ای بادشاہ پہلے مجھکو مار ڈال پھر جو چاہے سو کر تا میری آنکھ یہ بندہ پرستی بادشاہ کی نہ دیکھے اور لوٹ پوٹ ہوکے بار بار کہتا تھا کہ ای خسرو پہلے میری گردن مار تو یہ مذلت میری آنکھ نہ دیکھے کبھی نہ ایسا ہوا نہ خدا کرے کہ زمین آسمان ہو جائے اور آسمان زمین ہو جائے جو ہمارے بندے ہین سردار ہو جائین اور جو ہمارے بیدل ہین یعنی آسرا کرنے والے وہ ہمارے دل خراش نہین افسوس آنکھین ہمارے دشمنون کی روشن اور دوستون کی اندھی اور گلستان ہمیر پھوٹے گور کا گڈھا ہو جائے

ترزیف سخن هامان بے ایمان علیہ اللعنۃ

قولہ دوست از دشمن همی نشناخت او + نرد را کورانہ کژ بباخت او + دشمن تو جز تو نبود ای لعین +

بیگنا ہا نرا مگو دشمن بکین + پیش تو این حالت بد دولتست + کہ دوادوا ول وآخر لتست + اولش دو دو
در آخر لت بخور + جز درین ویرانہ نبود مرگ خر + گر ازین دولت نتازی خز خزان + این بہارت راہمی آید
خزان + مشرق و مغرب چو تو بس دیدہ اند + کہ سر ایشان زتن ببریدہ اند + مشرق و مغرب کہ نبود برقرار +
چون کنند آخر کسے را پایدار + تو بدان فخر آوری کز ترس بند + چاپلوست گشت مردم روز چند +
ہر کرا مردم سجودے میکنند + زہر اندر جان اومی آگنند + چونکہ برگردد ازو آن ساجدش + داند
او کان زہر بودہ مؤیدش + ای خنک آنرا کہ ذلت نفسہ + وائے آن کز سرکشی شد چونکہ او + این
تکبر زہر قاتل دان کہ ہست + از می پُر زہر شد آن گیج مست + چون می پُر زہر نوشد مدبری + از طرب
یکدم بجنباند سرے + بعد یکدم زہر بر جانش فتد + زہر با جانش کند داد وستد + گر نداری زہریش
را اعتقاد + کز چہ زہر آمد نگر در قوم عاد + چونکہ شاہی دست یابد بر شہے + بکشدش یا بازدارد در چہے +
المعنی مولانا رح ہامان کے سخن کی تزئیف فرماتے ہین کہ اُسنے دوست کو دشمن سے نہ پہچانا بازی
اندھون کیطرح ٹیڑھی کھیلتا رہا ای لعین دشمن تیرا تیرے سوا اور کون ہی تو بیگنا ہون کو کینہ کی راہ سے
جو بنی اسرائیل ہین دشمن کیون کہتا ہی تیرے سامنے یہ حالت بد جو سامان دنیا ہی دولت ہی اور یہ نہین
سمجھتا کہ اسکے اول دوادو یعنی دوڑ دھوپ محنت و مشقت اور آخر مین لت ہی اول آخر دونون خراب
یعنی اول مین تو دوڑ دھوپ کر پھر لاتین کھا آخر ہی گ. سے دوڑ دھوپ والے اسی ویرانہ مین مرجاتے
ہین اسکے سوا اور کہان مرتے ہین اگر تو اس دولت سے خود گھستا گھستا نہ بھاگیگا تو تیری اس بہار کو
تیسے بھی خزان آئیگی پھر کیفیت بہار کی دیکھیو تو مشرق و مغرب کے خراج پر ناز کرتا ہی مشرق مغرب نے
جلے تجھسے کتنے دیکھ ڈالے ہین کہ سر انکے تن سے کاٹے ہین اور یہ جانے دو خود انکو ثبات و قرار کب ہی
پھر کیسے یہ کسی کو پایداری کرینگے تو اسپر فخر کرتا ہی اسواسطے کہ خوف قید سے چند روز کو کچھ لوگ تیرے
چاپلوس ہوگئے ہین تجکو لوگ سجدہ کرتے ہین یہ بھی جانتا ہی جسکو لوگ سجدہ کرتے ہین وہ زہر اسکی جان
مین پاٹتے پھرتے ہین کسواسطے کہ جب قیامت مین یہ ساجد اس سے پھر جائیگا کہ مجھسے زبردستی
سجدہ کرایا ہی جیسے شیطان کہدیگا لاتلوموني ولوموا انفسکم مت ملامت کرو مجھکو اور ملامت کرو اپنے
نفسون کو تب جانیگا کہ یہ موید یعنی زندہ درگور کرنے والا زہر تھا بس کیسی خوشی اُسکے واسطے ہی جسکا
نفس ذلیل ہوا اور وائے اُسپر جو سرکشی سے مثل نفس کے سرکش ہوا تو اس غرور کو زہر قاتل جان کہ یہ
ایک قسم شراب پرزہر سے ہی جس سے وہ احمق مست ہوا ہی جب کوئی بدنصیب شراب پرزہر پی لیتا ہی
تو مستی سے ایکدم جھوم لیتا ہی بعد ایکدم کے جب زہر اسکی جان مین پھیلتا ہی تو زہر اسکی جان سے لینے کے

دینے ڈال دیتا ہی اگر تو تکبر کے زہر دار ہونے کا معتقد نہین ہی تو قوم عاد کو دیکھ کہ اپنی قوت وقامت پر
اُنکو کیسا تکبر تھا کہ ادنی آدمی اُن مین کا پانسو گز کا ہوتا تھا کیون زہر ہو گیا اور اُنکو ہلاک کیا معمول ہی
جب کوئی بادشاہ کسی بادشاہ پر قابو پا لیتا ہی تو یا اُسکو مار ڈالتا ہی یا چاہ زندان مین قید رکھتا ہی الخلاف
شرح مین موبد کو موبد سرکشی کے قبل لفظ گز نہین نگردد کو نگردد لکھا ہی قوله ور بیابد خستہ افتادہ را +
مرہمش سازد شہ و بدہد عطا + گر نہ زہر ست این تکبر پس چرا + کشت شہ را بیگناہ و بی خطا + وین دگر را
بی ز خدمت چون نواخت + زین دو جنبش زہر را باید شناخت + راہزن ہرگز گدائی را نہ زد +
گرگ گرگ مردہ را ہرگز گزد + خضر کشتی را برای آن شکست + تا تواند کشتی از فجار رست + چون شکستہ میرہد
اشکستہ شو + امن در فقرست اندر فقر رو + آن کہ کوہ داشت از کان نقد چند + گشت پارہ پارہ از
زخم کلند + تیغ بہر اوست کو را گردنیست + سایہ افگندست بر وی زخم نیست + مہتری نفطست و آتش
الغوی + ای برادر چون بر آذر میروی + ہرچہ آن ہموار باشد با زمین + تیرہا را کی ہدف گردد ببین + سر برآرد از زمین
آنگاہ او + چون ہدفہا زخم یابد بی رفو + نردبان خلق این ما و منست + عاقبت زین نردبان افتادنست + ہر کہ
بالاتر رود ابلہ ترست + کاستخوان او بتر خواہد شکست + این فروعست و اصولش آن بود + کہ ترفع شرکت یزدان بود
چون نمردی و نگشتی زندہ زو + یاغئی باشی بشرکت ملک جو + چون بدو زندہ شدی آن خود ویست + وحدت
محض ست آن شرکت کیست + شرح این در آئینہ اعمال جو + کہ نیابی فہم این از گفتگو + گر بگویم آنچہ دارم
در درون + بس جگرہا گردد اندر حال خون + بس کنم خود زیرکان را این بسست + بانگ دو کردم اگر
در دہ کسست + حاصل آن ہامان بدان گفتار بد + این چنین راہے بران فرعون زد + لقمہ دولت
رسیدہ تا دہان + از گلوے او بریدہ ناگہان + خرمن فرعون را داد او بباد + ہیچ شہ را این چنین
صاحب مباد + از چنین ہمراہ بد دوری گزین + زینہار الله اعلم بالیقین + المعنی نفط رال اور ایک روغن
ہی کہ زمین پر ڈالنے سے آگ لگ اُٹھتی ہی ترفع بلندی ڈھونڈھنا کنایہ غرور سے کلند بفتح ہندی
کسی یا پھاوڑہ یا کدال بتائید سابق فرمایا کہ وہی بادشاہ اگر کسی زخمی افتادہ کو پاتا ہی تو اُسکی مرہم
پٹی کرتا ہی اور انعام وعطا بھی دیتا ہی آب بتاؤ اگر تکبر زہر نہین تو اُس بادشاہ کو بیگناہ و بیخطا کیون
مارتا ہی اور اس زخمی افتادہ پر کیون نوازش کی بالجملہ الغرض دونون جنبشون سے تکبر کے زہر کو
پہچاننا چاہیے کسی راہزن نے کسی فقیر کو کبھی نہین مارا مرے بھیڑیے کو کسی بھیڑیے نے نہین کاٹا
اسلیئے کہ غرّاتا نہین ہی خضر نے کشتی کو اسواسطے توڑا کہ فاجرون کے ہاتھ سے بچی رہے پس جب شکستہ
بچا رہتا ہی تو بھی شکستہ ہوئے خاکسار و متواضع اور فقر مین گھس کہ امن فقر ہی مین ہی وہ کوہ

جو سر اٹھائے ہوئے ہی اور اُسمین کان سے کچھ نقد ہی کیسا اگدالون کے زخم سے پارہ پارہ ہوا تلوار اُسی کے واسطے ہی جسکی گردن ہی کہ گردن کشی کرسکتا ہی سایہ غریب جو افگندہ ای خاکسار ہی گو گردن رکھتا ہی اُسپر زخم نہین ہی مہتری ایسی ہی جیسے نفط و آگ ای برادر بہکے مت اور اس آگ پر مت چل دیکھ لے جو چیز زمین سے ہموار و برابر ہوتی ہی وہ کبھی تیرون کا نشانہ نہین بنتی ہی مگر جب زمین سے سر نکالتی ہی اُس وقت تماک تودون کیطرح نشانہ زخمون بے رفو کا بنتی ہی مخلوق کی سیڈھی مادمن ہی کہ ہر کوئی اپنے اپنے پایہ پر ہی اور ایک دن گرنا اس سیڈھی سے ضرور لاجرم جو کوئی زیادہ بلندی پر ہی وہ زیادہ احمق ہی کہ اسکی ہڈیان سب سے زیادہ چور چور ہونگی آپ فرماتے ہین کہ یہ فروع تھین اب اصول اُسکے سُن کہ غرور کرنا اور بلندی ڈھونڈھنا اسمین شرکت خدا کی ہی اسلیئے کہ تکبر و غرور اسی کو سزاوار ہی مصرع کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی + اور حدیث قدسی ہی الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی واحدا منہما ادخلتہ النار یعنی کبریا میری ردا ہی اور عظمت میری ازار پس جو کوئی مجھسے ان دومین سے کسی کا نزع کرے اُسکو دوزخ مین ڈالونگا آپ فرماتے ہین مین اس سخت تعجب مین ہون کہ تو نہ مرا نہ زندہ ہوا یعنی نہ اُسکی ذات مین آپ کو فنا کیا نہ پھر اُس سے بقا پائی پھر باغی ہوکے اُسکے ملک مین شرکت کیسے ڈھونڈھنے لگا ہان جو اُسمین فنا ہو کے زندہ ہوا ہی وہ غیر کب ہی وہ خود وہی ہی محض وحدت پھر شرکت ہی کب ہی مگر اُسکی شرح اپنے اعمال کے آئینہ مین ڈھونڈھ کہ کس قسم کے ہین اسلیئے کہ گفتگو سے اسکو ہرگز نہ سمجھ پائیگا اور مین جو کچھ اپنے باطن مین رکھتا ہون اگر اُسکو ظاہر کرون تو بہت سے جگر ابھی خون ہو جائینگے لہذا بس کرون زیرکون کو یہی کافی ہی مین نے دو دفعہ پکار دیا اب کانون مین اگر کس ہی خود سُن لیگا کس سے مراد طالب خدا کا غرض حاصل اس گفتگو کا یہ ہی کہ ہامان نے وہ بد باتین کرکے فرعون کی راہ ماری کہ ایک لقمہ دولت کا اُسکے دہن تک پہنچ گیا تھا اُسنے اُسکے حلق سے نکال لیا اور اُسکی خرمن ہستی کو برباد کیا خدا کسی پادشاہ کو ایسا وزیر و مصاحب نہ دے بس تو بھی ایسے بدساتھی سے دور رہ نعبر اہو جا اور اللہ خوب جاننے والا ہی بالیقین الخلاف شرح اور اردو متنون مین برآدر کی جگہ برآذر لکھا ہی اور اصل مین آذر بھی مبدل اور بدال مہملہ کا ہی بس اسکو برآذر کہنے مین تجنیس تام حاصل ہوتی ہی یہ مثنوی محسنات کلام سے بھری ہی مین نے بسبب تطویل کتاب کے فرد گذاشت کیے ہین

ناامید ہونا موسیٰ کا ایمان فرعون سے اور اُسکے دل مین آنکی بات کا نہ جمنا

قولہ گفت موسی لطف بنمودیم وجود + خود خداوندیت را روزی نبود + آن خداوندی کہ نبود راستین +
مرد را فی دست دان نے آستین + آن خداوندی کہ دزدیدہ بود + بیدل و بے جان و بے دیدہ بود +

آن خداوندیکہ دادندت عوام + باز بستانند از تو ہمچو دام + آن خداوندیکہ تو از بندگی + کمتر ستت
ار باز دانی اندکے + وہ خداوندی عاریت بحق + تا خداوندیت بخشد متفق + المعنی حضرت موسیٰ نے
جب دیکھا کہ ہامان کے کہنے سے یہ اکھڑ گیا تو فرعون سے کہا کیا سمجھے ہیں نے تجھکو بہت سے لطف وجود
خدا تعالیٰ کے دکھائے جتائے لیکن تیری جو یہ خداوندی ہی اسکی روزی انسے نہ تھی اور بے روزی
کیا ملتا ہی تیری وہ خداوندی ہی کہ مطلق ٹھیک و راست نہین نہ جسکا ہاتھ نہ جسکی آستین ای بیدست و پا
یہ تیری خداوندی دزدیدہ ہی اصل خداوندی اُسی خداوند مطلق کی ہی لاجرم اندھی اور بیدل و بیجان
ہی یہ خداوندی تجھکو عوام نے دی ہی نہ ثقات نے پس ضرور ہی کہ قرض کیطرح تجھ سے پھیر لینگے تو خداوندی
جانتا ہی اور وہ بندگی سے بھی کمتر ہی جو اُسکے اندکے کو جانے سمجھے پس اس خداوندی عاریت کو حوالہ
حق کے کردے تو وہ خداوندی متفق بخشے جسپر سب کا اتفاق ہو گیا عوام و کیا ثقات المخلاف
شرح میں دزدیدہ کو دردیدہ لکھا ہے

جھگڑا کرنا اُمراے عرب کا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ملک کو تقسیم کرو اور جواب آنحضرت کا

قولہ آن امیران عرب گرد آمدند + نزد پیغمبر منازع میشدند + کہ تو میری و ہر یک از ما ہم امیر + بخش کن
این ملک و بخش خود بگیر + ہر یکے در بخش خود انصاف جو + تو ز بخش ما دو دست خود بشو + گفت میری
مر مرا حق دادہ است + سروری و امر مطلق دادہ ہست + کاین قران احمد ست و دور او + ہین بگیرید امر
او را تتقو + قوم گفتندش کہ ما ہم زان قضا + حاکمیم و داد میری مان خدا + گفت لیکن مر مرا حق ملک داد
مر شمارا عاریۃ از بہر زاد + میری من تا قیامت باقیست + میری عاریتی خواہد شکست + قوم گفتندش کہ
افزونی مجو + چیست حجت بر فزون جوئی بگو + المعنی ایک دفعہ امراے عرب حضرت رسول مقبول کے
حضور مین جمع ہوئے اور ملک کا جھگڑا پیش کیا کہ تم بھی میر ہو اور ہم مین سے بھی ہر ایک امیر یہ ملک جو
تمھارے پاس ہی اسکو تقسیم کرو اور حصہ اپنا لے لو تو ہر ایک اپنے اپنے حصہ مین انصاف جو رہے تم ہمارے
حصہ سے اپنے دونوں ہاتھ دھوو آنحضرت نے فرمایا کہ مجھکو میری خاص خدا نے دی ہی اور سروری
اور امر مطلق دیا ہی کہ سب پر جاری ہی اور بے قید کہ یہ قران احمد کا ہی اور اُسکے دور کا خبردار ہو اُسکے
امر کو مانو اور ڈرتے رہو قوم نے کہا کہ ہم بھی قضا یعنے حکم آلہی سے حاکم ہین اور ہمکو بھی امیری خدا ہی
نے دی ہی آپ نے فرمایا یہ بات تو سچ ہی لیکن خاص مجھکو ملک دیا اور تمکو یہ عاریۃ واسطے خورش
خوراک کے تمہری میری قیامت تک باقی ہی اور جو میری عاریتی ہی وہ شکست ہو جائیگی تو قوم نے کہا

ہمسے بڑھے مت جاؤ بڑھنے کی حجت تو بتاؤ وہ کونسی ہی اور کیا ہی

آنا اہلے کا اور واسطے دفع اہلے کے شاخین ڈالنا امرا کا و غالب ہونا پیغمبر علیہ السلام کا

قولہ درزمان ابری برآمد ز امر مر + سیل آمد گشت آن اطراف پر + رو بشہر آورد سیلے بس مہیب + اہل شہر افغان کنان جملہ رعیب + گفت پیغمبر کہ وقت امتحان + آمد اکنون تا نہان گردد عیان + ہر امیرے نیزۂ خود در فگند + تا شود در امتحان آن سیل بند + نیزہا را ہمچو خاشاکے ربود + آب تیز سیل پر جوش و عنود + پس قضیب انداخت بروی مصطفےٰ + آن قضیب معجز فرمان روا + نیزہا گم گشت جملہ وان قضیب + بر سر آب ایستادہ چون رقیب + ز اہتمام آن قضیب آن سیل زفت + رو بگردانید و سوے بحر رفت + چون بدیدند از وی آن امر عظیم + پس مقر گشتند آن میران ز بیم + جز سہ کس کہ حقد ایشان چیرہ بود + ساحرش گفتند و کاہن از جحود + بو د بو جہل لعین و بولہب + و آن سوم ہم بود بوسفیان حرب + ملک بربستہ چنان باشد ضعیف + ملک بر رستہ چنان باشد شریف + نیزہا را گر ندیدے یا قضیب + نام شان بین نام او بین ای نجیب + نام شان را سیل تیز مرگ برد + نام او و دولت تیزش نمرد + پنج نوبت میزنندش بر دوام + ہمچنین ہر روز تا روز قیام + المعنی آمر مراسے حکم قضا کسواسطے کہ مر بمعنے تلخ کے ہی اور قضا ایک حکم تلخ ہوتا ہی ہر کسیکو ناگوار یعنے بعد گفتگو مذکورہ بالا کے حکم الٰہی سے فوراً ایک ابر اٹھا اور ایسا اہلا آیا جس سے وہ اطراف بالکل بھر گئین اور شہر کی طرف وہ اہلا مہیب متوجہ ہوا کہ تمام شہر مین شور مچ گیا اور سب لوگ ڈر گئے آنحضرت نے فرمایا کہ اب امتحان کا وقت آیا اب جو کچھ چھپا ہوا ہی سب عیان ہو جائیگا پس ہر امیر نے اپنا اپنا نیزہ امتحاناً اسمین ڈالا تا کس کے نیزہ سے وہ اہلا بند ہو لیکے وہ آنکے سب نیزون کو کوڑے کیطرح بہالے گیا ایسا پانی اُسکا تیز و پُر جوش و سرکش تھا بعد سب کے آپ نے بھی ایک شاخ کھجور کی اُسپر ڈال دی پس وہ شاخ معجز نما فرمان روا اُس اہلے پر مثل نگہبان کھڑی ہو گئی اور سب کے نیزے بہکے جانے کدھر چلے گئے غرض اس شاخ کے اہتمام سے اُس اہلے عظیم نے مُنھ پھیر دیا اور بحر یعنے دریا کی طرف چلا گیا جب یہ امر عظیم آنحضرت سے دیکھا تو وہ امیر سب ڈرے اور مقر انکی فضیلت کے ہوئے سوا تین آدمیون کے کہ انکا حسد بہت بڑھا ہوا تھا اُنھون نے ساحر و کاہن کہا اور دانستہ انکار کیا وہ ابو جہل لعین اور ابو لہب اور ابو سفیان تھے جسکا نام حرب بھی ہی آب مقولات مولانا رحمہ کے ہین کہ جو ملک مقید ہی دوسرے مالک کی ملک وہ ایسا ہی ضعیف ہوتا ہی اور جو ملک کہ آزاد اپنی ملک ہی کس واسطے کہ ساری دنیا بلکہ تمام عالم آپ ہی کے واسطے ہی وہ ایسا ہی شریف ہوتا ہی تو نے اگر نیزون کو یا قضیب کو

نہین دیکھا ہی یعنے تیرے زمانہ سے قبل کا یہ معاملہ ہی تو ای نجیب اُن حاسدون کے نام کو غور کر او آنحضرت کے نام کو اُنکے نام کو تو اہلا تیز مرگ کا بہانے گیا اور اُنکا نہ نام مرا نہ دولت تیز مری اُنکی پنج نوبت جیسے بادشاہون کی پانچ وقت بجتی ہی بدستور بج رہی ہی کہ وہ بانگ نماز پنجگانہ ہی جو ہمیشہ بجتی ہی اور ایسے ہی ہر روز تا روز قیامت بجے گی الخلاف شرح مین بشہر کو بشر اور بجر کو شہر حقد کو جقد یا قضیب کو یا لکھا ہی

بیان تمامی حدیث موسیٰ علیہ السلام وتفریع وتوبیخ فرعون

قولہ گر ترا عقلیست کردم لطفہا + در خرے آوردہ ام خر را عصا + آنچنان زین آخرت بیرون کنم + کز عصا گوش و سرت پرخون کنم + اندرون آخر خران و مردمان + می نیابند از جفاے تو امان + نک عصا آوردہ ام بہر ادب + ہر خری را کو نباشد منتخب + اژدہاے می شود در قہر تو + کاژدہاے گشتۂ در فعل و خو + اژدہاے کوہیے تو بے امان + لیک بنگر اژدہاے آسمان + این عصا از دوزخ آمد چاشنی + بر تو و بر مومن آمد روشنی + مر ترا گوید کہ اے کبر دنی + کہ ہلا بگریز اندر روشنی + ورنہ در مانی تو در زندان من + مخلصت نبود ز در بندان من + باز گرد از کفر سوے دین حق + ورنہ در نار ابد یابی قلق + باز گرد اے گمرہ بدبخت دون + ورنہ در دوزخ در افتی سرنگون + المعنی تفریع بُرا کہنا ملامت کرنا توبیخ جھڑکنا قلق بفتحتین بے قرار و بے آرام ہونا انجام کار حضرت موسیٰ نے ناخوش ہو کے کہا کہ اگر تجکو کچھ بھی عقل ہو تو جانتا ہوگا کیسے لطف مین نے تجھپر کیے ہین اور جو نرا گدھا ہی تب بھی غم نہین کہ گدھے کے لیے میرے پاس عصا ہی ایسا تجکو اس تھان سے نکالونگا کہ عصا سے تیرے گوش و سر کو لہو لہان کردونگا اس تھان پر دنیا کے جو گدھے ہین وہ اور جو مردم ہین وہ سب کو تیرے ظلم سے امن نہین ملتی تو وہ ظالم ہی یہ دیکھہ ہر خر غیر منتخب کے ادب کے واسطے کہ جو چھنٹ نہین جائیگا عصا لایا ہون کہ یہ تیرے قہر کرنے کو اژدہا ہوجاتا ہی کہ تو بھی اپنے فعل و عادت مین ایک اژدہا ہو رہا ہی تو تو اے بے امان ایک اژدہا پہاڑی ہی لیکن اب اس اژدہاے آسمانی کو دیکھ یہ عصا تجھپر دوزخ کی ایک چاشنی ہی اور مومن پر روشنی تجھسے کہتا ہی کہ اے کافر ناچیز خبردار ہو جلدی روشنی مین بھاگ ورنہ جب میرے زندان مین پھنسا تو عاجز ہو کے رہ جائیگا کچھ بن نہین پڑیگی اور میرے قلعون سے کوئی چھڑا نہین سکے گا تبس بہتر یہی ہی کہ کفر سے پھر کے دین حق کی طرف لوٹ نہین تو نار ابدی مین بڑے قلق تو پائیگا پھر کہتا ہون ای گمراہ بدبخت ناچیز اس کفر سے باز آ ورنہ اوندھا دوزخ مین گریگا الخلاف شارح بحر العلوم لکھتے ہین

کہ قلق بفتح لام بیقراری یہان بمعنی بے قرار کے ہی اور صیغہ اُسکا بکسر لام ہی اور معنی اسکے صحیح لیکن قافیہ حق کا چاہتا ہی کہ بفتح لام ہو انتہی یہ تاویلین تسویلین تو کین لیکن سینک کی اوٹ پہاڑ نہ سوجھا کہ اگر مانی کو یابی کہین تو کیا حاجت تاویلون کی ہی اور کیا عجب کہ تحریف کاتبون کی ہو

اس بیان مین کہ عارف قدرت حق تعالیٰ کا نہین پوچھتا کہ بہشت کہان ہی اور دوزخ کس جگہہ

قولہ این عصاے بود ایندم اژدہاست + تا نگوئی دوزخ یزدان کجاست + ظاہرست این دوزخ اما بردلت + ہست پوشیدہ یقین ز آب و گلت + ہر کجا خواہد خدا دوزخ کند + اوج را بر مرغ دام و فخ کند + ہم ز دندانت برآرد دردہا + تا بگوئی دوزخ ست و اژدہا + یا کند آب دہانت را عسل + تا بگوئی کہ بہشتست و حلل + از بن دندان بردیاند شکر + تا بدانی قوت حکم قدر + پس بدندان بیگناہان را مگز + فکر کن از ضربت نامحترز + نیل را بر قبطیان حق خون کند + سبطیان را از بلا محصون کند + آب بر فرعون در دم خون شود + بر کلیمے قند نا ممنون شود + تا بدانی پیش حق تمیز ہست + درمیان ہوشیار و راہ مست + نیل تمییز از خدا آموختست + کہ گشاد آن را و این را سخت بست + لطف او عاقل کند مر نیل را + قہر او ابلہ کند قابیل را + در جماد ات از کرم عقل آفرید + عقل از عاقل بقہر خود برید + در جماد از لطف عقلی شد پدید + وز نکال از عاقلان دانش پرید + عقل چون باران بامر آنجا بریخت + عقل این سو خشم حق دید و گریخت + کہ زیزدان آگہیم و طایعیم + ما ہمہ بے اتفاقی ضایعیم + ہمچو آب نیل دان در وقت غرق + کو میان ہر دو امت کرد فرق + چون زمین را دانش آمد وقت خسف + در حق قارون کہ گردش قہر نسف + چون قمر کہ امر بشنید و شگافت + پس دو نیمہ گشت بر چرخ و شتافت + چون ستون نالید از ہجر نبی + با خبر گشتند از ان فصیح و صبی + چون درخت و سنگ کاندر ہر مقام + مصطفے را کرد ظاہر السلام + ابر و خورشید و مہ و نجم بلند + جملہ بر ترتیب آیند و روند + ہر یکے ناید مگر ہم جاے خویش + کہ نہ پس ماند بہنگام و نہ پیش + چون نکردی فہم این راز انبیا + دانش آورد ند در سنگ و عصا + تا جمادات دگر را بے لباس + چون عصا و سنگ داری آن قیاس + طاعت سنگ و عصا ظاہر شود + وز جمادات دگر مخبر شود + المعنی فخ بالفتح دام حلل بالضم جمع حلہ طایع فرمان بردار خسف بالفتح زمین مین دھسنا نسف بالفتح بنیاد کھودنا مولانا رح فرماتے ہین کہ اگر فہم و خرد ہی تو ہر بات مین دوزخ و بہشت ہی مثلاً حضرت موسیٰ کا عصا عصا تھا لیکن زمان فرعون مین اژدہا ہی پس اب تو مت کہنا کہ دوزخ خدا تعالے کا کہان ہی یہی دوزخ ظاہر ہی گر تو گرفتار آب و گل کا ہی

تجھ سے یقین اسکا پوشیدہ ہی خدا تعالی قادر ہی جہان چاہے وہان دوزخ کردے فی المثل کوئی پرندا اُڑ رہا ہی اگر وہ چاہے تو اُسی اوج کو اُسپر پھندا اور جال بنا دے یا تیرے دانتون کی مین درد پیدا کردے تو تو خود کہنے لگے گا کہ درد کیا ایک دوزخ واژدہا ہی کہ مجکو جلائے ڈالتا ہی اور کھائے لیتا ہی یا تیرے آب دہن کو ایسا شیرین کردے جیسے شہد تب تو کہیگا کہ بہشت ہی اور حلے بہشت کے تیرے بن دندان سے شکر پیدا کرے تا تو قوت وقدرت حکم قدر کی جانے بس جب یہ صورت ہی تو بیگنا ہون کو دانتون سے مت کاٹ اور وہ ضرب جو نامحرز ہی کہ اُسکا مارنے والا احتیاط سخت ونرم کی نہین کرتا اُسکو سوچ اور اُسکی فکر کر دیکھ اللہ تعالے نے نیل کو قبطیون پر خون کر دیا اور سبطیون کو اس بلا سے حصن دامن مین رکھا یہ تماشا قدرت کا کہ آب فرعون پر دم بھر مین خون ہو جائے اور حضرت کلیم پر قند غیر ممنون ہوتا تو سمجھے کہ خدا تعالی کے سامنے تمیز ہی وہ خوب جانتا ہی ہوشیار و مست راہ کو اکثر مست راہ مین پڑے ہوتے ہین اسوجہ سے قید راہ کی ہی نیل نے بھی تمیز اُسی سے سیکھا ہی کہ سبطیون پر راہ کھولدی کہ بے تکلف پانی پیین اور قبطیون پر سخت بندش کہ خون ہو جانے سے نہ پی سکین اگر اُسکا لطف چاہے تو بیل کو جو حیوان لایعقل ہی عاقل بنا دے اور قہر اُسکا قابیل کو جو انسان ہی احمق کردے اُسنے اپنے کرم سے جمادات مین عقل پیدا کی اور جب قہر کیا تو عاقلونکی عقل کاٹ دی جمادین اُسی کے لطف سے عقل ظاہر ہوئی اور عاقلون کی عقل اُسی کے قہر سے اُڑ گئی کہین عقل مینھ کی طرح برسی اور ادہر جو خشم خدا کا دیکھا یہ کہکے بھاگ گئی کہ مین خدا تعالی سے آگاہ ہون اور مطیع فرمان ہم سب در صورت اُسکے بے اتفاقی کے ضائع اور برباد ہین مثلاً آب نیل کہ اُسنے وقت غرق کے سبطیون قبطیون مین کیسا فرق کیا اور دیکھو زمین کیسی دانش اُس سے وقت دھسنے قارون کے ظہور مین آئی جس کی بنیاد قہر الٰہی نے کھود دی ایسے ہی قمر کو حکم ہوا شق ہو جا شق ہو گیا اور دو ٹکڑے ہوکے آسمان پر دوڑا استون حنانہ جدائی نبی ؐ سے کیسا نالان اور گریان ہوا جسکو بچون بوڑھون سب نے سُنا اور جیسے درخت وسنگ نے ہر مقام کے حضرت مصطفے کو سلام کیا ابر وخورشید اور ماہ اور نجم بلند فلک ہشتم تک کے جملہ جیسی اُسنے اُنکی ترتیب مقرر کردی ہی اُسی ترتیب پر آتے جاتے ہین اور ہر ایک پھر پھرا کے اپنی جگہ آتا ہی مجال کیا کہ اوقات معینہ سے کوئی آگے پیچھے ہو جائے تو نے کیسے اِس بات کو انبیا سے نہ سمجھا جو سنگ وعصا کو دانش مین لائے تا اور جمادات کو بھی ظاہر کھلم کھلا اسی عصا وسنگ پر قیاس کرے جب سنگ وعصا سے طاعت ظاہر ہو تو وہ دوسرے جمادات کی مخبر ہی کہ اور بھی ایسا ہی کرین گے

اختلاف شرح مین آزین کو آزین بکر کو بُز لکھا ہی

بحث سنی و فلسفی اور جواب دہریا کہ منکر الوہیت کا ہی اور عالم کو قدیم جانتا ہی

قولہ وے یکے میگفت عالم حادث ست + فانیست این چرخ و حقش وارثست + فلسفی گفت چون دانی حدوث + حادثے ابرچہ داند غیوث + ذرۂ خود نیستی از انقلاب + تو چہ میدانی حدوث آفتاب + کرمکے کاندر حدث باشد دفین + کے بداند آخر و بدو زمین + این تبقلید از پدر بشنیدۂ + از حماقت اندران پیچیدۂ + چیست برہان بر حدوث این بگو + ورنہ خامش کُن فزون گوئی مجو + گفت دیدم اندرین بحر عمیق + بحث می کردند روزے دو رفیق + در جدال و در شکال و در شکوہ + گشت ہنگامہ بران دو کس گروہ + سوی آن ہنگامہ گشتم من روان + تا بیابم اطلاع از حال شان + من یکے از جمع ہنگامہ شدم + اطلاع از حال ایشان بستدم + آن یکے می گفت گردون فانیست + بے گمانی این بنا را بانیست + وان دگر گفت او قدیم بے کیست + نیستش بانی و پایانی نیست + گفت منکر گشتۂ خلاق را + روز و شب آرندۂ و رزاق را + گفت بے برہان نخواہم من شنید + آنچہ گوئی آن تبقلیدے گزید + ہین بیار در حجت و برہان کہ من + بشنوم بے حجت این را در زمن + گفت حجت در درون جانمست + در درون جان نہان برہانمست + تو نمی بینی ہلال از ضعف چشم + من ہمی بینم مکن بر من تو خشم + المعنی کل ایک شخص کہتا تھا کہ عالم حادث ہی اور یہ آسمان فانی ہی حق تعالے اسکا وارث ہی ایک فلسفی نے کہا تو نے حادث ہونا کیسے جانا بھلا ابر کے حادث ہونے کو مینھ کیا جانے کہ ابر اس سے قبل ہی جیسے کچھ انقلاب زمانے مین ہوے ہین اُنکا تو ایک ذرہ بھی نہین ہی پھر تو حدوث آفتاب کا کیا جانے وہ کیڑا جو حدث و نجاست مین گھُسا ہوا ہی وہ زمین کے اول و آخر سے کب خبر ہی کہ ابتدا اسکی کب سے ہی اور انتہا کب تک تو نے یہ بات تقلید سے بلا تحقیق اپنے باپ سے سُنی کہ حماقت سے اُسیکو لپٹا ہوا ہی بتا تو کوئی حجت بھی اسکے حادث ہونے پر ہی نہین تو چپ ہو زیادہ گوئی مت کر کہا مین نے دیکھا کہ اسی بحر عمیق مین جو مراد اسی مسئلہ حادث و قدیم سے ہی دو رفیق بحث کرتے تھے اور کیسی بحث کہ بڑی جدال و شکال و شکوہ مین تھے اُنکا حال دیکھ کے بڑا مجمع ان دونون کے پاس ہو گیا مین بھی اُس ہنگامہ کی طرف چلا کہ اِنکے حال سے مطلع ہوؤن کیا معاملہ ہی چنانچہ جملہ مردم ہنگامہ سے ایک مین بھی ہوا اور اُنکے حال سے اطلاع لیتا تھا ایک اُن مین کہتا تھا کہ گردون فانی ہی اور بے شک و گمان اس بنا کا کوئی بانی ہی دوسرا کہتا تھا کہ قدیم ہی کسے کا اُس مین دخل ہی نہین کہ کب ہوا اور کب تک رہیگا نہ کوئی اسکا بانی ہی

نہ کچھ اسکی پایان ہی کہا تو منکر خلاق کا ہی اور روز شب کرنے والے اور رزاق کا کہا
بے برہان تو مین اسکو نہین سنونگا جو کچھ تو کہ رہا ہی تقلید سے تونے اختیار کیا ہی ہان خبردار
ہو کوئی حجت و دلیل اسپر لا تو مین بے حجت اسی وقت اسکو سن لونگا کہا حجت اسکی میرے
درون جان مین ہی اور جان مین یہ برہان چھپی ہوئی ہی تجھکو ہلال نہین سوجھتا تیری آنکھون
مین ضعف ہی مجکو سوجھتا ہی پھر غصہ کی کیا بات ہی غصہ کیون ہوتا ہی الخلاف شرح مین بیگانی
کو بیگمان قدیم کو قدیم نیست کو دلیست بشنوم کو نشنوم لکھا ہی قولہ گفتگو بسیار گشت و خلق گیج +
در سر و پایان این چرخ نسیج + گفت یارا در درونم حجتے است + بر حدوث آسمانم آیتے ست
من یقین دانم نشانش آن بود + مر یقین دان راکہ در آتش رود + در زبان می ناید آن حجت
بدان + ہمچو حال و سر عشق عاشقان + نیست پیدا سر گفت و گوی من + جز کہ زردی و نزاری
روے من + اشک خون بر رخ دوانہ میرود + حجت حسن و جمالش می شود + گفت من اینہا ندانم
حجتے + کہ بود در پیش عامہ آیتی + گر بیاری من کنم آنرا قبول + ورنہ کوتہ کن سخن با عرض و
طول + گفت چون قلبی و نقدی دم زنند + کہ تو قلبی من نکویم وارجمند + ہست آتش امتحان آخرین
کاندر آتش رفتند آن ہردو قرین + المعنی القصہ دونون مین بڑی گفتگو ہوئی اور مخلوق اس چرخ
کے سر و پایان مین پریشان تھی کہ اسکی ابتدا انتہا ہی یا نہین اور جو کہ یہ بھی مثل جامہ زربافتہ کے ہی
لہذا نسیج اسکو کہا پھر اسنے کہا کہ اے یار میرے درون مین ایسی ایک حجت ہی کہ آسمان کے حادث
ہونے پر آیت ہی بس مین یقین جانتا ہون کہ نشان اس حجت درونی کا یہی ہی کہ جو کوئی اپنے
خاص قول کو یقین جانتا ہی وہ آگ مین گھسے جو نہ جلے وہی سچا ہی جیسے ہندی مثل مشہور ہی
سانچ کو آنچ کیا ہی اور وہ حجت جو میرے دل مین ہی نزاکت سے زبان پر نہین آتی وہ ایسی ہی
جیسے حال و بھید عشق عاشقون کا کہ دل مین ہوتا ہی بیان مین نہین آتا یہی حال میرا ہی کہ بھید
تو ظاہر نہین اور گفتگو میری ایسی ہی جیسے زردی اور نزاری رنگ و جسم عاشقون کی اور اشک
خونین جو رخسار پر دوان ہوتے ہین یہی حجت حسن و جمال معشوق کے ہوتے ہین جسکا عشق ہوتا
ہی کہا مین ان باتون کو حجت نہین جانتا یہ عوام کے سامنے کہ وہ اسکو آیت جانینگے اگر
کوئی حجت قوی لائے تو اسکو مین قبول کرون ورنہ یہ لمبی چوڑی باتین کوتاہ کر کہا جب کھوٹے
کھرے مین گفتگو ہوئے یعنے ایک دوسرے کو کہے کہ تو کھوٹا ہی اور مین کھرا لائق والا تو انکا
آخر امتحان آگ ہی ہی کہ وہ دونون قرین آگ مین پڑین تو کھرا کھوٹا معلوم ہو جاے

الخلاف شرح مین نگویم کو نگویم بکاف فارسی لکھا ہی

آگ مین گھسنا سُنی وفلسفی کا اور جلنا فلسفی کا

قوله عام وخاص از حال ما ن عالم شوند + از گمان وشک سوی ایقان روند + آب آتش آمد ای جان امتحان + نقد وقلبی راکه آن باشد نہان + تا من وتو ہردو در آتش رویم + حجت باقی حیرانان شویم + یا من وتو ہردو در بحر اوفتیم + چون در دعوی من وتو کوفتیم + ہمچنان کردند و در آتش شدند + ہردو خود را بر تف آتش زدند فلسفی را سوخت خاکستر شد او + متقی را ساخت تازہ شد او + آن خداگوینده مرد مدعی + رست وسوزیدا ندر آتش آن دعی + از مؤذن بشنو این اعلام را کوری افزون روان خام را + که نسوزیدست این نام از اجل + کش مسمی صدر بودست و اجل + صد ہزاران روح شد ولداده + درره او سر بسر افتاده + المعنی یعنے آگ مین گرنے سے عام وخاص ہمارے حال کو جان لین اور یہ شک وگمان جو حدوث وقدم کا ہی اس سے علیحدہ ہوکے یقین کی راہ لین کے جان آب وآتش بڑے خوف واحتراز کی چیز ہی اور کھوٹے کھرے کے امتحان کی کہ انسے ڈھکا چھپا عیب کھل جاتا ہی بس اسی واسطے ہم تم دونون آگ مین گھسین تا جو لوگ باقی رہین انکے لیے حجت ہو لین اور ان حیرانون کی حیرانی کہ قدم کو اختیار کرین یا حدوث کو جاتی رہے یا ہم تم دونون دریا مین کودین اس واسطے دروازہ دعوی کا بجایا ہی اپنا اپنا دعوی کرنے مین بس ایسے ہی کیا اور دونون آگ مین گھسے اور آپ کو حرارت آگ کے حوالہ کیا آگ نے فلسفی کو جلاکے راکھ کر دیا اور متقی کی ایسی موافق ہوئی کہ وہ پہلے سے زیادہ تازہ ہو گیا وہ جو خداگو تھا اور جسنے دعوی خدا کی خلاقی کا کیا تھا وہ خدا کے نام سے بچگیا اور دوسرا ولدالزنا فلسفی جلا گیا اب مقولات انکے ہین کہ خیال کر مؤذن لوگ پانچون وقت کیا اللہ اکبر بار بار کہہ کے تجکو اعلام کرتے ہین اس سے آگاہ ہو اور بجان ودل اسکو مان کو رست بن کوری کو خدا تعالی خام جان والون مین بڑھائے تجکو بچائے سب مخلوق مین اس بات کی شہرت ہوئی کہ اسکے نام کو اجل نے نہین جلایا اس سبب سے کہ وہ نام والا بھی صدر اور نہایت بزرگ اور سب سے بالا ہی یعنے خدا تعالی لاکھون جانین لوگون کی مطیع ومنقاد خدا کی ہوئین اور سر بسر اسکی راہ مین افتادہ یعنے سب اسکے عاشق الخلاف شرح مین یا من وتو کوتا گوبت رہ کو گوینداز مؤذن کو آنرسودن لکھا ہی قوله صد ہزاران خلق اندر بادیه + سر جو کوه بعصا بے رادیه + صد ہزاران زین زبان اندر قران + بر دریده پرده ہاے منکران + چون گروبستند غالب شد صواب +

در دوام معجزات و در جواب + فہم کردم کانکہ دم زد از سبق + در حدوث چرخ پیروزست وحق + حجت منکر ہمارہ زرد رو + یک نشان بر صدق این انکار کو + یک منارہ در ثنای منکران + کو درین عالم کہ تا باشد عیان + سکۂ شاہان ہمی گردد دگر + سکۂ احمد ببین تا مستقر + منبرے کو کہ در آنجا مخبرے + یاد آرد روزگار منکرے + روے دینار و درم از نام شان + تا قیامت میدہد از حق نشان + بر رخ نقرہ دیا روے زری + وا نما بر سکہ نام منکری + خود دیگیر این معجزچون آفتاب + صد زبان نام او ام الکتاب + زہرہ نی کس را کہ یک حرفی ازان + یا بدزدد یا فزاید در بیان + یار غالب شوکہ تا غالب شوی + یار مغلوبان مشو تو اے غوی + حجت منکر ہمین آمد کہ من + غیر ازین ظاہر نمی بینم وطن + ہیچ نندیشد کہ ہر جا ظاہریست + آن زحکمتہاے پنہان مخبریست + فائدہ ہر ظاہرے خود باطن ست + ہمچو نفع اندر دوا ہا کامنست + این تفاوت حق نہاد اندر زمان + تا بدانند اہل عرفان در جہان + گرگرگس صد ہزار و پانصدست + مرکبوتر را چہ باشد زان بدست + می بپرد از کبوتر صد ہزار + مرگ کرگس رانہ بیند آشکار + جملہ پندار ند کرگس باقی ست + نے غلط کردند یک کس باقی ست + چونکہ ظاہر بین شدند از جہد خویش + می نہ بینند از عمی نہ پس نہ پیش + مینماند درجہان یک تار مو + کل شئی ہالک الا وجہہ المعنی بادیہ صحرا و بیابان را و یہ شتر آبکش و ظرف آب مستقر بالضم جاے قرار زرد رو یعنے شرمندہ ہمارہ مخفف ہموارہ بادیہ سے مراد یہ کہ جو مقصود کعبہ سے ہی یعنے ایسے ہی مثل اس بحث حدوث و قدم کے بادیہ کے معاملہ مین لاکھون منحرف ہوئے جنکے سر گینند کیطرح ڈھلکتے پھرے اور بے ہدایت ہوکے پیاسے عدم کو گئے اور ہی قسم سے لاکھون نے قرآن مین شرطین باندھین کہ کلام آلہی نہین ہی اور انھین شرطون نے پردے اُن منکرون کے پھاڑے غرض جب شرط کسی معاملہ مین باندھی وہی غالب ہوا جو صواب تھا کہ اُسکے معجزات بھی ہمیشہ رہے اور جواب مین بھی سبکو لاجواب کیا مین نے خوب سمجھ لیا کہ جنے دم اس سبق سے مارا یعنے چرخ کے حادث ہونے مین وہی پیروز ہی اور وہی حق پر ہی اور منکر کی حجت ہمیشہ زرد رو ہی ایک نشان بھی اُسکے انکار کے صدق پر نہین کہین ہو تو بتاے کہین ہے کوئی منارہ یعنی چراغ یا یہ جسپر چراغ منکرون کا جلتا ہو کہین ہی اور کوئی نشان بھی اُنکے ثنا کا اس عالم مین ظاہر ہی سکہ پادشاہون کا ہمیشہ بدلتا رہتا ہی یہ سکہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا ہی کہ تا قرار گاہ دنیا برقرار ہے ایسا کوئی منبر بھی ہی کہ جسپر کوئی خبر دینے والا کسی منکر کے وقت کی خبر دیتا ہو اور آنحضرت کے لاکھون منبر خطیب ہمیشہ اُنکی صفت و ثنا کا خطبہ پڑھتے ہین صورت دینار و درم کی اُنکے نام سے قیامت تک نشان دیتی رہیگی کہ یہ حق ہی کسی کرخ

نقرہ یا سونے زر کسی منکر کے نام کا سکہ ہی اگر ہو تو ہمکو دکھا اور خود اس معجزہ ہمچو آفتاب روشن کو قرآن سے جو صد زبان ہی باعتبار معانی کثیرہ کے اور ام الکتاب یعنی سب کتابون کی جڑ حاصل کر اور نکال کہ اُس سے یہ بات خوب ثابت ہی اور وہ قرآن جسکا کہ خدا تعالے خود حافظ ہی جیسا کہ فرمایا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون ہمنے نازل کیا قرآن اور ہم ہی اُسکے حافظ ہین پھر جب اُسکا ایسا نازل کرنے والا اور ایسا حافظ ہی تو کسیکا ایسا زہرہ نہین ہی کہ اُسمین سے کوئی حرف چُرائے یا اُسکے بیان مین کچھ بڑھائے پس تو بھی جو غالب ہی اُسکا یار ہوتا غالب ہوئے مغلوبون کا یار مت بن تا مغلوب ہوئے فرماتے ہین حجت منکر کی یہی تو ہی کہ ہین سوائے اس ظاہر کے کوئی وطن نہین دیکھتا یعنی ادھر طرف نہین جاتا اور ہم اسکو نہین سوجھتا کہ جو چیز ظاہر ہی وہ اُن حکمتون کی جو اسمین پوشیدہ ہین خبر دے رہی ہی اے غافل فائدہ ہر ظاہر کا باطن ہی ہی جیسے دوا اُن مین نفع پوشیدہ ہی اور یہ فرق اللہ تعالے نے زمانہ مین رکھا ہی یعنے جبتک زمانہ دنیا کا ہی تب تک اہل فرقان اس فرق کو جہان مین دیکھین کہ کرگس کی عمر یعنی فلک کی ایک لاکھ پانچ سو برس کی ہی پھر کبوتر اسکے حال سے کیا پا سکے اور کیا معلوم کرے کہ اس درمیان مین لاکھون کبوتر مر جاتے ہین کرگس کو مرا ہوا کوئی ظاہر نہین دیکھتے پس سب جانتے ہین کرگس باقی دوام ہی نہین یہ انکی غلطی ہی وہ جو باقی ہی وہ ایک ہی ذات فرد ہی جس مین نہ تعدد ہی نہ کثرت جو کہ یہ لوگ اپنی کوشش و جہد سے ظاہر بین ہوئے جو دلائل و براہین انھین کے پیدا کیے ہوے ہین اُنسے یہ اندھے ہو گئے اب اُنکو نہ آگے سوجھتا ہی کہ کیا تھا نہ پیچھے کہ کیا ہو گا اور یہ ہی کہ ایک تار بال کا بھی نہین رہیگا سب ہلاک ہونے والے ہین سوا اُس کی ذات پاک کے

تفسیر اس آیت کی وما خلقنا السموات والارض الا بالحق نہین پیدا کیا ہمنے زمین و آسمان کو مگر ساتھ حق کے

قولہ ہر چہ پیدا گہر د بہر معنیست + باطنش بنگر برین ظاہر مایست + ہیچ نقاشی نگارد زین نقش + بی امید
نفع بہر عین نقش + بلکہ بہر مہمانان و کہان + کہ بفرجہ وارہند از اندہان + شادی بچگان و یاد دوستان
دوستان رفتہ را از نقش آن + ہیچ کوزہ گر کند کوزہ شتاب + بہر عین کوزہ نے از بہر آب +
ہیچ کاسہ گر کند کاسہ تمام + بہر عین کاسہ نے بہر طعام + ہیچ خطاطی نویسد خط بفن +
بہر عین خط نہ بہر خواندن + نقش ظاہر بہر نقش غائبست + وان برای غایب دیگر بہ بست +
تا سوم چارم دہم برمی شمر + این فوائد را بمقدار نظر + ہمچو بازیہای شطرنج ای پسر +

فائدہ ہر لعب در بازی نگر + این نہادہ بہر آن لعب نہان + و آن برای آن و آن بہر فلان + ہمچنین
می بین جہات اندر جہات + درپی ہم تا رسی در بردمات + اول از بہر دوم باشد چنان + کہ شدن
بر پایہ ہای نردبان + آن دوم بہر سوم میدان تمام + تا رسی تو پایہ پایہ تا ببام + شہوت خوردن
ز بہر آن منی + آن منی از بہر نسل ای روشنی + کند بینش مے نہ بیند غیر ازین + عقل او بے سیر چون نبت
زمین + نبت را چہ خواندہ چہ ناخواندہ + ہست پای او بگل در ماندہ + گر سرش جنبد بباد تیز رو +
تو بسر جنبانیش غرہ مشو + آن سرش گوید سمعنا ای صبا + پای او گوید عصینا خلنا + چون ندانکہ
سیری راند چو عام + بر توکل می نہد چون کور گام + المعنی اللہ تعالے نے جو کچھ پیدا کیا ہی اس سے
کوئی مقصود ضرور ہی نہ عبث تو اسکے باطن پر نظر کر ظاہر ہی پرست ٹھہر جا بھلا کوئی نقاش بھی بے امید
کسی نفع کے خوبی نقش کی بناتا ہی یہ کب قصد ہوتا ہی کہ فقط نقش ہی نقش بنا دون اور کچھ نہین
بلکہ واسطے ہر بہود کہ سے کہ اسکی کشایش سے اندھون سے نجات پائین نچے دیکھ کے خوش ہون
اور جو دوست کہ گذر گئے ہین اس نقش کو دیکھ کے انکی یاد آئے اور کوئی کوزہ گر کوزہ بنانے مین
صرف اس خیال سے نہین دوڑتا کہ بس کوزہ بنا دون اور یہ غرض نہ ہو کہ اسمین پانی بھرا جائے اور
کوئی کاسہ گر کاسہ واسطے نفس کاسہ کے نہین بناتا ہی بدون اس مطلب کے کہ اسمین کھانا کھایا جائے
یا کوئی لکھنے والا کوئی خط بھی اپنے فن و ہنر سے واسطے عین خط ہی کے لکھتا ہی نہ واسطے پڑھنے کے
یہ نقش ظاہر جو تو دیکھتا ہی واسطے نقش غائب کے ہی جو اسمین مخفی ہی اور وہ جو مخفی ہی وہ دوسرے کے
واسطے ہی جو اس سے مقصود ہی چنانچہ اس دوسرے سے سوم چہارم دہم تک اسکے فوائد گن لے تا
مقدار اپنی فکر کے جیسے چالین شطرنج کی ہین ای بیسر اور انکے فائدون کو اپنی بازی مین سوچ و لحاظ کر
کہ دونون حریف ایک دوسرے کے لیے پوشیدہ چالین چلتے ہین یہ اسکے لیے وہ اسکے لیے اور
دونون کسی حصول فائدہ اور دفع مضرت کے واسطے ہوتی ہین کہ وہ جہات درجات ہوتی ہین
یعنی بعد چال چلنے کے ایک دوسرے کے پیچھے طرفین اور وجہین پیدا ہوتی ہین یہانتک
کہ بردمات کو تو پہونچتا ہی اول صورت دوسرے کے واسطے ایسی ہوتی ہی جیسے سیڑھی کے ڈنڈون
پر جانا کہ پہلا دوسرے کے واسطے ہی اور دوسرا تیسرے کے واسطے اور علیٰ ہذا تمام تک تا پایہ
بہ پایہ تو بام تک پہونچے جیسے خواہش کھانے کی واسطے اس منی کی ہی جو معلوم ہی اور وہ منی ای
روشنی میری واسطے نسل کے اور اور فوائد کے مگر جسکی سوجھ بوجھ کند ہی تیز نہین وہ اپنی ہی
بات دیکھتا ہی سوا اسکے اور کچھ نہین سوچتا عقل اسکی بے سر ہی جیسے روئیدگی زمین کی

کہ جو نبات ہی خوانده نہ خوانده یکسان یعنی بلا وجب کیا نہ بلا وجب کیا چل ہی نہین سکتے اُسکا پانون
خود اندھن مین اندھا ہی اگر سر اُسکا ہوا تیز رو سے ہلتا ہی تو اُسکے سر ہلانے پر فریفتہ مت ہو سر تو
اُسکا کہتا ہی ای صبا مینے امر اُسکا سُن لیا اطاعت کرونگا پانون اُسکے کہتے ہین ہمین نے نافرمانی کی
جو ہمکو چھوڑا آور ہرگاہ وہ کند بنیش سیر سے محروم ہی تو عام طور پر کام چلائے جاتا ہی اور توکل پہ
اندھون کی طرح قدم رکھتا ہی الخلاف شرح مین یہ کسبت کو پست لکھا ہی اور توکل کا کاف لام نہین لکھا
قولہ بر توکل تا چہ آید در نبرد + چون توکل کردن اصحاب نرد + آن نظرہا کہ آن افسرده نیست
جز رونده جز درنده پرده نیست + آنچہ در ده سال خواهد آمدن + این زمان بیند بچشم خویشتن
ہمچنین ہر کس باندازِ نظر + غیب مستقبل بہ بیند خیر و شر + چونکہ سدی پیش سدی پس نماند
شد گذارہ چشم و لوحِ غیب خواند + چون نظر پس کرد تا بدو وجود + آخر و آغاز ہستی رو نمود
بحث املاک و زمین با کبریا + در خلیفہ کردن بابای ما + چون نظر در پیش افگند او بدید
آنچہ خواہد بود تا محشر پدید + پس ز پس می بیند او تا اصل اصل + پیش می بیند عیان تا روز فصل + ہر کسی
ز اندازۂ روشندلی + غیب را بیند بقدر صیقلی + ہر کہ صیقل بیش کرد او بیش دید + بیشتر آمد برو صورت
پدید + گر تو گوئی کان صفا فضل خداست + نیز این توفیق صیقل زان عطاست + قدر ہمت باشد
آن جہد و دعا + لیس للانسان الا ما سعیٰ + واہب ہمت خداوندست و بس + ہمتِ شاہی ندارد
ہیچ خس + نیست تخصیص خدا کس را بکار + مانع طوع و مراد و اختیار + لیک چون رنجی دہد بدبخت را
او گریزاند بکفران رخت را + نیک بختی را چو حق رنجی دہد + رخت را نزدیکتر وا می نہد + بد دلان از
بیم جان در کارزار + کرده اسبابِ ہزیمت اختیار + پُر دلان در جنگ ہم از بیم جان + حملہ کرده سوی
صف دشمنان + رستمان را ترس و غم وا پیش برد + ہم ز ترس آن بد دل اندر خویش مُرد
چون محک آمد بلا و بیم جان + زان پدید آمد شجاع از ہر جبان + حاصل آن از وسوسہ بر گو گسیخت
از قضا ہم در قضا باید گریخت + المعنی جب توکل اندھون کیطرح کیا اور توکل پر رہے تو اب دیکھیے
جب لڑائی پیش آئے تو اُس توکل سے کیا حاصل ہو یہ توکل تو نرد کھیلنے والون کا سا ہی کہ
اُلٹا سیدھا دونون قسم کا پانسہ پڑتا ہی اگر اُلٹا پڑا تو پھر کیا ہوگا نبرد سے مراد روز محاسبہ
نظرین جو افسرده نہین ہین تیز و تند ہین وہ رونده ہین اور ایسی رونده کہ پردون کی درنده اُسکے
سوا اُنکا کچھ کام نہین نہ کوئی اُنکا روکنے والا مثلاً جو شی دس برس مین آنے والی ہی اُنکی آنکھ اسوقت
اُسکو دیکھ رہی ہی ایسے ہی ہر کوئی موافق فکر کے غیب آینده کا دیکھتے ہین خواہ خیر ہو

خواہ شر اسلیئے کہ جب نہ کوئی سد سامنے رہی نہ پیچھے رہی تو نظر اُنکی گذارہ ہو گئی اور لوح غیب کی اُنسنے پڑھی ورنہ خداوند جل وعلی نے فرمایا ہی وجعلنا من بین ایدیہم سداً ومن خلفہم سداً فاغشینا ہم فہم لا یبصرون اور کی ہمنے سامنے اُنکے دیوار اور پیچھے اُنکے دیوار اور پھر چھپا لیا ہمنے اُنسے سو اُنکو نہین سوجھتا اسی سبب سے جہان نظر اُنھون نے پیچھے کو یعنے گذشتہ پر کی تو ابتداے وجود سے آخر و آغاز ہستی کا سب اُنکے سامنے آگیا اور وہ بحث جو فرشتون نے ہمارے باباکے زمین پر خلیفہ ہونے مین خداتعالے سے کی تھی جیسا کہ فرمایا ہی اذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ جب کہا تیرے پروردگار نے فرشتون سے مین زمین پر خلیفہ اپنا کیا چاہتا ہون اور جب نظر سامنے کو ڈالی اور آیندہ پر تو جو کچھ محشر تک پیدا ہوگا وہ سب دیکھ لیا الغرض پچھلی نظر سے تو وہ اصل کی اصل دیکھتے ہین اور سامنے کی نظر سے اُسکو عیان دیکھتے ہین جو روز فصل تک ہونے والا ہی روز فصل روز قیامت جیسا کہ قرآن مین ہی ہذا یوم الفصل پس ہر کوئی موافق اندازہ اپنی روشندلی کے دیکھتا ہی اور روشندلی بقدر صیقل کے ہی جیسی جسنے کی ہی زیادہ صیقل کرنے والے نے زیادہ دیکھا اُسپر زیادہ صورتین ظاہر ہوئین اب اگر تو کہے کہ یہ صفا فضل خدا سے ہی لیکن توفیق صیقل کی بھی اسی کی عطا سے ہی جیسی جسکی ہمت ہی اسی کے بقدر کوشش و دعا اسکی ہی مگر انسان کیواسطے جو کچھ ہی اسکی کوشش ہی سے ہی بہر حال ہمت بخشنے والا بھی وہی مالک خداوند ہی کوئی غیر نہین مگر ہمت شاہی ہر خس کو نصیب نہین ہی یہ جو بعض جاہل خصوصیت خدائی کرتے ہین کہ خدا ہمکو نیک کرے تو ہون نعوذ باللہ یہ کار آمد نہین خداتعالی مانع کسی کی رغبت و مراد و اختیار کا نہین ہی لیکن یہ ہی کہ جب کسی بدبخت کو رنج دینا چاہتا ہی تو اُسکا رخت کفران کی طرف بھگاتا ہی اور جو کسی نیکبخت کو رنج دیتا ہی تو اُسکا رخت اپنے قرب مین رکھ لیتا ہی بس نامرد بددل تو جان کے ڈر سے لڑائی مین سبب بھاگنے کے ڈھونڈھتے جیسے تخصیص والے اور اختیار کرتے ہین اور بہادر پردل وہ اُس وقت مین بھی گو خوف جان کا ہو صف دشمن پر حملہ کرتے ہین رستمون کو ترس و غم جان کا خوف آگے بڑھاتا ہی کہ آخر تو مرتے ہین آگے بڑھ کے مرین اور بددل ڈر کے مارے آپ ہی آپ مرجاتا ہی الحاصل بلا اور ترس جان ایک محک ہی جس سے شجاع و نامرد ظاہر ہو جاتے ہین لاجرم شجاع وہی ہی جو وسوسون سے جدا ہوا اور قضا پر راضی ہو کے قضا ہی کیطرف بھاگا

وحی کرنا حق تعالے کا موسی علیہ السلام کو کہ مین تجھ سے راضی ہون

قولہ گفت موسی را بوحی دل خدا + کای گزیدہ دوست میدارم ترا + گفت چہ خصلت بود ای ذوالکرم +

موجب آن تا من آن افزون کنم + گفت چون طفلی بہ پیش والدہ + وقت قہرش دست ہم بروی زدہ +
خود نداند کہ جز او دیار ہست + ہم ازو مخمور وہم ازو دست مست + مادرش گر سیلیے بروی زند + ہم بادر
آید و بروی تند + از کسی یاری نخواہد غیر او + اوست جملہ شر او و خیر او + خاطر تو ہم ز ما در خیر و شر +
التفاتش نیست با جای دگر + غیر من پیشت چو سنگست و کلوخ + گر صبی و گر جوان و گر شیوخ + ہمچنان
ایاک نعبد در حنین + از بلا از غیر تو لا نستعین + ہست این ایاک نعبد حصر را + در لغت آن از پے
رفع ریا + ہست ایاک نستعین ہم بہر حصر + حصر کردہ استعانت را و قصر + کہ عبادت مر ترا آریم وبس +
طمع یاری ہم ز تو داریم بس + یعنی حضرت رب العزت نے موسیٰ سے بوحی دل فرمایا یعنے دل پہ
وحی نازل کی کہ اے گزیدہ مین تجھکو عزیز دوست رکھتا ہون پوچھا اے ذوالکرم مجھ مین وہ کیا
خصلت ہی جس سے مین عزیز ہوا تا اُسکو بڑھاؤن کہا تو میرے ساتھ ایسا ہی جیسے بچہ اپنی مان کے
سامنے کہ جب وہ قہر کرتی ہی تب بھی وہ اُسی پر ہاتھ ڈالتا ہی وہ نہین جانتا کہ سوا مان کے اور کوئی
بھی گھر کے لوگون سے ہی اسی سے وہ مخمور ہی اسی سے خوش و مست ہی تا ان اگر سیلی اُسکے مارتی
ہی وہ اُسی کے پاس آتا ہی اور اُسی کو لپٹتا ہی سوا اسکے کسی سے مدد نہین چاہتا ہی اُسکی شر ہی
وہ ہی اُسکی خیر تیری خاطر کو بھی خیر و شر مین جو ہماری طرف سے ہو دوسری جگہہ سے التفات
نہین ہی غیر تیرے سامنے میرے ہوتے ایسا ہی جیسے کنکر پتھر خواہ لڑکا ہو خواہ جوان خواہ بوڑھا
جیسے ایاک نعبد یعنی تیری ہی پرستش ہم کرتے ہین یہ نالہ تیرا عبادت مین ہی ایسی ہی بلا مین
غیر سے کہتا ہی لا نستعین یعنے مدد نہین چاہتے ہین ہم یہ ایاک نعبد از روے زبان عرب کے حصر کے
واسطے ہی کہ ضمیر منفصل مفعول کو فعل فاعل پہ اسی غرض سے مقدم کیا ہی تا رفع ریا کا ہو ایسے ہی
ایاک نستعین بھی واسطے حصر کے ہی اسنے بھی استعانت کو حصر و قصر کیا ہی یعنی عبادت بھی خاص تیری
بجالاتے ہین اور امید مدد کی بھی بس تجھی سے رکھتے ہین الخلاف شرح مین ایاک نعبد کو ایک
بہر حصر کو بر حصر لکھا ہی

غصہ کرنا بادشاہ کا ندیم پر اور شفاعت کرنا شفیعون کا اور بادشاہ سے اُسکو مانگنا اور مقبول
ہونا اور رنجیدہ ہونا مغضوب کا کہ کیون شفاعت کی

قولہ بادشاہے بر ندیمی خشم کرد + خواست تا از وی بر آرد دود گرد + کرد شہ شمشیر بیرون از غلاف +
تا زند بروی جزاے آن خلاف + ہیچکس را زہرہ نے تا دم زند + یا شفیعے بر شفاعت بر تند +
جز عماد الملک نامی از خواص + در شفاعت مصطفیٰ وار انہ خاص + بر جہید و زود در سجدہ فتاد +

در زمان شہ تیغ را از کف بنہاد + گفت اگر دیوست من بخشیدمش + ور بلیسی کرد من پوشیدمش + چونکہ آمد پاے تو اندر میان + راضیم گر کرد مجرم صد زیان + صد ہزاران خشم را تانم شکست + کہ ترا آن فضل و آن مقدار ہست + لابہ ات را ہیچ نتوانم شکست + زانکہ لابہ تو یقین لابہ منست + گر زمین و آسمان برہم زدے + ز انتقام آن مرد بیرون نامدے + ور شدی ذرہ بذرہ لابہ گر + او نبردے این زمان از تیغ سر + بر تو مے ننہیم منت ای کریم + لیک شرح عزتت ہست ای کریم + این نکردی تو کہ من کردم یقین + ای صفاتت در صفات ما دفین + تو درین مستعملی نی عاملی + زانکہ محمول منی نی حاملی + ما رمیت اذ رمیت گشتہ - خویشتن در موج چون کف ہشتہ + لا شدی پہلوے الا خانہ گیر + ای عجب کہ ہم اسیری ہم امیر + انچہ دادی تو ندادی شاہ داد + اوست بس اللہ اعلم بالرشاد + المعنی گرد از کسے بر آوردن یا دو د بر آوردن ہلاک کرنا پاے کسے در میان آمدن کسی کا واسطہ ہونا ایک بادشاہ ایک ندیم پر غصہ ہوا اور چاہا کہ اُسکو ہلاک کرے اس قصد سے تلوار اپنی میان سے نکالی تا اُس سے بدلہ اُس خلاف مرضی کا کرے آب کسکی ایسی جرأت جو دم مار سکے یا کون ایسا شفیع جو شفاعت کرے مگر ایک شخص کہ عماد الملک اُسکا نام اور خواص سے تھا وہ حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرح شفیع ہوا اپنی جگہ سے اُٹھا اور بادشاہ کے سامنے سجدہ مین گرا اُسیوقت بادشاہ نے تلوار ہاتھ سے رکھدی تشبیہ حضرت مصطفےؐ سے شفاعت مین اس سبب سے ہی کہ قیامت کے دن بھی مخلوق انبیا سے جب نا امید ہو جاینگے تو آپ بعد سجدہ شفیع ہونگے اور کہا کہ اگر یہ ایسا ہی جیسے شیطان تب بھی مین نے اُسکو بخشا اور کیسی ہی ابلیسی آ ستے کی لیکن مین نے سب سے انغماض کیا اسلیے کہ جب اس بیچ مین تو پڑا اور واسطہ ہوا تو گو اُسنے سیکڑون جرم کیے ہین مین راضی ہون تیرے فضل و مقدار کے سامنے یہ غصہ کیا ہی ایسے ایسے لاکھون غصے شکست کر سکتا ہون مگر تیری خوشامد کو ذرا نہین شکست کر سکتا اس واسطے کہ تیری خوشامد یقیناً خود میری خوشامد ہی پھر اپنی خوشامد کو کیسے نہ مانون یہ شخص اگر زمین آسمان لوٹ پوٹ کر ڈالتا میرے انتقام سے ہرگز نہین نکلسکتا اور اگر ذرہ ذرہ اسکے واسطے خوشامد کرتا اُسوقت میری تیغ سے ہرگز یہ سر نہین بچا لیتا ہم تجھپر اے کریم اس عفو کا احسان نہین رکھتے لیکن تیری عزت کی شرح بیان کرتے ہین جیسی کچھ ہمارے سامنے ہی چنانچہ یہ شفاعت تو نے نہین کی یقیناً مین نے کی اس واسطے کہ اے فلان تو اور مین دونون ایک ہین اور تیری صفات مثل خزانہ کے میری صفات مین مدفون پس اُنھین صفات کا میری تو استعمال کرنے والا ہی نہ خود عامل اس سبب سے کہ تو محمول میرا ہی نہ حامل یعنے

یعنی تیرا انا زبردار نہ تو میرا تو تو مارمیت اذ رمیت کا ہم صفت ہوگیا ہی جو کچھ تجھ سے ظہور مین آتا ہی مجھ سے ہی بس اتنا ہی تو فرق ہی کہ ہاگہ اگرچہ موج سے ہی لیکن اسنے آپ کو اس صورت پر چھوڑ رکھا ہی کما قال اللہ تعالی و مارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ اور نہین تیر پھینکا تو نے جس وقت کہ پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا تو نے آپ کو لا و نفی کر کے پہلو الا مین یعنی اثبات مین گھر بنایا ہی پھر مجھ مین تجھ مین غیریت کیا ہی مگر ہان یہ تعجب ہی کہ تو میرا اسیر بھی ہی اور امیر بھی جو کچھ تو نے دیا وہ شاہ نے دیا تو نے نہین دیا تو وہی ہی آگے اللہ ارشاد و ہدایت کو خوب جانتا ہی الخلاف شرح مین بلبسی کو لیسی اور حالی کو بھی عالی لکھا ہی

رنجیدن مغضوب علیہ و یاری بریدن از شفیع

قولہ وان ندیم رستہ از خوف و بلا + زین شفیع آوربگردید از ولا + دوستی ببرید زان مخلص تمام + رو بحائط کرد تا نارو سلام + زان شفیع خویشتن بیگانہ شد + زین تعجب خلق در افسانہ شد + گر نہ مجنونست یاری چون نبرید + از کسی کہ جان او را وا خرید + آن خریدش آن دم از گردن زدن + خاک نعل پاش بایستی شدن + باژگونہ رفت و بیزاری گرفت + با چنین دلدار کین داری گرفت + پس ملامت کرد او را ناصحی + کین جفا چون میکنی با مصلحی + جان تو بخرید آن دلدار خاص + آمدم از گردن زدی گردی خلاص + گر جفا کردی نبایستی رمید + خاصہ نیکی کرد آن یار حمید + معنی فرماتے ہین اب اس ندیم کا حال جسنے خوف و بلا سے نجات پائی تھی اس اپنے سفارشی سے پھر گیا دوستی چھوڑ دی بالکتمام دوستی اس سے قطع کی اور ایسے اخلاص والے سے ترک محبت کیا ایسا کہ اسکو دیکھ کے منہ دیوار کی طرف کر لیتا تھا تا سلام نہ کرنے پائے اسقدر اس سفارشی سے بیگانہ ہوا کہ یہ تعجب مخلوق کا قصہ بنا سب کہتے تھے بھلا یہ شخص مجنون نہین ہی تو کیا ہی جو ایسے شخص سے جسنے جان اسکی بچائی ترک محبت کیا اسنے اسکو گردن مارنے سے بچایا اسکو تو اسکی جوتیون کی خاک ہو جانا چاہیئے تھا سو خلاف اسکے الٹی چال چلا بیزاری اختیار کی اور ایسے دلدار کا کین دار ہوا اسکی دلداری اسکی کین داری کو تو غور کر دیکھ چنانچہ ایک ناصح نے اسکو ملامت کی کہ ایسے مصلح کے ساتھ تو جفا کیسے کرتا ہی جان تیری اس دلدار خاص نے بچائی اور اسوقت مین کہ تو مارا جاتا تجکو گردن مارنے سے چھڑایا اگر ایسا شخص تجھپر ظلم کرتا تو وہ بھی تجکو اٹھانا چاہیئے تھا نہ بھاگنا خاصتہً کہ اس یار محمود نے تو نیکی کی ہی قولہ گفت بہر شاہ مبذولست جان + او چرا آید شفیع اندر میان + لی مع اللہ وقت بود آندم مرا + لایسع فیہ نبی مجتبیٰ + من نخواہم رحمتی جز زخم شاہ

من نخواہم غیر آن شہ را پناہ + غیر شہ را بہر آن لا کردہ ام + کہ بسوی شہ تولا کردہ ام + گر ببرد او بقہر
خود سرم + شاہ بخشد شصت جان دیگرم + کار من سر بخشی و بیخودیست + کار شاہنشاہ ما سر بخشیست +
فخر آن سر کہ کف شاہش برد + ننگ آن سر کہ بغیرے سر برد + شب کہ شاہ از قہر در قبرش کشید +
ننگ دارد از ہزاران روز عید + خود طواف آنکہ او شہ بین بود + فوق قہر و لطف و کفر و دین بود +
زان نیامد یک عبارت در جہان + پس نہانست و نہانست و نہان + زانکہ این اسما و الفاظ حمید +
از کلابہ آدمی آمد پدید + علم الاسما بد آدم را امام + لیک نے اندر لباس عین و لام + چون نہاد
آن آب و گل بر سر کلاہ + گشت از اسمار جانی روسیاہ + کہ نقاب حرف و دم در خود کشید +
تا شود در آب و گل معنی پدید + گرچہ از خشم شہم کرد او خلاص + لیک ہم شہ شد مرا حقا مناص +
گرچہ از یکوجہ منطق کاشف ہست + لیک از دہ وجہ پردہ مکتف ہست + المعنی جانی گنہگار مناص
پناہ مکتف پناہ دہندہ اس ندیم نے ناصح سے کہا کہ میری جان تو شاہ پر قربان ہو وہ میرے اُسکے
بیچ مین کیون شفیع ہوا میرا تو اسوقت مین ایسا حال تھا جیسے آنحضرت نے فرمایا ہی لی مع اللہ وقت
لا یسعنے فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل مجکو اللہ کے ساتھ ایک وقت ایسا ہی کہ اُسمین نہ فرشتہ
مقرب کی گنجائش ہی نہ نبی مرسل کی ہی مین سوا رحم بادشاہ کے کسیکو نہین چاہتا کہ مجھپر رحم کرے
نہ مین اُسکے غیر سے پناہ چاہتا ہون مین نے توجب سے بادشاہ سے تولا کی ہی غیر کو اُسی وقت
سے لا و نیست کر دیا ہی اگر وہ اپنے قہر سے میرا سر کاٹے تو ساٹھ جانین مجکو بخشے اسواسطے کہ سر کے
سین کے ساتھ عدد مین میرا کام یہی ہی کہ سر اُسکے حوالہ کرون اور بیخود ہو جاؤن اور ہمارے
شاہنشاہ کا یہ کام ہی کہ پھر سے سر ہمکو بخشے کیسا فخر اُس سر کا ہی جسکو شاہ اپنے ہاتھ سے کاٹے اور
کیسی ننگ اُس سر کو ہی جسکو بچا کے دوسری جگہہ لیجائے دیکھو رات جسکو بادشاہ نے تاریکی مین ڈالا
کیسی اپنی تاریکی مین خوش ہی کہ ہزارون روز عید سے ننگ کرتی ہی اور اُنکی صورت نہین دیکھتی
پس جو شخص کہ شہ بین ہی نہ دوسرے کا بیننده اسکا طواف لطف و قہر اور کفر و دین سب سے
جدا ہی اور اس طواف سے ایک عبارت بھی جہان مین نہین آئی جو بیان کیا جاے ایسا نہان
در نہان نہان ہی اور جو اسما و الفاظ حمیدہ عالم مین جاری ہین واسطے کارروائی و حوائج
ضروری کے یہ آب و گل آدمی سے ظاہر ہوئے ہین کہ علم الاسما آدم کا امام بنا اُسنے سکھائے
سو یہ بھی عین و لام کے لباس مین جو علم ہی نہ تھے بلکہ بطور باطن چنانچہ فرمایا
و علم آدم الاسماء کلہا سکھائے اس نے آدم کو نام سب چیزون کے جب اُس آب و گل نے سر پر

کلاہ رکھی یعنی عالم وجود مین آیا تو وہی ہما جو جانی تھے اُنسے روسیاہ ہوا جانی منسوب بجان اسلئے کہ نام رکھنے کے وقت جان ہی تھی جیسا کچھ اُسکا نام رکھدیا ہی ویسا ہی وہ ہوتا ہی کسواسطے کہ جان نے نقاب حرف دوم کا اپنے مُنھ پر ڈالا ہی تا اس آب وگل پر کوئی معنی ظاہر ہوئے اب پھر رجوع ہی طرف اصل قصہ کے وہی ندیم کہتا ہی اگرچہ خشم شاہ سے اُسنے مجکو خلاص کیا لیکن قسم ہی خدا کی کہ بنیاد بھی میرا بناہ تھا اگرچہ گویائی میری اس پناہ کو ظاہر کررہی ہی یہ تو ایک ہی وجہ ہی لیکن کشف یعنی پناہ دہندہ پر دس وجہین پردہ کی ہورہی ہین وہ ایسی کہ پوشیدہ اور لا بیان ہین الخلاف شرح مین مبدول کو مندول آمد کو آید لکھا ہی بر سر ئین بر رد گیا خشم کو خصم

کہنا حضرت جبرئیل کا حضرت خلیل سے ہل لک حاجۃ قال بلے اما الیک فلا تجکو کوئی حاجت ہی کہا ہان لیکن تجھسے نہین

قولہ من خلیل وقتم واو جبرئیل • من نخواہم در بلا او را دلیل • او ادب ناموخت از جبرئیل راد • کہ بپرسید از خلیل حق مراد • کہ مرادت ہست تا یاری کنم • ورنہ بگریزم سبکساری کنم • گفت ابراہیم نے رو از میان • واسطہ زحمت بود بعد العیان • بہراین دنیاست مرسل رابطہ • مومنان را زانکہ ہست او واسطہ • ہر دل از سامع بدی وحی نہان • حرف صوتی کی بدی اندر میان • گرچہ او محو حق ست و بےسرست • لیک کار من ازان نازکترست • کردہ او کردہ شاہست لیک • پیش چشم بد نماینده ہست نیک • انچہ عین لطف باشد بر عوام • قہر شد بر نازنینان کرام • کاین بلاو رنج میباید کشید • عامہ را تا فرق را تا نند دید • کاین حروف واسطہ ای یار غار • پیش واصل خار باشد خار خار • پس بلا و رنج بایست دو قوت • تا رہد آن روح صافی از حروف • لیک بعضے زین بلا کرتر شدند • باز بعضے صافی و برتر شدند • المعنی وہی ندیم خلاص یافتہ کہتا ہی کہ میرا اُسکا ایسا حال ہی جیسا کہ حضرت خلیل و جبرئیل کا تھا گویا مین خلیل اپنے وقت کا ہون اور وہ شفیع جبرئیل مین اُسکو اپنی بلا مین ذلیل ہونا نہین چاہتا افسوس اُسنے ادب جبرئیل سے نہ سیکھا کہ جبرئیل نے خلیل سے عین آگ مین ڈالنے کے وقت پوچھا کہ تمھاری کوئی مراد ہی کس واسطے کہ اگر کوئی مراد ہو تو اُس مین مدد کرون ورنہ چلا جاؤن تمکو تصدیع کیون دون حضرت ابراہیم نے کہا جاؤ ہمارے درمیان مین مت پڑو اس واسطے کہ جب کوئی شی ظاہر ہوتی ہی تو واسطہ یعنے درمیانی زحمت ہوجاتا ہی خدا تعالے پر سب عیان ہی پھر تمھارے درمیانی ہونے کی کیا حاجت اس دنیا کے واسطے انبیا و مرسل رابطہ ہین اسلیئے کہ وہ مومنون کے واسطے واسطہ ہین

ای درمیانی تا اُنکو خدا تعالے سے ربط حاصل ہو بدینوجہ کہ ہر دل وحی پوشیدہ نہین سُن سکتا اگر
سن سکتا تو یہ حرف وصوت درمیان مین کیون ہوتا سب وحی سُن لیا کرتے اس گفت وکلام کی
حاجت نہ پڑتی پھر قول اسی ندیم کا ہی اگرچہ شفیع میرا بھی محو حق اور بے سر ہی لیکن میرا معاملہ اس سے
نازکتر ہی میرا اور مقام اُسکا اور مقام ہر چند اُسکا فعل بھی فعل پادشاہ کا ہی لیکن میری آنکھ مین
نہایت ہی بدنما ہی اور وجہ اسکی یہ کہ جو عام لوگون پر عین لطف ہوتا ہی وہ نازنینان کرام کے
حق مین قہر ہی گویا وہ حال ہی جیسا کہ سعدی رح نے فرمایا ہی شعر حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف +
از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت است + وہ کہتے ہین یعنی نازنینان کرام کہ جو بلا و رنج ہم اُٹھاتے
ہین عامہ کو بھی اُٹھانا چاہیئے تو اپنے ہمارے درمیان مین فرق دیکھین پس ای یار غار یہ حروف
و باتین جو واسطہ کی ہین جو واصل ہی اُسکے سامنے خار ہی خار ہین پس بلا و رنج ہونا چاہیئے اور اُسپر
ٹھہرنا اور قائم ہونا تو روح صافی ان حرف وصوت سے چھوٹ جاے اور سامع وحی کی ہو جاے
لیکن ایسا بھی ہی کہ بعض تو جو کرتھے اس بلا سے اور زیادہ کثر ہوے اور بعض صافی و برتر ہوے **قوله**
ہمچو آب نیل آمد این بلا + سعد را آبست و خون بر اشقیا + ہر کہ پایان بین ترا و مسعود تر + جد ترا و کارد
کا فزون بر دبر + زانکہ داند کاینجہان کاشتن + ہست بہر محشر بر داشتن + ہیچ عقدے بہر عین خود نبود
بلکہ از بہر مقام ربح و سود + ہیچ نبود منکری گر بنگری + منکریش بہر عین منکری + بل برای قہر خصم اندر
حسد + یا فزونی جستن و اظہار خود + وان فزونی ہم پے طمع دگر + بیمعانی چاشنی ندہد صور + زان ہمی
پرسی چرا این میکنی + کہ صور زیت ہست معنی روشنی + ورنہ این گفتن چرا از بہر چیست + چونکہ صورت
بہر عین صورت نیست + این چرا گفتن سوال از فائدہ ست + جز برای این چرا گفتن بدست + از چہ
رو می فائدہ جوئی امین + چونکہ باشد فائدہ این خود ہمین + پس نقوش آسمان و اہل زمین + نیست
حکمت گو بود بہر ہمین + گر حکیمے نیست این ترتیب چیست + ور حکیمی ہست چون فعلش تہیست + کس نسازد
نقش گرمابہ و خضاب + جز پی قصد صواب و ناصواب + ہر چہ بینی در جہان از آیتے + ہست بہر معنیے
و حکمتے + المعنی اوپر فرمایا ہی کہ بلا سے کثر کثر تر ہوتے ہین اور روح صافی برتر یہ ایسا حال ہی جیسے
آب نیل کہ سعید کے واسطے پانی تھا اور شقی کے حق مین خون پس جو کوئی انجام بین ہی وہی سعید تر
اور جسنے زیادہ کوشش بوئی اُسنے زیادہ پھل پایا اس سبب سے کہ وہ جانتا ہی کہ یہ جہان بونے
کی جگہ ہی تا محشر مین اُسکا حاصل حاصل ہو تو یہ خیال کرے کہ کوئی عقد اپنی ذات کے واسطے
نہین ہوتی کہ صرف عقد بیفائدہ لگا دی بلکہ اُسمین فائدہ اور سود ہوتا ہی نہ کوئی منکر ایسا ہی اگر ۴۰

غور کرکے دیکھو کہ اُسکی منکری بے مطلب نفس منکری ای ذات کے واسطے ہو ہان مگر قصہ دشمن کے لیے ہونا ہے حسد کے یا اپنی زیادتی اور دن پر ڈھونڈھنا یا اپنا کسی قسم کا اظہار آورده زیادتی بھی کسی لالچ سے ہے سو اسطے کہ صورت بے معنی کی بے لطف وبیہودہ ہی خیسال تو کر اگر کسیکو کوئی کام کرتے دیکھتا ہی تو ضرور پوچھتا ہی کہ یہ کیون کرتے ہو اس سبب سے کہ صورت ایسی ہی جیسے زمین زیبت اور معنی روغنی اُسکی ورنہ یہ لفظ چرا کہنا کس وجہ سے ہی جب یہ جانتا ہی کہ یہ صورت واسطے عین صورت کے ہی فقط نہ کسی فائدے کے واسطے پس یہ چرا کہنا اسی فائدہ سے سوال ہی اور سوا اسکے چرا کہنا لغو ہی اب یہ تو بتا ای ہمین جب صورت سے یہی فائدہ صورت کا ہی تو تو فائده کیون ڈھونڈھتا ہی اور اُس سے سوال ہی کیا آب بتا کہ نقوش آسمان کے انجم وغیرہ اور ابالیس محض نقش ہی نقش ہین کیا کوئی حکمت ان مین بجز اس نقوش کے نہین ہی اگر نہین ہی تو یہ ترتیب جیسی کہ ہر شی مین دیکھتا ہی اور نیز اُسکا فائدہ یہ کیون ہی اور جو حکمت ہی تو فعل حکیم کا خالی اور لغو نہین ہوتا حکما مین کوئی نقش ونگار ورنگ آمیزی نہین کرتا مگر اُس سے صواب یا ناصواب کوئی نہ کوئی مقصود ہو الغرض جہان مین کوئی آیت ونشانی ایسی نہین جو کسی معنی یا کسی حکمت سے خالی ہو الخلاف شرح مین خود کو نبود لکھا ہے

پوچھنا حضرت موسی کا رب العزت سے کہ لما خلقت الخلق فاہلکتہ کیون پیدا کیا تو نے مخلوق کو اور پھر ہلاک کیا اور جواب رب العزت کا

قولہ گفت موسی ای خداوند حساب + نقش کردی باز چون کردی خراب + نر وماده نقش کردی جانفزا + وانگہے ویران کنی آنرا چرا + گفت حق دانم کہ این پرسش ترا + نیست از انکار وغفلت وز ہوا + ورنہ تادیب وعتابت کردمی + بہر این پرسش ترا آزردمی + لیک میخواہی کہ در افعال ما + باز جوئی حکمت سر قضا + تا از ان واقف کنی مر عام را + پختہ گردانی بدین ہر خام را + قاصدا سائل شدی در کاشفے بر عوام ارچہ کہ تو زان واقفے + زانکہ نیم علم آمد این سوال + ہر برونی را نباشد این مجال + ہم سوال از علم خیزد ہم جواب + ہمچنانکہ خار و گل از خاک وآب + ہم ضلال از علم خیزد ہم ہدی ہمچنانکہ تلخ وشیرین از ندی + ز آشنائی خیزد این بغض وولا + وز غذاے خوش بود سقم وشفا + مستفید اعجمے شد آن کلیم + تا عجمیان را کند زان سر علیم + ما ہم از وی اعجمی سازیم خویش + پاسخش آریم چون بیگانہ پیش + یعنی حضرت موسے نے پوچھا کہ اے خداوند حساب تو نقاشی بھی کرتا ہی اور صورتین انواع اقسام کی بناتا پھر اُنکو بگاڑتا کیون ہی کیسے کیسے

نمودہ اور خوبصورت جانفزا بناتا ہی پھر اُنکو اُجاڑ کیون دیتا ہی حق تعالیٰ نے فرمایا مین جانتا ہون یہ سوال تیرا انکار و غفلت اور ہواے نفسانی سے نہین ہی ورنہ تجکو تادیب و عتاب اور اس سوال کے سبب سے آزردہ کرتا لیکن مطلب تیرا یہ ہی کہ تو ہمارے افعال مین جو حکمت سر قضا کی ہی جستجو کرکے عوام کو واقف کرے اور ہر خام کو پختہ بنائے پس قصداً تو سائل ہوا ہی کاشفی مین یعنے عوام پر ظاہر کرنے کو اگرچہ تو اس سے واقف ہی اسواسطے کہ سوال بھی نیم علم ہی ہر بیرونی کی مجال ایسے سوال کی نہین ہی سوال بھی علم ہی سے پیدا ہوتا ہی اور جواب بھی دونون ایک چیز کے نیتجے ہین جیسے خار و گل خاک و آب سے ہوتے ہین گمراہی بھی علم سے حاصل ہوتی ہی اور ہدایت بھی جیسے تلخ و شیرین تری یعنے آب سے اور جیسے محبت آشنائی سے پیدا ہوتی ہی ویسے ہی بغض بھی اور جیسے غذا نوش سے بیماری بھی ہوتی ہی اور شفا بھی آپ فرماتے ہین کہ حضرت موسیٰ اس امر سے جسکا سوال کیا تھے تو مستفید مثل اشعار صدر سے واضح اور کلیم بھی تھے لیکن کیسے ناواقف بنگئے تا ناواقفونکو اس سے آگاہ کرین تب ہم بھی آپ کو اُس سے ناواقف بنائین اور بیگانہ بن کے جواب اُس سے حاصل کرین الخلاف شرح مین وزہوا کو درہوا ازچہ کو ارچہ ہری کو بدی علیم کو غنیم لکھا ہی قولہ

خرفروشان خصم یکدیگر شدند + تا کلید قفل اندر آمدند + پس بفرمودش خدا ای ذو لباب + چون بپرسیدی بیا بشنو جواب + موسیا تخمے بکار اندر زمین + تا تو خود هم وادهی انصاف این + چونکه موسی کشت شد کشتش تمام + خوشهایش یافت خوبی و نظام + داس بگرفت و مرآنها را برید + پس ندا از غیب در گوشش رسید + که چرا کشتی کنی و پروری + چون کمالے یافت آن را میبری + گفت یارب زان کنم ویران و پست + که درینجا دانه هست و کاه هست + دانه لائق نیست در انبار کاه + کاه در انبار گندم هم تباه + نیست حکمت این دو را آمیختن + فرق واجب میکند در بیختن + گفت این دانش ز که آموختی + نور این شمع از کجا افروختی + گفت تمیزم تو دادی ای خدا + گفت پس تمیز چون نبود مرا + در خلائق روحهاے پاک هست + روحهاے تیره و گلناک هست + این صدفها نیست در یک مرتبه + در یکی درست و در دیگر شبه + واجبست اظهار این نیک و تباه + همچنان کاظهار گندمها ز کاه + بهر اظهارست این خلق جهان + تا نماند گنج حکمتها نهان + کنت کنزا گفت مخفیا شنو + جوهر خود گم مکن اظهار شو + المعنی آپ نے علم ہی کو ضلالت فرمایا ہی اور علم ہی کو ہدایت لہذا مراد ضالہ فلاسفہ وغیرہم سے ہی کہ یہ بھی اپنے نفس کو بیچتے ہین اور اپنی بڑی بزرگی اور بڑا علو جتاتے ہین جب یہ دشمن ایک دوسرے سے ہو جاتے ہین اور

اپنی حجت و دلیل سے باز رہتے ہین تو کنجی قفل اُس دروازہ کی ہوتے ہین والا انکی رسائی وہان کہان
ہی القصہ خدا تعالے نے جواب حضرت موسیٰ کے فرمایا کہ ای زود لیاب جب تو نے پوچھا ہی
تو آ جواب سن لے ای موسی کوئی بیج گندم وغیرہ زمین مین بو تو تو خود اس انصاف اسکا کرے گا
چنانچہ موسیٰ نے گندم بوئے اور کشت اُنکا تمام کو پہونچا اور اُسکے خوشون نے خوبی و تمام پایا حضرت
موسے نے ہنسیہ پکڑا اور سب کو کاٹ ڈالا بس غیب سے ندا اُنکے کان مین آئی کہ کیون تو نے کھیت
کھودا بویا اور کیون پرورش کیا اور جب وہ کمال کو پہونچا تو کاٹتا ہی کہا اے رب میرے اس
سبب سے مین اسکو ویران و پست کرتا ہون کہ اسمین دانہ گھاس ملا ہوا ہی بس دانہ اس لائق نہین ہی
کہ گھاس کے انبار مین رہے اور گھاس بھی انبار گندم مین خراب لائق اسکے نہین لاجرم ان دونونکو
ملا رکھنا حکمت نہین ہی اور جو کہ دونون کی قدر و قیمت مین فرق ہی اندازہ فرق اس
بات کو لازم کرتا ہی کہ صاف کیا جاے جیسے چھاننے سے آٹا بھوسی الگ الگ ہو جاتی ہی پوچھا
یہ دانش تو نے کس سے سیکھی اور اس شمع کا نور کہان سے روشن کیا کہا ای خدا تو ہی نے یہ تمیز مجکو
دی ہی فرمایا جب تجکو تمیز مین نے دی ہی تو مجکو تمیز کیسے نہ ہوگی اس مخلوق مین پاک روحین بھی
ہین اور تیرہ اور گلناک بھی اور یہ سیپیان ایک مرتبہ کی نہین کسی مین موتی ہی کسی مین بوت تو مجکو
بھی ظاہر کرنا اس اچھے برے کا واجب ہی جیسے تو گندم کو گھاس سے ظاہر کرتا ہی آب مقولہ مولانا کا
ہی کہ یہ مخلوق جہان کے واسطے اظہار کی ہی تو خزانے حکمت کے پوشیدہ نہ رہین حق تعالے نے کنت
کنزا مخفیا فرمایا ہی اور تو بھی اسی گنج مخفی کا ایک جوہر ہی بس اپنے جوہر کو کم مت کر اظہار ہو انجا ف
شرح مین کاہ کو گاہ لکھا ہی دو جگہ

بیان اسکا کہ روح حیوانی جزوی اور وہم و خیال مثل دوغ کے ہین اور روح کہ باقی ہی اس دوغ مین مثل روغن کے چھپی ہی

قولہ جوہر صدقت خفی شد در دروغ + ہمچو طعم روغن اندر طعم دوغ + آن دروغت این تن فانی بود +
راستت آن جان ربانی بود + سالہا این دوغ تن پیدا و فاش + روغن جان اندر و فانی و لاش +
تا فرستد حق رسولے بندہ + دوغ را در خمرہ جنبانندہ + تا بجنباند بہ ہنجار و بفن + تا بدانم من
کہ پنہان بود من + یا کلام بندہ کان جزو وست + در رود در گوش آن کو وحی جوست + اذن مومن
وحی ما را واعیست + آنچنان گوشی قرین داعیست + آنچنانکہ گوش طفل از گفت مام + پر شود ناطق
شود او در کلام + ور نباشد طفل را گوش رشد + گفت مادر نشنود گنگی شود + دائما ہر کر اصلی گنگ بود +

ناطق آنکس شد که از مادر شنود + وآنکه گوشش کر بُوَد گنگ از آفتی ست + زانکه در گوشش رسیده علتی ست + او پذیرائی دم تعلیم نیست + لاجرم مر نطق را تسلیم نیست + آنکه بے تعلیم بُد ناطق خدا است که صفات او ز علتہا جدا ست + یا چو آدم کردہ تعلیمش خدا + بے حجاب مادر و دایہ ورا + یا مسیحی کو بتعلیم ودود + در ولادت ناطق آمد در وجود + از برای دفع تہمت در ولاد + که نزادست از زنا و از فساد جنبشی بایست اندر اجتہاد + تا که دوغ آن روغن از دل باز داد + روغن اندر دوغ باشد چون عدم دوغ در ہستی بر آوردہ علم + آنکه ہستت مینماید ہست پوست + آنکه فانی مینماید اصل اوست + دوغ روغن ناگرفتست و کہن + تا نہ بگزینی بنہ خرجش مکن + ہین بگردانش بدانش دست دست + تا نماند آنچه پنہان کردہ است + زانکه این فانی دلیل باقیست + لابه مستان دلیل ساقیست + روغن اندر دوغ پنہان می شود + ہر چه میسازی تو ایش آن می شود + المعنی خمرہ خم کوچک داعی یادگیرندہ و نگہدارندہ حضرت مولانا رح روح و تن کے بیان مین فرماتے ہین که جوہر صدق کا جو تجھ مین ہی وہ تیرے دروغ مین ایسا چھپا ہوا ہی جیسے روغن کا مزہ مٹھے کے مزہ مین پس دروغ کیا ہی یہ تن فانی تیرا اور راست وہ جان ربانی جو برسون سے اس دوغ تن فانی مین که ظاہر و فاش ہو رہا ہی فانی دلاسے ہو رہی ہی تا حق تعالی کوئی رسولی بندہ که رسول مقبول سے نسبت رکھتا ہو بھیجے اور اس دوغ کو خمرہ مین بلاکے اور ایسی راہ والے فن و ہنر سے بلاسے تا مین جانون که ہمین من و سیر منی ہی یا کلام اس رسولی کا جو جزو بندہ کا ہی اسکے کان مین پہونچے جو طالب وحی کا ہی نہ منکر وحی کا تو اسواسطے که مومن کے کان یاد کر لینے والے اور خیال رکھنے والے ہماری وحی کے ایسے ہین جیسے داعی یعنے پیغمبر کے وحی کے اسکے کان ہون اور جیسے بچہ کے کان ان کی باتون پر ہوتے ہین اور انسے بھر کے گویا ہو جاتا ہی کلام کرتا ہی اور جو بچہ کے کان ارشد سے بے بہرہ ہین وہ مان کی باتین نہین سنتا لاجرم گونگا ہوتا ہی اسلیے که معمولی بات ہی که جو اصلی مادرزاد بہرا ہی ہمیشہ گونگا ہوتا ہی اور جو مان کی باتین سنتا ہی گویا ہوتا ہی پس وہی جسکے کان بہرے ہین اور اس آفت سے گونگا ہی که اسکے کان مین کوئی علت و سقم پہونچگیا ہی وہ پذیرا دم تعلیم کا نہین ہی لا بد نطق پر گردن نہاد نہین اور تعلیم ہر ایک کی پر ضرور کیونکہ اسواسطے که وہ جو بے تعلیم کے گویا ہی وہ خدا ہی که صفات اسکی جملہ علتون سے جدا ہی یعنے بے زبان کے گویا بے کانون کے شنوا بے آنکھون کے بینا یا ایسا ہو جیسے حضرت آدم جنکو خود خدا نے تعلیم کی بے حجاب مادر و دا کے حجاب سے یہ مراد که در اصل گویا کرنے والا وہی ہی مگر آڑ مادر و دایہ کی ضرور رکھی ہی یا جیسے حضرت مسیح که رب ودود کی تعلیم سے اپنی ولادت مین ناطق ہوئے جسوقت که عالم وجود مین آئے

تا تہمت کو اپنی پیدائش سے دفع کرین کہ زنا و فساد سے پیدا نہین ہوئے ہین ظاہر ہی کہ روغن دوغ سے ہلانے پھرانے سے نکلتا ہی تب جب تو اجتہاد کرے یعنے جہد و ریاضت تو ضرور ہی کہ تجھمین جنبش ای توجہ کسی کامل کی بھی ہو تا دوغ روغن کو اپنے دل سے فوراً چھوڑ دے تا روغن دوغ مین ایسا گھلا ملا معدوم ہی کہ گویا ہی نہین اور دوغ اپنی ہستی کا علم بڑا فراختہ ای ظاہر و علانیہ کر رہا ہی اسلیئے کہ یہ جو ہستی تجھکو معلوم ہوتا ہی پوست ہی اور جو فانی معلوم ہوتا ہی وہی اصل ہی اور رہبر گاہ تیرے اجتہاد سے روغن نہین نکلا تو اُس روغن ناگرفتہ کو ویسے ہی رہنے دے گو کہن ہو جائے اور جبتک روغن نہ نکال لے خرچ مت کرے خبردار دانش کے ساتھ اسکو ہر ہاتھ مین بھرا تو ظاہر کر دے جو کچھ چھپا رکھا ہی کسواسطے کہ یہی فانی دلیل اُس باقی کی ہی کہ ضرور تجھمین وہ ہی اسلیئے کہ مست جسکی خوشامد کرین بیشک جانا جائیگا کہ یہ ساقی ہی روغن جو دوغ مین چھپ جاتا ہی تو جو کچھ تو اُسکے واسطے کرتا ہی وہ بھی وہی ہو جاتا ہی اپنی طرح کر لیتا ہی اختلاف شرح مین صدقت کو صدف رہتت کو رشست رسولی کو رسول رشد کو رسد ہرگز کو ہر گز اور دم تعلیم کو دم و تعلیم لکھا ہی یہ تو میری دانست مین دم تعلیم باضافت ہی نہ بعطف

دوسری مثال اسی معنی مین

قوله هست بازیهای آن شیر علم + مخبری از بادهای مکتتم + گر نبودی جنبش آن بادها + شیر مرده کی بجستی در هوا + زان شناسی باد را که آن صباست + یا دبورست این بیان آن خطاست + این بدن مانند آن شیر علم + فکر میجنباندش او را دم بدم + بادکان از شرق آید آن صباست + وانکه از مغرب دبورست و بادیست مشرق این باد فکرت دیگرست + مغرب این باد فکرت زان سرست + مه جمادست و بود شرقش جماد + جان جان جان بود شرقش فواد + شرق خورشیدی که شد باطن فروز + قشر و عکس آن بود خورشید روز + زانکه چون مرده بود تن بی لهب + پیش او نی روز بنماید نه شب + ور نباشد آن چو این باشد تمام + بی شب و بی روز دارد انتظام + همچنانکه چشم می بیند بخواب + بی مه و خورشید ماه و آفتاب + نوم ما چون شد اخ الموت ای فلان + زین برادر آن برادر را بدان + ور بگویندت که هست آن فرع این + مشنو آن را ای مقلد بی یقین + می ببیند خواب جانت وصف حال + که به بیداری نه بینی بست سال + در پی تعبیر آن تو عمرها + میدوی سوی شهان بادها + که بگو این خواب را تعبیر چیست + فرع گفتن این چنین سر را سگیست + خواب عامه ست این خود خواب خاص + باشد اصل اجتبا و اختصاص + پیل باید تا چو خسپد اوستان + خواب بیند خطه هندوستان + خر نه بیند هیچ هندستان بخواب + خر ز هندستان نکرده است اغتراب + جان همچو پیل باید نیک زفت + تا بخواب او هند تاند رفت تفت

المعنی شیر علم تصویر شیر بر جامۂ علم تکفتم بالضم پوشیدہ فواد بضم دل ذہا بفتم زیر کی ستان ہندی چت سونا اضطراب بالکسر غربت گرفتن تفت بالفتح گرم و تیز دہ شیر جو علم کے پھر ہرہ پر بنا ہوتا ہی اُسکی بازیان ہوا اُون پوشیدہ کی مخبر ہین یعنی اُسکا اچھلنا کودنا ہوا سے ہی اگر جنبش ہوا کی نہ ہو تو یہ شیر مردہ ہوا پر کہ نہ زمین مین ہی نہ آسمان مین کیسے کود سے اور اسکی جنبش سے تو ہوا بھی پہچانتا ہی کہ ہوقت صبا چلتی ہی خواہ دبور چلتی ہی ہمکو جو فلان نے بتائی تھی وہ خطا ہی بس یہ بدن آدمی کا بھی مثل شیر علم کے ہی کہ اسکو دمبدم فکر ہلاتی رہتی ہی جو ہوا کہ مشرق سے آتی ہی صبا ہی مفرح و منبسط اور جو مغرب سے آتی ہی دبور ہی کہ بلاد وبا کے ساتھ ہی لیکن مشرق باد فکر کا اور ہی اور مغرب اس باد فکر کا اُس سمت سے یعنی اس طرف سے نہ یہ مشرق و مغرب ماہ خود بھی جماد ہی اور اسکا مشرق بھی جماد جو آسمان ہی مگر دہ جان جو جان جان ہی اُسکا مشرق نور ادراک ہی دل اور وہ خورشید جسکا مشرق باطن فروز ہی یہ خورشید و روز باوصف اس نور و روشنی کے اُسکے ایک عکس اور عکس ہین کہ جس سے یہ روشن ہین اس سبب سے کہ مخلوق مردہ تن ہی اس مین حرارت اُسکی نہین اور مردہ کو دن معلوم ہوتا ہی نہ رات بس یہ چاند و سورج جو اُس آفتاب کے قشر و عکس ہین انتظام دنیا کے واسطے مقرر کیے گئے تا مخلوق کو رات دن سوجھے جنپر جملہ کام اُنکے موقوف ہین اور اگر وہ یعنے ماہ و آفتاب نہ ہون اور یہ خورشید باطن افروز کامل و تمام موجود ہی دہان بے رات دن کے پورا پورا انتظام ہی ان ماہ و آفتاب کی کچھ حاجت دہان نہین جیسے آنکھین خواب مین بے ماہ و آفتاب کے سب کچھ دیکھتی ہین جب ہماری نوم کو اخ الموت فرمایا ہی تو ای فلان جو حال اس بھائی کا ہی وہی اس بھائی کا ہی یعنے جیسا کہ خواب مین عالم مثال کو دیکھتا ہی اور اُسکی رنج و راحت پاتا ہی ایسے ہی بعد موت کے اسکو دیکھیگا اور اسمین معذب و مسرور ہوگا اور اگر تجھ سے کہین کہ وہ جو خواب مین نظر آتا ہی وہ فرع اسی جہان کی ہی اسی کے خیالات جو بیداری مین ہوتے ہین وہی خواب مین نظر آتے ہین تو اُسکو ای مقلد بے یقین ہرگز مت سُنے یہ عقیدہ فرقۂ ضالہ فلاسفہ کا ہی تیری جان خواب مین ایسے وصف حال کے دیکھتی ہی کہ بیداری مین تو بیس برس بھی نہ دیکھے کہ جسکی تعبیر کے پیچھے تو عمر دن اُن شاہون کے پاس جو ذکی ہین دوڑتا رہتا ہی کہ بتا اُس خواب کی تعبیر کیا ہی ایسے بھید کو فرع کہنا یعنے خیال مجکو بہت بڑا شک ہی یہ حال تو عام کے خواب کا ہی نہ خاصون کے کہ جسکی اصل برگزیدگی و خصوصیت ہی خواب دیکھنے والا بیل مست ہو کہ جب چت پڑ کے سو لے تو خواب مین خطۂ ہندوستان کا دیکھے جہان سے اُسکی اصل ہی گدھا جسنے کبھی ہندوستان سے غربت نہین کی وہ ہندوستان کو نہین دیکھیگا بس جان کو بیل کیطرح خوب قوی و سطبر ہونا چاہیئے تو خواب مین ۲۰

ہندتک خوب گرم و تیز چلی جائے یعنے جہان سے آئی ہی مطلب یہ کہ خاصون کی یہ خواب ہی کہ بیداری
مین بھی اپنی اصل کیطرف رجوع اور خواب مین بھی اُدھر ہی رجوع بخلاف غیر دنیا کے الخلاف شرح
مین می یہ بیند کو ایسا لکھا ہی کہ مثبت منفی دونون پڑھ سکین جانت کو جانب شہان کو شہان **قولہ** ذکر
ہندستان کند پیل از طلب + پس مصور گردد آن ذکرش بشب + اذکر اللہ کار ہر اوباش نیست +
ارجعی بر پاے ہر قلاش نیست + لیک تو آیس مشو ہم پیل باش + ور نہ پیلے در پی تبدیل باش +
کیمیاسازان گردون را ببین + بشنو از میناگران ہر دم طنین + نقش بندانند در جو فلک + کار سازانند
بہر لی و لک + گر نہ بینی خلق مشکین جیب را + بنگر ای مشکور آن آسیب را + ہر دم آسیبیست بر
ادراک تو + نبت نونو رستہ بین از خاک تو + زین براہیم ادہم دید خواب + بسط ہندستان و ذکر
این حجاب + لاجرم زنجیرہا را بر درید + مملکت برہم زد و شد ناپدید + این نشان دید ہندستان بود
کہ جہد از خواب و دیوانہ شود + می فشاند خاک بر تدبیرہا + میدراند حلقۂ زنجیرہا + ترک گیرد ملک دنیا
سربسر + جملگی برہم زند آید بدر + آنچنانکہ گفت پیغمبر ز نور + کہ نشانش آن بود اندر صدور + کہ تجافی
دارد از دار الغرور + ہم انابت دارد از دار السرور + بہر شرح این حدیث مصطفےٰ + داستانی بشنو
اے یار صفا + **المعنی** قلاش مرد بے نام و ننگ مفلس جو بفتح و تشدید واو فرق وجوف کہ درمیان
زمین و آسمان کے ہی انابت رجوع کرنا طرف خدا کے دعا و توبہ طنین بروزن قرین آواز مگس و پشہ
و زنبور و گوش و طاس و طنبور را و پر جو فرمایا ہی کہ جان مثل پیل کے نفت و قوی ہو تو خواب مین ہندستان
کو جو اصل وطن اسکا ہی گرم و تیز پہونچے اُسکے موافق فرماتے ہین کہ ایسے پیل بھی ہین کہ وہ ذکر ہندستان
کا اپنے مطلب و خواہش دنیا سے کرتے ہین اُنکو وہی ذکر صورت پکڑکے رات کو خواب مین معلوم
ہوتا ہی نہ اصل وطن اور مبدا آپس واسطے کہ اللہ تعالے نے جو فرمایا ہی اذکروا اللہ ذکرا کثیرا ذکر کرو
اللہ کا ذکر کثیر یہ کام ہر اوباش واہی کا نہین ہی اور ارجعی الی ربک یعنی رجوع ہو اپنے
پروردگار کی طرف یہ ہر مفلس بے ننگ و نام کے پانون کے نہین ہین کہ اُنکے پانون ان
پرون سے اُڑین یہ خواص کا کام ہی لیکن یہ جو ہمنے کہا تو اس سے ناامید مت ہو پیل ہی
بنا رہ اور اگر پیل بھی نہین ہی تو اپنے تبدیل کے پیچھے پڑ جیسے ممکن ہو اُسکو تبدیل کرا اور تبدیل کے
لیے آسمانی کیمیاگرون کو جو کارگزاران فلک ہین اُنکو دیکھ اور اُن میناگرون کی جنھون نے یہ فلک
مینا رنگ بنایا ہی اُنکی طنین سُن کہ اُنکے ذکر کی آواز مثل آواز طنین کے چلی آتی ہی منقول ہی
کہ حضرت موسےٰ جب وادی ایمن مین دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے نور الٰہی ایک درخت پر جلوہ فرما تھا

اور آواز تسبیح و تہلیل فرشتون کی مثل آواز طنین کے چلی آتی تھی وہ کیمیا گر ہین البتہ تیری ماہیت بتدیل کر دینگے اور اس جوف مین جو زمین سے آسمان تک ہی بہت سے نقشبند ہین اور بہت سے کارساز تیرے اور میرے دونون کے لیے پس اگر تو اس خلق پاکیزہ مشکین جیب کو نہین دیکھ سکتا ہی تو ای شب کور اس آسیب کو تو دیکھ جسکو دیکھ سکتا ہی اور وہ یہ ہی کہ ہر دم ایک آسیب تیرے ادراک پر ہی اور تیری خاک سے جو جسم ہی نئی نئی روئیدگی جم رہی کہ وہ خیالات فاسدہ ہین پھر ادراک کیسے اُن کیمیا گرون کو پائے یہی سبب تھا کہ جب ابراہیم ادہم نے خواب دیکھی اور بسط ہندستان اور ذکر حجاب کا سنا لاجرم زنجیرین قید دنیا کی تڑائین اور سلطنت کو چھوڑ کے کنارہ کش اور ناپدید ہو گئے مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم ادہم نے خواب مین ایک شخص کو اپنی چھت پر کچھ ڈھونڈتے دیکھا پوچھا کیا ڈھونڈھتا ہی کہا اونٹ ڈھونڈھتا ہون کہا کیسا بیوقوف ہی چھت پر اونٹ کہان سے آیا اُسنے کہا تو بیوقوف نہین ہی کہ سلطنت مین خدا کو ڈھونڈھتا ہی یہ مراد ہی بسط ہندستان ذکر حجاب سے یعنے یہ سلطنت قلیل و ضیق ہی اور ہندستان جو اصل مبدا ہی سراسر بسط و بسیط جسکی یہ سلطنت ہی حجاب ہی لہذا سلطنت کو ترک کیا پس فرماتے ہین کہ یہ نشان دید ہندستان کے ہین کہ خواب سے چونکے اور دیوانہ ہو جائے نہ کہ جیسے سوئے ویسے ہی اٹھ بیٹھے اور پہلی مین اور ہندستان خواب مین دیکھا جیسا کہ اوپر کے شعر مین گذرا ابراہیم ادہم نے تو سب تدبیرون پر خاک ڈالی اور ساری حلقے زنجیرون کے پھاڑے اور صاف نکلگئے سر بسر ملک دنیا کو ترک کیا اور سب کو خراب خستہ کر کے الگ ہو گئے جیسا کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جنکے صدور ای سینون مین وہ نور صدور کرتا ہی تو نشان اُسکے یہ ہوتے ہین کہ اس دار الغرور دنیا سے الگ ہو جاتا ہی اور دار السرور عقبی کیطرف رجوع اور استدعا کرتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین ہی اذا دخل النور فی القلب انشرح سئل عن علامتہ فقال التجافی عن دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل النزول جسوقت کہ پہونچتا ہی نور قلب مین منشرح ہو جاتا ہی قلب پوچھا گیا علامت اس نور کی کیا ہی فرمایا بچنا کیسو ہونا دار الغرور دنیا سے اور رجوع ہونا طرف دار الخلود آخرت کے اور استدعا موت کی قبل نزول موت سے آب فرماتے ہین کہ واسطے

شرح اس حدیث مصطفٰے کے ای یار باصفا ایک داستان مجھ سے سُن

حکایت ایک شاہزادہ کی کہ پادشاہ حقیقی نے اسکو صورت دکھائی اور یوم یفر المرأ من اخیہ نقد اُسکے وقت کا ہوا قیامت وہ دن ہی کہ بھاگیگا آدمی اپنے بھائی سے

قولہ پادشاہی داشت یک برنا پسر + باطن و ظاہر مزین از ہنر + خواب دید او کان پسر ناگہ بمرد +

صافی عالم بر آن شه گشت درد + خشک شد از تاب آتش مشک او + که نماند از تف آتش اشک او + آنچنان
پر شد ز دود درد شاه + که نی یابید وردی راه آه + خواست مردن قالبش بیکار شد + عمر مانده بود
شه بیدار شد + شادیی آمد ز بیداریش پیش + کو ندیده بود اندر عمر خویش + که ز شادی خواست
هم فانی شدن + پس مطوق آمد این جان یا بدن + از دم غم می بمیرد این چراغ + وز دم شادی
بمیرد اینت لاغ + در میان این دو مرگ او زنده است + این مطوق شکل جای خنده است + شاه
با خود گفت شادی را سبب + آنچنان غم بود از تسبیب رب + این عجب یک چیز از یکرو مرگ + وز یک
رو زندگی درخت و برگ + آن یکی نسبت بد آنحالت هلاک + باز هم از سوی دیگر امتساک + شادی تن
سوی دنیاوی کمال + سوی روز عاقبت نقص و زوال + خنده را در خواب هم تعبیر دان + گریه گوید
با دریغ و آندهان + گریه را در خواب شادی و فرح + هست در تعبیر ای صاحب مرح + المعنی مطوق در طوق
کرده شده + تسبیب سبب سازی امتساک نگاهداشتن مرح سخت شاد ہونا ایک بادشاہ کا جوان
بیٹا تھا کہ باطن و ظاہر اسکا ہنر سے آراستہ تھا بادشاہ نے خواب مین دیکھا کہ ناگاہ وہ مرگیا
اس دیکھنے سے ساری صافی عالم کی اسپر گادود درد ہوگئی تاب آتش غم سے ایسے مشک اسکی
یعنی درون اسکا خشک ہوا کہ گرمی آتش سے اشک بھی نہین رہے کیا سچا مبالغہ ہی کہ خواب
مین کوئی کتنا ہی روئے مگر آنسو اسکے نہین نکلتے اور ایسا دود درد سے بادشاہ بھر گیا کہ آہ کے
نکلنے کو راہ نہین ملتی تھی یہ بھی ایک امر واقعی ہی اسنے غم کے مارے مرجانا چاہا قالب اسکا بیکار
ہوا یہ بھی سچی بات ہی کہ خواب مین قالب بیکار ہوتا ہی لیکن عمر اسکی باقی تھی جلدی جاگ گیا
جب جاگا تو خوشی ایسی سامنے آئی جو عمر بھر نہ دیکھی تھی تس شکل غم کے اس خوشی سے بھی فانی
ہونا چاہا یعنی قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے لیکن جان بدن سے طوق کیے ہوئے اور مقید ہی
کیسے مرتا آپ تعجب فرماتے ہین کہ یہ عجب کھیل قدرت کا ہی کہ جیسے غم کی پھونک سے یہ چراغ
عمر کا بجھتا ہی شادی کی پھونک سے بھی بجھتا ہی سبس اندوہ مرگ مین وہ زندہ ہی اور آپ کو
زندہ جانتا ہی لاجرم یہ شکل مطوق جو انسان ہی قابل خندہ ہی کہ یہ کیسا زندہ جو دو مرگ اسکے ساتھ لگی
ہین بادشاہ نے دل مین کہا کہ اس شادی مفرط کا سبب وہی غم با افراط تھا کہ سبب ساری رب سے
ظاہر ہوا مگر عجب یہ کہ ایک صورت سے تو ایک چیز مرگ ہو اور ایک صورت سے زندگی و درخت
و سامان ہو وہی ایک چیز ہی کہ ایک نسبت سے اپنی تو ہلاک ہو ایک حالت مین اور پھر دوسری
دوسری طرف سے امتساک ہو یعنی نگاہدارندہ کیسی شادی تن کی دنیا کیطرف تمام دکمال ہوتی ہی

اور روز عاقبت کی طرف بزوال ونقصان ٹہرے حیف کی بات ہی جو کوئی خواب مین آپکو ہنستا دیکھتا ہی
اُس خندہ کی تعبیر تعبیر جاننے والا گریہ کہتا ہی کہ تو بادرد ورنج واندوہ رویگا اور جو کوئی روتا دیکھتا ہی اُسکو
بتاتا ہی کہ ای صاحب فرح یعنے نہایت شادی کے اسکی تعبیر شادی وفرح ہی الخلاف شرح مین پادشاہی
کی پائداری ہی **قوله** شاد اندیشید کاین غم خود گذشت + لیک جان از جنس این بدظن بگشت +
گر رسد خارے چنین اندر قدم + گر رود گل یادگاری بایدم + چشم زخمی این مبادا که شود + یادگار
بایدم گر او رود + چون فنا را شد سبب بے منتہا + پس کدامی راه را بندیم ما + صد دریچہ ودر سوی مرگ
لدیغ + میکند اندر گشادن ژیغ ژیغ + ژیغ ژیغ تلخ اندر ہاے مرگ + نشنود گوش حریص از
حرص برگ + از سوتن دردہا بانگ درست + وز سوے خصمان جفا بانگ درست + جان من
برخوان دمے فہرست طب + نار علتہا نظر کن ملتہب + در کتاب طب چو بینی الفتا + بر تمار ریگ بینی
رنجہا + زانہمہ غرہا دریچہا نہ رہست + بر دو گامی پر کژ دمہا بہست + باد تند است وچراغ ابتری
زو بگیرانم چراغ دیگری + تا بود کز ہر دو یک وا بی شود + گر بباد آن چراغ از جا رود + ہمچو عارف
کز تن نازک چراغ + شمع دل افروخت از بہر فراغ + تا که روزی کین بمیرد نا گہان + پیش چشم
خود نہد او شمع جان + او نکرد این فہم پس داد از غرر + شمع فانی را بفانی دگر + چارہ اندیشید
لیکن چارہ نے + گفت با خود نیست بیرون رفتنی المعنی لدیغ ماز گزیدہ ژیغ ژیغ آواز در گشادن غژ
جو ترڑون کے بل چلنا بچہ کا غرر فتیجتین خطر آب بادشاہ نے یہ سوچا کہ خیر یہ غم تو گذر گیا لیکن جان میری اس
قسم خواب سے بدظن ہو گئی کہ خدا نخواستہ یا شد یہ خار میرے پانون مین چبھے اور گل جاتا رہے
تو کوئی نشان اُسکا ضرور مجھکو چاہیئے اور خدا نکرے اگر کوئی چشم زخم اس خواب سے ہوئے اور وہ نہ رہے
تو اُسکی نشان رہے ہرگاہ فنا کے دروازے لا انتہا ہین پھر مین کون کون سے دروازے کو بند کرونگا
اور کون سی راہ رد کونگا مرگ گزندہ کے سیکڑون دریچے اور سیکڑون دروازے ہین اور وہ کھولنے
کے وقت ژیغ ژیغ کرتے ہین انکی ژیغ ژیغ تلخ کون سنتا ہی کان تو حریص حرص برگ وسامان
دنیا کے ہو رہے ہین پھر کیسے سنین یہ جو تن مین درد پیدا ہوتے ہین یہ تن کی طرف سے بانگ اسی
دروازہ کی ہی اور دشمنون کیطرف سے جو جفا ہی یہ بھی بانگ اُسی در کی اے میری جان دم بھر
فہرست طب کی پڑھ اور دیکھ تو کیسی نار علتون کی بھڑک رہی ہی پھر کہتے ہین ذرا کتاب طب کی بغور
ملاحظہ تو کر کتنے رنج وعلت بے شمار مثل ریگ صحرا کے دیکھے گا اس خانہ پر آفت دنیا مین کژ دمون
کی طرح بالکل سرک سرک کے بڑی احتیاط سے چلنے کی راہ ہی اسلیے کہ دو دو قدم پر بچھوؤن سے

کنوین بھرے ہین جو مراد رنج وعلتون سے ہی ہوا تیز چلتی ہی اور چراغ میرا جسکا حال دیکھ چکا ہون ابتر مبادا بجھ جاوے لہذا دوسرا چراغ اُس سے روشن کرلون تو شاید دونون سے ایک وافی ہو اگر وہ چراغ کسی ہوا سے اپنی جگہ قائم نہ رہے تو یہ دوسرا قائم مقام اُسکے ہو جیسے عارف اپنے تن سے کہ یہ ایک نازک چراغ ہی شمع دل کی روشن کر لیتے ہین تا بخنت رہین اس بات سے کہ اگر کسی دن یہ چراغ تن کا بجھ جاوے تو اپنی آنکھون کے سامنے شمع جان کی رکھے اُسنے یہ بات نہین سمجھی جیسا فعل وعمل عارفون کا ہی مگر خطرے کے مارے ایک فانی کو دوسرے فانی کے حوالہ کیا فرماتے ہین یہ تدبیر تو اُسنے سوچی لیکن بحقیقت تدبیر نہ تھی اُسنے اپنے دل مین کہا مجکو اس سے نکلے جانا نہین چاہئے

خواستگار ہونا عورت کا واسطے مناکحت فرزند کے تا نسل باقی رہی

قولہ پس عروسی خواست باید بہر او + تا بگردد زین تزویج نسل جو + گر رود سوے فنا این باز باز + فرخ او گردد بعد باز باز + صورت این باز گر زینجا رود + معنی او در ولد باقی بود + بہر این فرمود آن شاہ نبیہ مصطفیٰ کہ الولد سر ابیہ + بہر این معنی ہمہ خلق از شغفت + می بیاموزد طفلان را حرف + تا بماند آن معانی در جہان + چون شود آن قالب ایشان نہان + حق بحکمت حرص شان داد ست وجد + بہر رشد ہر صغیر مستعد + من ہم از بہر دوام نسل خویش + جفت خواہم پور خود را خوب کیش + دختری خواہم ز نسل صالحی + نی ز نسل پادشاہی طالحی + شاہ خود آن صالح ست آزاد اوست + نی اسیر حرص فرجست و گلوست + مر اسیر آن را لقب کردند شاہ + عکس چون کافور نام آن سیاہ + شد مفازہ بادیہ خونخوارہ نام + نیک بخت آن پیس را گویند عام + بر اسیر شہوت و حرص دامل + بر نوشتہ میر یا صدر اجل + آن اسیران اجل را عام داد + نام امیران اجل اندر بلاد + صدر خوانندش کہ در صف نعال + جان شان بستہ است یعنی جاہ و مال + المعنی فرخ بالفتح بچہ ہر مرغ و جوزہ مرغ خانگی شغفت بالفتحتین نام پردہ دل حرف جمع حرفہ طالح ضد صالح مفازہ بفتح رہائی پانا اور وہ بیابان جو سہل گذار ہو تبیس بیاے مجہول برص اجل موت و بزرگتر بادشاہ نے برعایت باقی رہنے نسل کے یہی تجویز کی کہ کوئی عروس اسکے واسطے ڈھونڈھنا چاہئے تا باہم جفت ہونے سے طالب نسل کے ہون آسلیے کہ اگر یہ باز جو عالم فنا سے آیا ہی پھر اسی عالم کو لوٹ جاوے کہ لوٹ کے جانا ہی ہی تو بچہ اسکا بعد باز کے باز ہو جائے اور اگر صورت باز کی یہان سے چلی جاوے تو معنی اُسکے ولد مین باقی رہین اسی سبب سے اُس شاہ خبر دینے والے یعنے حضرت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے الولد سر لابیہ فرمایا ہی بیٹا بھید ہی باپ کا کہ باپ کی صورت وسیرت اکثر اُس مین ہوتی ہی اور اسی لحاظ سے تمام مخلوق تہ دل سے اپنے لڑکون کو

ہنر و فن سکھاتی ہی تا بعد اُنکے وہ معانی اُنکے جہان مین باقی رہے جسوقت مین کہ قالب اُنکا چھپ جاوے
اور حق تعالیٰ نے بھی اپنی حکمت بالغہ سے حرص و کوشش تحصیل کی ہر صغیر کو جو استعداد یافتہ ہی
دی ہی تا رشد و ہدایت پاوے جس مین بھی واسطے دوام اپنی نسل کے اپنے لڑکے کے واسطے کوئی
جفت خوب کیشن ڈھونڈھا کہ کسی صالح کی نسل سے ہو نہ کسی پادشاہ طالح کی نسل سے کس واسطے
کہ پادشاہ وہی ہی جو صالح ہی اور دنیا سے آزاد نہ وہ جو گرفتار فرج و گلو کا ہی یعنی شہوت پرست ہی جو
کہ ایسا معاملہ ہی کہ اسیرون کا لقب لوگون نے شاہ رکھا ہی جیسے حبشی کو کافور کہین جو بادیہ خونخوار
صعب گذار ہو اسکا مفازہ نام لینے بیابان سہل گذار اور بسبروص کو نیکبخت یہ عام کی خاصیت ہی
جو اسیر شہوت ہیں داخل کو کہتے امیر یا صدر اجل ای بزرگتر اور حال آنکہ یہ اسیر اجل و موت کے ہین
اور اناہ شہرون مین اسیرانِ آبِ و گِل کے ساتھ مشہور کیا ہی اُن لوگون کو صدر رکھتے ہین جو صف
نعال مین تو بیٹھے ہین لینے کمترین جگہ مین جو یعنی دنیا کی ہی اور جان اُنکی بستہ بند بلاے
دنیا کہ وہ جاہ و مال ہے

اختیار کرنا پادشاہ کا دختر زاہد کی اپنے لڑکے واسطے و اعتراض اہلبیت و ننگ از پیوند درویشان

قولہ شاہ چون با زاہدی خویشی گزید + این خبر در گوش خاتونان رسید + مادر شہزادہ گفت از
نقص عقل + شرط کفویت بود در عقل و نقل + تو ز شیخ و بخل خواہی وز دہا + تا نہ بندی پور ما را بر گدا +
گفت صالح را گدا گفتن خطا ست + کو غنی القلب از دادِ خدا ست + در قناعت میگریزد از تقی + نز لیمی
و کسل ہمچون گدا + قلتی کان از قناعت وز نقا ست + آن ز فقر و قلت دونان جدا ست + حبہ
آن کو بیابد سر نہد + وین ز گنج زر بہمت بر جہد + شہ کہ او از حرص قصد ہر حرام + میکند
او را گدا گوید ہمام + گفت کو شہر و قلاع او را جہیز + یا نثار گوہر و دینار نیز + گفت رو ہر کو غم دین
برگزید + باقی غمہا خدا از وے برید + غالب آمد شاہ و داد ش دخترے + از نژاد صالحی خوش
جوہرے + در ملاحت خود نظیرے خود نداشت + چہرہ اش تابان تر از خورشید چاشت + حسن دختر
زین خصالش آنچنان + کز نکوئی می نگنجد در بیان + صید دین کن تا رسد اندر تبع + حسن و مال و
جاہ و بخت منتفع + آخرت قطار اشتر دان عمو + در تبع دنیاش ہمچون پشک و مو + پشم بگزینی
شتر نبود ترا + ور بود اشتر چہ قیمت پشم را + چون برآمد این نکاح آن شاہ را + با نژاد
صالحان بے مرا + المعنی جب بادشاہ نے ایک صالح سے خویشی و قرابت اختیار کی

ہے

اور یہ خبر خاتون مجلسرا کے کان مین پہونچی مادر شہزادہ نے بمقتضاے نقص عقل کہ آخر عورتین ناقص العقل ہوتی ہین کہا کہ عقلاً اور نقلاً دونون طرح کفو ہونا شرط ہی بس تو کسی شریف نجیب وعقیل سے خواستگار ہو تو میری لڑکی کو فقیر سے وابستہ نہ کرے پادشاہ نے کہا صالح کو گدا کہنا خطا ہی کہ وہ داد الٰہی سے دل کا غنی ہی گو بظاہر گدا ہی وہ قناعت مین بمقتضاے پرہیزگاری خود بھاگتا ہی نہ لئیمی و کاہلی سے مثل گدا کے یہ بھی جانتی ہی جو قلت کہ قناعت و پرہیزگاری سے ہی وہ فقر و قلت گدایان دون سے جدا ہی یہ دون اگر ایک جبہ پالیتا ہی سر پر رکھتا ہی اور وہ گنج زر سے بمقتضاے ہمت کود بھاگتا ہی جو پادشاہ کہ وہ حرص کے مارے قصد ہر حرام کا کرتا ہی اسیکو بزرگ اور امام لوگ گدا کہتے ہین شہزادے نے کہا اسکے پاس شہر اور قلعے کہان جو جہیز مین دے یا گوہر و دینار نثار کے واسطے کہا جا جسنے غم دین کا اختیار کیا اس سے سارے غم خدا نے قطع کردیے کوئی باقی نہین رہتا الحاصل بادشاہ تقریر مین مادر شہزادہ پر غالب آیا اور شہزادے کو لڑکی نسل ایک صالح سے دی جو خوش اصل تھا کہ ملاحت مین جسکا نظیر و ہمتا نہ تھا صورت اسکی ایسی روشن تر جیسے چاشت مین آفتاب تب حسن تو اسکا ایسا تھا اور خصلتین اسکی ایسی کہ خوبی سے بیان مین نہین آتین آپ فرماتے ہین کہ تو بھی تسکار دین کا کرکہ اسکی پیروی مین حسن و مال و جاہ اور بخت نفع بخش پیچھے پیچھے سب خود لگے چلے آئینگے عاقبت مثل قطار اونٹون کے ہی اور دنیا اونکے پیچھے ایسی جیسے پشک و پشم تب تو پشک و پشم کو جبھی اختیار کریگا کہ اونٹ تیرے پاس نہین ہوگا اور جب اونٹ ہوگا تو پشک و پشم کی تیرے سامنے کیا قدر و قیمت ہوگی الغرض جب یہ نکاح اس بادشاہ کو صالحون کی نسل مین حاصل ہوگیا کہ یہ لوگ بیچون و چرا ہوتے ہین نہ حجت ستیز والی جزا اس شرط کی آیندہ الخلاف شرح مین رسید کو رسد شیخ کو شیخ نہ بندی کو

بہ بندی در قناعت کو دز گز نکوئی کو گر نکوئی آخرت کو آخرش چراکو مرا

جادو کرنا کمپیرک کا اور فریفتہ ہونا اسپر شاہزادہ کا

قوله از قضا کمپیرک جادو کہ بود + عاشق شہزادۂ با حسن و جود + جادوی کردش عجوز کا دلی + کہ بر دزان رشک سحر بابلی + شہ بچہ شد عاشق کمپیر زشت + تا عروس و آن عروسی رابھشت + یک سیہ دیو کاؤلی زنی + گشت بر شہزادہ ناگہ رہزنی + زان سیہ روی بجیفتی نابکار + گشت آن شہزادہ مدہوش و نزار + این نود سالہ عجوز گندہ پیر + نہ خرد بہشت آن ملک رانی ضمیر + تا لبالی بود شہزادہ اسیر + بوسہ جایش نعل کفش گندہ پیر + صحبت کمپیر او را اسیر بود +

تا زکاہش نیمجانی ماندہ بود + دیگران از ضعف وی باد ردسر + او ز سکر سحر از خود بیخبر + این جہان بر شاہ چون زندان شدہ + وین پسر بر گریہ شان خندان شدہ + شاہ بس بیچارہ شد در برد و مات + روز و شب میکرد قربان و زکات + زانکہ ہر چارہ کہ میکرد آن پدر + عشق کمپیرک ہمیشد مشیتر + پس یقین گشتش کہ مطلق زان سریست + چارہ او را بعد ازین لابہ گریست + سجدہ میکرد او کہ ہم فرمان ترست + غیر حق بر ملک حق فرمان کراست + لیک این مسکین ہمی سوزد چو عود + دست گیرش ای رحیم و اے ودود + المعنی کا دلی زن قحبہ گندہ پیر بغایت پیر آدپرجو لکھا گیا جزا اسکی آیندہ وو جزا یہ ہو کہ اتفاقاً ایک بڑھیا جادوگر تھی کہ وہ شاہزادہ کے حسن ظاہر پر عاشق تھی اسی اثنا مین ایک کادلی بڑھیا قحبہ نے اسپر ایسا جادو کیا جسپر سحر بابل رشک کرتا تھا چنانچہ شہزادہ اُس بڑھیا بدصورت پر عاشق ہوگیا یہانتک کہ اُسنے عروس و عروسی سب کو چھوڑا عجب حال تھا کہ ایک سیہ رو عورت فاحشہ یہ شاہزادہ کی رہزن ہوگئی اور وہ شاہزادہ اس سیہ رو خبیث نابکار پہ مدہوش و نزار تھا اس نوے برس کی بڑھیا نے کہ نہایت بوڑھی تھی نہ اسکی عقل چھوڑی نہ اسکا دل چھوڑا دونون چھین لیے سال بھر یہ شہزادہ اسمین اسیر و مبتلا رہا ایسا کہ اسکے بوسہ کی جگہ نعل کفش اس گندہ پیر کا تھا کہ اُسکی جوتیان چوما کرتا تھا صحبت اس کمپیر کی اُسکو کھوئے دیتی تھی یہانتک کہ گھٹتے گھٹتے نیمجان رہ گیا اور آدھ مرا ہو گیا اور دن کا تو یہ حال کہ اُسکے ضعف سے انکو دردسر تھا اور وہ جادو کے نشہ مین ایسا چور کہ مطلق اپنی خبر نہین یہ حال دیکھ کر جہان بادشاہ پر زندان ہوگیا اور لڑکا اُسکی گریہ پر ہنستا تھا شاہ اس بازی و بردمات مین بیچارہ تھا قربانیان کرتا تھا اور خیرات و صدقات دیتا تھا رات دن اسی مین مصروف تھا غرض باپ جو تدبیر کرتا تھا بیٹے کو عشق بڑھیا کا بڑھتا تھا آخر بادشاہ کو یقین ہوا کہ یہ معاملہ اُس طرف سے ہے ای منجانب اللہ اب اسکی علاج دعا و زاری ہی لاجرم سجدے کرتا تھا کہ اصل حکم تیرے ہی واسطے ہی بجز تیرے سوا تیرے ملک پر کون حاکم ہی لیکن یہ مسکین کہ خواہ اپنی ذات سے اشارہ ہو خواہ بیٹے سے عود کیطرح جل رہا ہی تو ای رحیم و ودود دستگیری کر

مستجاب ہونا دعا بادشاہ کی اور خلاصی پسر کی جادو سے

قولہ تا زیا رب یا رب واقغان شاہ + ساحری استاد پیش آمد زراہ + کو شنیدہ بود از دور این خبر + کہ اسیر پیرزن گشت آن پسر + کان عجوزہ بود اندر جادوے + بے نظیر و ایمن از مثل و دوئی + دست بر بالاے دست است ایفتے + در فن و در زور تا دست خدا + منتہاے دستہا دست

خدا است + بحر بیشک منتہای جویہاست + ہم از وگیرند مایہ ابرہا + ہم بدو باشد نہایت سیلہا +
گفت شاہش کین پسر از دست رفت + گفت اینک آمدم درمان زفت + نیست ہمتا زال را زین
ساحران + جز من داہی رسیدہ زانگران + چون کف موسیٰ بامر کردگار + نک برآرم
من ز سحر او دمار + کہ مرا این علم آمد زان طرف + نے ز شاگردی سحر مستخف + آمدم تا بر کشایم
سحر او + تا نماند شاہزادہ زرد رو + سوی گورستان برو وقت سحور + پہلوے دیوار ہست اسپید
گور + سوے قبلہ باز کاو آنگور را + تا بہ بینی قدرت وصنع خدا + بس دراز ست این حکایت تو
ملول + زبدہ را گویم رہا کردم فضول + سوی گورستان برفت آن شاہ زود + گور را آن شاہ
آندم بر کشود + جادوئیہا دید پنہان اندرو + صدگرہ بر بستہ بر یکتار مو + آنگرہہا ئے کہ آنرا بر کشاد +
بس ز محنت پور شہ را راہ داد + المعنی یارب آہ کے معنی مین بھی ہے داہی دانا سحر ساحر و
ساحری دونون معنی مین ہی جیسے جادو جادوگری کے معنی مین زبدہ بالضم ہندی مکھن فرماتے ہین
کہ بادشاہ نے جناب آلٰہی مین ایسی یارب یارب کی اور آہ وزاری مچائی کہ جسکے اثر سے ایک
ساحر ہشاد کہین سے یہان آیا اور اُسنے قبل یہان آنے سے سنا تھا کہ ایک پیرزن کا ایک
شہزادہ اسیر ہوگیا ہی تھوا سطے کہ وہ بڑھیا جادوگری مین بے نظیر ہی اور خود اپنے مثل و سری
سے نخنپت کہ سمجھا دوسرا کہان ہی اب مقولے مولانا کے ہین کہ اسیلئے یہ ہرگز مت جان کہ ہر
فن وزور مین میرا ہی ہاتھ ہی جو کچھ ہے نہین ہر ہاتھ پہ ایک ہاتھ بالا ہی خداتعالے کے ہاتھ تک
اسیلئے کہ انتہا ہر ہاتھ کی خداتعالے کے ہاتھ تک ہی جیسے انتہا جملہ نہرون کی بحر تک کہ ابر بھی
اسی بحر سے مایہ اُٹھاتا ہی اور سارے اہلون کی نہایت بھی بحر ہی القصہ بادشاہ نے اس ساحر
سے کہا کہ میرا بیٹا تو میرے ہاتھ سے گیا اُسنے کہا غم مت کر اب مین خوب موٹا قوی علاج پا گیا
ہون یہ تو ضرور ہی کہ بالفعل جو جادوگر ہین اُن مین کوئی ہمتا اس زال کا نہین ہی سوا میرے کہ مین
زیرک ہون اور اُس کنارہ سے آیا ہوا ای جانب خدا سے پس بحکم کردگار جہان کف موسیٰ کیطرح
اسکے سحر کو ابھی خوار وخراب کرے دیتا ہون اسواسطے کہ میرا علم داد آلٰہی ہی نہ کسی ساحر خوار و
خفیف کی شاگردی سے تمین اسیلئے آیا ہون تا اُسکے جادو کی گرہ کھول دون اور شاہزادہ
کو زرد روئی سے چھڑادون لے اب تو صبح ہوتے ہی گورستان کیطرف جا وہان ایک دیوار
کے پہلو مین ایک سپید گور ہی تو اُس گور کو قبلہ کی جانب کھود پھر قدرت وصنعت خدا کی دیکھ تا
کہ کے کہا کہ بیان اس حکایت کا بہت طول ہی اور تو ملول ملول کو طول مقبول خوش نہین آتا

اسیلیے خیال کیا گیا کہ زبدہ اور خلاصہ کہون لہذا فضول مین سے سب چھوڑ دیا یہ سنتے ہی پادشاہ فوراً
گورستان کیطرف گیا اور گور کو جاتے ہی کھولا بہت جادوگریان اُسمین چھپی دیکھین منجملہ انکے ایک
بال کہ اُسپر سو گرہین لگی ہوئی تھین چھپی وہ گرہین اُسنے کھولین کھولتے ہی شہزادہ کو بند محنت سے آزاد
کرکے چلتا کردیا انخلاف شرح مین سلتہا سے کو منتہامی کشایم کو کشادیم لکھا ہی قولہ آن پسر
باخویش آمدش روان + سوی تخت شاہ باصد امتحان + سجدہ کرد و برزمین میزد ذقن + دربغل کرده
بسر تیغ و کفن + شاہ آئین بست و اہل شہر شاد + وان عروس ناامید بیمراد + عالم از سر
زندہ گشت و پر فروز + ای عجب آن روز روز امروز روز + یک عروسی کرد شاہ او را چنان + کہ
جلاب و قند بد پیش سگان + جادوے کمپیر از غصہ بمرد + رو و خوی زشت با مالک سپرد + شاہزادہ
در تعجب ماندہ بود + کز من او عقل و بصر چون در ربود + نو عروسے دید ہمچون شاہ حسن + کہ ہمیزد
بر ملیحان راہ حسن + گشت بیہوش و برو اندر فتاد + تا سہ روز از جسم او گم شد فواد + سہ شبانروز
او ز خود بیہوش گشت + تا کہ خلق از غشی او پر جوش گشت + از گلاب و از علاج آمد بخود + اندک
اندک فہم گشتش نیک و بد + بعد سالے گفت شاہش در سخن + وز مزح یا د آر آن یار کہن +
یاد آور زان ضجیع و زان فراش + تا بدینحد بیوفا و مرمباش + گفت رو من یافتم دار السرور +
وا رہیدم از چہ دار الغرور + ہمچنان باشد چو مومن راہ یافت + سوی نور حق ز ظلمت او ی تافت +
مخلص این قصہ بگفتم تمام + تا بدانی مقصد خود دار السلام + المعنی تیغ و کفن در بغل سے مراد
رضا و تسلیم سے ہی آئین بستن آرایش کرنا جلّاب شربت گلاب مالک نام خازن دوزخ فواد دل
مزح خوش طبعی ضجیع ہمخوابہ و ہم بستر فراش جائے خواب مُخلص بالضم و فتح لام خلاصہ کردہ شدہ
فرماتے ہین وہ لڑکا اُس بال کی گرہین کھولنے سے ہوش مین آکر تخت شاہی کی طرف سیکڑون
امتحان کے ساتھ رواں ہوا یعنے اس درمیان مین سیکڑون امتحان اُسکے ہوش کے ہوگئے سجدہ کیا
اور زمین پر ٹھوڑی رگڑی جو عبارت نہایت عجز و انقیاد سے ہی اور بغل مین تیغ و کفن ڈالے جو مراد ہی
غایت درجہ رضا و تسلیم سے بادشاہ نے شہر کی آرایش کی اور تمام اہل شہر شاد شاد خصوصاً وہ عروس
ناامید و بیمراد ستارا جہان از نو زندہ ہوا اور پر فروز ہوا نا فرماتے ہین تعجب ہی اُس روز سے کہ وہ
بھی ایک روز تھا جسکی کیفیت کیا کچھ تھی اور ایک امروز ہی آخر یہ اور وہ سمجھے تو دونون روز ہی تب
یک عروسی اُسکے شاہ نے ایسی کی ضیافت و طعام سے کہ کتون کے سامنے بھی جلاب و قند تھا
یہ حال دیکھ کے غصہ کے مارے وہ بڑھیا مرگئی اور رو و خوسے بد مالک یعنی داروغۂ دوزخ سے

حوالہ کی کہ موافق اُسکے اس سے معاملہ کرے شاہزادہ بڑے تعجب مین تھا کہ اس بڑھیا نے میری عقل و بینائی کیسے مجھ سے چھین لی تھی پھر تو عروس اپنی دیکھی ایسا اُسکو پایا کہ پادشاہ حسن کی یہی ہی اور جملہ ملیحون کی راہ مارکہ اسکے سامنے نہین ٹہر سکتی یہ اُنکی راہزن ہی یہ اُس عروس کو دیکھ کے بیہوش ہوگیا اور مُنہ کے بل گر پڑا تین روز تک دل اسکا اسکے جسم سے گم ہوگیا بے دل وبیخود رہا اور جب یہ تین رات دن بیہوش رہا تو مخلوق بھی بڑے جوش وفغان مین اسکی غشی سے پڑے آخر گلاب اور اور علاج سے آپ مین آیا اور تھوڑی تھوڑی نیک و بد کی اسکو سمجھ ہوئی بعد ایک سال کے شاہ نے باتون مین خوش طبعی سے کہا کہ اس پُرانے یار کی بھی کچھ یاد ہی اُس ہمخوابہ اور اُسکے اُس بستر کو بھی یاد کر اس حد بیوفا و تلخ مت بن کہا جاؤ اپنا کام کرو مین دارالسرور کو پہونچا اور دارالغرور کے جاہ سے چھوٹا بس ایسا ہی حال ہی ہر مومن کا جسنے راہ خدا کی پائی اور ظلمت سے نور حق کیطرف دوڑا اب فرماتے ہین مین نے پورا پورا خلاصہ اس قصہ کا کہدیا اب تو اپنے مقصد کو اس خلاصہ سے جان لے والسلام الخلافت شرح مین از گلاب از علاج کو گلابی اور بے داؤ مزج کو مزج یا فستم کو تافتم لکھا ہی

اس بیان مین کہ شاہزادہ آدمی زادہ ہی اور اُسکا باپ آدم صفی خلیفہ حق اور مسجود ملک اور کبیر کا ولی دنیا اور انبیا و اولیا طبیب تدارک کنندہ

قولہ ای برادر وانکہ شہزادہ توئی ✦ در جہان کہنہ زادہ از نوی ✦ کابلی ساحرہ دنیاست کو ✦ کردہ مردان را اسیر رنگ وبو ✦ چون درافگندت درین آلودہ زود ✦ دمبدم میخوان ومیدم قل اعوذ ✦ تا رہی زینجادوے وزین قلق ✦ استعاذت خواہ از رب الفلق ✦ زان نبی دنیات را سحارہ خواند ✦ کو بافسون خلق را درچہ نشاند ✦ ہین فسون گرم دارد گندہ پیر ✦ کردہ شاہان زادم گرش اسیر ✦ دردرون سینہ نفاثات اوست ✦ عقدہ ہاے سحر را اثبات اوست ✦ ساحرہ دنیا قوی دانا زنیست ✦ حل سحر او بپاے عامہ نیست ✦ ور کشادی عقد او را عقلہا ✦ انبیا را کے فرستادی خدا ✦ ہین طلب کن خوش دمے عقدہ کشا ✦ رازدان یفعل اللہ ما یشا ✦ ہمچو ماہی بستہ است او بشست ✦ شاہزادہ ماندہ سالے تو شصت ✦ شصت سال از شست او در محنتے ✦ نے خوشی نے برطریق سنتے ✦ المعنی فرماتے ہین اے برادر اس مثل کو ایسا سمجھ لے کہ مثلاً تو شہزادہ ہی کہ اس جہان کہنہ مین نوی سے جو جاری ہی کہ نئے نئے چلے آتے ہین نیا پیدا ہوا اور یہ دنیا ایک کابلی ساحرہ ہی جسنے بڑے بڑے مردون کو اپنے رنگ و بو مین پھانسا ہی جبکہ تجھکو اُسنے اس آلودگی مین ڈالا ہی تو چاہیے کہ دمبدم قل اعوذ برب الفلق پڑھ اور اپنے

اور پھونک کہ تو پناہ چاہتا ہون رب سے جو نمایان کرنے والا سپیدی صبح کا ہی اگر تو اسکی
جادوگری وقلق سے نجات چاہتا ہی تو رب الفلق سے استعاذت یعنے پناہ مانگ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے تیرے دنیا کو سحارہ فرمایا ہی چنانچہ حدیث ہی الدنیا سحارۃ سکارۃ غدارۃ دنیا
ایک عورت بڑی جادوگر مکار غدار ہی اسواسطے کہ اسنے اپنے افسون سے مخلوق کو چاہ مین
بٹھایا ہی اور چاہ ہی پستی دنیا کی ہی خبردار کیسے افسون گرما گرم اس پرانی ٹرھیا کے ہین جسکے
دم گرم نے شاہون کو اسیر کیا ہی اسکے نفاثات یعنے دم سحر کے لوگون کے سینون مین ہین بخلاف
اور ساحرون کے کہ وہ اوپر پھونکتے ہین نہ اندر سینہ کے کہ وہی سینون کے عقدے اسکے
سحر کے لیئے اثبات ہین یہ ساحرہ دنیا کی نہایت ہی ایک دانا عورت ہی کہ اسکے سحر کا حل کرنا
عام کی پامردی کا کام نہین اور اگر اسکے جادو کی گرہ کو لوگون کی عقلین کھول لیتین تو خدا تعالے
انبیا کو کب بھیجتا خبردار کوئی اچھا دم پھونکنے والا عقدہ کشا ڈھونڈھ جو راز دان یفعل اللہ ما یشاء کا ہی
اب مولانا اپنی طرف مخاطب ہین کہ تو بھی ماہی کی طرح اسکی شست مین پھنسا ہی شاہزادہ بیچارہ
تو سال ہی بھر پھنسا رہا تجکو تو ساٹھ برس ہوگئے کہ ساٹھ برس سے اسکی شست کی محنت بھگتتا ہی
کہ اس محنت مین نہ خوش ہی نہ طریق پیغمبر پر ہی الخلاف شرح مین استعاذت کو استعانت
بمحل لکھا ہی قولہ فاسقے بدبخت نے دنیات خوب + نے رہیدہ از وبال واز ذنوب + نفخ
او این عقدہا را سخت کرد + پس طلب کن نفخہ خلاق فرد + تا نفخت فیہ من روحی ترا + وارہاند زین و
گوید بر تر آ + جز بنفخ حق نسوزد نفخ سحر + نفخ قہرست این وآن دم نفخ مہر + رحمت او سابق ست از
قہر او + سابقی خواہی برو سابق بجو + تا رسی اندر نفوس زوجت + کالیشہ مسحورا ینک مخرجت
با وجود زال ناید انحلال + در شہیکہ بربرت آن زود لال + نے بگفت آن سراج امتان + این جہان
وآنجہان را ضرتان + پس وصال این فراق آن بود + صحت این تن سقام جان بود + سخت چون
آمد فراق این مقر + پس فراق آن مقر دان سخت تر + چون فراق نقش سخت آید ترا + تا چہ سخت آید
ز نقاشش جدا + ایکہ صبرت نیست از دنیای دون + چون ست صبرت ست از خدای دوست چون +
چونکہ صبرت نیست از آب سیاہ + چون صبوری داری از چشمہ الہ + چونکہ بی این شرب کم کردی
سکون + چون ز ابراری جدا وز یشربون + گر ببینی یک نفس حسن ودود + اندر آتش افگنی
جان و وجود + جیفہ بینی بعد از ان این شرب را + چون ببینی کر و فر قرب را + ہمچو شہزادہ رسی در یار
خویش + پس برون آری ز پا تو خار خویش + جہد کن در بیخودی خود را بیاب + زودتر واللہ اعلم بالصواب +

ہر زمانے ہین اشو با خویش جفت + ہر زمان چون خرد رآب وگل میفت + از قصور چشم باشد کان عثور + که نه بیند زیر و بالا را ز دور + بوی پیراہان یوسف کن سند + زانکه بویش چشم روشن میکند + صورت پنہان وآن نور جبین + کرده چشم انبیا را دور بین + المعنی نفخ پھونکنا پھولنا انحلال کشاده ہونا یو ہونا شبیکه دام حضره بفتح وتشدید را دو زن یک شوہر ہندی سوت آب سیاه شراب عثور نغزنده اور سر کے بل گرنے والا به تطبیق سابق فرماتے ہین که تو فاسق بدبخت ہی نه تیری دنیا ہی اچھی نه تو ایسا که دنیا کے وبال وگناہون سے چھوٹا ہوا ہو دنیا نے جو اپنے جادو کی گرہین تیرے سینه مین لگائی ہین اپنے دم پھونک پھونک کے خوب اُنکو مضبوط کردیا ہی پس تو کوئی نفخه زبردست ڈھونڈھ که وه نفخه خلاق وجود کا ہی یعنے نفخت فیه من روحی جو فرمایا ہی پھونکی ہمنے اسمین اپنی روح سے یہی نفخه تجکو اس سے چھڑا دیگا اور اپنے پاس بُلا لیگا کیونکه سواے نفخ حق کے نفخ سحر کو کوئی جلا نہین سکتا اِسلیے که وه نفخه جو سحر کا ہی وه قہر کا ہی اور یه دم نفخ مہر کا دونون اُسی سے ہین مگر چونکه رحمت اُسکی قہر پر سابق ہی جیسے سبقت رحمتی علی غضبی فرمایا ہی که رحمت میری غضب پر سابق ہی یه نفخه مہر کا نفخۂ قہر کو جلا دیتا ہی پس اگر تو طالب سابقی کا ہی تو کسی سابق کو ڈھونڈھ چنانچه فرمایا والسابقون السابقون اولئک المقربون تا به برکت اُس سابق کے تو مصداق اذا النفوس زوجت کا ہو جاوے جسوقت که نفوس زوج کیے جائینگے یعنی صالح سے صالح طالح سے طالح یا صالح اعمال صالح سے اور طالح اعمال طالح سے اور وه اس مقام پر پہونچا کے بتا دیگا که اے شاه مسحور تیرا مخرج یعنے اِس سحر سے نکلنے کا ٹھکانا یه ہی اور اس زال کے ہوتے جبتک تو اسکے جال مین ہی کشایش وانحلال سے که وه کشایش ایک معشوقه ناز کرشمه والی ہی ہرگز تیری بغل مین نه آئیگی تو نہین جانتا آنحضرت صلعم نے جو جملۂ اُمتون کے چراغ ہین نہین کہا ہی که یه جہان اور وه جہان دونون آپس مین دو سوتین ہین چنانچه فرمایا الدنیا والآخرة ضرتان پس اگر اِس سے وصال کریگا یعنی دنیا سے آخرة سے فراق ہوگا اور جب دنیا سے تو وصال کریگا تو تن کو خوب صحیح وسالم رکھیگا اور بڑی پرورش اسکی کرکے خوب فربه کریگا لاجرم جان تیری بیمار وزار ونزار ہو جائیگی خیال تو کر اِس مقر کا فراق تجھپر کیسا سخت ہی کسیطرح جدا ہونا نہین چاہتا لیکن اگر اُس مقر سے فراق ہی تو اسکو سخت تر جان یه بڑے خسارہ کی بات ہی یه جہان تو نقش ہی نقاش اسکا خدا تعالی النقش کی جدائی تو تجھپر کیسی سخت وشاق ہی بتا تو کچھ نقاش کی جدائی کا بھی غم ہی جس سے اصل سروکار پڑیگا اے مخاطب تجکو اس دنیاے دون سے ذرا صبر نہین ہی لیکن اے دوست بتا تو خدا سے

تجکو کیسے صبر ہوا ہی تکرار چون کی بنا بر تاکید کے ہی جب تو اس آب سیاہ غلیظ دنیا پر ایسا حریص ہی
کہ دم بھر تجکو صبر نہین تو تعجب کہ چشمہ اللہ سے جو شراب طہور دکھلاتا ہی اور از بس روشن وصاف
کیسے تجکو صبر ہوا اُسکی جستجو نہین کرتا آب سیاہ شراب اور ہر گاہ کہ بدون شرب اس آب سیاہ
کے تجکو قرار وسکون نہین ہی پھر کیسے ابراری سے جدا ہی اور شربون سے علٰحدہ کیون ابرار بنتا
اور اُسکو پیتا جیسا کہ قرآن مجید مین ہی ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجہا کافوراً بیشک
نیک لوگ پینگے شراب اُن پیالون سے کہ ہی مزاج اُنکا کافور یعنے کافور سے ترکیب یافتہ ہین مطلب یہ
و بہر د اگر دم بھر کو بھی حسن اُس خالق ودود کا جو دوست دارندہ اور دوست داشتہ شدہ ہی تو
دیکھ لے تو اپنی جان وتن دونونکو اُسکے واسطے آگ مین جھونک دے پھر دیگر ریاضات کس شمار
و قطار مین ہین بعد اس روایت کے پھر اس شرب کو مردار نجس جانیگا اگر ذرا بھی کرّ و فرِ قرب کا
پالیگا جیسے شہزادہ نے اپنے یار سے وصل ہو کے خار خلجان پانون سے نکال ڈالا یہی حال تیرا
ہوگا تجکو لازم ہی کہ بیخودی مین کوشش جلد کرتا جو کچھ تو ہی اور اس خودی مین آپ کو کھوئے ہوئے
بیخودی مین آپ کو پائیگا اور معلوم کریگا کہ مین یہ تھا ہر دم اپنا جفت مت بن ای گرفتار تن اور ہر دم
گدھے کے مثل آب وگل مین مست پڑا رہ جو عثور کہ ڈگنے والا اور سر کے بل گرنے والا ہی اُسکی آنکھونکا
قصور ہی کہ وہ دور سے اونچا نیچا نہین دیکھ لیتین تا یہ گرنے سے محفوظ رہے تو بو پیراہن یوسف کو
سند پکڑ اسلیے کہ اُسکی بو آنکھین روشن کرتی ہی دیکھ تو یعقوب نے کتنی دُور سے اُسکی بو سونگھی اور
ہنوز وہ نظر سے پنہان تھا ایسی ہی صورت محبوب حقیقی کی نہان ہی مگر نور جبین نے چشم انبیا
کو دوربین کر دیا ہی الخلاف شرح مین ذنوب کو وخوب دربرت کو دوربرت آمد کو آید
ابراری کو ابرآری کر وف کے بعد واو عطف لکھا ہی قولہ نور آن رخسار برہاند زنار + ہین
مشو قانع بنور مستعار + چشم بد این نور حالی بین کند + چشم عقل وروح را اگرکین کند + صور حس
نورست در تحقیق نار + گر ضیا خواہی دو دست از وی بدار + دم بدم بر رفتہ ہر جا رود + دیدہ و
جائی کہ حالی بین بود + دور بیند دوربین بے ہنر + ہمچنان کہ دور دیدن خواب در + خفتہ باشی بر
لب جو خشک لب + میدوی سوے سراب اندر طلب + دور می بینی سراب و میدوی + عاشق
آن بینش خود میشوی + میزنی در خواب با یاران تولاف + کہ منم بینا دل و پردہ شگاف + نک
بدان سو آب دیدم ہین شتاب + تا رویم آنجا وآن باشد سراب + ہر قدم زین آب
تازی دور تر + دو دوان سوے سراب با غرر + عین آن عزمت حجاب او شدہ +

کہ تو پیوستہ ہست و آمدہ + پس کسا عزمے بجای میکند + از مقامی کان غرض در وی بود + دید و لاف خفتہ می ناید بکار + جز خیالی نیست دستاز وی بدار + خوابناکی لیک ہم بر راہ خسپ + اللہ اللہ بر رہ اللہ خسپ + تا بود کہ سالکی بر تو زند + از خیالات نعاست بر کند + خفتہ را گر فکر گردد ہمچو موے + او ازان دقت نیابد راہ کوے + فکر خفتہ گر دوتا و گر سہ تاست + ہم خطا اندر خطا اندر خطاست + در چہ چشمش تیز بین و باضیاست + ہم ہبا اندر ہبا اندر ہباست + موج بر وے میزند بے احتراز + خفتہ پویان در بیابان دراز + خفتہ می بیند عطشہاے شدید + آب اقرب منہ من حبل الورید المعنے کر کین بالفتح مرض خارش نعاس بالضم غنودگی یعنے وہ نور جو رخسار محبوب حقیقی کا ہی تجھکو نار دوزخ سے بچا دیگا خبردار تو اس نور مستعار خوبون پہ قناعت کرکے مت بیٹھ رہ یہ نور مستعار تیری چشم کو حالی بین کردیگا یعنے موجود اشیا کے دیکھنے کی عادت ڈال دیگا دوربین نہین ہونے دیگا اور چشم عقل و چشم روح کو خارشتی بنا دیگا اسکی صورت تو نور ہی مگر حقیقت نار جلانے والی پس اگر تو نور و ضیا چاہتا ہی تو اس سے ہاتھ کیا دونون ہاتھ اٹھا لے اسواسطے کہ جسکی آنکھ اور جان حالی بین ہی وہ ہر دم جہان جائیگا منھ کے بل گریگا ہر ایک کا مبتلا ہوگا اور اگر کوئی دوربین بے ہنر دوربینی جتلائے کہ ہم جلوہ اسکا دیکھتے ہین تو وہ ایسا ہی جیسے خواب مین دور دیکھنا مثلاً تو پیاسا اور خشک لب ہی اور نہر کے کنارے سوتا ہی تو اب خواب مین پانی کے لیے اس دھوکے کی طرف جو پانی معلوم ہوتا ہی دوڑتا ہی ہر چند اس دھوکے کو دور دیکھتا ہی تاہم دوڑا چلا جاتا ہی اور اپنی بینش پہ عاشق کہ مجھسا بینندہ کوئی نہین اور اسی خواب مین یارون سے شیخی مار رہا ہی کہ بینا دل اور پردہ شگافنہ یعنی ڈھکی چھپی کو ظاہر کردینے والا مین ہی ہون ابھی مین نے اس طرف پانی دیکھا ہی خبردار ہو جاؤ چلو دوڑو تا پانی پہ جا پہنچین حال آنکہ وہ سراب دھوکا ہی تو ہر قدم مین اس آب کیطرف دوڑتا ہی دور تر ہوتا ہی لو آپ تو دوان دوان اس سراب باخطر کی جانب جاتا ہی بس یہ عزم تیرا خاص اُسی کی ذات اسکی حجاب بنی ہی کسواسطے کہ وہ تجھ سے ملا ہوا اور تجھی سے پیدا ہوا ہی چنانچہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ آدمی کسی غرض سے کسی مقام کا ارادہ کرتا ہی اور وہ غرض اسکی اسی مقام مین ہوتی ہی جہان سے ارادہ کرتا ہی لاجرم دید و شیخی خفتہ کی بکار آمد نہین ہوتی اور سوا خیال کے کچھ نہین ہی تو اس سے باز آ یعنی جو تجھکو دیکھتا ہون تو خوابناک پاتا ہون پس اگر خوابناک ہی تو راہ خدا پر سو اور اللہ اللہ راہ خدا پر سونا کیسی اچھی راہ تجکو بتاتا ہون تو شاید کوئی سالک راہ کا تجھ پر آ پڑے اور تجکو ان خیالات خواب و غنودگی سے اکھیڑ دے خفتہ کی جو مراد غافل سے ہی کیسی ہی

عقل باریک ہو موہو گردہ باریکی اُسکی راہ ہرگز نہ پایگی سوتے کی فکر خواہ دہری ہو خواہ تہری ہر طرح خطا ہی خطا ہی اور پھر خطا اور اگرچہ آنکھیں اُسکی تیز ہین اور باضیا ہین تب بھی ہبا در ہبا اور ہبا در ہبا ہین جو مراد بیہودہ دخوار سے ہی اسلیے کہ ہیر تو موجین بید ھڑک گر رہی ہین اور یہ خفتہ بیابان وراز مین دوڑ رہا ہی سوتا ہی اور خواب مین بڑی شدت کی پیاسین دیکھ رہا ہی اور ربانی جبل الورید سے قریب تر ہی الخلاف شرح مین لب کوکب می بینی کو مے بنید دوان کو وآن عزمی کو عزمی لکھا ہے

حکایت زاہد کہ زمان قحط مین خوش تھا

قولہ ہمچنان کان زاہد اندر سال قحط + بود او خندان دگریان جملہ رہط + پس بگفتندش چہ جائے خندہ است + قحط بیخ مومنان برکندہ است + رحمت از ما چشم خود بر دوختہ است + ز آفتاب تیز صحرا سوختہ ہست + کشت و باغ و رز سیہ افتادہ است + در زمین نم نیست در بالا و پست + خلق می میرند زین قحط و عذاب + دہ دہ و صد صد چو ماہی دور از آب + بر مسلمانان نمی آری تو رحم + مومنان خویشند و یکتن شحم و لحم + رنج یکجزو ی ز تن رنج ہمہ ہست + گر دم صلح ست یا خود لحمہ ہست + گفت در چشم شما قحط ہست این + پیش چشمم چون بہشت ہست این ببین + من نمی بینم بہر دشت و مکان + خوشہا آن بر رسیدہ تا میان + خوشہا در موج از باد صبا + بر بیابان سبز تر از گندنا + ز آزمون من دست بروے میزنم + دست و چشم خویش را چون برکنم + یار فرعون تنید القوم دون + زان نماید مر شما را نیل خون + یار موسی خرد گردید زود + تا نماند خون و بینید آب رود + از پدر با تو جفائے چون رود + آن پدر در چشم تو سگ می شود + آن پدر سگ نیست تاثیر جفاست + کہ چنان رحمت پدر را سگ نماست + گرگ میدیدند یوسف را بچشم + چونکہ اخوان را حسودی بود و خشم + المعنی رہط بالفتح قوم لحمہ جنگ موافق بیان صدر کے یہ حکایت ایراد فرمائی ہی کہ جیسے وہ زاہد کہ سال قحط تھا اور وہ خرم و خندان تھا اور ساری قوم نالان دگریان پس لوگون نے اُس سے کہا تیرے خرم و خندان ہونے کا کیا موقع ہی ایسے وقت مین کہ قحط نے مومنوں کی جڑ کھود رکھی ہی رحمت نے ہمسے آنکھ بند کرلی ہی ذرا التفات نہین کرتی آفتاب کی تیزی سے تمام صحرا جل گیا ہی کشت و باغ و درخت انگور سب بے برگ و بار پڑے ہین زمین مین نام کو نم نہین نہ اوپر نہ نیچے ساری مخلوق اس قحط و عذاب سے مری جاتی ہی دس دس اور سو سو جیسے مچھلی پانی سے دور پڑ کے مرجاتی ہی تو مسلمانون پر رحم نہین کرتا کیا سبب ہی اور حال یہ ہی کہ مومن باہم

خویش ہین اور ایکتن گوشت و چربی مین تبس جب ایک تن مین تو ایک جزو تن کا درد و رنج سارے تن کا رنج ہوتا ہی پھر جب تو سب کا خویش اور ایک تن ہی تو تجکو رنج کیون نہین ہی تو بھی تو اسی کل کا جز ہی لاجرم اگر سب کے واسطے صلح ہو تو تیرے واسطے بھی ہو اور اگر جنگ ہی تو تیرے لیے بھی جنگ ہو کہ تو سب مین شریک ہی اور سب کا ایک جز ہی زرا ہنے کہا یہ تمھاری نظر مین قحط ہی میری آنکھ مین بہشت ہی دیکھو مین ہر دشت و مکان مین خوشے دیکھ رہا ہون اور کیسی بہتر اور پختہ رسیدہ کمر کمر تک ایسی کثرت و افراط سے اور کیسے صبا سے موجین اور ہی ہین جنگل مین گندنا سے بھی زیادہ سبز ہین امتحان سے اُنپر ہاتھ پھیرتا ہون پھر اب با وصف اس دید و دست کے اپنی چشم و دست کو کیسے اپنے آپ مین سے دور کر دون تم ای قوم نا چیز یار فرعون تن کے ہو اس سبب سے تمکو نیل خون معلوم ہوتا ہی تبس موسے خرد کے جلدی سے یار ہو جاو تو خون نہ رہے اور اسکو تم پانی نہر کا دیکھو ظاہر ہی باپ سے زیادہ مہربان کون ہی مگر جب وہ کچھ جفا بچہ پر کرتا ہی تو تیری نظر مین سگ ہو جاتا ہی لیکن باپ سگ نہین ہی یہ تاثیر جفا کی ہی کہ باوجود ایسی رحمت کے باپ کو سگ دکھاتی ہی جیسے یوسف کے بھائیون کو جو یوسف پر خشم و حسد تھا وہ انکو گرگ دیکھتے تھے الخلاف شرح مین زر کو زر آن یہ کو اپنے نار سون کو ازمون مرشار اکو وشما لکھا ہی

بیان اسکا کہ مجموع عالم صورت عقل کی ہی جب عقل سے گز ہو سکے تیلے گا صورت عالم کی تجکو غم بڑھایگی اغلب احوال جیسا تو نے باپ سے دل برا کیا

قولہ با پدر چون صلح کردی خشم رفت + آن سگی شد گشت بابا یار زفت + کل عالم صورت عقل کل ست کوست بابای بر آن کاہل قل ست + چون کسی با عقل کل کفران فزود + صورت کل پیش او ہم سگ نمود + صلح کن با این پدر عاقی بہل + تا کہ فرش زر نماید آب و گل + پس قیامت نقد حال تو بود + پیش تو چرخ و زمین مبدل شود + من کہ صلحم دائما با این پدر + این جہان چون جنتستم در نظر + ہر زمان نو صورتی و نو جمال + تا ز نو دیدن فرو میرد ملال + من ہمی بینم جہان را پر نعیم + آبہا از چشمہا جوشان مقیم + بانگ آبش میرسد در گوش من + مست میگردد ضمیر و ہوش من + شاخہا رقصان شدہ چون ماہیان + برگہا کف زن مثال مطربان + برق آئینہ ہست لامع از نمد + کہ نماید آئینہ تا چون بود + از ہزاران من نمیگویم یکی + زانکہ آگندہ است ہر گوش از شکی + پیش وہم این گفت مژدہ دادنست + عقل گوید مژدہ چہ نقد منست +

المعنی اب فرماتے ہین جب باپ سے تو نے صلح کر لی اور غصہ تیرا جاتا رہا تو وہ سگی بھی جاتی رہی اور وہی بابا تیرا نہایت اچھا دوست ہوگیا یہ جملہ جہان صورت عقل کل کی ہی کسواسطے کہ بندے اہل قل ہین یعنی گویا و ناطق سب کا بابا وہی ہی پس جس کسی نے عقل کل کے ساتھ کفران و ناشکری اٹھائی کل کی صورت اسکو سگ معلوم ہونے لگی کیونکہ کل کا ظہور و وجود اس سے ہی عقل کل آنحضرت اور حضرت جبرئیل تجکو لازم ہی کہ اس باپ سے صلح رکھے اور وہ بات نہ کرے جسمین وہ تجھے عاق کر دے ان عاق حرکتون کو چھوڑ تو یہ آب و گل تجکو فرش زر معلوم ہوئے پس ذات قیامت کی لقد تیرے حال کی ہو جائے کہ زمین و آسمان تجکو بدلے ہوئے معلوم ہون جیسے قیامت کو بدل جائینگے مین کہ ہمیشہ اس پدر کے ساتھ جو عقل کل ہی صلح رکھتا ہون لہذا یہ جہان مجکو جنت ہو رہا ہی ہر وقت ایک نئی صورت اور نیا جمال نظر مین ہی تا نئی نئی چیزین دیکھنے سے ملال نہ ہونے پائے مین جہان کو نعمتون سے بھرا ہوا دیکھتا ہون پانی جاری ہین چشمے جوش مار رہے ہین قیام و ثبات کے ساتھ جس وقت ان چشمون کے پانی کی آواز میرے کان مین پہونچتی ہی تو میرے جان و دل مست ہو جاتے ہین بیہوش یعنی جان کے بھی ہر شاخین آپ کو چھلیون کیطرح ناچ رہی ہین پتے جدا مطربون کے مثل تالیان بجاتے ہین تجلی آئینہ کی جدا نمدا سے چمک رہی ہی کہ اس آئینہ مین ہر شی کو ویسی ہی دیکھتا ہون جیسی کہ وہ ہی پس آئینہ مراد دل سے اب فرماتے ہین کہ ہزارون باتین ایسی ہین کہ مین ان مین سے ایک بھی نہین کہتا اس واسطے کہ ہر کان مین شک بھرا ہی پس اس گفتگو کا وہم کے سامنے کہنا تو ایسا ہی کہ گویا اسکو خوشخبری دی کہ لے اور مددگار تیرے آپہونچے ہان عقل ضرور یہ کہیگی کہ مژدہ کیسا یہ تو عین میری ذات ہی ہی الخلاف

شرح مین نو کو نور گوش از شکی کو گوش و شکی وادست کو دہست لکھا ہی

قصہ فرزندون عزیر علیہ السلام کا کہ باپ سے حال باپ کا پوچھتے تھے

قولہ ہمچو پوران عزیر اندر گذر + آمده پرسان ز احوال پدر + گفت ایشان پیر دبا باشان جوان +
پس پدرشان پیش آمد ناگہان + پس بپرسیدند ازو کای رہگذر + از عزیر ما عجب داری خبر +
کہ کسی مان گفت کا مروزان سند + بعد نومیدی ز بیرون میرسد + گفت آری بعد من خواہد رسید +
آن یکے خوش شد چو این مژده شنید + بانگ میزد کای بشیر باش شاد + وان دگر بشناخت
بیہوشش اوفتاد + کہ چہ جای مژده است ای بیخبر + کہ در افتادیم در کان شکر + وہم را مژده است
پیش عقل نقد + زانکہ چشم وہم شد محجوب فقد + کافران را درد مومن را بشیر +

لیک نقد حال در چشم بصیر + زانکہ عاشق در دم نقد ست مست + لاجرم از کفر و ایمان برترست + کفر و ایمان هر دو خود دربان اوست + کوست مغز و کفر و دین او را دو پوست + کفر قشر خشک رو برتافتہ باز ایمان قشر لذت یافتہ + قشرہای خشک را جا آتشست + قشر پیوستہ بمغز جان خوشست + مغز خود از مرتبہ خوش برتراست + برترست و خوش کہ لذت گستراست + **المعنے** عزیر نام پیغمبر علیہ السلام کہ سو برس یہ اور گدھا انکا مردہ پڑے رہے پھر زندہ ہوے اور کھانا پینا آنکا بجنسہ ویسا ہی رکھا رہا بگڑا نہین فرماتے ہین جیسے عزیر کے بیٹے راہ مین اپنے باپ کو پوچھتے آئے وہ شخص انکو دیکھ کے متعجب ہوا کہ باپ جوان اور بیٹے بوڑھے اس سبب سے کہ یہ سو برس مرے پڑے رہے خدا تعالے نے یہ مدت انکی محسوب نہین کی نہ اُنپر اسکا اثر ہوا اور بیٹون پر بدستور اثر ہوا لہذا وہ جوان رہے یہ پیر ہوے بس اسی اثنا مین یکایک باپ بھی انکے سامنے آگئے انھون نے خود اپنے باپ ہی سے پوچھا کہ ای مسافر کچھ ہمارے عزیر سے بھی تجکو کوئی خبر خوش ہی کس واسطے کہ ہمسے ایک شخص نے کہا ہی کہ سند بات ہی کہ آج وہ ضرور یہان آئیگا گو تم اُس سے نومید ہوگئے ہو کہا سچ ہی میرے بعد آئیگا اب دیکھو ایک تو یہ مژدہ سُنکے خوش ہوگیا اور پکار کے کہا کہ ای بشر خدا تجکو خوش رکھے کہ یہ مژدہ سُنایا اور دوسرے نے جو اُنکو پہچان لیا بیہوش ہوکے گر گیا اور کہا کہ مژدہ کا کیا موقع ہی ای بے خبر ہم تو سراپا کان شکر ہی مین پڑ گئے یہ مژدہ وہم کے واسطے ہی عقل کے سامنے تو وہ بذات خود موجود اسلیئے کہ چشم وہم ہی کی محجوب و مفقود ہی بلکہ خود فقد ہی مثل زید عدل کے ایسے ہی حکم الٰہی کافرون کے حق مین ڈر دہی اور مومنون کے واسطے بشیر لیکن جو بصیر ہی اُسکی آنکھ مین ذات ہر دم موجود ہی کہ وہ عاشق ہین اس واسطے کہ عاشق دم نقد ای موجود مین مست و خوش ہی لاجرم کفر و ایمان سے وہ علحدہ ہی یہ کفر و ایمان چیز ہی کیا ہین ادنی دربان اُسکے دروازے کے ہین اس واسطے کہ وہ مغز ہی اور یہ دونون اُسکے دو پوست کفر تو ایک پوست خشک روتافتہ ہی ای برگشتہ جیسے پوست بھی اکثر خشک ہوکے اوپر کو ٹوٹ جاتا ہی اور ایمان ایک پوست لذت یافتہ ہی جیسے پوست خرما و انگور وغیرہ کا بس جو پوست خشک ہی اُسکی جگہ آگ پر ہی کہ جلایا جاتا ہی اور جو پوست جان سے چپکا ہوا ہی وہ خوش ہی اب رہا مغز وہ اپنے مرتبہ کی روسے نہایت ہی برتر ہی اور صرف برتر ہی نہین برتر بھی خوش بھی لذت گستر بھی

قولہ این سخن پایان ندارد باز گرد + تا بر آرد موسیم از بحر گرد + در خور عقل عوام این گفتہ شد + از سخن باقی آن نہفتہ شد + زر عقلت ریزہ است اے متہم + بر قراضہ مہر سکہ چون نہم

عقل تو قسمت شدہ بر صد مہم + بر ہزاران آرزوی طم ورم + جمع باید کرد اجزا را بعشق + تا شوی خوش چون
سمرقند و دمشق + جو جوی چون جمع گردد ز اشتباہ + پس توان زد بر تو سکہ پادشاہ + ور
ز مثقالے شوی افزون تو خام + از تو سازد شہ یکے زرینہ جام + پس برو ہم نام و ہم القاب شاہ +
باشد و ہم صورتش ای وصل خواہ + تا کہ معشوقت بود ہم نان و آب + ہم چراغ و شاہد و نقل
و شراب + جمع کن خود را جماعت رحمتست + تا توانم با تو گفتن انچہ ہست + زانکہ گفتن از برائے
یاوریست + جان شرک از یاوری حق بریست + جان قسمت گشتہ در جو فلک + در میان شصت
سودا مشترک + پس خموشی بہ دہد او را ثبوت + پس جواب احمقان باشد سکوت + این ہمیدانم
و لے مستی تن + میکشاید بیمراد من دہن + آنچنان کز عطسہ واز خامیاز + این دہان گردد بنا خواہ
تو باز + المعنے طم ورم مرکب مال بسیار خامیاز خمیازہ ہندی جماہی فرماتے ہین اس سخن کی حد
نہین ہی اس سے لوٹ تو موسی بیرا لجر سے گرد اٹھائے یعنے دل میرا دوسری راہین پیدا کرے
جیسے موسیٰ نے نیل مین عصا مار کے بارہ راہین ایسی پیدا کر دی تھین کہ سوکھا ریت معلوم
ہوتا تھا یہ جو کچھ مین نے کہا موافق عقل عوام کے کہا گیا اور باقی اصل سخن کو مین نے چھپا لیا
بدینوجہ کہ تیری عقل کا زر ریزہ اور کھوٹا ہی بس ای متہم بدگمان تیرے قراضۂ عقل پر سکہ
بادشاہ کا کیسے لگاؤن تیری عقل تو سیکڑون کامون مین بٹی ہوئی ہی اور ہزارون آرزوؤن طم
ورم مین گرفتار یعنی بہت سے مال کی تمنا مین بنا برین عشق حاصل کر اور اُسکی مدد سے اُسکے
ریزہ ریزہ ہر جگہ سے جمع کر تو تو ایسا خوش ہو جائے جیسے سمرقند و دمشق معلوم ہوتا ہی
یہ شہر نہایت مفرح و منبسط ہین جب جو جو کر کے جمع ہو جائیگا اور اشتباہ سے جدا پھر تجھ پر سکہ
بادشاہ کا ثبت ہو سکیگا اور جو ایک مثقال سے تو زیادہ ہو جائیگا در آنحالیکہ خام ہی اے
خالص تو کیا عجب کہ بادشاہ تیرا ایک زرین جام بنائے تو اسپر اسے وصل خواہ نام و القاب
اور صورت بادشاہ کی سب بن سکتی ہین یہ آب و نان اور چراغ و نقل و شراب تیرے معشوق
کب تک رہینگے اور تو ان مین پریشان کہانتک رہیگا پس آپ کو جمع کر کہ جماعت رحمت ہی سو وقت
مین تجھ سے کہہ سکونگا جیسا کچھ کہ حال ہی اسلئے کہ کہنے سے مقصود مدد پہونچانا ہوتا ہی اور جو جان
شرک والی ہی خدا کی مددگاری سے بری و جدا ہی تیری جان تو اس جوف فلک مین بٹی ہوئی
ہی اور ہیون سودا مین مشترک پھر تجھ سے کیا کہون پس خموشی اسکا ثبوت خوب دیگی کہ تو ادھر
متوجہ ہی نہین لاجرم جواب احمقون کا سکوت ہوتا ہی اب تردید اسکے فرماتے ہین کہ یہ تو مین ۲۰۴

جانتا ہون لیکن مستی میری مجکو خاموش نہین ہونے دیتی میرے ہیر ادمیرے دہن کو کھولے دیتی ہی جیسے چھینک اور جماہی کہ تیرا دہن بے خواہش کھلجاتا ہی یہی حال میرا ہی اختلاف شرح مین عطسہ کو عطشہ لکھا ہی

بیان حدیث انی لاستغفر اللہ ربی فی کل یوم سبعین مرۃ

قولہ ہمچو پیغمبر زگفت وازنثار + توبہ آرم روز من ہفتاد بار + لیک آن مستی بود توبہ شکن + فسی ستہ این مستی تن جامہ کن + حکمت اظہار تاریخ دراز + مستی انداخت بر دانای راز + راز پنہان با چنین طبل و علم + آب جوشان گشتہ از جف القلم + رحمت بیحد روانہ ہر زمان + خفتہ اید از درک آن اے مردمان + من بدیم تشنگی خواب آورد + خواب آرد تشنگی بیحد + خود خرد داشت کو از حد چرید + سے خرد گان را عطارد آوریدالمنسے نسی بھلانے والا درخشس برق دروشنی وجش نام شہر از ختلان یا بدخشان فرماتے ہین کہ مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا انی لاستغفر اللہ ربی فی کل یوم سبعین مرۃ مین مغفرت چاہتا ہون اللہ سے کہ میرا پروردگار ہی روز ستر مرتبہ مین بھی گفت ونثار سے ہر روز ستر دفعہ توبہ کرتا ہون کہ اب کچھ کسی سے نہ کہون اور کوئی دُرنثار نہ کرون لیکن میری مستی میری توبہ کو توڑ دیتی ہی اور یہ مستی ننگا کرنے والی بڑی نسی یعنے بھلانے والی ہی دیکھو یہ ساری مخلوق اللہ تعالی کی صور علیہ مین حاضر تھی اور تاریخ دراز کے بعد اظہار اسکا کیا اسی اظہار حکمت نے ایک مستی دانائی راز پر ڈالی تھی آخر وہ راز پوشیدہ کیسا طبل وعلم اور شہرت و دھوم دھام کے ساتھ ظاہر ہوا اور وہ جو قلم بموجب جف القلم بما ہو کائن کے لکھکر خشک ہوگئی تھی اُسی خشک شدہ سے کیسا آب نے جوش مارا کہ رحمت بیحد ہر دم جاری ہی تم اے لوگو اُسکے دریافت سے غافل ہوا اور خفتہ پھر خفتہ کو کیا سوجھے مین نے کبھی نہین دیکھا کہ جسکو تشنگی ہوا اور وہ سوجائے ہان جو بیحد ہی اُسکی تشنگی خواب لاتی ہی جیسا کہ قول عقلا کا ہی کہ عقل و خرد دنیا مین عطارد کی تاثیر سے ہی کہ دبیر فلک ہی

بیان اسکا کہ عقل جزوی گورتک ہی اتنا ہی اور باقی مین مقلد انبیا کی سبے

قولہ پیش بینی خرد تا گور بود + دان صاحبدل بنفخ صور بود + این خرد از خاک گوری نگذرد + وین قدم عرصہ عجایب نسپرد + زین قدم وین عقل رو بیزار شو + چشم غیبی جو و برخوردار شو + ہمچو موسی نور کے یابد زجیب + سخرۂ استاد و شاگرد کتیب + وین نظر وین عقل نا ید جز دوار + پس نظر بگذار و بگزین انتظار + از سخنگوئی مجوئید ارتفاع + منتظر را بہ زگفتن استماع +

منصب تعلیم نوعی شہوتیست + ہر خیال شہوتی در رہ بتیست + گر بفضلش پی ببردی ہر فضول + کے فرستادی خدا چندین رسول + عقل جزوی ہمچو برقست و درخش + در درخشی کے توان شد سوے وخش + نیست نور برق بہر رہبری + بلکہ امرست ابر را کہ میگری + برق عقل ما برای گریہ است + تا بگرید نیستی در شوق ہست + عقل کودک گفت بر کتاب تن + لیک نتواند بخود آموختن المعنے فرماتے ہین جنکی خرد عطار دسے ہی یعنے حکما اُنکی پیش بینی گور ہی تک تھی اور جو صاحبدل ہین اُنکی خرد نفخ صور تک یہ خرد خاک گور سے نکلکے آگے نہین جاتی اور یہ قدم میدان عجائب مین نہین رکھ سکتی تو اس قدم اور اس عقل دونون سے بیزار ہو اور جا چشم غیبی ڈھونڈھ جس سے غیب تجکو نظر آئے اور اسی سے متمتع ہو وہ شخص جو بیگاری استاد کا اور شاگرد کتاب کا ہی حضرت موسیٰ کی طرح نور اپنی جیب سے کب پا سکتا ہی جیسے وہ ہاتھ بغل مین دباتے تھے اور وہ مثل آفتاب کے نورانی ہوکے نکلتا تھا یہان جیب مراد مراقبہ سے ہی یہ نظر اور یہ عقل تیری دونون سوائے دوار کے اور کچھ نہین ہین جو ایک مرض سر پھرانے والا ہی بس اس نظر کو چھوڑ اور انتظار اختیار کر کہ کب چشم غیبی عطا ہوئے بڑے لسّان بڑے تقریری ہونے سے بلندی و حصول مقصود کا طالب مت ہو کسلیئے کہ جب تو منتظر ہی تو تیرے حق مین گفتن سے شنیدن ہی بہتر ہی وہ منصب جو تعلیم کا ہی اُس مین بھی نوعی شہوت نفسانی ہی پس ہر خیال شہوتی اس راہ کا بت ہی اور مانع از وصول الی اللہ ہر فضول اُسکے فضل کا سراغ نہین پا سکتا والا خدا تعالےٰ اتنے انبیا کیون بھیجتا عقل جزوی ایسی ہی جیسے برف کہ ذرا گرمی مین پگھلتا ہی اور بستہ و منجمد یا جیسے برق جسکی چمک آنًا فانًا ہی پھر اُسکی چمک مین وخش کو کیسے جا سکتا ہی اُسکا نور واسطے رہبری کے نہین ہی بلکہ ایک حکم ہی ابر کے واسطے کہ روتا رہے لاجرم ہماری عقل کی جو برق ہے یہ ہمارے رونے کے واسطے ہی تا نیستی ہماری ہست کے شوق مین روتی رہے ظاہر ہی عقل کودک کی گواہی ہو کہ سارے مکتب کو اپنی گفتگو سے منڈھ دے لیکن خود بخود بے سکھائے کچھ سیکھ نہین سکتا قولہ عقل رنجور آردش سوے طبیب + لیک نبود در دوا عقلش نصیب + تا شیاطین سوے گردون میشدند + گوش بر اسرار بالا میزدند + میربودند اندکے زان رازہا + تا شہب میراندشان را از سما + کہ روید آنجا رسولی آمدہ است + ہر چہ میخواہید ازو آید بدست + گو ہمیجوید دُر بے بہا + ادخلوا الابیات من ابوابہا + میزن آن حلقہ در و بر باب ایست + کز سوے ما بر فلک تان راہ نیست + نیست حاجت تا بدین راہ دراز + خاکیے را دادہ ایم اسرار و راز

پیش او آیید اگر خائن نائید + نیشکر گردید از وگر چه نئید + سبزه رویاند ز خاکت آن دلیل + نیست کم
از سم اسپ جبرئیل + سبز گردی تازه گردی از نوی + گر تو خاک اسپ جبرئلی شوی + سبزه جان بخش
کان را سامری + کرد در گوساله تا شد گوهری + جان گرفت و بانگ زد زان سبزه او + آن چنان
بانگی که شد فتنه عدو + گر ازین آید سوی اہل راز + وارهید از سر کله مانند باز + سر کلاه
چشم بند و گوش بند + کز ازو باز است مسکین ژنژند + زان کله مر چشم باز اول شدست + که همه
میلش سوی جنس خود ست + چون برید از جنس و باشد گشت یار + بر کشاید چشم او را بادر دار + راند
دیوان را حق از مرصاد خویش + عقل جزوی را ز استبداد خویش + که سری کم کن نه تو مستبد +
بلکه شاگرد دلی مستعد + رو بر دل رو که تو جزو دلی + هین که بنده پادشاه عادلی + بندگی او به از
سلطانیست + که انا خیر دم شیطانیست + فرق بین و برگزین تو ای حسیس + بندگی آدم از کبر
بلیس + گفت آنکه هست خورشید ره او + حرف طوبی هر که ذلت نفسه + سایه طوبے ببین و خوش
بخسپ + سر بنه در سایه سرکش مخسپ + ظل ذلت نفسه خوش مضجعیست + مستعد آن صفا را مهجعیست +
گر ازین سایه روی سوی منی + زود طاغی گردی و ره گم کنی + المعنے مضجع و مهجع ہر دو بمعنی خوابگاه
مصیب بضم نیک رسنده بچیزے و کار رے وصواب یابنده نژند اندوہگین مرصاد بالکسر راه مسلاخ
استبداد هندی ہٹ کرنا فرماتے ہین جبکی عقل رنجور ہو وہ اسکو طبیب کے پاس کولیجائے لیکن
طبیب کی عقل اسکی دوا مین مصیب نہین ہوگی یعنی اچھی طرح اسکو نہین ہوپنچے گی اور جو امر صواب ہے
اسکو نہین پائیگی یہ شیاطین ایک وقت مین یعنے قبل زمان آنحضرت سے آسمان کو جاتے تھے
اور عالم بالا کے اسرار پر کان لگاتے تھے اور کچھ قدر سے قلیل ان راز و اسرار سے خبر بھی لاتے تھے
سو واسطے خدا تعالے نے شہاب انکے پیچھے جسکو عوام کہتے ہین ستارہ لگائے کہ وہ انکو آسمان سے
نکال لیتے بھگاتے ہین اور کہتے ہین جاؤ خدا تعالے نے زمین پر ایک رسول اپنا بھیجا ہے جو کچھ تم
چاہو گے اس سے حاصل ہوگا اگر تم اس در بے بہا کو ڈھونڈتے ہو تو گھرون مین انکے دروازون
سے جاؤ اور تلاش کرو مصرعہ دوسرا اس شعر کا مقتبس ہے آیہ کریمہ واتوا البیوت من ابوابہا سے
اور اس دروازہ کا حلقہ بجا اور دروازے پر منتظر بر آمد کھڑا رہ کہ ہماری طرف فلک پر تمکو راہ
نہین ہے کچھ حاجت نہین کہ اپنی راہ و در و دراز طے کرو ہمنے ایک انسان خاکی بنیان کو اپنے
راز و اسرار عطا کیے ہین اگر تم خائن نہین ہو تو اسکے پاس جاؤ کس واسطے کہ اگر محض نی ہو
خالی از شکر نیشکر ہو جاؤ اور وہ رہتا تمکو ایسا کردیگا کہ تیری خاک قدم سے مثل جبرئیل کے

سبزہ جمیگا جیسے جہان اُنکا قدم پڑتا ہی سبزہ جم اُٹھتا ہی اسلیئے کہ اُس دلیل کی گھوڑے کا سم بھی
سم گھوڑے جبرئیل سے کم نہین ہی پس اگر تو خاک اسپ کسی جبرئیل کا ہوگا تو تازگی جو ایک
شی ہی اُس سے تازہ اور سبز اور بینا ہو جائیگا دیکھ تو جبریل کی خاک قدم کا سبزہ کیسا جان بخش تھا
جسکو سامری نے گوسالہ بناکے اُسکے مُنہ مین اُس سبزے کو ڈالا کیا دہ گوہری ہوگیا سامری
ایک شخص تھا سامرہ کا رہنے والا اُسنے ایک بچھڑہ سونے کا بناکے سبزہ خاک قدم جبرئیل کا
کہ وقت غرق ہونے فرعون کے گھوڑے پہ سوار ہو کے آئے تھے اور یہ اُنکو پہچانتا تھا اُس بچھڑے
کے منھ مین ڈال دیا تھا کما جار فی القرآن قال فما خطبک یا سامری قال بصرت بما لم یبصروا بہ
فقبضت قبضۃ من اثر الرسول کہا موسے نے کیا کہتا ہی تو اے سامری کہا دیکھا مین نے اُسکو کہ نہین
دیکھا اُنھون نے اُسکو یعنے جبرئیل کو سو بھر لی مین نے ایک مٹھی خاک اُسکے قدم کی پس
جب یہ خاک اُس بچھڑے کے مُنھ مین ڈال دی اُسمین جان پڑگئی اور آواز کرنے لگا اور ایسی
آواز جس سے کافرونکو اپنا مفتون کیا اور اُسکو پوجنے لگے جیسا کہ فرمایا عجلا جسدا لہ خوار
گوسالہ مجسم واسطے اُسکے آواز گائے کا سا پس اگر تم امین ہو تو اہل راز کی طرف رجوع کرو
تا یہ جو سر پر تمھارے کلاہ باز کی سی رکھی ہوئی ہی اُس سے چھوٹ جاؤ کس واسطے کہ یہ ایسی کلاہ ہی
جس سے آنکھین بھی بند ہین کان بھی بند ہین کہ باز غریب مسکین دلمول ہو رہا ہی اب فرماتے
ہین کہ باز کے سر پہ جو پہلے سے کلاہ مقرر ہوئی ہے اس سبب سے ہی کہ اُسکو بالکل رغبت اپنی جنس
کی طرف ہی جب اپنی جنس کو بھول جاتا ہی اور پادشاہ سے ہل جاتا ہی تو اُسکی آنکھین بازدار
کھولدیتا ہی اللہ تعالےٰ نے شیطانونکو راہ فراخ سے ہانک دیا ہی اور نیز عقل جزوی کو اپنی
خودی واسطے سے کہ مین ہی ہون جو کچھ ہون۔ کہ تیمت سری و خود پسندی مت کر کہ تو اس قابل
نہین ہی جو مستبد بنے بلکہ شاگرد اے کسی ولی با استعداد کے یہان سے دور ہو اور کسی دل کے
پاس جا جسکا وجسنر دہی آور خبردار ہو کہ تو بندہ ایک پادشاہ عادل کا ہی جسکی بندگی سلطانی
سے بہتر ہی اور انا خیر کا دعوے یہ شیطانی ہی شیطان ہی نے انا خیرمنہ کہا ہی پس ای خسیس تو
بندگی و سلطانی مین فرق کر اور چھانٹ لے آدم کی بندگی کو اور ابلیس کے کبر کو اور بندگی
اختیار کر تو نے اُنکا قول بھی سنا ہی جو اُس راہ کے آفتاب ہین یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ فرمایا طوبے لمن ذلت نفسہ کیسی خوشی ہی اُسکے واسطے جسکا کہ نفس ذلیل ہو پس
تجکو چاہیئے کہ کہین سایہ طوبیٰ دیکھ لے اور چین سے اُس سایہ مین سو اور سایہ سرکش سے

یعنی نفس سے خیال کو جدا کر اور اُسکے سایہ مین مت سو ذلت نفسہ کا سایہ یہی بہت اچھی خوابگاہ ہی اور جو اہل استعداد صفا کے ہین اُنکا آرامگاہ یہی سایہ ہی اور اگر اس سایہ کو چھوڑ کے کبر ومنی کی طرف جائیگا تو جلدی طاغی حد سے گذرا ہوا اور گمراہ ٹھہریگا الخلاف شرح مین آردش کو آیدش دوا کو دا باب کو تاب آید کو آیند کر کو کز عدو کو حدو لکھا ہی

بیان آیۂ کریمہ یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا بین ید اللہ و رسولہ ای وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو مت بڑھے جاؤ سامنے اللہ و رسول کے قول و فعل مین * چون نبی نیستی ز امت باش + چونکہ سلطان نہ رعیت باش + پس رو خامشان خامش باش + وز خودی روے زحمتی متراش

قولہ پس برو خاموش باش از انقیاد * زیر سایہ شیخ و امر اوستاد + پس برو صامت شود خاموش باش + از وجود خود خیالے کم تراش + ورنہ گرچہ مستعد و قابلی + مسخ گردی تو ز لاف کاملی + ہم ز استعداد وا مانی اگر + سرکشی ز استاد راو با خبر + صبر کن در موزہ دوزی و بسوز + ور شوی بے صبر مانی پارہ دوز + کہنہ دوزان گر بدی شان صبر و حلم + جملہ نو دوزان شدندے ہم بعلم + پس بکوشی و بآخر از کلال + خود بخود گوئی کہ العقل عقال + ہمچو آن مرد مفلسف روز مرگ + عقل را میدید پس بیبال و برگ + بیغرض میکرد آندم اعتراف + کز ذکاوت راندیم اسپ گزاف + از غروری سر کشیدیم از رجال + آشنا گردیم در بحر رجال + آشنا ہیچست اندر بحر روح + نیست او را چارہ جز کشتی نوح + این چنین فرمود آن شاہ رسل + کہ منم کشتی درین دریاے کل + یا کسی کو در بصیرتہاے من + شد خلیفہ راستین بر جاے من + کشتی نوحیم در دریا کہ تا + رو نگردانی ز کشتی ای فتی + ہمچو کنعان سوی ہر کوہے مرو + از نبی لا عاصم الیوم شنو + مینماید پست این کشتی ز بند + مینماید کوہ فکرت بس بلند + پست منگر ہان و ہان این پست را + بنگر آن فضل خدا پیوست را + در بلندی کوہ فکرت در نگر + کہ یکے موجش کند زیر و زبر + گر ز کنعانی نداری باور م + گر دو صد چندان نصیحت آورم المعنے فرماتے ہین جب خدا تعالے کا حکم یہ ہی جو آیۂ کریمہ مین مندرج ہی اور استاد کا حکم بھی خموشی کو ہی تو جا خاموش ہو آدب و انقیاد کی راہ سے اور شیخ کے سایہ تلے اور امر استاد کے سایہ تلے رہ پھر فرماتے ہین جا چپ ہو جا اور خاموش رہ اور اپنی ذات سے خیالات اچھے برے اُس استاد و شیخ کی نسبت مت گرڑھے ورنہ تو اگرچہ استعداد والا اور جوہر قابل ہی مسخ ہو جائیگا جو شیخی اپنے کامل ہونے کیماریگا اور اس استعداد سے بھی بیجا ئیگا

اگر سرکشی اُس استاد جو انمرد باخبر سے کریگا اگر موزہ دوزی سیکھنا چاہتا ہی تو صبر کر محنت اُٹھا اُ
اگر بےصبر ہوگا موزہ دوزی نہین آئیگی جوتیان ہی گانٹھتا رہیگا یہ پرانی جوتیان سینے والے جو ایسے
ہی رہ گئے بےصبری و بےحلمی کا سبب تھا اگر صبر و حلم ہوتا اُستادون کی تھپکیں اُٹھاتے تو نود و
اور علم والے ہی نہ ہوجاتے بس تو کوشش تو کرتا ہی مگر آخر کو ملال سے یہی کہیگا خود بخود کہ عقل
ہی میرے پانون کی قید ہوگئی اسکے سبب سے مین مقید ہوگیا جیسے وہ مرد فلسفی یعنی بوعلی سینا
مرنے کے دن اپنی عقل کو بے بال و بے برگ دیکھتا تھا کہ محض بےنفع تھی اُس وقت خالصاً مخلصاً
بےغرض اقرار کیا جو تیزی و درشتی طبع کی شیخی مارتا تھا کہ مین نے غرور سے اسے مردان خدا سے
سرکشی کی اور اپنے بحر خیال مین پیرتا رہا یہ نہ جانا کہ جب روح کے دریا سے پالا پڑتا ہی تو پیرنا
ہیچ ہوجاتا ہی یہان تو کشتی نوح بغیر کوئی صورت بچاؤ کے نہین اور کشتی نوح کیا ہی جیسا کہ اُن
رسولون کے بادشاہ نے فرمایا ہی کہ اس دریاے کل کی کشتی مین ہون الحدیث مثلی کسفینۃ نوح من رکب
فیہا نجی و من تخلف غرق شال میری مثل کشتی نوح کے ہی جو کوئی اُسمین سوار ہوا نجات پائی اور جو
اُسکے خلاف ہوا ڈوب گیا یا وہ شخص ہی جسنے میری سوجھ بوجھ پائی اور میری جگہ میرا خلیفہ
راست و درست ہوا ہم اس دریا مین کشتی نوح کی مین تا ای جوانمرد اس کشتی سے تو مُنھ نہ پھیرے
تو کنعان کی طرح ہر پہاڑ کی طرف پناہ مانگتا مت جا تو اپنے نبی کا کہنا لا عاصم الیوم سُن کہ آج
کوئی پناہ دینے والا نہین ہی تجکو یہ کشتی کہ تو بند فکر مین پھنسا ہی پست معلوم ہوتی ہی اور اپنی
فکر کا کوہ بلند نظر آتا ہی ایسا ہر اگرچہ یہ کوہ سے پست ہی مگر خبردار خبردار اسکو پست مت دیکھے
اسکے ساتھ جو فضل خدا کا پیوستہ ہی اُسکو غور کر تو اپنی بلند فکر کو ذرا غور تو کر کہ ایک موج اسکو
لوٹ پوٹ کر دیتی ہی اسکا حاصل اگر تو بھی کنعان ہی تو کبھی تجکو یقین نہ ہوگا مین جا سب سیکڑون
نصیحتین کیون نہ کرون الخلاف شرح مین از وجود خود خیالی کو خویش دالی بدی شان کو
بدیشان میکرد کو میگر راند ہم کو راندیم رد کو ز دلکھا ہی قولہ گوش کنعان کے پذیرد این کلام +
کہ برو مہر خدا لیست و ختام + کے گذارد موعظت بر مہر حق + کے بگرداند حدث حکم سبق + لیک
میگویم حدیث خوش پئی + بر امید آنکہ تو کنعان نئی + آخر این اقرار خواہی کرد ہین + ہم ز اول
روز آخر را بہ بین + میتوانی دید آخر را مکن + چشم آخر بینت را کور و کہن + ہر کہ
آخر بین ترا مسعود دار + نبود ش ہر دم بہ رفتن عثار + گر نخواہی ہر دمی این خفت و خیز +
کن ز خاک پاے مردی چشم تیز + کحل دیدہ ساز خاک پاش را + تا بیندازی سر اوباش را +

کہ ازین شاگردی وزین افتقار + سوزنے باشی شوی تو ذوالفقار + سرمہ کن تو خاک زین بگزیدہ را + ہم بسوزد ہم لبازد دیدہ را + چشم روشن کن ز خاک اولیا + تا بہ بینی ز ابتدا تا انتہا + چشم اشتر زان بود بس نور بار + کہ خورد از بہر نور چشم خار + خار خور تا گل بروید اندر ترا + چشم تو روشن شود جان باصفا + خار را از چشم دل گر برکنی + چشم جان را حق ببخشد روشنی + المعنے اوپر جو فرمایا کہ اگر تو کنعان ہی تو میری نصیحت کیون مانیگا اس سبب سے کہ کنعان کے ایسے کان ہی نہین کہ اس کلام کو قبول کرین جبکہ مہر خدا تعالی کی اُنپر لگی ہی جیسا کہ فرمایا ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم مہر کردی ہی اللہ تعالی نے اُنکے دلون پر اور کانون پر اور آنکھون پر بس کہدیگا جا میرے کانون پر مہر خدا کی ہی اب بتا تو خدا کی مہر کو تیری نصیحت کب چھڑا سکے گی جیسے وضو کے حکم کو حدث جو شکنندہ وضو ہی کہان لوٹا سکتا ہی لیکن مین وہ بات کہ تو جس سے نیک پی ہو جاے ضرور کہونگا اسلیے کہ تو خاص کنعان نہین ہی اور جو کہا جاے کہ آیا تو کنعان ہی تو آخر یہی اقرار کریگا کہ کنعان نہین ہون پس جب کنعان نہین ہی تو ہم نصیحت سے کیسے خاموش ہون اسلیے کہ عادت یہ ہی کہ اکثر لوگ اول روز سے آخر روز کو دیکھتے ہین مثلاً صبح ہی صبح اگر کوئی مکروہ امر سامنے آجاتا ہی تو کہتے ہین دیکھیے آج کا دن کیسے گذرے تو بھی ایسے ہی آخر کو دیکھ سکتا ہی پھر زبردستی اپنی چشم آخر بین کو کور و کہن مت کر خوب جان لے جو کوئی آخر بین ہی وہ نیکبخت کی طرح برابر اس راہ مین چلا جاتا ہی اسکو اس رہروی مین ایسا نہین ہوتا جو ہر دم سر کے بل گر گر پڑے اگر چاہتا ہی کہ یہ گرنا اُٹھنا مجھ سے جاتا رہے تو کسی مرد کی خاک پاسے اپنی آنکھون کی بینائی تیز کر لے اسکی خاک پا کو اپنی آنکھون کا سرمہ بنا جبتک کہ سراو باش کا نہ گرالے اوباش نفس و شیطان ہین واسطے کہ اس شاگردی اور اس عاجزی سے اگر تو سوزن ہی تو ذوالفقار ہو جائیگا تو اس گزیدہ کی خاکپا کو اپنے دیدہ کا سرمہ بنا جیسے بنے چاہے سوز و محنت سے چاہے خوشامد و منت سے تو اپنی آنکھ خاک اولیا سے روشن کر تو ابتدا سے انتہا تک سب کچھ سوجھنے لگے دیکھ تو اونٹ کی آنکھ کیسی نور بار ہی اسی سبب سے کہ وہ نور چشم کے لیے خار کھاتا ہی کہتے ہین کہ اونٹ کی بصارت بہت تیز ہی اور خار اسکی غذا ظاہر نقل ہی کسی حکیم کی آنکھ مین نزلہ کا پانی آگیا تھا اتفاقاً راہ مین ایک کانٹا اسکی آنکھ مین گھس گیا اُسنے وہین سے اُسکو پکڑ لیا اور آنکھ سے کھینچا وہ پانی نکلگیا آنکھ روشن ہو گئی اسی کانٹے کے بقدر اُسنے آنکھ مین اس عارضہ کے واسطے سوئی مارنا ایجاد کیا چنانچہ کحالون کا اسپر عمل ہی پس کیا عجب جو مولانا رح نے اسی مناسبت سے اونٹ کے خار کھانے کو واسطے ترقی

نور چشم کے فرمایا ہو بس تو بھی خار کھا کہ وہ خار تیرے لیے نکل جا ئینگے تیری آنکھیں روشن اور جان با صفا ہو جائینگی تیری چشم دل مین خار گھسا ہوا ہی اگر اُسکو نکال ڈالیگا تو حق تعالی تیری چشم جان کو روشن کر دیگا جیسے خار نکالتے ہی اُس حکیم کی چشم روشن ہو گئی انخلاف شرح مین کمن کو بکمن تا بہ بینی کو نہ بہ بینی لکھا ہی

قصہ شکایت ایک اونٹ کا دوسرے اونٹ سے کہ مین چلنے مین منھ کے بل بہت گرتا ہون اور تو کم گرتا ہی یہ کیا بات ہی اور جواب دینا اُسکا

قولہ اشترے را دید روزے اشترے + چونکہ با او جمع شد در آخرے + گفت من بسیار می افتم برو در کریوہ و راہ و در بازار و کو + کز چہ در روی فتم بسیار من + در رہ ہموار و ناہموار من + خاصہ از بالائے کہ تا زیر کوہ + در سر آئم ہر زمانے از شکوہ + کم ہمی افتی تو در رہ بہر چیست + یا مگر خود جان پاکت دولتیست + در سر آیم ہردم و زانو زنم + پوز و زانو ز اخطا پر خون کنم + گر شود پالان و رختم بر سرم + وز مکاری ہر زمان زخمی خورم + ہمچو کم عقلی کہ از عقل تباہ + بشکند توبہ ہردم در گناہ + سخرۂ ابلیس گرد در زمن + از ضعیفی رائے آن توبہ شکن + در سر آید ہر زمان چون اسپ لنگ + کہ بود بارش گران راد سنگ + میخورد از غیب بر سر زخم او + از شکست توبہ آن ادبیر جو + باز توبہ میکند با رائے سست + دیو در دم باز توبہ اش شکست + ضعف اندر ضعف گیرش آنچنان + کہ بخواری بنگرد در وصلان + ای شتر کہ تو مثال مومنی + کم فتی در رو و کم بینی زنی + تو چہ داری کہ چنین بی آفتی + بیعثاری و کم اندر روفتی + المعنے مکاری وہ شخص جو اونٹ اور گھوڑا وغیرہ کرایہ مین دے آدبیر وہ اِدبار بالکسر کا بنی ہونا انکار کرتا ایک دن ایک اونٹ کو ایک اونٹ نے کہ دونون ایک آخور پر جمع ہوئے تھے دیکھکر کہا کہ مین بہت مُنھ کے بل گرتا ہون چاہے ٹیلہ ہو چاہے راہ چاہے گلی یا بازار کیا سبب ہی کہ مین اس قدر گرتا رہتا ہون برابر راہ مین بھی اور اونچے نیچے مین بھی خصوص پہاڑ کی بلندی سے تو ہر وقت سر کے بل نیچے ہی آتا ہون جسامت کے سبب سے پھر تجھ مین کیا بات ہی کہ تو مُنھ کے بل نہین گرتا یا شاید جان پاک تیری کچھ دولت والی ہی ای مقبول درگاہ الہی مین ہر دم سر کے بل گرتا ہون اور زانو ٹیکتا ہون جس سے منھ اور زانو میرے پر خون ہو جاتے ہین اگر پالان و اسباب کسی کا میرے سر پر ہوتا ہی تو کرایہ والے کی مار سے زخمی ہوتا ہون میرا ایسا حال ہی جیسے کوئی کم عقل اپنی عقل تباہ سے ہر دم گناہ سے توبہ کرتا ہی اور توڑتا ہی مین بھی قصد کرتا ہون نہ گرون اور گر جاتا ہون جیسے اُس توبہ شکن پر ابلیس ٹھٹھے مارتا ہی

اُسکی ضعیفی پر اُسے دیکھکے ایسے ہی مجھپر بھی ہنستے ہین لنگڑا گھوڑا جسپر بوجھ بھاری ہوا ور راہ پتھریلی تو ہر دم سر کے بل گرتا ہی آ ایسے ہی وہ توبہ شکن عیب سے سر پر زخم کھاتا ہی اور توبہ کیا توڑتا ہی ادبار لوڈھونڈھتا ہی پھر سستی رائے سے توبہ کرتا ہی پھر شیطان دم بھر مین توڑ دیتا ہی آیا تو اسکا ضعف اندر ضعف اور کبر ایسا کہ واصلان حق کو خواری کی نظر سے دیکھتا ہی لاجرم ای شتر تو مثل مومن کے ہی تو زمین پر نہین گرتا نہ ناک رگڑتا ہی بتا تو تیرے پاس وہ کون سی شی ہی جس سے تو نہین گرتا اور کس عیب سے بے لغزش ہی جو منھ کے بل نہین گرتا الخلاف شرح مین گزچہ کو گرچہ دولستیست کو دہ لفت عیب کو عیب دردم کو درم مثال کو مثلال لکھا ہی اگرچہ غیب کی جگہہ عیب بھی ہوسکتا ہی مگر دو کتابون مین غیب ہی ملا قولہ گفت گرچہ ہر سعادت از خداست + درمیان ما و تو بس فرقہاست + سر بلندم من دو چشم من بلند + بنیش عالی امانست از گزند + از سر کہ من ببینم پاے او + ہر کو و ہموار را من تو بتو + ہمچنان کہ دید آن صدر اجل + پیش کار خویش تا روز اجل + انچہ خواہد بود بعد شصت سال + دانداندر حال آن نیکو خصال + حال خود تنہا ندید آن متقی + بلکہ حال مغربی و مشرقی + نور در چشم دلش سازد سکن + بہرچہ سازد پی حب الوطن + ہمچو یوسف کو بدید اول بخواب + کہ سجودش کرد ماہ و آفتاب + از پس دہ سال بلکہ بیشتر + انچہ یوسف دیدہ بد بر کرد سر + نیست ان ینظر بنور اللہ گزاف + نور ربانی بود گردون شکاف + نیست اندر چشم تو آن نور رو + ہستی اندر حس حیوانی گرد + تو ز ضعف چشم بینی پشت پا + تو ضعیف و ہم ضعیفت پیشوا + پیشوا چشمست دست و پای را + کو نہ بیند جاے را ناجاے را + دیگر آنکہ چشم من بیناترست دیگر آنکہ خلقت من اطہرست + زانکہ من ہستم ز اولاد حلال + نے ز اولاد زنا و اہل ضلال + تو ز اولاد زنائی بیگمان + تیر کژ پرد چو کژ باشد کمان + المعنے اُس اونٹ نے کہا اگرچہ ہر سعادت داد الٰہی ہی لیکن میرے تیرے درمیان مین بہت فرق بھی ہین مین تجھ سے زیادہ سر بلند ہون اور میری چشم بھی بلند بس بنیش عالی ہی ہر نقصان سے سبب امان کی ہی مین پہاڑ کے سر سے اُسکے پانون تک دیکھ لیتا ہون ہر گڈھے اور ہموار کو تہ بتہ جیسے کہ اس مسند نشین بزرگ نے جو کام کہ اُسکے سامنے تھے سب کو روز اجل تک دیکھ لیا بلکہ جو کام ساٹھ برس بعد ہونے والے تھے کہ اکثر عمر آدمی کی ساٹھ برس کی ہوتی ہی اُس نیک خصال نے اُنکو بھی ابھی دیکھ لیا اور فقط اپنا ہی حال نہین مشرق و مغرب دونون کا اُسکے دل کی آنکھ مین نور ایسا سکونت پذیر ہوا ہی کہ حب الوطن کو تکتا رہے جو مراد مبدا سے ہی جیسے حضرت یوسف نے اول یعنے لڑکپن مین چاند سورج کو سجدہ کرتے خواب مین

دیکھا اور ہیچ کس سے زیادہ مین اُسنے ظہور کیا کہ والدین اور بھائیون نے سجدہ کیا بس ینظر بنور اللہ
یکھو یہ دو بات نہین ہو اولیا ضرور اسکے نور سے دیکھتے ہین کس واسطے کہ نور ربانی گرد ون شگافت
تو بیا بہری آنکھ مین وہ نور نہین ہی تو اسی حس حیوانی مین پھنسا ہوا ہی تو بسبب ضعف چشم کے
صرف پست پا ہی کو دیکھتا ہی خود بھی ضعیف اور تیرا پیشوا بھی ضعیف اسلئے کہ آنکھین ہی پیشوا ہاتھ
پانون کی ہین یہی جا اور نا جا دیکھتی ہین دوسرے یہ کہ میری آنکھین بینا و انور ترہین اور خلقت
میری پاک و اطہر اس سبب سے کہ مین اولاد حلال سے ہون نہ اولاد زنا و اہل گمراہی سے اُسنے
جو اپنی خلقت کو اطہر اور اولاد حلال سے کہا ہی یہ وجہ ہی کہ ہر حیوان مین ایک فرشتہ اُسی صورت اُسی
سیرت کا مخلوق ہی کہ وہ محافظ و منتظم اس نوع کا ہی کہ اسکو رب النوع کہتے ہین کیا عجب کہ یہ شتر وہی ہو
تو بیشک اولاد زنا سے ہی پس ٹیڑھی کمان کا تیر تو ٹیڑھا ہی اُڑیگا الخلافت شرح مین سکن کو شکن
ضعیفت کو ضعیف زنائی کو زنائی لکھا ہے

تصدیق کرنا اونٹ کا جواب اونٹ کا اور مقر ہونا اُسکے فضل کا اور مدد و پناہ چاہنا اور مہربانی کرنا شتر کا اور راہ بتانا

قولہ گفت اشتر راست گفتی ای شتر + این بگفت و چشم کرد از اشک پر + ساعتی بگریست در پاہش فتاد
گفت ای بگزیدہ رب العباد + چہ زیان دارد کہ از فرخندگی + در پذیری تو مرا در بندگی + فضل تو
برمن فزونست از شمار + ہم بفضل خود مرا معذور دار + گفت چون اقرار کردی پیش من + رو کہ
رستی تو ز آفات زمن + دادی انصاف و رہیدی از بلا + تو عدو بودی شدی اہل ولا + خوی
بد در ذات تو اصلی نبود + کز بد اصلی نیاید جز جحود + آن بد عاریتی باشد کہ او + آرد اقرار و
شود او توبہ جو + ہمچو آدم زلتش عاریہ بود + لاجرم اندر زمان توبہ نمود + چونکہ اصلی بود جرم آن
بلیس + رہ نبودش جانب توبہ نفیس + رو کہ رستی از خود و از خوے بد + وز زبانہ نار و زدندان دد
رو کہ اکنون دست در دولت زدی + در فگندی خود بجنت سرمدی + ادخلی تو در عبادی یا فتی +
ادخلی فی جنتی در تافتی + در عبادش راہ کردی خویش را + رفتی اندر خلد از راہ خفا + المعنے
مجموع بضمتین انکار کرنا اُس اونٹ نے اُس اونٹ سے کہا کہ تونے سچ کہا ایسا ہی ہون اور آنکھین
اشک سے پُر کرین تھوڑی دیر رو دیا پھر اُسکے پانون پڑ کے کہا کہ اے برگزیدہ رب العباد کے
تیرا نقصان کیا ہی جو بمقتضاے اپنی فرخندگی کے مجکو بندگی مین قبول کرے تیری فضیلت مجھپر
میرے شمار سے باہر ہی تو بطفیل اپنے فضل کے مجکو معاف کر اُسنے کہا اب جو تونے میرے سامنے

کیا

اقرار کیا اور اپنے قصور کا مقر ہوا تو جا ساری آفتون سے زمانہ کی چھوٹ گیا تو نے انصاف کرکے جملہ
بلاؤن سے رہائی پائی پہلے تو دشمن خدا کا تھا اب دوست ہوگیا اگرچہ بدخو تھا مگر بدخوئی ذاتی نہ تھی
اس واسطے کہ جو ذاتی بد ہی اُس سے سوا انکار کے کچھ ظہور مین نہین آتا وہ جانتا ہی اور انکار کرتا ہی اور
جو بد عارتی ہی وہ اپنے قصور کا مقر ہوتا ہی اور توبہ کی جستجو کرتا ہی جیسے آدم کہ اُنکی لغزش عارتی تھی
لاجرم فوراً توبہ کی اور جو کہ جرم ابلیس کا اصلی تھا اُس سبب سے توبہ نفیس کی راہ مین اب تک نہین چلا
تو جا کہ خودی و خوے بد دونون سے چھوٹ گیا اور آگ کے شعلون اور درندون کے دانتون سے
جا کہ اب تو نے ہاتھ دولت مین مارا اور آپ کو تخت سروری مین ڈالا تو فادخلی فی عبادی و
ادخلی جنتی مین داخل ہوا یعنے خدا تعالے کے خاص بندون مین شامل ہو کے جنت مین داخل
ہوا تو نے اُسکے بندون مین اپنی راہ کر لی پس پوشیدہ راہ سے جنت کو گیا قولہ اہدنا گفتی
صراط مستقیم + دست تو بگرفت بردت تا نعیم + نار بودی نور گشتی اے عزیز + غورہ گشتی گشتی انگور و
مویز + اختری بودی شدی تو آفتاب + شاد باش اللہ اعلم بالصواب + الضیاء الحق حسام الدین
بگیر + شہد خویش اندر فگن در حوض شیر + تا رہد آن شیر از تغییر طعم + یابد از بحر مزہ تکثیر طعم +
متصل گردد بدان بحر الست + چونکہ شد دریا ز ہر تغییر رست + منفذی یابد دران بحر عسل + آفتی را
بنو د اندر روی عمل + غرہ کن شیر وار ای شیر حق + تا رود آن غرہ بر ہفتم طبق + چہ خبر جان
ملول سیر را + کی شناسد موش غرہ شیر را + برنویس احوال خود با آب زر + بہر ہر دریا دلی عالی گہر +
آب نیلست این حدیث جانفزا + باریش در چشم قبطی خون نما + المعنے تو نے اہدنا کہا اور خود صراط
مستقیم جسکی رہنمائی چاہتا ہی اُسنے تیرا ہاتھ پکڑا اور جنت نعیم کو لے گئی ای عزیز تو بحقیقت نار
تھا اب نور ہو گیا تو غورہ بنا یعنے آپ کو کچا جانا اب بختہ ہو کے انگور و مویز ہو گیا تو ایک ستارہ
کم فروغ تھا اب آفتاب ہو گیا جسکے فروغ مین سب تارے چھپ جاتے ہین اب تو خوش رہ آئندہ
خدا کے حوالہ وہ صواب کو خوب جانتا ہی اب رجوع ہوئے طرف ذکر حسام الدین کے چنانچہ فرمایا
کہ ای ضیاء الحق حسام الدین لے یہ مثنوی حوض شیر کا ہی جیسے جنت مین نہر شیر کی جیسا کہ
فرمایا و انہار من لبن اب تو اسمین اپنا شہد ڈال دے ای حلاوت باطنی تا یہ حوض پھیکا نہ رہے
اور مزہ بھی نہ تغییر ہوا در بحر مزہ سے تکثیر طعم حاصل کرے اور وہ جو بحر الست کا ہی اُس سے جا ملے
اور جب اُس سے ملکے یہ حوض دریا ہو جائیگا تو دریا کیطرح تغیر مزہ سے چھوٹ جائیگا اس حوض کو
بھی راہ بحر عسل مین ملجائے تا کوئی آفت اسمین اپنا عمل دخل نہ کرسکے ای تغیر حق کے شیر کے مانند

نعرہ کرتا غرہ تیرا ہفتم فلک تک پہونچے مگر انکو جو سیر ہو کے کھانے والے ہین اور ایسے سیر جو سیری کے سبب سے بے چین وملول ہین ان حریصون کی جان کو اسکی کیا خبر اسلیے کہ موش حرص نعرۂ شیر کو کیا پہچانے تو اپنے احوال کو جو قابل آب زر سے لکھنے کے ہی واسطے ہر دریادل عالی گہر کے آب زر سے لکھدے اور یہ حدیث میری جانفزا ایسی ہی جیسے آب نیل کہ اے رب میرے اسکو قبطی گمراہ حاسد کی آنکھ مین خون کرکے دکھا کہ دیکھے اور چھوڑ دے اور حسد انگیزی سے باز رہے بالخلاف شرح مین بحر کو بہسرہ لکھا ہی اور موش کو ہوش

خوشامد کرنا قبطی کا سبطی سے کہ ایک برتن اپنی نیت کرکے نیل سے مجکو بھر دے اور میرے لب پر رکھدے تو پی لون بپاس دوستی و برادری کے اسلیے کہ جب تم بھرتے ہو تو صاف پانی ہوتا ہی اور ہم بھرتے ہین تو خون خالص ہوتا ہی

قولہ من شنیدم کہ در آمد قبطیے + از عطش اندر وثاق سبطیے + گفت ہستم یار و خویشاوند تو + گشتہ ام امروز حاجتمند تو + زانکہ موسے جادوے کرد و فسون + تاکہ آب نیل ما را کرد خون + سبطیان زان آب صافی میخورند + پیش قبطی خون شد آب از چشم بند + قبطیان تک میمرند از تشنگی + از پئے ادبیر خود یا بدرگی + بہر خود یک طاس را پُر آب کن + تا خورد از آبت این یار کہن + چون برائے خود کنی این طاس پُر + خون نباشد آب باشد پاک وحر + من طفیل تو بنوشم آب ہم + کہ طفیلے در تبع بجہد زغم + گفت ای جان جہان خدمت کنم + پاس دارم ای دو چشم روشنم + بر مراد تو روم شادی کنم + بندۂ تو باشم آزادی کنم + طاس را از نیل او پُر آب کرد + بر دہان بنہاد نیمے را بخورد + طاس را کژ کرد سوے آبخواہ + کہ بخور تو ہم شد آن خون سیاہ + باز آنسو کرد کژ خون آب شد + قبطی اندر خشم و اندر تاب شد + ساعتے بنشست تا خشمش برفت + بعد ازان گفتش کہ ای صمصام زفت + اے برادر این گرہ را چارہ چیست + گفت این را او خورد کو متقی ست + متقی آن ست کو بیزار شد + از رہِ فرعون و موسے دار شد + قوم موسے شو بخور این آب را + صلح کن با مہ ببین مہتاب را + صد ہزاران ظلمت از خشم تو + بر عباداللہ اندر چشم تو + خشم بنشان چشم بکشا شاد شو + عبرت از یاران بگیر استاد شو + کے طفیل من شوی در اعتراف + چون ترا کفریست ہمچون کوہ قاف المعنے صمصام شمشیر بران غرف پانی چلو مین لینا وثاق بالضم محل مین نے سنا ہی کہ ایک قبطی پیاس کے مارے ایک سبطی کے مکان پر آیا اور کہا کہ مین تیرا یار بھی ہون اور اپنا بھی اور آج حاجتمند ہوکے تیرے

پاس آیا ہون اس سبب سے کہ موسی نے اپنے جادو و فسون سے آب نیل کو ہمپر خون کردیا ہی سبطی
تو اس سے آب صاف پیتے ہین اور قبطی کے سامنے آتا ہی تو خون ہوتا ہی ایسی کچھ چشم بندی کی
ہی قبطی پیاس کے مارے مرے جاتے ہین خواہ اپنی بدبختی سے یا بدذاتی سے تو اپنے لیے ایک
طاس آب کا بھر تو تیرے آب سے یہ پرانا تیرا یار بھی پی لے اسلیے کہ جب تو اپنے واسطے اس
طاس کو بھریگا تو وہ خون نہین ہوگا پاک و آزاد تغیر سے رہیگا مین بھی طفیل تیرے پانی پی لونگا
کسو واسطے طفیلی کسی کی پیروی سے بے غم رہتا ہی متبوع کے سبب سے سب کچھ پاتا ہی کہا اے جان
جہان مین تیری خدمت کرونگا اور تیرے کہنے کا پاس خیال رکھونگا تو مجھکو مثل اپنی دونون آنکھون
کے عزیز ہی مین خوشی سے تیری مراد کی راہ مین چلونگا مین تیرا بندہ ہو کے آزاد ہونگا بس طاس کو اسنے
نیل سے بھرا اور اپنے منہ سے لگا کے تھوڑا اس سے پیا پھر طاس کو اس آبخواہ کیطرف جھکا دیا
کہ لے تو بھی پی بس وہ آب خون سیاہ ہوگیا پھر اپنی طرف جھکایا وہ خون پانی ہوگیا یہ دیکھ
قبطی گرم و غصہ ہوگیا تھوڑی دیر ٹھہرا تو غصہ اسکا دبا بالعد اسنے سبطی سے کہا کہ اے شمشیر
بُرّان ای برادر اس گرہ کے کھلنے کی تدبیر کیا ہی کہا اس پانی کو وہ پیتا ہی جو متقی ہی اور متقی وہ ہی
جو فرعون کی راہ سے بیزار ہوا اور موسیٰ والا بنا تو بھی موسے کی قوم ہو جا اور اس پانی کو فراغت
سے پی ماہ سے صلح کرلے پھر مہتاب کو دیکھ کہ مہتاب اسی کے ساتھ ہی تیرے سبب سے لاکھون
تاریکیان مخلوق پر طاری ہین ایسا خشم خدا کا ہو رہا ہی جیسا کہ تو دیکھ ہی رہا ہی تو اس غصہ کو دبا
آنکھین کھول اور خوش ہو اور اپنے یارون ہی کا حال دیکھ کے عبرت پکڑ اور استاد ہو جا
اور دن کو تعلیم کر تو میرا طفیلی صرف ایک چلو پانی مین کب ہو سکتا ہی جبکہ تیری نسبت کفر ایسا
ہی جیسے کوہ قاف جو سارے عالم پر محیط ہی وہ تجھپر محیط ہی اور ایسی گران چیز قولہ کوہ در سوراخ
سوزن چون رود + جز مگر آن کوہ برگ کہ شود + کوہ را کہ کن باستغفار خوش + جام مغفوران
بگیر و خوش بکش + تو بدین تزویر چون نوشی از آن + چون حرامش کرد حق بر کافران +
خالق تزویر تزویر ترا + کی خرد ای مفتری مفتری + آل موسیٰ شو کہ حیلت سود نیست + حیلہ ات
باد حق پیمود نیست + زہرہ دارد آب کز امر صمد + گردد او با کافران آبی کند + یا تو پنداری
کہ تو نان میخوری + زہر مار و کاہش جان میخوری نان کجا اصلاح آن جانی کند + کو دل از
فرمان جاندہ برکند + یا تو پنداری کہ حرف مثنوی + چون بخوانی رائگانش بشنوی + یا کلام حکمت و
سر نہان + اندر آید سہل در گوش کہان + اندر آید لیک چون افسانہا + پوست بنماید نہ مغز دانہا

در سر دور رد کشیدی چادری + روبهان کرده زچشمت دلبری + شاهنامه یا کلیله پیش تو + همچنان باشد که قرآن از عتو + فرق آنگه باشد از حق و مجاز + که کند کحل عنایت چشم باز + ورنه پشک و مشک پیش اخشمی + هر دو یکسان ست چون نبود شمی + خویشتن مشغول کردن از ملال + باشدش قصد کلام ذوالجلال + کآتش وسواس را و غصه را + زان سخن بنشاند و سازد دوا + بهر این مقدار آتش شاندن + آب پاک و بول یکسان شد بفن + المعنے پھر وہی سبطی کہتا ہے کہ جب تو کوہ ہے تو سوراخ سوزن مین کیسے گھسے جبتک کہ برگ نہ ہوجائے کوہ سے مراد علو و بلندی سے کاہ عجز و فروتنی اب تو اچھی عجز و زاری سے استغفار کرکے اس کوہ کو کاہ بنا پھر جام مغفور دن کا ہاتھ مین لے اور خوشی سے پی جا تو تو اس تزویر مین پڑا ہے اسکے ہوتے کیسے پیئے گا جبکہ خدا تعالی نے کافرون پر اسکو حرام کردیا ہے جو تو پیدا کرنے والا تزویر کا ہے وہ تیری تزویر کا خریدار کب ہوگا تو نے اے مفتری افترا کرنے والے افترا کئے ہوئے اسکو کیا جانا ہے مفتری بیا اسم فاعل ہے مفتری بالف اسم مفعول ہے تو آل موسی سے ہوجا حیلہ سے کچھ فائدہ نہین ہے حیلہ تیرا ایسا ہے جیسے ہوا خالی ناپنا اے بیہودگی محض بھلا آب کا یہ زہرہ ہے کہ حکم صمد سے پھر جائے اور کافرون کے ساتھ کام آب کا کرے یا تو یہ گمان کرے کہ مین روٹی کھاتا ہون نہین زہر مار دکاہش جان کھاتا ہے نان کا بھلا مقدور ہے کہ وہ صلاح اس جان کی کرے جسنے جان دینے والے کے حکم سے دل اٹھالیا ہے یا تو گمان کرتا ہے کہ باتین میری مثنوی کی جب اسکو پڑھتا ہے تو رایگان اور بیکار رستا ہے یا کلام حکمت و سر نہان کے ادنی اور ناچیز لوگون کے کان مین سہل و سرسری سماتے ہین اول تو سماتے ہی نہین اور سماتے بھی ہین تو جیسے افسانے کہ پوست ہی پوست تجکو نظر آتا ہے نہ مغز و دانے تو نے تو اپنے سر و رو پر چادر تان لی ہے بس وہ جو دلبر اسمین ہے اسنے بھی تیری آنکھ سے منھ چھپا لیا ہے تو اپنی سرکشی سے شاہنامہ اور کلیلہ کو ایسا جانتا ہے جیسے قرآن لیکن تجکو فرق حق و مجاز مین اسوقت ہو کہ سرمہ عنایت کا تیری آنکھین کھولدے نہین تو پشک یعنی مینگنیان اور مشک اخشم کے سامنے جسکو قوت شم کی نہین یکسان ہے آپ کو ملول ہوکے دل بہلانے کی خاطر کلام ذوالجلال کیطرف قصد کرنا جیسے کہ قصے کہانیان دیکھتے ہین اور اس خیال سے کہ اس کلام سے آتش وسواس و غصہ کو دبا دین اور اسکی دوا کرین بس غضب ہے کہ اتنی سی آگ بجھانے کے واسطے تیری فکر وفن آب پاک و بول کو یکسان ٹھہرائے آب پاک سے مراد کلام ذوالجلال سے اور بول دوسرے قصے قولہ آتش وسواس این بول و آب + هر دو بنشانند همچون خمر و خواب + لیک گر واقف شوی زین آب پاک + که کلام ایزدست و روحناک +

نیست گردد وسوسہ کلی زجان + دل بیابد رہ بسوے گلستان + زانکہ در باغی و در جوئے برد + ہر کہ
از سر صحف بوئے برد + یا بہ پنداری کہ روئے انبیا + آنچنان کہ ہست می بینیم ما + در تعجب ماندہ
پیغمبر ازان + چون نمی بینند رویم مومنان + چون نمی بینند نور روم خلق + کہ سبق بردست بر خورشید
شرق + ور ہمی بینند این خیرت چرا ست + تا کہ وحی آمد کہ آن رو در خفاست + سوی تو ماہ ست
وسوے خلق ابر + تا بہ بیند رایگان روی تو گبر + سوے تو دانہ ست سوے خلق دام + تا ننوشد
زین شراب خاص عام + گفت یزدان کہ تراہم ینظرون + نقش حمامند ہم لا یبصرون + می نماید
صورت آن صورت پرست + کان دو چشم مردۂ او ناظر ست + پیش چشم نقش می آری ادب +
کہ چرا پاسم نمیداری عجب + از چہ پس بے پا سخست این نقش نیک + کہ نمیگوید سلام را علیک +
می نجنباند سر و سبلت زجود + پاس آنکہ کردمش من صد سجود + المعنے بتائید سابق فرماتے ہین کہ
کہ اتنی سی آتش وسواس کو تو بول و آب دونون بجھا سکتے ہین مثل خمر و خواب کے کہ جہان شراب
پی لی سارے غمون سے چھوٹ کے بیغم ہو جاتا ہی اور ایسے ہی خواب مین کوئی وسواس نہین
رہتا لیکن اگر اس آب پاک سے واقف ہوئے کہ یہ کلام ایزد تعالی کا ہی اور روح سے بھرا
ہوا تو کلی وسوسے تیری جان کے نیست ہو جائین اور دل تیرا راہ طرف گلستان کے پائے اس سبب
سے کہ جو کوئی صحیفون کے بھید سے بو پا گیا وہ بو اسکو باغ و جو کی طرف لے گئی جو جنت ہی یا یہ گمان
کرے کہ صورت انبیا کی جیسی ہی ویسی ہی ہم دیکھتے ہین یہ نہین ہی اگر یہ ہوتا تو پیغمبر تعجب کیون
کرتے کہ ہماری صورت مومن کیون نہین دیکھتے اور مخلوق ہماری صورت کے نور کو کیون نہین پاتے
جو خورشید شرق سے بھی بڑھا ہوا ہی آخر خورشید کو دیکھتے ہین اور جو دیکھتے ہین تو اس بات سے
خبردار کرنا کیون ہی یہانتک کہ وحی آئی کہ وہ صورت اصلی پردۂ خفا مین ہی یہ نہین ہی تیری طرف
تو تیری صورت ماہ ہی کہ تو اسکو ماہ دیکھتا ہی اور مخلوق کی طرف ابر ہی تا کافر و گبر اس صورت کو تیری
رایگان نہ دیکھ پائین پھیر فرمایا کہ تیری طرف تو تیری صورت دانہ ہی ای میوۂ عجیب اور مخلوق کیطرف
دام جس سے بھاگتے ہین تا اس شراب خاص سے جسکو ہم دیکھتے ہین کہ وہی صورت مراد ہی
عوام مے نوشی نہ کرسکین کہ دیکھین اور مدہوش ہو جائین چنانچہ یزدان پاک نے فرمایا
و تراہم ینظرون وہم لا یبصرون یعنے تو انکو دیکھتا ہی کہ وہ تجکو دیکھتے ہین اور حال آنکہ وہ نہین دیکھتے
اسواسطے کہ یہ نقش حمام ہین محض بے بصیرت صورت پرست بت پرست بتقریب ذکر نقش کے
فرماتے ہین کہ بت پرست صورت کو دکھاتا ہی اور کہتا ہی کہ اسکی دونون آنکھین ناظر ہین حال آنکہ

مردہ جنہین بینائی نہین اور تو اُس نقش کی آنکھ کے سامنے بینا جان کے اسکا ادب کرتا ہی اور یہ
خیال نہین کرتا کہ کیون ادب کرون یہ تو میرا کچھ پاس و خیال کرتا ہی نہین صورت تو اُسکی بہت اچھی
ہی مگر ایسا بیجواب کیون ہی کہ مین سلام کرتا ہون یہ جواب مین علیک نہین کہتا نہ جود و کرم سے
سر ہلاتا ہی نہ مونچھ ہلاتا ہی اس بات کے پاس مین کہ مین نے اُسکو سیکڑون سجدے کیے ہین الخلاف
شرح مین بیاید کو بیاید خیرت کو حیرت لکھا ہی قولہ حق اگر چہ سر نجنباند برون + پاس آن ذوقے
دہد در اندرون + کہ دو صد جنبا ندن سر ازر دان + سر چنین جنباند آخر عقل و جان + عقل را خدمت
کنی در اجتہاد + پاس عقل آنست کا فزاید رشاد + حق نجنباند بظاہر سر ترا + لیک سازد بر سران
سرور ترا + مر ترا چیزے دہد یزدان نہان + کہ سجود تو کنند اہل جہان + آنچنانکہ داد سنگے را ہنر +
تا عزیز خلق شد یعنی کہ زر + قطرۂ آبی بیاید لطف حق + گوہری گردد برد از زر سبق + جسم خاکست و چو
حق تابیش داد + در جہانگیری چو مہ شد اوستاد + ہین طلسم ست این و نقش مردہ است + احمقان را
چشمش از رہ بردہ است + مینماید آنکہ چشمے میزند + ابلہان سازیدہ اند آنرا سند المعنے حق تعالے
اگر چہ بظاہر سر نہین ہلاتا لیکن پاس اُسکا باطن مین ایک ذوق و مزہ ایسا دیتا ہی کہ دو سو سر ہلانے کی
قیمت رکھتا ہی اور عقل و جان کا بھی سر ہلانا ایسا ہی ہی اگر تو اپنے اجتہاد و ریاضت مین عقل کی خدمت
کرے اور تجکو رشاد و ہدایت بڑھے تو یہی کو پاس عقل کا سمجھ لے کہ میرا پاس کیا حق تعالی بظاہر تیرے
واسطے سر نہین ہلاتا لیکن باطن مین سب سردار ونکا سردار تجکو کردیگا وہ پاک یزدان پوشیدہ تجکو
کوئی ایسی چیز دیدیگا کہ تمام اہل جہان تیرے سامنے سر جھکا وینگے اور سجدہ کرینگے جیسے کہ پتھر کو اُسنے
ایسا ہنر دیا ہی کہ زر بن کے عزیز خلق ہوا اور دیکھو قطرۂ آب کو کہ جب لطف حق کا پاتا ہی ایک گوہر
ہوجاتا ہی کہ قدر و قیمت مین زر سے بڑھ جاتا ہی آدمی کا جسم خاکی جب حق تعالی اسکو تاب و فروغ دیتا
ہی جہانگیری مین مثل ماہ کے استاد ہوجاتا ہی جب اتنے دلایل تو نے سُنے تو خبردار ہو جان لے کہ یہ طلسم ہی
اور نقش مردہ ہی احمقونکو اُسکی آنکھون نے راہ سے بے راہ کیا ہی آنکھو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ پلک مارتا ہی
آنکھ ہلاتا ہی بس اُنھون نے اسیکو اپنے لیے سند کرلیا ہی

درخواست کرنا قبطی کا سبطی سے دعاے خیر و ہدایت اور دعا کرنا سبطی کا قبطی کے حق مین اور مستجاب ہونا دعا کا جناب حق تعالی مین

قولہ گفت قبطی تو دعائے کن کہ من + از سیاہی دل ندارم آن دہن + تا بود کہ قفل این در وا شود + زشت را
در بزم خوبان جا شود + از تو مسخے صاحب خوبی شود + یا بلیسی باز کروبی شود + یا بفر دست مریم بوی مشک +

یا بد و تر ہی و میوہ شاخ خشک + سبطی آندم در سجود افتاد گفت + کاے خدای عالم سر و نہفت + سبطی و قبطی ہمہ بندہ تو اند + عاجز امر تو اند و مستمند + جز تو پیش کہ بر آرد بندہ دست + ہم دعا و ہم اجابت از تو ہست + ہم ز اول تو دہی میل دعا + تو دہی آخر دعاہا را جزا + اول و آخر توئی ما درمیان + ہیچ ہیچے کہ نیاید در بیان + اینچنین میگفت تا افتاد طشت + از سر بام و دلش بیہوش گشت + باز آمد او بہوش اندر دعا + لیس للانسان الا ماسعیٰ + در دعا بد او کہ ناگہ نعرۂ + از دل قبطی بجست و غمرۂ + کہ ہلا بشتاب و ایمان عرضہ کن + تا ببرم زود زنار کہن + آتشے در جان من انداختند + مر بلیسی را بجان بنواختند + دوستی تو ز حب ناشگفت + حمد للہ عاقبت دستم گرفت + کیمیای بود صحبتہاے تو + کم مباد از خانۂ دل پاے تو + تو یکے شاخی بدی از نخل خلد + چون گرفتم او مرا تا خلد برد + سیل بود آمد تنم را در ربود + برد سیلم تا لب دریای جود + من بوی آب رفتم سوے سیل + بحر دیدم در گرفتم کیل کیل + طاس آوردش کہ اکنون آب گیر + گفت رو شد آبہا پیشم حقیر + المعنے مسخ بالفتح اچھی صورت سے بری صورت کی طرف تغیر ہونا یعنے نصائح مذکورہ بالا سبطی کے قبطی نے سنکر کہا کہ تو میرے حق مین دعا کر کہ مین ایسا سیاہ دل ہون کہ اپنا منھ قابل دعا کے نہین پاتا تو تیری دعا سے قفل اس دروازے کا کھلجاے اور بدصورت کو خوبصورتون کی بزم مین جگہہ ملے تو وہ شخص ہی کہ تیری برکت سے مسخ خوبی ہو جائے یعنی اگر کوئی اچھی صورت سے بری صورت پر بدل گیا ہو تو پھر وہ اچھی صورت پر ہو جائے یا اگر کوئی بلیس ہو تو پھر سے کروبی ہو جاسے جو سادات الملائک ہین یا ایسا ہو جیسے مریم کے دست مبارک سے شاخ خوش نے مشک پایا اور تازگی و میوہ کما جا فی القرآن وہزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا اور ہلا تو اپنی طرف شاخ خرما کی کہ گرائیگی وہ تجھپر خرما تر پختہ بالیدہ جیدہ اور حال آنکہ یہ درخت خرما خشک تھا سبطی اسکی استدعا سے فوراً سجدے مین گرا اور کہا کہ اے خدا تو وہ ہی کہ تجھپر چھپا ڈھکا سب ظاہر ہی اور تو سب کا عالم اگر سبطی ہی یا قبطی دونون تیرے بندہ ہین اور تیرے حکم کے سامنے عاجز اور ملول یہ بندہ تیرے سوا کسکے سامنے ہاتھ پھیلاے اسلیے کہ دعا و قبول دعا دونون تجھی سے ہین تجھے جو کسیکی حاجت روائی منظور ہوتی ہی تو پہلے اسکو رغبت دعا کی دیتا ہی پھر آخر مین دعاؤن کا بدلا دیتا ہی پس اول و آخر تو ہی ہی اور ہم درمیان مین کا اور ایسے ہیچ ہیچ جسکا بیان نہین، یہ سبطی یہی کہ رہا تھا کہ طشت اسکا سر بام ایسا گرا یعنے ایسی کیفیت خفتہ ظاہر ہوئی کہ بیہوش ہو گیا پھر اسی دعا کے حال مین ہوش مین آیا تو مضمون لیس

للانسان الا ما سعی کا بھا یعنے نہین ہی واسطے انسان کے مگر جو کچھ سعی کی اُسنے حاصل یہ کہ دعا اُسکی مقبول ہوئی چنانچہ یہ ابھی دعا ہی مین تھا کہ یکایک قبطی کے دل سے ایک نعرہ اور ایک نعرہ نکلا کہ آگاہ ہو اور دوڑ جلدی ایمان میرے سامنے عرض کر تو مین شتابی اس پر اپنے زنار یعنی کفر کو قطع کرون ایک آتش قضا و قدر نے میری جان مین لگا دی ہی جو مراد عشق سے ہی اور خاص ابلیس کو کہ مراد اپنی ذات سے ہی جان تازہ عطا کر کے نوازش کی ہو تیری دوستی نے کہ وہ ایک محبت ناشگفت ہی جسمین معجب کو کچھ دخل نہین فی نفسہ وہ ایسی ہی ہی میرا ہاتھ پکڑا اور دستگیری کی تیری صحبت کیا ایک کیمیا تھی کہ میری ماہیت قلب کر دی تیرے خانۂ دل مین تیرے قدم خدا کرے ہمیشہ رہین تو نخل خلد کی ایک شاخ تھا کہ مین شاخ کو پکڑتے ہی خلد کو پہونچگیا ایک سیل تھا کہ وہ آیا اور میرے تن کو بہا لے گیا اور لب دریا ے جود تک پہونچا دیا مین تو پانی کی امید پر سیل کی طرف گیا مجکو بحر ملگیا جس سے مین نے پیالے کے پیالے بھر لیے بعد اس گفتگو کے سبطی طاس اُسکے پاس لایا کہ اب اسمین آب بھر دیکھ تو کیا ہوتا ہی قبطی نے کہا جا اب سارے پانی میرے سامنے حقیر ہو گئے مین اب اُنکو ناچیز جانتا ہون الخلاف شرح مین للانسان کو الا انسان لکھا ہی قولہ شربتے خوردم ز اللہ اشترے + تا بمحشر تشنگی ناید مرا + آنکہ جو و چشمہا را آب داد + چشمۂ اندر درون من کشاد + این جگر کہ بود گرم و آبخوار + گشت پیش ہمت او آب خوار + کاف کافی آمد از بہر عباد + صدق وعدہ کھیعص + کافیم بدہم ترا من جملہ خیر + بے سبب بے واسطہ یاری غیر + کافیم بے نان ترا سیری دہم + بے سپاہ و لشکرت میری دہم + کافیم بے وارث دربان کنم + کوہ را و چاہ را میدان کنم + بے کتاب و اوستا تلقین دہم + بے بہارت نرگس و نسرین دہم + موسی را دل دہم با یک عصا + تا زند بر عالمے شمشیرہا + دست موسی را دہم یک نور تاب + کہ طپانچہ میزند بر آفتاب + چوب را مارے کنم من ہفت سر + کہ نزاید مادہ مار از نر + چون در آمیزم در آب نیل من + خود کنم خون عین آبش را بفن + شادیت را غم کنم چون آب نیل + کہ نیابی سوے شادیہا دلیل + باز چون تجدید ایمان بر سنے + باز از فرعون بیزاری کنی + موسی رحمت بہ بینی آمدہ + نیل خون بینی از و آبے شدہ + چون سر رشتہ نگہداری درون + نیل ذوق تو نگردد ہیچو خون + المعنے پھر اُسی قبطی کا قول ہی کہ مین نے شربت ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ کا پیا یعنی بیشک اللہ خرید کرتا ہی مومنون سے مال اُنکے اور جانین اُنکی اسواسطے کہ اُنکے واسطے جنت ہی پس اُسنے میری جان کی خریداری کی

اما

اور اس آیت کا شربت مجھے پلا یا ایسا کہ اب مین محشر تک تشنہ نہونگا جسنے نہرون اور چشمونکو آب
عطا کیا ہی اُسی نے ایک چشمہ رحمت کا میرے دردن مین کھول دیا ہی یہ جگر میرا کہ گرم و آبخوار رہتا
تھا اور تشنگی سے جلتا تھا اب اُسکی ہمت کے سامنے یہ پانی ذلیل و خوار ہو گیا وہ جو سچا وعدہ
فرمایا ہی کہیعص اسکا ہی کاف بندون کے واسطے کافی ہی چنانچہ اشعار آیندہ اُسکے بیان مین ہین
کہ مین کافی ہون جملہ خیر تجکو عطا کرونگا اور بے سبب و بے واسطہ غیر کے اور ایسا کافی ہون
کہ بے نان کے تجھکو سیری دون اور بے سپاہ و لشکر کے تجکو پادشاہ کردون اور کافی ہون
کہ بے دوا کے تیرا علاج کرون اور کوہ و چاہ کو تیرے واسطے میدان کردون اور بے کتاب و
اُستاد کے تجکو تلقین کرون بے بہار کے نرگس و نسرین دون کسی موسے کو ایسا دل دون اور دلیر
کردون کہ ایک عصا سے ایک عالم کو تہ تیغ کرے اور موسے کے ہاتھ کو ایک ذرا سا نور و تاب
دون اور ایسا غالب کردون کہ آفتاب کے منھ پر طپانچہ مارے ایک ادنے چھڑی کو مار ہفت سر
بنا دون کہ اس قسم کا مار کوئی مادہ اور کسی نر سے نہ جنے جب آب نیل مین آمیزش کرون تو
خود اُسکے عین آب کو خون کردون اگر چاہون تو تیری شادی کو آب نیل کی طرح غم کردون تشبیہ
نیل سے بدینوجہ کہ نیل کا پانی بسبب عمق کے سیاہ معلوم ہوتا ہی اور غم مین بھی سیاہ پوش ہوتے
ہین اور ایسا غم کہ پھر شادیون کی طرف تیرا کوئی دلیل ہی نہ ہوسکے دلیل راہبر اور پھر جب تو اپنا
ایمان نیا اور تازہ کرے اور فرعون سے بیزار ہوئے فوراً موسے رحمت کو اپنے سامنے دیکھے
کہ تیرے سر پر موجود ہی جس سے یہ نیل جو خون ہو رہا ہی پانی ہو جائے تو اپنے باطن مین سر رشتہ
ادب کو تکے رہ ذرا ادھر اُدھر مت ہونے دے پھر دیکھ تیرے ذوق و ذائقہ کا نیل کبھی خون نہ
ہوگا قولہ من گمان بردم کہ ایمان آورم + تا ازین طوفان خون آبے خورم + من چہ دانستم کہ
تبدیلی کند + در نہاد من مرا نیلی کند + سوے چشم خود یکی نیلم روان + برقرارم پیش چشم دیگران
ہمچنانکہ اینجہان پیش نبی + غرق تسبیحست پیش ما ابی + پیش پیغمبر جہان پر عشق و داد + پیش
چشم دیگران مردہ جماد + پست و بالا پیش چشمش تیز رو + از کلوخ و سنگ او نکتہ شنو +
با عوام این جملہ پست و مردہ + زین عجب تر من ندیدم پردہ + گور ہا یکسان بہ پیش چشم ما + روضہ
حفرہ بچشم انبیا + عامہ گفتندی کہ پیغمبر ترش + از چہ گشتہ ہست و شد رستا او ذوق کش + خاصہ
گفتندے کہ پیش چشم تان + مینماید او ترش اے امتان + یک زمان در چشم ما آئید تا +
خندہ ہا بینید اندر ہل اتے + از سر امرود بن بنماید آن + منعکس صورت بزیر آ اے جوان +

آن درخت ہستیت امرود بن + تا در آنجا لی بہ بینی خارزار + پر ز گزدم و ہمہ خشم و پر ز مار + چون فرود آئی بہ بینی رایگان + یک جہان پر گلرخان دو الگان + چون فرود آئی فرود آید ترا + در درون ہمراز فیض کبریا ــــ المعنے حفرہ بالفتح گڑھا امرود بن درخت پھر اسی قبطی کا قول ہی کہ مین نے گمان کیا تھا کہ مین ایمان لاؤن تو اس طوفان خون سے پانی ہوون یہ کیا جانتا تھا کہ وہ میری ذات مین ایسے تبدیل کریگا کہ خود مجکو نیل بنا دیگا اب مین اپنی آنکھ کے سامنے تو مثل نیل کے روان ہون اور اور رون کی آنکھ مین برقرار ہون جیسا کہ تھا جیسے یہ جہان نبی کے سامنے تسبیح مین ڈوبا ہوا ہی اور ہمارے سامنے ابی ہی اسے سرکش پیغمبر کے سامنے تو جہان پر عشق دوا دا ہی اور اور رون کی آنکھ مین مردہ اور جماد پست دبالا اسے زمین و آسمان سب اُنکے سامنے ذکر و تسبیح مین تیزرو ہین وہ جملہ کلوخ و سنگ سے اُسکے نکتے سنتے ہین عوام کے ساتھ یہ سب پست اور مردہ ہین ویسے زندہ وگویا حیران ہون ایسا پردہ عجب مین سنے کبھی نہین دیکھا گو زمین مرد ہمارے سامنے سب یکسان ہین اگر انبیا کی آنکھ مین کوئی مانع ہی کوئی محض گڑھا ایک وقت مین جو کئی روز وحی نہین آئی تھی بوجہ بے التفاتی کرنے ایک اندھے کے ساتھ تو آنحضرت ملول ہوئے تھے عام تو کہتے تھے کہ کس سبب سے پیغمبر ترش ہوئے ہین اور کیا وجہ ہی کہ وہ ذوق وشوق چھوڑ دیا ہی اور خاص کہتے تھے کہ تمھاری نظر مین ای امت والو ترش معلوم ہوتے ہین ذرا دیر کو ہماری سی تو آنکھین کر لو اور اُنکا خندہ سورہ ہل اتی سے دیکھو کیسی کیسی نعمتین اُنکے واسطے خدا تعالی نے مذکور فرمائی ہین بس ایسی نعمتون والا کیسے ترش ہوگا آیندہ اشعار تمہید ہین واسطے ایک حکایت کے کیا سمجھی یعنی تو درخت امرود کی پھننگی پر چڑھا ہوا ہی اس سبب سے تجھے الٹی صورت معلوم ہوتی ہی ذرا نیچے تو آ ای جوان تا تجکو ٹھیک ٹھیک معلوم ہوشے اور وہ امرود بن تیری ہستی کا درخت ہی جبتک تو اس ہستی کے درخت پر چڑھا ہی تجکو ایسی ہی برائی یا تمیز سو جھینگی تنی کو کیا جانیگا اور جبتک تو وہان ہی تو خارزار ہی گزدم خشم و مار سے بھرا دیکھیگا اور جب اس درخت سے اُتر آئیگا تو مفت مین ایک جہان گلرخون اور دایون سے بھرا دیکھیگا اور سوا اسکے جب اُتر آئیگا تو اپنے درون مین فیض کبریا کے اسرار پائیگا اختلاف شرح مین مردہ جماد کو مرد ہو جیسا دپست کو مثبت لکھا ہی

حکایت ایک زن پلید کار کی کہ شوہر سے کہا کہ یہ خیالات امرود بن پر چڑھنے سے معلوم ہوتے ہین نیچے اُترو تو یہ خیالات جاتے رہین

قولہ آن زنے میخواست تا با مول خود + بہر کند ریش شوی گول خود + پس بشوہر گفت زن کای نیکبخت

من بر آیم میوه چینم از درخت + چون بر آمد بر درخت آن زن گریست + چون ز بالا سوی شوهر بنگریست +
گفت شوهر را که اے ابون رد + کیست آن لوطی که بر تو می فتد + تو بزیر آن چو زن بغنوده + ای بغا
تو خود مخنث بوده + گفت شوہر نے سرت گوئی بگشت + ورنہ اینجا نیست غیر من بدشت + زن مکرر
کرد کاسے بابرطلہ + کیست بر پشت فرو خفتہ بلہ + گفت ای زن ہین فرود آ از درخت + کہ سرت
گشت و خرف گشتی تو سخت + چون فرود آمد بر آمد شوہرش + زن کشید آن مول را اندر برش +
گفت شوہر کیست ہان ای روسپی + کہ ببالاے تو آمد چون کپی + گفت زن نے نیست اینجا غیر من +
ہین سرت برگشتہ شد ہرزہ متن + او مکرر کرد بر زن آن سخن + گفت زن این ہست از امرودبن +
از سر امرودبن من ہمچنان + کژ ہمی دیدم کہ تو ای قلتبان + پس فرود آتا ببینی ہیچ نیست + این ہمہ
تخییل از امرو بنی ست + ہزل تعلیم ست آنرا جد شنو + تو مشو بر ظاہر ہزلش گرو + ہر جدی ہزل ست
پیش ہازلان + ہزلہا جد ست پیش عاقلان + کاہلان امرودبن جویند لیک + تا بدان امرودبن
راہیست نیک + نقل کن ز امرودبن اکنون برو + گشتہ تو خیرہ چشم و خیرہ رو + این منی و ہستی اول
بود + کہ از و دیدہ کژ و احول بود + چون فرود آئی ازین امرودبن + کژ نماند فکرت و چشم و سخن +
المعنی مول و آشنا و حریف گول احمق ابون جسکو علت ابنہ ہو بغا زنا کرنا فاحشہ ہونا برطلہ کلاہ
خرف بتاہ عقل روسپی زن فاحشہ کپی ہندی بندر ہزل و جد باہم ضد فرماتے ہین کہ ایک عورت
چاہتی تھی کہ اپنے شوہر احمق کے سامنے حرام کراؤن پس شوہر سے کہا کہ ای نیکبخت مین اس درخت
پر چڑھ کے اس سے میوہ توڑنا چاہتی ہون جب درخت پر چڑھ گئی اوپر سے خاوند کیطرف دیکھ کے
رونے لگی اور شوہر سے کہا کہ ای مابون ردیعنے اغلام کرانے والے مردود یہ کون اغلامی ہی جو
تجھ سے اغلام کر رہا ہی اور تو اسکے نیچے مثل زن کے پڑا ہی ای اغلام کرانے والے تو خود ہی مخنث
تھا شوہر نے کہا نہین گویا تیرا سر چکر مین آگیا ورنہ اس جنگل مین میرے سوا اور کون ہی عورت نے
بار بار کہا کہ ای کلاہ والے یہ کون ہی جو تیری پشت پر جھوٹا ہوا ہی کہا ای عورت خبردار ہو درخت سے
اتر کس واسطے کہ تیرا سر چکر مین آگیا اور عقل تیری تباہی مین پڑگئی جب یہ درخت سے اتری تو
پھر شوہر درخت پر چڑھا عورت اس آشنا سے ہم آغوش ہوئی یہ حال دیکھ کے کہا کہ ای رنڈی فاحشہ
یہ کون ہی جو مثل بندر کے تجھ پہ سوار ہی عورت نے کہا نہین یہان سوا میرے کوئی نہین ہی تیرا سر
بھی چکر مین آگیا بیہودہ باتین مت بنا شوہر نے بھی بار بار یہ بات عورت سے کہی عورت نے کہا کہ
یہ بات اس امرودبن سے ہی کہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہی مین بھی جب اس امرودبن پر چڑھی تھی

تو ایسے ہی گز دیکھی تھی جیسے تو ای قلتبان کج دیکھتا ہی بس اُتر آ اور دیکھے کچھ نہین ہی یہ سب خیال
اس امرودبن سے پیدا ہوئے آب اشعار مولانا رہ کے ہین اس حکایت فحش کے عذر مین کہ یہ ہزل
نہین ہی بلکہ تعلیم ہی تو اسکو جد کرکے سن اور ظاہر جو ہزل ہی اسپر گرویدہ نہ ہو ظاہر ہی کہ جو لوگ
ہزل والے ہین اُنکے سامنے ہر جد ہزل ہی اور جو عاقل ہین اُنکے نزدیک ہزل بھی جد ہی کاہل
لوگ امرودبن ڈھونڈھتے ہین لیکن غور کرین تو اُسی امرودبن مین راہ نیک بھی لگی ہوئی ہی سے معنے
امرودبن کہ اوپر اُسکو ہستی کہا ہی اس سے ابھی ای لقل کرنے سے پہلے نقل کر جا اور موتوا قبل
ان موتوا کا مصداق ہو اسی سے تو خیرہ چشم وخیرہ رو ہو رہا ہی اول درجہ یہی منی وہستی ہین
جنسے آنکھین کج اور احول ہو جاتی ہین جب اس امرودبن سے تو اتر آئیگا تو تیری فکر اور آنکھ
سب راست درست ہو جائینگی کوئی کژ نہین رہیگا الخلاف شرح مین مکرر کے آگے گفت نہین ہی
نماند کو نماید لکھا ہی **قولہ** یک درخت سخت بینی گشتہ این + شاخ او بر آسمان ہفتمین + چون فرود آئی
ازو گردی جدا + مبدلش گرداند از رحمت خدا + راست بینی گر بدی آسان چنین + مصطفے کر
محو ہستی از رب دین + گفت بنما جزو جزو از فوق و پست + آنچنانکہ ہیش تو آن جزو ہست + زین تواضع
گر فرود آئی خدا + راست بینی بخشد آن چشم ترا + بعد ازان برو بر آن امرودبن + کہ مبدل گشت و
سبز از امر کن + چون درخت موسوی شد آن درخت + چون سوی موسی کشاید رے تو رخت + آتش
او را سبز و خرم میکند + شاخ او آنی انا اللہ میزند + زیر ظلش جملہ حاجات روا + انچنین باشد الٰہی
کیمیا + آن منی و ہستیت باشد حلال + کہ در و بینی صفات ذو الجلال + المعنے بتائید سابق فرماتے ہین
کہ تو اس امرودبن ہستی کو ایک ایسا درخت سخت مضبوط جان جسکی شاخ آسمان ہفتمین پر ہی یعنی جس کے
زعم سے تو آسمان ہفتمین پر ہی اور جب تو اس سے اُتر آئے اور جدا ہو جائے تو خدا تعالی اپنی رحمت سے
اسکو بدل دیگا آب فرماتے ہین کہ راست بینی ایک بڑا امر اہم ہی اگر آسان اور ایسا ویسا ہوتا
تو حضرت مصطفٰے رب دین سے کب درخواست کرتے کہ ہر شی جو فوق وپست مین ہی جز جز کرکے ہمکو بتا
اور دکھا دے جیسا کہ وہ جز و تیرے سامنے ہی بس اس فروتنی سے اگر تو ہستی اختیار کریگا تو خدا تعالے
تیری آنکھ کو راست بینی بخشیگا بعد اسکے پھر تو امرودبن پر فراغت سے چڑھ جا کہ اب وہ مبدل اور سبز
امر کن سے ہوگیا اور مثل درخت موسی کے وہ درخت ہوگیا جب تو موسی کی طرف اپنا بستر کھولے گا اور
جمائیگا درخت سے وہ درخت جسپر اول دفعہ حضرت موسی نے تجلی نور الٰہی کی دیکھی تھی اور آواز انی
انا اللہ کی آئی تھی اور یہ وہ درخت ہی جسکو آگ تازہ و سرسبز کرتی ہی اور شاخ اسکی انی انا اللّٰہ

کہتی ہی یعنے مین معبود حقیقی ہون اور حضرت موسیٰ کو اول مین آگ ہی نظر آئی تھی اسی کی امید پر یہ اس درخت تک پہونچے تھے پس جب تو اس درخت کے سایہ تلے ہو جائیگا پھر سب حاجتین تیری روا ہین اسیکو کیمیاے الٰہی کہتے ہین پھر منی وہستی تیری سب حلال ہی اسلیئے کہ اس منی وہستی مین صفات ذوالجلال کی دکھیگا پھر کیون نہ حلال ہو اخلاق شرح مین اسکو اسیطرح لکھا ہی

باقی قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

قولہ شد درخت کج مقوم حق نما + اصلہ ثابت وفرعہ فی السما + آمدش پیغام از وحی مہم + کہ کژی بگذار اکنون فاستقم + این درخت تن عصای موسیست + کامرش آمد کہ بیندازش ز دست + تا ببینی خیر او و شر او + بعد از ان برگیر او را ز امر ہو + پیش از افگندن نبود او غیر چوب + چون بامرش برگرفتی گشت خوب + اول او بدبرگ افشان برہ را + گشت معجز آن گروہ غرہ را + گشت حاکم بر سر فرعونیان + آب شان خون کرد و کف بر سر زنان + از مزارع شان بر آمد قحط مرگ + از ملخہای کہ میخوردند برگ + تا بر آمد بیخود از موسیٰ دعا + چون نظر افتادش اندر منتہی + کاین ہمہ اعجاز و کوشیدن چراست + چون نخواہند انجماعت گشت راست + امرش آمد کا تباع نوح کن + ترک پایان بینی مشروح کن + منکر آخر کہ تو داعی رہی + امر بلغ ہست آن نبود تہی + کمترین حکمت کزین الحاح تو + جلوہ گردد آن لجاج و آن عتو + تا کہ رہ بنمودن و اضلال حق + فاش گردد بر ہمہ اہل فرق + چونکہ مقصود از وجود اظہار بود + بایدش از پند و اغوا آزمود + دیو الحاح غوایت میکند + شیخ الحاح ہدایت میکند + باز گرد و قصہ قبطی بگو + گرد کفر از باطن خود زدو + شو المعنے مقوم راست کردہ شدہ الحاح مراد ہی کرنا ضلال بہکانا غوایت گمراہی پھر اسی قبطی کا بیان ہی گویا تو وہ ایک درخت کج تھا یا سیدھا ہو گیا اور کفر نما سے حق نما ہوا کہ جڑ تو اسکی زمین پر قائم تھی اور شاخین اسکی آسمان مین دوسرا مصرعہ مقتبس ہی آیہ کریمہ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السما سے جیسے درخت پاکیزہ کہ جڑ اسکی قائم و ثابت ہی اور شاخین اسکی آسمان مین اسکو پیغام وحی مہم ای بزرگ سے آیا کہ کجی چھوڑ اور اب سیدھا ہو جا فاستقم بھی تلمیح ہی آیت کریمہ فاستقم کما امرت قائم ہو تو جیسا کہ حکم کیا گیا ہی یہ درخت تن کا ایسا سمجھ جیسے عصاے موسیٰ جسکو حکم ہوا تھا کہ ہاتھ سے ڈالدی اور اسکی خیر و شر کو دیکھ بعد اسکے حکم ہو کے ساتھ اٹھالے اب خیال تو کر کہ قبل گرادینے سے وہ لکڑی تھا جب اسکے حکم کے ساتھ اٹھایا گیا تو کیسا خوب ہو گیا اول تو وہ پتے بکریون کے جھاڑتا تھا پھر اس گروہ

مغرور کے لیے معجزہ ہو گیا اور سب فرعونیون کا حاکم بنایا پانی اُنکا خون کر دیا اور سرا اُنکا پیدا اُن کے
کھیتون سے قحط و مرگ اُٹھا یا ملخ سے جو تھی کھیتون کی کھا گئیں یہانتک کہ حضرت موسیٰ کو بھی رحم
آیا اور بے اختیار دل سے یہ دعا اُٹھی بسبب اسکے کہ نظر اُنکی انتہا پر پڑی کہ بسبق رمعجزے دکھانا
اور کوشش کرنا نہ علوم کس واسطے ہی جبکہ یہ معلوم ہی کہ یہ جماعت سیدھی نہ ہوگی حکم الٰہی آیا کہ تو
پیروی لوح کی کر جنھون نے ہزار برس مصیبت قوم کی اُٹھائی تو اس عاقبت اندیشی کو جو شرح دین ہے
ترک کر تو آخر کو مت دیکھ اسواسطے کہ تو داعی اور بلانے والا اس راہ کا ہی جو تجکو حکم بلغ ما انزل
الیک صادر رہی یعنی پہونچا جو کچھ نازل کیا گیا ہی طرف تیرے یہ حکم ہمارا خالی نہین ہی ادنیٰ حکمت
اسمین یہ ہی کہ اس تیری خوشامد وزاری سے ظاہر ہو جائیگا کہ فلان مین لجاج ہی اور فلان عتو اور
سرکشی اور یہ حکمت کہ خدا تعالیٰ کا راہ بتانا اور گمراہ کرنا سب فرعون پہ ظاہر ہو جاسے جو کہ مقصود وجود
عالم سے اظہار رہی کہ مخلوق پیدا ہو تو اُسکو پند و اغوا سے آزمانا بھی چاہیئے اسلیے شیطان ہی کہ وہ
مبالغہ گمراہی مین کرتا ہی اور شیخ ہی کہ وہ مبالغہ ہدایت مین کرتا ہی آپ فرماتے ہین کہ بوٹا ور قصہ قبطی کا
کہ اور گرد کفر کی اپنے باطن سے جلدی دھو سکا گرد آلود رہنا اچھا نہین

سخت ہونا معاملہ قبطیون پر اور شفاعت فرعون

قولہ چون بپایان گشت آن امر سخون + نیل می آمد سراسر جملہ خون + تا بنفس خویش فرعون آمدش
لابہ میکرد دوتا گشتہ قدش + کانچہ ما کردیم ای سلطان مکن + نیست ما را روی ایراد سخن + پارہ پارہ
گردمت فرمان پذیر + من بعزت خو گرم سختم مگیر + ہین بجنبان لب برحمت ای امین + تا بہ بندد این
دہان آتشین + گفت یا رب می فریبد او مرا + می فریبد او فریبندہ ترا + بشنوم یا من دہم ہم خدعہ اش
تا بداند اصل را آن فرع کش + کاصل ہر مکری و حیلت پیش ماست + ہرچہ بر خاکست اصلش بر سماست
گفت حق آن سگ نیرزد ہم بدان + پیش سگ انداز از دور استخوان + ہین بجنبان آن عصا تا
خاکہا + وا دہد ہرچہ ملخ کردش ہبا + وان ملخہا در زمان گردد سیاہ + تا بہ بیند خلق تبدیل الٰہ
کہ سببہا نیست حاجت مر مرا + آن سبب بہر حجاب است و غطا + تا طبیبی جوش بہ دارو کند + یا منجم
رو بہ استارہ کند + یا منافق از حریصی بامداد + سوی بازار آید از بیم کساد + بندگی ناکردہ و
ناشستہ رو + لقمہ دوزخ بگشتہ لقمہ جو + المعنے سخون بجاے معجمہ رانندہ دشمن و بجاے حطی عظیم و
بزرگ حطام بضم خرد و شکستہ فرماتے ہین جب پے در پے وہ امر عظیم یا دشمن بھگانے والا
صادر ہوا تو نیل سے بالکل سراسر خون ہی آنے لگا جب تو فرعون بذات خود حضرت موسیٰ کے پاس

آئے

آیا اور نہایت عجز سے جھک کے خوشامد کرنے لگا کہ ای سلطان جیسا مجھے ہمنے کیا و ییا تو ہماری ساتھ مت کرا ور ہمنے تو ایسا کیا ہی کہ کوئی ٹھکانا بات کرنے کا ہمکو نہ رہا مجھکو اگر کوئی پارہ پارہ کرے اب بھی تیرا فرمان پذیر ہون میری عادت عزت کی پڑی ہوئی ہی تم سخت گیری مت کرو تم این خدا کے ہو ذرا لب رحمت سے ہلاؤ تو یہ دہن آتشین جو کھلا ہوا ہی جسکی آگ پھیل رہی ہی بند ہو جائے حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ ای رب میرے یہ مجھکو فریب دے رہا ہی اور یہ فریبندہ تجھکو بھی فریب دیتا ہی مین اسکا فریب سنون یا مین بھی دھوکا دون تا وہ فرع پکڑنے والا اسکی اصل کو جانے کہ اصل ہر مکر وحیلہ کی ہمارے پاس موجود ہی اسلیئے کہ جو کچھ زمین پر ہی اصل اسکی آسمان پر ہی وہین سے نازل ہوتا ہی اللہ تعالی نے فرمایا وہ کتا تو اس لایق بھی نہین ہی کہ اسکے سامنے دور سے ہڈی ڈال دیجائے مگر خبردار ہو تو اپنا عصا ہلا تو جملہ خاک ہر جگہ کی وہ لوٹے کے دیدے جو کچھ ملخ نے ضائع اور خراب کیا ہی اور ملخ جتنی ہی فوراً سوخت ہو جائیگی تو مخلوق اللہ کی تبدیل کو دیکھے سو اسطے کہ مجھکو سببونکی حاجت نہین ہی یہ سبب جلنے ہین سب واسطے حجاب و پردے کے ہین تا طبیب دوا پر جوش اور نجومی ستارہ شناسی کرین یا منافق جو خدا کے دین کے قائل نہین ہین اپنی کوشش پر نازان حرص کے مارے صبح ہوتے ہی بازار کو آئے کہ ایسا نہ ہو مین اور ون مین کھونٹا رہ جاؤن اور سب نقد ہو جائین تو ہماری بندگی کی نہ منھ دھویا خود لقمہ دوزخ کا بنا ہوا ہی اور لقمہ کی تلاش مین نکل کھڑا ہوا تو

آکل و ماکول آمد جان عام + ہمچو آن برہ چرندہ از حطام + میچرد آن برہ و قصاب شاد + کہ برای ماچرد برگ مراد + کار دوزخ میکنی در خوردنی + بہر او فربہ تو خود را میکنی + کار خود کن روزی حکمت بخور + تا شود فربہ دل باکر و فر + خوردن تن مانع این خورد لست + جان چو بازرگان و تن چون رہزن ست + شمع تاجر تا کہ ہست افروختہ + گہ بود رہزن چو ہیزم سوختہ + خویشتن را گم مکن یاوہ مکوش + کہ تو آن ہوشی و باقی ہوش پوش + وانکہ ہر شہوت چو خمر ست و چو بنگ + پردۂ عقلست و غافل را دست تنگ + خمر تنہا نیست سرمستی ہوش + ہرچہ شہوانیست بندد چشم و گوش + ترک شہوت کن اگر خواہی تو ہوش + وانکہ شہوت باز بندد چشم و گوش + آن بلیس از خمر خوردن دور بود + مست بود او از تکبر و ز جحود + مست آن باشد کہ آن بیند کہ نیست + زر نماید آنچہ مس و آہنی است + این سخن پایان ندارد موسیا + لب بجنبان تا بر دن آید گیا + المعنے آکل خورندہ ماکول خوردنی حطام بضم شکستہ و ریزہ تمام لوگونکی جان آکل بھی ہی اور ماکول بھی یعنی لقمہ لذیذ کھاتا ہی اور خود لقمہ دوزخ کا جیسے بکری کا بچہ کہ گھاس بھوسی گھاس وغیرہ کھاتا ہی آب یہ تو چرتا ہی اور قصاب خوش ہی کہ یہ میرے ہی لیے ہی اور یہ بہ

میری ہی مراد کے برگ ہین آور تو نہین سمجھتا کہ مین اس خورش مین دوزخ کا کام کرتا ہون میرا کام نہین اُسکے واسطے آپ کو موٹا کر رہا ہون آور اگر اپنا کام کرنا چاہتا ہی تو حکمت سے روزی کھا قوت سے اپنی جان کو پال تو تیرا دل کر و فر کے ساتھ موٹا ہوئے لیکن خورش تن کی جس سے تن پروری ہووہ مانع اس خورش حکمت کی ہی جان ایسی ہی جیسے بازرگان اور تن ایسا جیسے راہزن جبتک شمع تاجر کی روشن ہی رہزن مثل ہیزم کے جلتا ہی تو آپ کو کھوئے مت دے اور بیہودہ کوشش تن پروری مین مت کر کسواسطے کہ تو ملک ہوش ہی اور باقی ہوش پوشش خوب جان لے کہ ہر شہوت نفسانی مثل شراب و بھنگ کے ہی جس عقل پر پردہ پڑ جاتا ہی اور غافل اُس سے حیران ہی فقط شراب ہی نہین مستی ہوش کی ہی جو چیز شہوانی ہی وہ آنکھ و کان کو بند کر دیتی ہی کہ نہ دیکھتا ہی نہ سنتا ہی پس اگر ہوش کا خواہان ہی تو ترک شہوت کر اور جان لے کہ یہ چشم و گوش کی بند کرنیوالی ہی دیکھ تو شیطان شراب کب پیتا تھا مگر وہ تکبر و انکار سے مست تھا اور ہم اُسکو مست اس سبب سے کہتے ہین کہ مست کی صفت یہی تو ہی کہ ایسی چیز دیکھے کہ اصل مین وہ چیز وہ نہین ہی مثلاً جو مس و آہن ہی وہ اُسکو زر بتائے آب مقولہ فرعون کا ہی کہ ای موسی یہ جو تم کہ رہے ہو اُسکی تو کچھ حد و پایان نہین اَب ذرا ایسے لب ہلاؤ کہ زراعت وغیرہ پیدا ہو

دعا کرنا حضرت موسیٰ کا اور سبز ہونا کشت زارون کا

قوله همچنان کرد و هم اندر دم زمین + سبز گشت و سنبل و حب ثمین + اندر افتادند در لوت آن نفر + قحط دیده مرده در جوع البقر + چند روزی سیر خوردند از عطا + آن دمی و آدمی و چارپا + چون شکم بر گشت و بر نعمت زدند + وان ضرورت رفت طاغی آمدند + نفس فرعونیست هان سیرش مکن + تا نیارد یاد زان کفر کهن + بی تف آتش نگردد نقش خوب + تا نشد آهن چو اخگر هین مکوب + بی مجاعت نیست این جنبش نهان + آهن سرد ست میکوبی بدان + ور بنالد ور بگرید زار زار + او نخواهد شد مسلمان هوشدار + او چو فرعونست در قحط آنچنان + پیش موسی سر نهد لابه کنان + چونکه مستغنی شد او طاغی شود + خر چو بار انداخت اسکیزه زند + پس فراموشش شود چون رفت پیش + کار او از آه و زاریهای خویش + سالها مردی که در شهری بود + یکزمان که چشم در خوابی رود + شهر دیگر بیند او پر نیک و بد + هیچ در یادش نیاید شهر خود + که من آنجا بوده ام این شهر نو + نیست آن من درینجایم گرو + بل چنان داند که خود پیوسته او + هم درین شهرش بود ابداع و خو + چه عجب گر روح موطنهای خویش + که بدستش مسکن و میلاد پیش + می نیارد یاد کین دنیا چو خواب

میفرد پوشد چو اختر را سحاب + چند نوبت آزمودے خواب را + خواب دنیا را ہمان مین زابتلا
خاصہ چندین شہرہا را کوفتہ + گردہا از درگہ او نا روفتہ + اجتہا د گرم نا کردہ کہ تا + دل شود صافی و بیند ماجرا + المعنے سنبل جمع سنبلہ بندی بالیان + حبہ بالفتح دانہ یعنی خوب دیکھو یعنی حسب استدعا فرعون حضرت موسیٰ کے دعا کرتے ہی تمام زمین سبز ہوگئی اور بالیان آگران مین دانے خوب لگ گئے اور ہر درخت و زراعت دانون اور میوون سے لد گئے یہ لوگ قحط دیدہ مردہ جوع البقر کے کیسی نعمت مین پڑ گئے جسکی حد نہین چند روز اس عطا سے خوب سیر ہو کے کھایا ان خون والون نے جنپر نیل خون ہوگیا تھا اور آدمیون اور چارپایون نے جب خوب پیٹ بھرے اور نعمت مین پڑے اور وہ ضرورت نکلگئی پھر حاسے گذر کے طاغی ہوگئے آب مقولات مولانا کے ہین کہ تیرا نفس بھی ایک بڑا فرعون ہی خبردار اسکو سیر مت ہونے دے مبادا اسکو بھی اپنا پرانا کفر یاد ہو جائے دیکھو لوہے سے بدون آگ کے گرم ہوئے کوئی اچھی صورت نہین بنتی پس جبتک لوہا آگ مین مثل آگ کے نہ ہو جائے بفایدہ اسکو مت کوٹ اسکی جنبش بے مجاعت یعنی بھوک کی چھپی ہوئی ہی اس لوہے کی آگ بھوک ہی یہ اس سے گرم اور پلپلا ہوتا ہی اور بھوک کو آگ اور پیٹ کو اکثر تعبیر دوزخ سے کرتے ہین پھر بے مجاعت کے اس سے جنبش ڈھونڈھنا آہن سرد کوٹنا ہی اور مجاعت کے وقت کیسا ہی چلائے اور زار زار روئے تو ایک مت سن یہ بے اسکے ہرگز مسلمان نہ ہوگا خوب ہوش رکھ جب وہ فرعون ہی تو فرعون ہی کا سا اسکا حال ہی کہ قحط مین موسیٰ کے سامنے سر رکھا اور خوشامد کی جب بے پروا ہوا طاغی ہوگیا جیسے گدھا جب بوجھ پھینک دیتا ہی دولتیان مارتا ہی پس یہ نفس بھی جب وقت اسکا نکلجاتا ہی تو اپنی آہ و زاری بھول جاتا ہی مثلاً برسون سے ایک آدمی کسی شہر مین رہتا ہی اور ذرا بھی اسکی آنکھ لگ جاتی ہی تو وہ خواب مین دوسرا شہر نیک و بد سے بھرا جیسا کچھ ہو دیکھتا ہی اور اپنا شہر اب اسکو یاد نہین ہی کہ مین جہان تھا وہ شہر اور تھا اور یہ شہر نیا ہی اور جو شہر میری آن سے تھا یہ وہ نہین ہی جسمین اب مین مشغول و گردہ ہون اس سے کچھ خبر نہین بلکہ ایسا جانتا ہی کہ مین ہمیشہ یہین رہتا تھا اور میری خلقت و خصلت یہین کی ہی آب جو یہ کیفیت تو نے سنی تو کیا عجب ہی جو روح تیری اپنے موطن کو جو اس سے قبل اسکی مسکن و میلاد تھی یاد نہین کرتی اسلیئے کہ یہ دنیا مثل خواب کے اس یاد کو ایسا چھپا لیتی ہی جیسے اختر کو ابر چھپا لیتا ہی تو نے بھی بارہا خواب کو آزمایا پس دنیا کو جو ہم خواب کہتے ہین اس خواب کو بھی امتحان مین ایسا ہی سمجھ لے آب فرماتے ہین

کہ خصوص تو نے بہت سے شہر بطاہر بھی کھونڈ ڈالے اور کون سا دروازہ ہی کہ جسکی خاک نہ چھانی مگر اجتہاد گرم نہ کیا تو دل صاف ہوا ور اسمین تو کیفیتین اور ماجرا دیکھے بخلاف شرح مین بے کوئے رفت کو رفت کہ کر کہ لکھا ہی

بیان اطوار خلقت آدمی در فطرت اور اول و آخر اسکا

قولہ سر برون آرد دلش از بحر راز + اول و آخر بہ بیند چشم باز + آمدہ اول باقلیم جماد + از جمادی در نباتی او فتاد + سالہا اندر نباتی عمر کرد + وز جمادی یاد ناورد از نبرد + وز نباتی چون بحیوان او فتاد + نامدش حال نباتی ہیچ یاد + جز ہمان میلے کہ دارد سوی آن + خاصہ در وقت بہار و ضیمران + ہمچو میل کودکان با مادران + سر میل خود نداند در لبان + ہمچو میل مفرط ہر نو مرید + سوی آن پیر جوان بخت مجید + جزو عقل این از ان عقل کلست + جنبش این سایہ زان شاخ گل ست + سایہ اش فانی شود آخر در و + پس بداند سر میل جستجو + سایۂ شاخ درخت ای نیکبخت + کر بجنبد گر بجنبد این درخت۔ المعنے اوپر جو کہا ہی کہ دل صاف ہو جائے تب اسمین ماجرا دیکھے اسی کے مطابق فرمایا کہ جسکا دل صاف ہو جائے تو دل اسکا بحر راز سے سر نکالے اور آنکہ اسکی اول و آخر کو ظاہر دیکھے چنانچہ فرمایا کہ آدمی جو عالم ارواح سے نکلا تو اول اقلیم جماد مین آیا کہ وہ خاک ہی اسواسطے کہ حضرت ابو البشر کا قالب خاک سے بنایا گیا جیسا کہ فرمایا ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین بیشک پیدا کیا ہمنے انسان کو خلاصہ مٹی سے کہ وہ آب آمیختہ تھی پھر جماد سے نبات مین پڑا کہ مراد نطفہ سے ہی جو جمنے والی چیز ہی اور برسون اس نبات ہی مین عمر گذرانی کہ وہ زمانہ قیام حضرت آدم کا ہی جنت مین نزول خاک تک اسلیئے کہ مادہ نطفہ کا انکی خلقت مین مخلوق تھا اس اعتبار سے انسان برسون اس اقلیم نبات مین رہا چنانچہ فرمایا ثم جعلناہ نطفۃ فے قرار مکین پھر کیا ہمنے انسان کو نطفہ ایک جمے ٹھہراؤ مین اب اس نبات کے وقت مین اپنے جمادپن سے اسکو کچھ یاد نہین کہ کیسی جدال اسکے پیدا کرنے مین فرشتون سے ہوئی اور شیطان سے بعد پیدا کرنے کے اب جو نبات کی شاخین طی کرکے کہ نطفہ سے علقہ ہوا اور علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے عظام اور عظام کو گوشت پہنایا گیا حیوان مین پڑا ای جاندار ہوا تو اسکو حال نباتی کی کچھ یاد نہین اسکو بھول گیا جیسا کہ قرآن مجید مین ہی ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما پھر پیدا کیا ہمنے نطفہ کو خون بستہ اور خون بستہ کو گوشت کا لوتھڑا اور لوتھڑے کو ہڈیان اور ہڈیون کو لباس گوشت کا پہنایا

اور دوسری جگہ فرمایا ثم نخرجکم طفلا پھر نکالا ہمنے تمکو بعد نطفہ اور علقہ و مضغہ اور عظام کے طفل
بناکے البتہ کچھ رغبت بنات کی طرف ہی خصوص بہار دریا حین کے وقت مین سوا اسکے حال نباتی
سے کچھ یاد نہین جیسے لڑکونکو مادرون سے رغبت ہوتی ہی مگر اس شیرخوارگی کے وقت مین بھید
اس رغبت کا نہین جانتا یا مثل نئے مرید کے جسکو بہت سی رغبت پیر جوان بخت مجید کیطرف ہوتی
ہی اور بھید رغبت مفرط سے بیخبر ہو اور یہ نہین جانتا کہ اسکی عقل ایک جزو اسی پیر عقل کی عقل
سے ہی بس سایہ گل کا جبھی ہلتا ہی جب شاخ گل کی ہلتی ہی پھر جب اسمین یہ سایہ فانی ہوجاتا ہی
تب بھید اپنی میل وجستجو کا جانتا ہی ظاہر ہی ای نیکبخت کہ کسی درخت کی شاخ کا سایہ بے جنبش درخت
کے ہل نہین سکتا بس اصل کیطرف رجوع کر انخلاف شرح مین پیر جوان بخت لعطف لکھا ہی
اور سالہا کی نسبت لکھا کہ مراد مدت کثیرہ سے ہی اور ایسا اطلاق کثیر شائع ہی پھر لکھتے ہین فقہا کے
نزدیک مدت علقہ اور مضغہ کی دو مہینے پانچ دن ہین میری دانست مین تو مولانا رحہ اس ایام
اتنی سی مدت کو سالہا حسب اعتبار شارح کے کبھی نہین کہتے روزہا کہدیتے یا ماہہا اور کچھ یہ
بات کہ سالہا سے مراد مدت کثیر ہی یہان کسیطرح دل قبول نہین کرتا گو ہو قولہ بازاز حیوان سوی
انسانیش + میکشد آن خالقی کہ دانیش + ہمچنین اقلیم تا اقلیم رفت + تا شد اکنون عاقل و دانا و
زفت + عقلہای اولینش یاد نیست + ہم ازین عقلش تحول کردنیست + تا رہد زین عقل پر حرص و
طلب + صد ہزاران عقل بیند بو العجب + گرچہ خفتہ گشت و ناسی شد زپیش + کے گذارندش
دران نسیان خویش + باز ازان خوابش بہ بیداری کشند + کہ کند بر حالتِ خود ریشخند + کہ چہ غم
بود اینکہ میخوردم بخواب + چون فراموشم شد احوال صواب + چون ندانستم کہ آن غم و اعتلال +
فعل خوابست و فریبست و خیال + ہمچنین دنیا کہ حلم نائمست + خفتہ پندارد کہ این خود قائمست +
تا برآمد ناگہان صبح اجل + وارہد از ظلمت ظن و دغل + خندہ اش گیرد از غمہای خویش + چون
ببیند مستقر و جای خویش + ہرچہ تو در خواب بینی نیک و بد + روز محشر یک بیک پیدا شود + المعنے
حلم بضمتین جو کچھ خواب مین دیکھا جائے پھر وہ خالق حیوانیت سے اسکو انسانیت کی طرف
کھینچتا ہی جسکو کہ تو جانتا ہی ایسے ہی ایک اقلیم سے دوسری اقلیم کیطرف گیا یعنے ضعف سے
بتدریج قوت پائی اور بے عقلی سے عقل کو پہونچا یہانتک کہ اب عاقل و دانا و خوب قوی ہو گیا
اسوقت مین اُس زمانہ بے عقلی ضعف کی جو عقلین تھین وہ بالکل یاد نہین اور ابھی اس عقل سے
بھی تحول کرنا ہی یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا تو اس عقل سے جو حرص و طلب کی

بھری ہوئی ہی چھوٹ جاے اور لاکھون عقلین ایسی عجیب دیکھے جنسے تعجب پیدا ہوئے کہ یہ امر عجب
مرگ کے ہی اگرچہ پہلے سے یہ غافل ونسیان والا تھا لیکن قضا وقدر تو اس نسیان خواب مین جیسی کہ
اسکی حالت ہی نہین چھوڑ دینگے سو واسطے کہ اس خواب سے پھر بیدار کرینگے تا اپنی حالت کو دیکھے
اور آپ ہی اُسپر ہنسے اور تمسخر کرے کہ یہ کیا غم تھا جسکو مین خواب دنیا مین جو حالت حیات دنیا
ہی کھاتا تھا اور کیسے جو احوال صواب تھے اُنکو بھولگیا تھا کیون نہین مین نے جانا کہ وہ غم اور
علتین سب فعل خواب وفریب وخیال تھے آب فرماتے ہین ایسا ہی حال دنیا کا ہی جو سوتے کی
خواب ہی جیسے سوتا خواب دیکھتا ہی اور جانتا ہی کہ یہ ذات خود قائم ہی اور جسوقت صبح اجل کی نکلی
جیسے وہ خواب کے خیال جاتے رہتے ہین یہ بھی جاتی رہے اب اصل بات رہگئی اور ظلمت ظن و
دغل سے چھوٹ گیا اسوقت مین اپنے اُن غمون پر جو دنیا مین کھاتے تھے اور اپنی جگہہ اور ٹھہراؤ کے
محل کو دیکھ کے خوب ٹھٹھے ماریگا کہ کیا بیوقوفی تھی خوب جان لے جو کچھ اس خواب دنیا مین نیک یا
بد تو دیکھ رہا ہی محشر کے دن ایک ایک تجھپر ظاہر ہو جائیگا قولہ آنچہ کردی اندرین خواب جہان + گرددت
ہنگام بیداری عیان + تا نپنداری کہ این بد کردنیست + اندرین خواب وترا تعبیر نیست + بلکہ این
خندہ بود گریہ نفیر + روز تعبیر ای ستمگر بر اسیر + گریہ و درد وغم وزاری خود + شادمانی دان بہ بیداری
خود + ای دریدہ پوستین یوسفان + گرگ برخیزی ازین خواب گران + گشتہ گرگان یک بیک خوہای تو
میدرانند از غضب اعضای تو + خون نخسپد بعد مرگت در قصاص + تو مگو کہ میرم دیابم خلاص این
قصاص نقد حیلت سازیست + پیش زخم آن قصاص این بازیست + زین لعب خواندہ ست دنیا
را خدا + کین جزا لعبی ست پیش آن جزا + این جزا تسکین جنگ وفتنہ است + آن چو اخصا است
این چون ختنہ است + این سخن پایان ندارد موسیا + این رہا کن این خران ادر گیا + تا ہمہ زان خوش
علف فربہ شوند + ہین کہ گرگانند مارا خشمند + نالہ گرگان خود را موقنیم + این خران را طعمہ ایشان کنیم +
المعنی اخصا خصی کرنا آدمی وغیرہ کا اور خصیے نکال ڈالنا ختنہ معروف پھر بتائید سابق فرمایا کہ جو کچھ
تو نے اس خواب جہان مین کیا ہی جب تو جاگیگا یعنی محشر کے دن سب تجھپر عیان ہوگا تا تو نہ گمان
کرے کہ یہ بدکردنی تیری جو اس خواب مین ہی اسکی تعبیر نہین ہی بلکہ یہ خندہ تیرا گریہ وفریاد ہو جائیگا
اس دن جو تعبیر کا ہی جیسا تو نے ای ظالم اسیر وبیکس پر ظلم کیا ہی اور جسقدر یہان گریہ وزاری
کریگا اور غم ودرد دکھائیگا جب جاگے گا تیرے لیے یہ اسی قدر شادمانی ہو جائیگی اے فلان
تو نے پوستین بہت یوسفون کی پھاڑی ہین آب جو اس خواب گران سے اُٹھے گا تو بصورت

گرگ سے مسخ ہوگا اور وہ جو تیری عادتین ہین ایک ایک گرگ ہو کے تجھے پھاڑینگی اور بڑے غصہ سے تیرے اعضا کو چیرینگی اگر اس جہان مین تو نے خون کیا اور اسکا قصاص بھی ہوا تب بھی وہ خون چین نہین لیگا تو یہ مت کہ کہ مرکے اس جہان سے چھوٹ جاؤنگا یہ قصاص جو حال مین ہوتا ہی یہ تو ایک حیلہ سازی ہی اور اس قصاص سے زخم کے سامنے ایک بازی ہی خدا تعالے نے جو فرمایا ہی انما الحیٰوۃ الدنیا لعب ولھو نہین ہی حیات دنیا کی مگر لہو ولعب لہو ولعب ہو اسطے کہا ہی کہ جزا اس جہان کی مقابل جزا اس جہان کے لہو ولعب ہی یہ جزا دباتے والی فتنہ وجنگ کی ہی جیسے کسی کا ختنہ کر دیا جسمین تھوڑی ایذا ہی اور وہ پورے پورے مثل خصی کر دینے کے نہیں واسطے کہ اگر یہ جزا نہ ہو تو ہمیشہ کشت وخون ہوتے رہین اسکے خوف سے نوع امن د بچاؤ ہی جیسا کہ فرمایا ولکم فی القصاص حیٰوۃ یا اولی الالباب اور واسطے تمھارے قصاص مین حیات ہی اے عقلمندو بس کر اے موسیٰ اس سخن کی کچھ حد نہین ہی خبردار رہو اور ان گدھونکو اس گیاہ مین چھوڑ دے کہ یہ گیاہ اچھی ہی خوب چرچر کے موٹے ہون ہمارے بھیڑیے خشمناک موجود ہین خبردار دیکھ لیگا کہ ایکدن کیسی چیسترین پھاڑینگے ہم اپنے بھیڑیون کے نالے پر یقین کیے ہوئے ہین ان گدھونکو انکی خوراک بنا وینگے

اس بیان مین کہ خلق دوزخ کی بھوکی اور نالان ہین اور خدا سے چاہتے ہین کہ روزی ہماری فربہ گراو رہمکو پہونچا

قولہ این خرانرا کیمیاے خوش دمے + از لب تو خواست کرد آن آدمی + تو بسی کردی بدعوت لطف وجود + آن خرانرا طالع وروزی نبود + پس فروپوشان لحاف نعمتے + تا برد شان زود خواب غفلتے + تا چو بجہند از چنین خواب این زدہ + شمع مردہ باشد وساقی شدہ + داشت طغیان شان ترا در حیرتے + پس بنوشند از جزا ہم حسرتے + تا کہ عدل ما قدم بیرون نہد + در جزا ہر زشت را درخورد دہد + کان شہے کہ می ندیدندیش فاش + بود با ایشان نہان اندر معاش + چون خرد با تست مشرف برتنت + گرچہ زو قاصر بود این دیدنت + نیست قاصر دیدن آن ای فلان + از سکون وجنبشت در امتحان + چہ عجب گر خالق آن قوم نیز + با تو باشد چون نہ تو مست خیز + از خرد غافل شود بر بد تنید + بعد از ان عقلش ملامت میکند + تو شدی غافل ز غفلت عقل نے + کز حضورستش ملامت کردنی + گر نبودی حاضر وغافل بدی + در ملامت کی ترا سیلے زدے + ور از و غافل نبودی نفس تو + کی چنان کردی جنون ونفس تو + پس ترا عقلت چو اصطرلاب بود + زان بدانی قرب خورشید وجود +

قرب بیچونست عقلت را بتو + نیست از پیش وپس وسفل وعلو + قرب بیچون چون نباشد شاہ را + کہ نیابد بحث عقل آن راہ را + المعنے خواست کردہ ای درخواست کرد + اصطرلاب ترازوی آفتاب ہندی گھڑی آن آدمی اشارہ فرعون سے ہی جسنے کہا تھا ای موسیٰ لب بجنبان تا برون آید گیا حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ یہ درخواست تیرے لبون سے اُس آدمی نے کی ہی کہ ان گدھونکو کیمیا خوش دمی کی ملجاے یعنے زراعت وگیاہ سرسبز ہوجاے تو نے تو اپنی دعوت سے لطف وجود اپنا بہت کیا مگر تو کیا کرے اِن گدھونکو نصیب وروزی اُس سے نہ تھی پس اب انکو انکی خواہش کے موافق لکا من نعمت کا اُڑھا دے تو جلدی غافل ہوکے سو جاوین اور جب یہ مردود خواب سے جاگین تو ایسے حال مین جاگین کہ شمع بجھی پاوین اور ساقی گیا ہوا تجکو اُنکے طغیان نے حیرت مین ڈالا کہ جب یہ ٹھیک نہ ہونگے تو یہ معجزے اور کوشش کیون ہی جیسا کہ اوپر گذرا پس ایسے ہی اُسکے بدلہ مین مسرت کے گھونٹ بھی تو پئین اور عدل ہمارا قدم باہر رکھے اور ہر بد کو سزا اور اُسکے سزا وبدلہ دے کسواسطے کہ وہ شاہ جسکو ظاہر نہین دیکھتے تھے اور وہ پوشیدہ اُنکے ساتھ تھا یہ اُسکو چھوڑکے تلاش معاش مین مصروف رہے مثلاً جب خرد ہماری طرف سے تیرے تن پر مشرف ہی یعنی تیرے ہر حال کی نگران جیسے مشرف سب نویسنہ دن پر بالا اور لوگونکی خیانت کا خبر رکھنے والا ہوتا ہی اگرچہ بظاہر تیرا دیکھنا اس سے قاصر ہی کہ تو اسکو دیکھتا نہین مگر ای فلان بحقیقت قاصر نہین ہی اسلیے کہ تیرا سکون اور تیری جنبش تو اِمتحاناً ٹھیک ہی پس گویا دیکھتا ہی قاصر نہین ہی پھر کیا عجب ہی کہ خالق اُس قوم کا بھی تیرے ساتھ ہو سواسطے کہ تو مست خیز نہین ہی جسوقت تو خرد سے غافل ہوتا ہی بدی پر لپٹتا ہی بعد اسکے عقل تجکو ملامت کرتی ہی پس ثابت ہوا کہ تو تو غفلت سے غافل ہوگیا عقل غافل نہین ہوئی کہ اُسکا ملامت کرنا بھی اُسکا حضور ہی کہ وہ حاضر رہی اگر حاضر نہ ہوتی غافل ہوتی تو ملامت مین تیرے سیلی کیون مارتی اور تیرا نفس اُس سے غافل نہ ہوتا تو تو ایسا جنون اور نفس ای گرمی کیون کرتا نفس تفسیدن سے گرم ہونا پس یہ عقل تیری ایسی ہی جیسے اصطرلاب کہ جس سے تو قرب خورشید وجود کا جانے کہ تیری عقل کو تیرے ہی سبب سے قرب بیچون کا ہی نہ پیش وپس اور زیر وبالا سے یہ جو ہمنے کہا کہ قرب اُس بادشاہ کا بیچون ہی واقعی بیچون ہی اسواسطے کہ چون وچگون تو بحث عقل مین ہی سو اسکو وہان راہ ہی نہین اختلاف شرح مین خواست کرد آن کو گردن فرو پوشان کو فروشان لکھا ہی قولہ نیست این جنبش کہ در صبح تراست + پیش صبح یا پسش یا چپ وراست + وقت خواب ومرگ از وی میرد + وقت بیداری قرینش میشود + درجہ رومی آید اندر صبعت + کا صبعت بی او ندارد منفعت + نور چشم مردمک دیدہ است

از چہ راہ آمد بغیر شش جہت + بیجہت دان عالم امر و صفات + عالم خلقت باسو و جہات + بیجہت دان عالم امر ای صنم + بیجہت تر باشد امر لاجرم + بیجہت دان عقل علام البیان + عقل تر از عقل و جان تر ہم ز جان + بے تعلق نیست مخلوقے بدو + آن تعلق ہست و بیچون ای عمو + زانکہ فصل و وصل نبود در روان + غیر فصل و وصل نیندیشد گمان + غیر فصل و وصل پے برد از دلیل + لیک پے بردن نیندیشد علیل + پے بپا پے میبر از دوری ز اصل + تا رگ مرویت آرد سوی وصل + این تعلق را خرد چون پے برد + بستۂ فصلست و وصلست این خرد + المعنے پہلا شعر اور مابعد اُسی کی مثال مین ہین جو اُسکے قرب کو بیچون کہا ہی کہ مثلاً یہ جنبش جو تیری اُنگلیون مین ہی نہ تو وجود اُسکا اُنگلیون سے آگے معلوم ہوتا ہی نہ پیچھے نہ ادھر نہ اُدھر اور بعد اجب کوئی سو جاتا ہی یا مر جاتا ہی تو یہ جنبش اُس سے جاتی رہتی ہی اور بیداری مین پھر اُن اُنگلیون کے قرین ہو جاتی ہی تو اب بتا یہ کس سبب سے تیری اُنگلیون مین آجاتی ہی جسکے بغیر اُنگلیان بے نفع اور نکمی ہو جاتی ہین ایسے ہی نور تیری مردمک کا بغیر شش جہت کے کونسی راہ سے آیا وہ تو بتا کس طرح عالم امر و صفات کو بیجہت جان سے یہ عالم خلق ہی ہی جسمین چھ جہات ہی اور وہ جو عالم امر ہی اے صنم بے جہت ہی پھر آمر اُسکا سب سے بے جہت تر کیون نہوگا اور علی ہذا وہ عقل جو علام البیان ہی اور سب عقلون مین عقل تر اور سب جانون سے وہ جان بڑھکے ہی اُسکو بھی بے جہت جان آور یہ بھی جان سے کہ کوئی مخلوق ایسی نہین جسکا تعلق اُس سے نہ ہو سب کا تعلق اُس سے ہی لیکن اے عمو وہ تعلق بھی بیچون ہی کہ چون و چگون کو اُس مین دخل نہین اور وجہ یہ کہ فصل و وصل روح مین نہین ہی اور گمان ہر کسیکا فصل و وصل کے سوا اور کچھ نہین سوچتا جیسا کہ بظاہر اجسام مین فصل و وصل دیکھتا ہی تو گمان سے قطع نظر کر اور بدون فصل و وصل کے دلیل سے کھوج لگاے لیکن جو علیل وہم و گمان کا ہی وہ کھوج و سراغ لگانے کو نہین سوچیگا تو تم اصل سے دور ہی تو پے در پے کھوج لگائے جا تا رگ تیری مردانگی کی تجکو وصل کیطرف لے آئے نامردون کیطرح بیٹھ مت رہ مگر یہ تعلق جسکو ہمنے کہا ہی کہ کوئی مخلوق بے تعلق اُس سے نہین ہی اُسکا سراغ خرد کچھ نہین پا سکتی اسواسطے کہ مقید فصل و وصل کی ہی الخلاف شرح مین سو جہات بی عطف لکھا ہی عطف ہونا چاہیئے آمر کو بھی آمر ہی کی صورت قولہ زین وصیت کرد مارا مصطفٰے + بحث کم جوید در ذات خدا + آنکہ در ذاتش تفکر کردنیست + در حقیقت آن نظر در ذات نیست + ہست آن پندار او زیرا براہ + صد ہزاران پردہ آمد تا اِلٰہ + ہر یکے در پردۂ موصول جوست + وہم او آنست کان خود عین اوست + پس پیمبر دفع کرد این وہم از و + تا نباشد در غلط سودا پزاو + زانکہ کرد الوہم او ترک ادب +

بے ادب را سرنگونی داد رب + سرنگونی آن بود کو سوے زیر + میرود پندارد او کو هست چیر + زانکه
حد مست باشد این چنین + که نداند آسمان را از زمین + در عجبهایش بفکر اندر روید + از عظیمی وز مهابت
گم شوید + چون ز صنعش ریش و سبلت گم کنید + حد خود دانید آنگه تن زنید + جز که لا احصی نگوید او ز جان
کز شمار و حد برون است این بیان + چون بیانش بیحد است ای بوالهوس + بحث کم کن بیش ازین دم زن
نفس + المعنی یعنی جبکہ خرد اس تعلق کو نہیں پا سکتی اسی سبب سے حضرت مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہمکو وصیت فرمائی ہے کہ تفکروا فی آلاء اللہ ولا تفکروا فی ذات اللہ یعنی فکر کرو اللہ کی نعمتون مین
اور مت فکر کرو اللہ کی ذات مین نہ اسکی ذات مین بحث وگفتگو کرو اور وہ جو اسکی ذات مین فکر کرتا ہے
درحقیقت وہ فکر اسکی ذات مین نہیں ہے وہ اسکا ایک گمان زیر ابر ہے کہ خود اس گمان کی کیفیت
وحقیقت سے واقف نہیں اور اس بات پر افسوس و آہ کرکے فرمایا کہ ہمسے معبود حقیقی ستر لاکھ
پردے ہین کیسے بغیر تیری امداد کے تجکو پا سکتے ہین جیسا کہ حضرت نظامی رحمہ نے فرمایا ع نشاید ترا
یافت الا تبو + پس ہر کوئی ایک پردہ مین انھین پردون سے طالب موصول کا ہے اور یہی
وہم اسکا ہے کہ جسکو مین جانے ہوئے ہون یہی اسکی ذات ہے موصول اس سبب سے کہا کہ وہ
ہر کسی مین ملا ہوا ہے جدا نہیں ہے لہذا آنحضرت نے بنا بر دفع اس وہم کے یہ بات فرمائی ہے تو غلط
خبط اپنا نہ پائے اس سبب سے کہ اسنے اپنے وہم سے ترک ادب کیا کہ بحقیقت وہ نہیں ہے جسکو
یہ اسکی ذات سمجھے ہوئے ہے اور حال یہ کہ بے ادب کے حصہ مین اللہ نے سرنگونی دی ہے اور سرنگونی
یہ ہے کہ پستی مین تو گھسا جاتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ مین غالب ہون اور وجہ یہ کہ مست کی تو
حد یہی ہے کہ وہ آسمان و زمین کو نہیں پہچانتا کہ مین اوپر جاتا ہون یا نیچے جاتا ہون اسنے
جو عجب عجب چیزین پیدا کی ہین انکو سوچ دیکھو تا اسکی شان وقدرت سے آگاہ ہو اور
اسکی عظمت ومہابت مین مت گھسو جب اسکی صنعت اور قدرت ہی مین اپنی ڈاڑھی مونچھ
جو مراد شیخی و دعوی سے ہے کھو بیٹھو اور اسکو نہ پا سکو تو حد اپنی پہچانو اور خاموش رہو
اس واسطے کہ ہر گاہ آنحضرت نے فرمایا ہے لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علے
نفسک تو یہ شخص اگر یہ اقرار جان و دل سے نہ کرے تو اور کیا کرے اس واسطے کہ یہ بیان
شمار و حد سے باہر ہے ترجمہ حدیث کا نہیں شمار کرسکتے ہین ہم تیری تعریف کا تجھپر جیسے کہ
تو نے اپنی تعریف آپ کی ہے اور جبکہ بیان اسکا بیحد ہے تو اے بوالہوس اسکی بحث کم کر اور
آن حضرت کے سامنے دم مت مار

جانا ذوالقرنین کا کوہ قاف کو اور درخواست کرنا کہ ای کوہ قاف ایک شمہ حقتعالے کی عظمت سے مجھسے کہہ اور جواب اُسکا

قولہ رفت ذوالقرنین سوے کوہ قاف + دید او را کز زمرد بود صاف + گرد عالم حلقہ گردہ او محیط + ماند حیران اندران خلق بسیط + گفت تو کوہی دگرہا چیستند + کہ به پیش عظم تو بازیستند + گفت رگہای منند آن کوہہا + مثل من نبوند در قدر و بہا + من بہر شہرے رگے دارم نہان + بر عروقم بستہ اطراف جہان + حق چو خواہد زلزلہ شہرے مرا + امر فرماید کہ جنبان عرق را + پس بجنبانم من آن رگ را بقہر + کہ بدان رگ متصل بود است شہر + چون بگوید بس شود ساکن رگم + ساکنم و زرروے فعل اندر تگم + ہمچو مرہم ساکن و بس کارکن + چون خرد ساکن وزو جنبان سخن + نزد آنکس کہ نداند عقلش این + زلزلہ ہست از بخارات زمین + این بخارات زمین نبود بدان + زامر حق ست و از ان کوہ گران + المعنی فرماتے ہین ذوالقرنین جو کوہ قاف کیطرف گیا اور اُسکو دیکھا تو زمرد صاف سے پایا اور گرد عالم کے حلقہ کیے ہوئے اور اُسپر محیط یہ اُسکی ایسی خلقت بسیط سے حیران ہوا پوچھا پہاڑ تو ہی ہی اور اور جو پہاڑ کہلاتے ہین یہ کیا ہین کہ تیری عظمت کے سامنے قدم نہین بڑھا سکتے کہا یہ سب پہاڑ میری رگین ہین میری سی زیبائی در وشنی یا قدر قیمت ان مین نہین ہی میری ہر شہر مین ایک رگ پوشیدہ ہی انھین لوگون پر تمام جہان بستہ و پیوستہ ہی پس جسوقت اللہ تعالی کسی شہر مین زلزلہ چاہتا ہی مجکو امر فرماتا ہی کہ مین رگ کو ہلا دون سو مین قہر کے ساتھ اُس رگ کو ہلا دیتا ہون جس رگ سے وہ شہر ملا ہوتا ہی اور جب وہ کہتا ہی بس تو میری رگ ساکن ہو جاتی ہے لاجرم مین ساکن ہون اور فعل کے رو سے تگ و دو مین ہون جیسے مرہم ساکن ہی بظاہر اور کام کرنے والا خوب ہی اور جیسے خرد کہ ساکن ہی اور سخن اس سے جنبش مین آ اور وہ شخص جس کی عقل اس بات کو نہین جانتی اُسکے نزدیک زلزلہ بخارات زمین سے ہی لیکن جان لے کہ یہ زلزلہ بخارات زمین سے نہین ہی بلکہ امر حق اور اُسی کوہ گران سے ہی الخلاف شرح مین کز کو کژ فر کو فنر لکھا ہی

جواب سوال چیونٹیون کا باخود با مطابق شعر اخیر کے

قولہ مورکے بر کاغذے دید او قلم + گفت با مور دگر این راز ہم + کہ عجائب نقشہا آن کلک کرد + ہمچو ریحان و چو سوسن زار و ورد + گفت آن مور اصبع ست آن پیشہ ور + چون قلم در فعل فرع ست و اثر + گفت آن مور سوم از بازوست + کاصبع لاغر زورش نقش بست + ہمچنین میرفت بالا تا یکے +

مہتر سے موران فطن بودانند کے + گفت کز صورت مبینید این ہنر + کان بخواب و مرگ گردد بیخبر + صورت آمد چون لباس و چون عصا + جز بعقل و جان نجنبد نقشہا + بیخبر بود آنکہ از عقل و فواد + بی ز تقلیب خدا باشد جماد + یکزمان از وی عنایت بر کند + عقل زیرک ابلہی ہا میکند + المعنی ایک مور خرد نے ایک کاغذ پر کسی نقاش کے قلم کو دیکھا اور یہ راز دوسرے مور سے بھی کہا کہ عجیب عجیب نقش اس قلم نے بنائے مثلاً ریحان اور سوسن زار اور گلاب اُس دوسرے مور نے کہا کہ وہ کام قلم کا نہین ہی بلکہ انگلیون کا یہ پیشہ ہی اسلیے کہ قلم اپنے فعل مین انگلیونکی فرع اور اثر ہی تیسری مور بولی کہ بازو کی مدد سے ہی کہ ایسی لاغر کمزور انگلیون نے اسی کے زور سے نقش بنائے الغصہ ایسے ہی ہر ایک اوپر کو چڑھتی چلی جاتی تھی جتنے کہ سب کی سردار ایک چیونٹی کہ وہ کچھ فطانت والی تھی اُسنے کہا کہ تم اس ہنر کو صورت سے مت دیکھو یعنی انگلیان اور بازو وغیرہ کس واسطے کہ یہ سب خواب و مرگ کے وقت بیخبر ہوجاتے ہین یہ صورت تو ایسی ہی جیسے ایک لباس و عصا یہ نقش تو سوائے عقل و جان کے اور کسی سے جنبش نہین کرتی عقل و جان کا کام ہی آب دونون شعر مقولات مولانا رح سے ہین کہ اس بات سے یہ مہتر مورون کا بھی بیخبر تھا کہ بے تقلیب خدا کے عقل و دل بھی جماد ہوجاتے ہین اگر اُسکی تقلیب نہ ہو یعنی پھیرنا تو یہ کس کام کے ہین اگر دم بھر وہ اپنی عنایت اُنسے اُٹھالے تو یہی عقل زیرک دیکھو کیسی کیسی ابلہی کرتی ہی پس ان دونون شعرون مین نقص اُسکی فطانت کا مذکور فرمایا اسی واسطے اسکی نسبت اوپر فرمایا ہی فطن بودانند کے الخلاف شرح مین اصبع کو اصنع مبینید کو زبکید

پھر التماس ذوالقرنین کا کوہ قاف [illegible] اللہ تعالی کے صنائع سے کچھ بیان کرے

قولہ چونکہ کوہ قاف در نطق سفت + چونکہ ناطق یافت ذوالقرنین گفت + کای سخنگوی خبیر رازدان + از صفات حق بکن با من بیان + گفت رو کان وصف از آن عالی ترست + کہ بیان بر وی تواند برد دست + یا قلم را زہرہ باشد کہ بسر + بر نویسد بر صحائف زان خبر + گفت کمتر داستانی باز گو از صنائعہاش ای حبر نکو + گفت اینک دشت سی صد سالہ راہ + کوہہای برف پر کردہ است شاہ + کوہ بر کہ بیشمار و بیعدد + میرسد در ہر زمان برفش مدد + کوہ برفی میزند بر دیگرے + میرساند برف سردی بر ثری + کوہ برفی میزند بر کوہ برف + دمبدم ز انبار بیحد و شگرف + گر نبودی اینچنین وادی شہا تفت دوزخ محو کردی مر مرا + غافلانرا کوہہاے برف دان + تا نسوزد پردہای رازدان + گر نبودی عکس جہل برف باف + سوختی از نار شوق آن کوہ قاف + آتش از قہر خدا خود ذرہ ایست + بہر تہدید لئیمان درہ ایست + با چنین دوزخ کہ بردی خالقست + برد لطفش بین کہ بر آن سابق ست + المعنی

خبیر بالکسر دانشمند شگرف بکسر عجیب بلغت بالفتح گرمی ذرہ بالکسر جسکو ذرہ بالضم مشہور کیا ہی تازیانہ
محتسب فرماتے ہین جب کوہ قاف نے گوہر نطق کے پردے اور ذوالقرنین نے اُسکو ناطق پایا تو
اُس سے کہا کہ ای سخنگو خبیر رازدان صفات ذات باریتعالی کے کچھ مجھسے بیان کر کہا جا بس
خیال مین مت پڑ اُسکا وصف اُس سے عالی تر ہی کہ بیان اُسپر ہاتھ ڈال سکے یا قلم کا ایسا دل
دجگر ہو کہ سر کے بل صحیفون پر اُسکے وصف کی کوئی خبر لکھ سکے کہا کوئی ذرا ہی سہی بات ای دانشمند
نیک اسکی صنعتون سے بیان کر بہت سہی مت کہہ کہا اسی کو دیکھ لے یہ جو تین برس کی راہ کا جنگل ہی
سارے پہاڑون کو ہس بادشاہ حقیقی نے برف سے بھر دیا ہی کوہ پر کوہ ہین بے گنتی بے شمار کہ ہردم
انکو برف سے مدد پہونچتی ہی ایک کوہ برف کا دوسرے پر پڑا ہوا ہی ایسے گڈ بڈ ہین کہ برف اُن کا
سرے تحت الثری تک پہونچتا ہی ثری ازالہ ثرنے کا ایک کوہ برف کا دوسرے کوہ پر برف لگاتار
دمبدم اپنے انبار سے جو بیحد اور بے شگرف ہی بس ای شاہ اگر یہ جنگل اس قسم کا نہ ہوتا تو گرمی دوزخ
کی جو زیر زمین ہی مجھکو مٹا دیتی آب مقولات مولانا رح کے ہین کہ غافلون کو ایسا جان جیسے برف کے
پہاڑ تا پردہ ہر رازدان کا نہ جلجائے اور غافل عاقل نہ ہو جائین یہی غفلت غافلو نکی عاقلون کے
درمیان مین پردہ ہی ورنہ اُنکی آگ غافلونکو پہونچنے سے انتظام دنیا کا بگڑ جاتا غفلت نہ رہتی
اب انکے جہل کا عکس جو برف باری کر رہا ہی بجلے ہوئے ہی اگر یہ عکس نہ ہوتا تو وہ کوہ قاف جو
نار دوزخ سے بچا ہوا ہی انکی نار شوق سے جلجاتا ایک آگ تو قہر خدا کی ہی جسکی یہ آگ ایک ذرہ ہی
جو لیئمون کے دھمکانے کو کوڑا ہی کہ اس آگ کو اُس آگ پر قیاس کرین تا وصف اسکے دوزخ کی آگ
اُسکی آگ دنیا پر فائق ہی مگر سردی اُسکے لطف کی دیکھ تو کیسی اُسپر سابق ہی کہ پہلے ہی سے کر رکھی ہی
الخلاف شرح مین سفت کے ماقبل زاو عطف لکھا ہی انکو کا مرکز نہین ہی گرمی کو ثری ذرہ کو بھی ذرہ
قولہ سبق بیچون وچگونہ معنوی ؛ سابق ومسبوق دیدی بے دوئی ؛ گر ندیدی این بود از فہم پست
کہ عقول خلق ازان کان یکجوست ؛ عیب برخود نہ نہ بر آیات دین ؛ کے رسد بر چرخ دین
مرغ گلین ؛ مرغ را جولانگہ عالی ہواست ؛ زانکہ نشو او ز شہوت ور ہواست ؛ پس تو حیران باش
بے لا وبلے ؛ تا ز رحمت پیش آید محملے ؛ چون ز فہم این عجائب کودنی ؛ گر بلے گوئی تکلف میکنی ؛
ور بگوے نے زند نے گردنت ؛ قہر بر بندد بدان نے روزنت ؛ پس ہمین حیران دواله باش وبس ؛
تا در آمد نصر حق از پیش وپس ؛ چونکہ حیران گشتی وگیج وفنا ؛ با زبان حال گفتی اہدنا ؛ زفت زفت است
وچو لرزان میشوی ؛ می شود آن زفت نرم ومستوی ؛ زانکہ شکل زفت بہر منکر است ؛ چونکہ عاجز

آمدی لطف و برست ہو ــ المعنی و آلہ رسم فاعل عاشق و شیفتہ ہو مستوی بالضم برابر اور سیدھا
جز بالکسر و تشدید را نکوئی آور جو فرمایا ہی کہ بر دم اسکے لطف کی دوزخ پر سابق ہی اسی کے مطابق فرماتے
ہین کہ یہ سبقت بھی بیچون و چگون و معنوی ہی اور سابق و مسبوق یعنے جو سبقت کرنے والا ہی اور
جسپر سبقت کیجائے کیسے دونون متحد ہین بے دوئی کے کہ ہرگز انکو دو نہین سمجھ سکتے مثلاً اللہ کی
ذات پاک محض خیر ہی اور سبقت رحمتی علی غضبی فرمایا ہی بس اگر بظاہر غضب معلوم ہوتا ہی مگر پہلے
سے اسنے اسمین کوئی مصلحت و منفعت اس مغضوب کی ضرور سمجھ لی ہی پھر دوئی رحمت و غضب مین کیسے
ہوسکتی ہی اور اگر تونے اس بات کو نہین دیکھا تو تیری پست فہمی ہی اسواسطے کہ عقول خلق کے اسکے
اسرار سے مجبور ہین اس صورت مین اپنے ہی اوپر عیب رکھ کہ مین ہی پست فہم ہون آیات دین کا
کیا قصور ان مین تو سب کچھ موجود ہی مین ہی اسکے مطلب کو نہین پہونچ سکتا مثل مرغ گل آلودہ کے
ہون اور مرغ گل آلودہ چرخ دین کو کب پہونچے یعنے جو دنیا کی کیچڑ مین لت پت ہی دین کو کیسے پہونچ سکے
تیرے اس مرغ گلین کا جولانگاہ بڑھ کے بڑھ ہوا کس واسطے کہ اصل و پیدایش تیری بھی شہوت
و ہوا سے ہی جو خواہش اکل و شرب اور حرص و ہوا ہی پھر ہوا اپنی اصل سے بڑھ کے چرخ تک کیسے
پہونچ سکے بس تجکو چاہیئے کہ بیٹھا بیٹھا دیکھا اور ویسے ہی بنا رہ نہ لا کہہ نہ بلے اے نہ اقرار نہ انکار تا
اسکی رحمت سے کوئی محمل تیرے سامنے آجائے اور اسپر سوار کرکے منزل مقصود تک تجکو پہونچائے
اسلیے کہ اگر تو بلے کہیگا اور حال آنکہ ان عجائب کو سمجھتا نہین انکے سمجھنے سے کورن ہی تو بلا کہنا تیرا
تکلف کرتا ہی کہ سمجھا ہی نہین اور زبان سے کہتا ہی اور اگر لا کہیگا اور ان عجائب سے انکار کریگا تو
یہی لا دنے تیری گردن مارینگے اور اس نے کی بدولت قہر الٰہی تیری ایسی راہ بند کریگا کہ ایک روزن
بھی نہ چھوڑیگا پھر محمل کیسا بس بہتر یہی ہی تو ایسا ہی حیران اور شیفتہ بنا رہ تو مدد حق تعالی کی پیش و پس
سے تیرے سامنے آئے اسلیئے کہ جب تو حیران و نادان و فنا ہوا اور زبان حال سے اہدنا کہا اور اسکی
ہدایت کا امیدوار بنا پھر گو زفت تیری زفت ہی یعنے بڑی سختی اور اینٹھ کے ساتھ اور حال یہ کہ
تو اس سے ڈرتا اور کانپتا ہی تو وہ زفت تیری نرم اور سیدھی ہوجائیگی اسواسطے کہ وہ شکل جو زفت
کی تھی منکر کے لیے تھی اور جب تو عاجز ہوکے اسکے سامنے آیا تو تیرے واسطے لطف و احسان ہی ہی
الخلاف این بود از فہم پست کو زین بود ز رحم دبست شرح مین لکھا ہی عقول کو فضولی اور بیکوست ندارد

دکھانا جبرئیل کا حضرت مصطفٰے صلعم کو اپنی صورت اور ایک پر سات سو پر سے

قولہ مصطفٰے میگفت پیش جبرئیل * کہ چنانکہ صورت تست اے خلیل * مر مرا بنما ی محسوس آشکار

ہے

تا ببینم من ترا نظارہ دار + گفت نتوانی و طاقت نبودت + اے حس ضعیف ہست و تنگ سخت آیدت + گفت بنما تا ببیند این جسد + تا چہ حس نازکست و بے مدد + آدمی راہست حس تن سقیم + لیک در باطن یکے خلق عظیم + بر مثال سنگ و آہن این تنہ + لیک ہست او در صفت آتش زنہ + سنگ و آہن مولد ایجاد نار + زاد آتش زین دو والد قہر بار + باز آتش دستکار وصف تن + ہست قاہر بر تن او شعلہ زن + باز در تن شعلہ ابراہیم وار + کہ ازو مقہور گردد برج نار + گر برآری از درونت آتشے + آتشت گردد مطیع و دلخوشی + لاجرم گفت آن رسول ذوفنون + رمز نحن الآخرون السابقون + ظاہر این دو بسند آئی زبون + در صفت از کوہ آہن ہا فزون + پس بصورت آدمی فرع جہان + در صفت اصل جہان این را بدان + ظاہرش را پشہ آرد بچرخ + باطنش باشد محیط ہفت چرخ المعنی برج رحل یا اسد یا قوس کہ یہی تینون آتشی ہین حضرت مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن مہتر جبریل کے سامنے فرماتے تھے کہ جیسی تمھاری صورت ہے اُس صورت سے اے جلیل تم آپ کو مجھے دکھاؤ اور آپ کو ظاہر اور محسوس کرو تا مین تمکو نظارہ کی طرح دیکھون یعنی جیسے نظارہ ہر شی کو بظاہر دیکھتی ہے کہا آپ مجکو نہین دیکھ سکینگے اور متحمل نہین ہونگے اسلیئے کہ حس ظاہر ضعیف و تنگ ہے اُسپر یہ اظہار بہت سخت پڑیگا حضرت نے فرمایا نہین تم ظاہر ہو تو یہ جسم میرا اپنے حس کو دیکھے کہ کہانتک یہ نازک اور بے مدد ہے اسکی حد تو معلوم ہوئے فی الحقیقۃ آدمی کی حس جسمانی سقیم و ناتوان ہے لیکن باطن مین اسکے ایک عادت یا خلقت عظیم بھی ہے اگر خلق کو بضم کہینگے عادت کے معنی ہونگے اور اگر بالفتح خلقت کے معنی لیے جائینگے یہ تن آدمی کا مثل سنگ و آہن کے ہے لیکن سنگ و آہن اپنی صفت مین دونون آتش زنہ ہین ای چقماق کہ انھین سنگ و آہن سے آگ پیدا ہوتی ہے یہی مولد ایجاد نار کے ہین اور نار قہر باران دو والد سے پیدا ہوئی پھر وہی آگ دستکار وصف تن کی ہوئی اور اس تن پر جس سے پیدا ہوئی تھی غالب اور شعلہ زن ہوئی وصف تن کی خواہش نفسانی و شہوات جسمانی اور غیظ و غضب اور شر و فساد وغیرہ پھر وہی شعلہ کہ جس سے برج نار مغلوب ہوا اور ناریت سے گر جائے تن مین شعلہ ابراہیم کی طرح سمایا ای برد و سلام کہ وہ روح حیوانی ہے آپ فرماتے ہین اگر تو اُس آگ کو جو دستکار وصف تن کی ہے اپنے درون سے نکالدے تو پھر یہ آگ جلانے والی تیری مطیع و دلخوش ہو جائے جیسے ابراہیم پر ہوئی تھی اور ضرور یہی کہ آنحضرت نے جو مثال سنگ و آہن کی فرمائی ہے اس سے رمز نحن الآخرون السابقون کی بھی ظاہر ہے یعنی ہم اگرچہ پچھلے لوگون سے ہین لیکن بحقیقت سابق ہین اور یہ ظاہر کہ

کہ یہ دونون یعنی سنگ و آہن ظاہر مین ایک سند انسے عاجز ہین کہ وہ انکو دباتا پچاتا ہی اور توڑ پھوڑ
ڈالتا ہی مگر صفت مین بڑے بڑے پہاڑون آہن سے زیادہ ہین پس بظاہر تو آدمی فرع اس جہان
کی ہی اور صنعت کی رو سے اسیکو اصل اس جہان کی جان ظاہر تو اسکا ایسا ہی کہ ایک مچھر اسکو چکر
مین ڈال دیتا ہی اور باطن اسکا ہفت چرخ پر محیط ہی پس ان اشعار مین آنحضرت نے ضعف ظاہر و قوت
باطن انسان کا بیان فرمایا اسکے رفع مین جو جبرئیل نے کہا تھا کہ آپ متحمل نہین ہو سکینگے قولہ چونکہ کرد
الحاح نمود اندکے + ہیبتے کہ کہ شود زان مندکے + شہپرے بگرفتہ شرق و غرب را + از مہابت گشتہ
بیہش مصطفیٰ + چون زبیم و ترس بیہوشش بدید + جبرئیل آمد در آغوشش کشید + آن مہابت قسمت
بیگانگان + وان تجمش دوستان را رایگان + ہست شاہان را زمان برنشست + ہول سرہنگان چماقہا
بدست + دور باش نیزہ و شمشیرہا + کہ بلرزند از مہابت شیرہا + بانگ چاؤشان و آنچوگانہا + کہ شود سست
از نہیبش جانہا + از برائے خاص و عام رہگذر + کہ کنندشان از شہنشاہی خبر + از برائے عام باشد
این شکوہ + تا کلاہ کبر ننہد آن گروہ + تا من و ماہائے ایشان بشکند + نفس خودبین فتنہ و شر کم
کند + شہر ازان ایمن شود کان شہریار + دارد اندر قہر زخم گیر و دار + پس بمیرد آن ہوسہا در نفوس
ہیبت شہ مانع آید زان نحوس + باز چون آید بسوی بزم خاص + کے شود آنجا مہابت یا قصاص
حلم بر حلمست و رحمتہا بجوش + نشنوی از غیر چنگ و نے خروش + طبل و کوس و ہول باشد
وقت جنگ + وقت عشرت با خواص آواز چنگ + ہست دیوان محاسب عام را + وان پری رویان
گرفتہ جام را + وان زرہ وان خود در جنگ و وغا + وین شراب و نقل در بزم صفا + جوشن و خود است
مر جلیش را + وین حریر و برد مر لعبیش را + این سخن پایان ندارد ای جواد + ختم کن واللہ اعلم بالرشاد
المعنی مندک بالفتح پارہ پارہ و کلا دمتلاع تجمش بر وزن تقدس بازی و عشق و رزیدن تمرشیس
بر تخت یا بر کوشک بردن چاؤشان نقیبان جلیش خرامیدن القصہ جب آنحضرت نے مبالغہ کیا تو
جبرئیل نے ذرا سی ہیبت اپنی ایسی دکھائی کہ پہاڑ اس سے پارہ پارہ ہو جائے ایک شہپر دکھایا
جو شرق و غرب کو دبالے ہوئے تھا آنحضرت دیکھ کر اسکی ہیبت سے بیہوش ہو گئے پھر جب انکو خوف
و ترس سے بیہوش دیکھا تو جبرئیل نے آکر آغوش مین دبا لیا اسواسطے کہ وہ ہیبت اورون کی قسمت تھی
جو بیگانے ہین اور تجمش اہل عشق و محبت و دوستون کے واسطے مفت و رائگان جیسے کہ پادشاہونکی
کیفیت ہی کہ سواری کے وقت مین ہیبت سپاہیونکی ہوتی ہی کہ ننگی تلوارین ہاتھون مین لیے ہوتے ہین
اور دور باش نیزون اور تلوارونکی تا اسکی ہیبت سے شیر بھرا جائین نقیبونکی آوازین سخت اور

چوگان کہ مخلوق کی جانین اُنکی ہیبت سے شست ہو جائین آور یہ ہیبت وشوکت خاص وعام کیواسطے
ہوتی ہی جو راہ کے پھرنے چلنے والے ہین تا اُنکو صولت شہنشاہی سے خبر کرے خصوص عام کیواسطے
تا کلاہ کبر اُتار رکھین اور من اُنکی شکست ہو جائے نفس خود بین اُنکا شر و فساد سے باز رہے شہر ہی تا
سے بخنت ہو جائے کہ آنکا شہر یار ہی اور اپنے غلبہ اور قہر کے وقت زخم گیر ودار کی رکھتا ہی گیر ودار کی
ہندی پکڑ دھکڑ ہی تا جو کوئی ہوسین بیجا کرے اُسکے دل کی دل ہی مین مر کے رہ جائے اور ہیبت شاد
کی اُن بخسون کی مانع ہو پھر جب بادشاہ سواری سے لوٹ کے بزم خاص مین آتا ہی تو وہان ہیبت یا
قصاص کب ہوتا ہی وہان تو حلم بر حلم اور رحمت بر رحمت جوش زن ہوتی ہی سوائے آواز چنگ سے
کے کسیکا شور سننے مین نہین آئیگا طبل و کوس اور ہول و ہیبت وقت جنگ کے ہوتے ہین اور عیش
وعشرت کے وقت خواص کی صحبت اور آواز چنگ کی وہ جو کچہری محاسبات کی ہی عام کے واسطے ہی
اور بزم مین پر یرو جام لیے حاضر ایسے ہی زرہ اور خود جنگ اور لڑائی کا ساز و سامان ہی اور شراب
ونقل بزم صفا کا عنوان بجوشن اور خود واسطے حملہ جنگ کے ہی اور تخت و کوشک کے لیے حسریر و دیبا
آپ فرماتے ہین ای جواد اس سخن کی تو انتہا نہین ہی اسکو ختم کر آگے ہدایت و رشاد کا اللہ تعالے
خوب جاننے والا ہی الخلاف شرح مین پیتے کو ہتے لکھا ہی **قولہ** اندر احمد آنکہ حس کو غار بست + خفتہ
ایند مر زیر خاک یثرب ست + وان عظیم الخلق اوکو صفدرست + بے تغیر مقعد صدق اندرست +
قابل تغیر اوصاف تن ست + روح باقی آفتاب روشن ست + اوست بے تغییر لا شرقیۃ + بے ز تبدیلی
کہ لا غربیۃ + آفتاب از ذرہ کے مدہوش شد + شمع از پروانہ کے بیہوش شد + جسم احمد را تعلق بد بدان
آن تغیر آن تن باشد بدان + ہمچو رنجورے و ہمچون خواب درد + جان از ین اوصاف باشد پاک و
فرد + خود نتانم ور بگویم وصف جان + زلزلہ افتد درین کون و مکان + روبہش گرکیدی آشفتہ بودے
شیر جان مانان کہ آندم خفتہ بود + خفتہ بود آن شیر کز خوابست پاک + اشیتہ شیر ست بر خود ساز د
خشمناک + خفتہ ساز د شیر خود را آنچنان + کہ تماشش مردہ دانند این سگان + ورنہ در عالم کرا زہرہ
بدی + کور بودی از ضعیفی رو بہی + نقش احمد زان نظر بیہوش گشت + بحرا از مہر کف پر جوش گشت +
مہ ہمہ کفست معطی نور پاش + ماہ را گر کف نباشد گو مباش + احمد ار بکشاید آن پر جلیل + تا ابد مدہوش
ماند جبرئیل + چون گذشت احمد ز سدرہ و مرصدش + وز مقام جبرئیل و از حدش + گفت او را ہین
بیا اندر پیم + گفت رو رو کہ حریف تو نیم + المعنی مرصد بالفتح جائے نگہداشتن تہ اشعار ہمین بیان مین ہین
کہ آپ جبرئیل کو دیکھ کے بیہوش کیون ہو گئے فرماتے ہین کہ حضرت احمد صلعم مین دو کیفیتین تھین

ایک تو وہ جس جو فردشوندہ تھی کہ مراد جسم اطہر سے ہی اور وہ اسوقت مین خاک یثرب کے نیچے سوتا ہی اور ایک عظیم الخلق اور یہ عظیم الخلق یعنے خلقت مین سب سے عظیم ہونا کہ یہ صفت صفدر ہی کوئی اسکی عظمت کے مقابل ٹھہر نہین سکتا ہے تغیب فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر کے اندر ہی یعنے سچی نشستگاہ مین پاس بادشاہ قدرت والے کے تبس اوصاف تن کے قابل تغیر ہوتے ہین اور روح جو باقی ہی وہ ایک آفتاب روشن ہی وہ ایسی تغیر و تبدیل ہی کہ نہ شرقی ہی نہ غربی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کی صفت مین لا شرقیۃ ولا غربیۃ فرمایا ہی آب تا وآفتاب ذرہ سے کب بیخود ہوا ہی اور شمع پر وانہ سے کب بیہوش ہوئی ہی حضرت کے جسم اطہر کو تعلق روح کے ساتھ تھا لاجرم خوب جان لے کہ تغیر ملک تن کی ہی نہ روح کی بس تن کو تغیر ہوا جیسے تعلق رنجوری کا اور خواب ورد کا جسم سے ہی اور روح اس سے پاک اور جدا ہی انہین یہ اوصاف نہین ہین روح ایسی چیز ہی کہ اول تو مین اسکے وصف کو نہین سکتا اور اگر کہون تو کون و مکان مین ہلچل پڑ جائے روباہ انکی جو مراد تن سے ہی اگر دم بھر کو آشفتہ ہوئے بیشک اسوقت شیر انکی جان کا خفتہ تھا یعنے تصرف اسکا اس روباہ پر نہ تھا اور غافل تھا ورنہ خواب سے وہ پاک ہی اور یہ عجب شیر ہی کہ اورون کا نرم کرنے والا ہی اور خشمناک بھی شیر یعنے روح آپ کو ایسا خفتہ بنا لیتی ہی کہ سارے سگ اسکو مردہ جانتے ہین ورنہ سارے عالم مین ایسا کسکا زہرہ تھا جو ضعف کی راہ سے انکی روباہ کو اسنے چھین لیجاتا روباہ وہی تن ہی نقش انکا یعنی جسم تو اس نظر سے کہ جبرئیل پر کے تھے مشاہدہ شان الٰہی مین بیہوش ہوا لیکن بحر انکا جو مراد دل سے ہی محبت کف سے پر جوش ہو گیا چنانچہ حدیث مین ہی فوضع کفہ بین کتفی ربی فوجدت بردہا بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض یس رکھی میرے رب نے ہتھیلی اپنی میرے دونون شانون مین سو پائی مین نے خنکی اپنی دو پستان مین پھر جانا مین نے جو کچھ کہ آسمانون مین ہی یا زمین مین شارح نے اس شعر کے کئی معنی اور کئی نسخے مختلف لکھے ہین اور یہ حدیث بھی لکھی ہی انتہا مین کہتا ہون جب حدیث معتبر موجود ہی تو اور کسی معنی کی کیا حاجت ہی لہذا مین نے تو اتباع حدیث ہی کا کیا اور مہر کف سے یہ مراد کہ وہ کف جو بمقتضائے مہر کے رکھی گئی آب فرماتے ہین ذات آنحضرت کی ہمہ تن کف تھی اور خدا تعالے اس مین نور بونے والا جیسے ماہ ہمہ تن کف ہی اور وہ معطی نور پاش ہی پھر اگر ظاہر کف ماہ کی نہین ہی تو نہ ہو بس یہ بیہوشی جبرئیل سے نہ تھی جبرئیل کا تو یہ حال کہ جیسے انھون نے ایک پر کھولا تھا ایسے ہی آنحضرت اگر ایک پر جلیل اپنا کھولین جو مراد ایک شمۂ اظہار سے ہی تو جبرئیل ابد تک بیہوش رہین

خیال نو کرو شب معراج جب آنحضرت سدرہ اور اُنکے مرصد سے آگے بڑہے اور جبرئیل کی جو حد تھی اُس سے گذر سکے تو جبریل رہ گئے آپ نے اُنسے کہا کہ ہین بُرکو مت میرے پیچھے چلے آؤ تو جبرئیل نے بتکرار کہا کہ تم جاؤ اب مین حریف تمھارا نہین ہون الخلاف شرح مین دَرَد کو دَو دانیت کو نیست ورنہ درکے آگے لفظ عالم ندارد ہی آزکو آر لکھا ہی اور طرفہ یہ کہ شرح اور جو دو تمنین اسوقت موجود ہین سب مین از ضیعفی تربدی جو نام دوا کا ہی کہ ہندی مین نسوت کہتے ہین لکھا ہی مجکو اس تربد کے یہان کچھ معنی معلوم نہین ہوئے لہذا مین نے اسکو رو بہی بنا لیا کہ اوپر تن کو روباہ کہا بھی ہی چنانچہ مصرع رو بہش گر کید سے الخ سو جو وہی اب جو کوئی تربد کے معنی اچھے سمجھ کے یہان ٹھیک کرلے تربد بنا وے اور نیز کف کو گف بکاف عجمی لکھا ہی قولہ باز گفتا کز پیم آؤ مایست + گفت رو زین پس مرا دستور نیست + باز گفت او را بیا ای پردہ سوز + من باوج خود نرفتم ہنوز + گفت بیرون زین حد ای خوش فر من + گر زنم پرے بسوزد پر من + حیرت اندر حیرت آمد زین قصص + بیہشی خاصگان اندر اخص + بیہشیہا جملہ اینجا بازیست + چند جانداری کہ جان پردازیست + جبرئیلا گر شریفی و رعزیز + تو نہ آن پروانۂ و آن شمع نیز + شمع چون دعوت کند وقت فروز + جان پروانہ نپرہیزد ز سوز + این حدیث منقلب را گور کن + شیر را بر عکس صید گور کن + بند کن مشک سخن پاشیت را + وا مکن انبان قلماشیت را + آن کہ بر نگذشتہ اجزاش از زمین + پیش او معکوس و قلماشیت این + لا تخالفہم حبیبی دارہم + یا غریبا نازلا فی دارہم + اعط ما شاؤا و راموا وارضہم + یا طفیلا ساکنا فی ارضہم + تا رسید و رشہر دزنانہ خوش + را دیا با مرغ بی میا ز خوش + موسیا در پیش فرعون زمن + نرم باید گفت قولا لینا + آب را در روغن چوش شا کنی + دیگدان و دیگ را ویران کنی المعنی قلماش بالضم ہرزہ و بیہودہ طاہرا یہ لفظ مخفف قل ماشیت یعنی کہہ جو کچھ تیرا جی چاہے پھر آنحضرت نے جبرئیل سے کہا اُرکو مت میرے پیچھے چلے آؤ کہا تم جاؤ مجکو آگے اجازت نہین ہی پھر آپ نے کہا کہ آ ای پردہ سوز کہ مین اپنے اوج کو ابھی نہین پہونچا ہون کہا ای خوش فر میرے اگر مین اپنی حد سے زیادہ ایک پر بھی مارون تو میرے پر جلجائین پس یہ حال جبرئیل کا تھا تو مجکو ان قصون سے جو اوپر مذکور ہوئے حیرت در حیرت ہی کہ خاصون کیسی بیہوشی جو اخص ہین ان مین کیسے ہوئی خاص مراد جبرئیل سے اخص آنحضرت اور اخص وہی ہین جو خواص کے درجے طے کیے ہوئے ہین لہذا وہ بیہوشیان جو خواص کو ہوتی ہین اخص کے سامنے سب کھیل ہین اور ایک جان نہین جتنی جانین تو رکھتا ہی سب اسپر قربان کرنے کی ہین ای جبرئیل اگرچہ تم شریف اور عزیز ہو مگر یہ بھی ہی کہ پروانہ اس شمع کے نہین ہو اس واسطے کہ شمع اپنے فروغ کے وقت پروانہ کو بلائے اور پروانہ اپنے جل جانے کے خوف سے نبچے تم اپنے پر جلجانے

سے ڈر گئے آپ فرماتے ہین یہ ایک حدیث منقلب ہی اسکو ایسے ہی دبا دے تو یہ جان لے کہ ہمہ
شیر گور کو شکار کیا کرتا ہی ایک دفعہ گور نے اسکو شکار کر لیا یہ جو تو مثل ہاشی سخن کی کر رہا ہی اُسکو
بند کر زیادہ اپنے مزخرفات کی گون مت کھول اسلیے کہ جنکے اجزا نے زمین سے تجاوز نہین کیا
ہی کی خاک مین آلودہ ہو رہے ہین یعنے اہل دنیا اُنکے سامنے یہ اُلٹی باتین اور قلماشی ہی معنی شعر
غریبہ مت خلاف کر اُنکے ای حبیب میرے بلکہ مدارا کر اُنکی اور ای غریب تو اُنھین کے گھر ہین تو اُنکو
اور دی اُنکو جو وہ چاہین اور قصد کرین اور راضی کر اُنکو ای مسافر تو اُنھین کی زمین مین آ رہتا ہی جبتک
اور مسافر مراد اپنے دل سے ہی اور جملہ خطاب اسی سے ہین جبتک تو اپنے شاہ تک پہونچے اور
عیش خوش حاصل کرے تب تک ای شہری کے رہنے والے مرغزار کے رہنے والون سے اچھی طرح
موافقت کیے جا ازین عقبے مرغزار دنیا پھر فرماتے ہین موسی جسکو فرعون زمانہ کا دیکھے اس سے
نرم بات کر چنانچہ حضرت رب العزت نے بھی حضرت موسی کو فرعون پہ بھیجنے کے وقت فرمایا
فقولا لہ قولا لینا لعلہ یتذکر او یخشے پس کہو تم دونون اے موسی اور ہارون اُس سے نرم بات شاید
وہ نصیحت مان لے یا ڈرے کسواسطے کہ کھولتے ہوئے روغن مین پانی ڈالنا ہانڈی چولہ دونونکو ویرا
کرنا ہی کہ اکثر آگ لگ اُٹھتی ہی الحلاوۃ شرح مین بند کو بمد اجزاش کو اجرش قلماشیت کو قلماشیہ
یا طعینا کوما دیگدان کے بعد واو عطف نہین لکھا ہی قولہ نرم کو لیکن مگو غیر صواب + وسوسہ مفروش
درلین الخطاب + وقت عصر آمد سخن کوتاہ کن + ایکہ عصرت عصر را آگاہ کن + گو ہی مر گلخوارہ را کہ زینہار
نرمی فاسد مکن طبعیش مدہ + نطق جان را روضۂ جانیستی + کز حروف وصوت مستغنیستی + این خس
درمیان قند زار + ای بسا کس را کہ پنہان وست خار + ظن ببر دار دور کاین گشت وبس + چون قیم
دامہر فت لبس + صورت حرف آن سر خرد ان لیقین + در زر معنی فردوس برین + ای ضیاء الحق حسام
برآر + این سر خر را ازین لطیخ زار + تا سر خر چون بردار مسلخہ + نشو دیگر باشد رش این مطبخہ + ہہ
زما صورت گری دجان ز تو + نے غلط ہم این ز تو ہم آن ز تو + المعنے عصر روزگار روزمانہ دا آخر
قح بالضم میش نر شاخدار فرماتے ہین نرم بات تو کر لیکن نہ ایسی نرم کہ نا صواب ہو اور نرم پایا
کرکے کسیکو وسوسہ مین ڈالے آپ عصر کا وقت آیا سخن کو تاہ کر دن آخر ہوا بس اے فلان
وہ شخص کہ تیرا عصر ہی اس عصر کو آگاہ کر اگر گلخوارہ ہی تو اُس سے کہ قند بہتر ہی ایسے موقع پر نرمی
فساد انگیز نہ کر اور اُسکو مٹی مت دے تو تو نطق جان کا جو کلام نفسی ہی نہ لفظی روضۂ جانی ہی
حروف وصوت سے مستغنی ہی تا جان اس مین سیر و تفرج کرے اور یہ خس جو اس قند

یہی ہی کہ مراد حرف وصوت ونقل وحکایات سے ہی انھون نے اکثر لوگون کے لیے جا نگر لگائے ہین کہ وہ
دور ہی سے دیکھ کر گمان کرتے ہین کہ یہی ہی بس اور کچھ نہین ہی اور یہ گمان کر کے پیچھے ہٹ جاتے ہین
جیسے بینڈہا دیا ہوا پیچھے پیچھے چلتا ہی تبس ان حروف کی صورت کو ایسا جان جیسا سرخر کا زمین
کہ وہ زرمعنی کا فردوس برین ہی معلوم ہوتا ہی کہ زمین سرخر رکھتے ہین سعدی نے بھی لکھا ہی شعر
یکے روستائی سقط شد خرش + علم کرد بر باک بستان سرش + آپ حسام الدین سے مخاطب ہو کے فرماتے
ہین کہ ای ضیاء الحق حسام الدین تجھکو قدرت ہی کہ اس سرخر کو ان خربزون کے کھیت سے نکالڈالے
یا اس سرخر کو جو اپنے مسلخ سے مردہ ہو کے آیا ہی تیرے مطبخ سے لطف مثنوی کا دوسرا حاصل ہو خبر آئی
ہو تو صرف صورت بنا آتی ہی مگر جان ڈالنا اسمین تیرا کام ہی پھر فرماتے ہین نہین یہ غلط ہی یہ بھی
تجھی سے ہی وہ بھی تجھی سے الخلاف شرح مین زرکو زرا او رمعنی کے بعد واو عطف بیفائدہ لکھا ہی قولہ
مثنوی صورت بود جانش توئی + ہم جہت ہم نور ارکانش توئی + بر فلک محمودی ای خورشید فاش +
بر زمین ہم تا ابد محمود باش + تا زمینی با سمائی بلند + یکدل و یک قبلہ و یک خو شوند + تفرقہ برخیزد و
شرک و دوئی + وحدتست اندر وجود معنوی + چون شناسد جان من جان ترا + یاد آرد اتحاد ماجرا +
موسی و ہارون شوند اندر زمین + مختلط خوش ہمچو شیر و انگبین + چون شناسد اندک او منکر شود منکرئیش
پردہ ساتر شود + پس شناسائی بگرداند رو + خشم گرد آید زنا شکری او + زین سبب جان نبی را جان
ناشناسا گشت وپشت پای زد + این ہمہ خواندی فرو خوان لم یکن + تا بدانی لج آن گبر کہن + پیش از آنکہ
نقش احمد فرنمود + نعت او ہر گبر را تعویذ بود + کاینچنین کس ہست تا آید پدید + از خیال روش
دل شان طپید + المعنے یہ مثنوی میری صورت ہی اسکی جان تو ہی ہی اسکی جہت اور نور اور ارکان
تو ہی جہت ای شش جہت ارکان یعنی عناصر اربعہ پس اس صورت مین تشبیہ مثنوی کی عالم سے ہی
فلک پر تو محمود ہی ای خورشید بر ملا وعلانیہ زمین پر بھی ابد تک محمود رہ تا تاثیر سے طفیل زمینی سمائی
بلند کے ساتھ ایک دل اور ایک قبلہ اور ایک خو ہو جائین کس واسطے کہ تینون امور باعث کمال
اتحاد کے ہین یعنی زمینی و آسمانی متحد ہو جائین اور یہ تفرقہ اور شرک و دوئی سب ہٹ جائے اسلیئے
کہ معنًا تو سب کے وجود مین وحدت ہی یعنے ہین تو سب ایک ہی تفرقہ سے مراد فرق اہل اسلام
جو بہتر ہین سوائے اہل سنت وجماعت کے اور شرک جیسے اہل تثلیث جو عیسیٰ ومریم وروح القدس
کو خدا کا شریک کرتے ہین دوئی ثنویت والے جو اہرمن ویزدان دو خدا بتاتے ہین اور بدون
اس قید کے بھی یعنی عام تفرقہ اور عام شرک دوئی کسواسطے کہ جب میری جان تیری جان کو پہچانتے

لگے کی کہ تو اپنے پرانے اتحاد کو ضرور یاد کریگی موسی اور ہارون اس زمین مین دونون مثل شیر وشہد کے مختلط خلط ملط ہو جائین موسی مراد حسام الدین ہارون اپنی ذات سے اور ایسے خلط ملط جو کوئی پہچان نہ سکے اگر کچھ پہچانے اور منکر ہوئے تو ہی منکری اُسکی پردہ اور ساتر ہو جائے اور جانا جائے کہ شناسائی نے اس سے منہ پھیر لیا اس غصہ سے کہ اُسنے ناشکری کی راہ مراد شناسائی سے اور ہی سبب سے جو جان کہ بدبختی اُسنے جان نبی کو نہین پہچانا ناشناسا ہو کے شناسائی پر لات ماری آپ فرماتے ہین یہ سب تو تو نے پڑھا سورہ لم یکین کو بھی پڑھ تا تجھکو معلوم ہو کہ اس گبر کہن کی

بھی تھی اسی ستیز ہا چنانچہ فرمایا لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیہم البینۃ

رسول من اللہ یتلو صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ وما تفرق الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءتہم البینۃ نہ تھے وہ لوگ کہ کفر کیا اُنھون نے کتاب والون سے اور نہ تھے کہ مشرکین یعنی یہود ونصاری وبت پرست اور اپنے دین سے جدا ہونے والے اور وعدے اتباع رسول کے کرنے والے تو آیا اُنکو بینہ کہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ سے ہے اور وہ بینہ یعنی رسول ہے اللہ کیجانب سے کہ پڑھتا ہے صحیفے پاک کذب وبہتان سے کہ اسمین کتابین مضبوط ہین اور وہ قرآن ہے جامع جمیع صحف وکتب سماویہ اور نہ متفرق تھے وہ لوگ جنکو کتاب دیگئی تھی مگر بعد اسکے کہ اُنکے پاس بینہ آیا بس قبل اس سے کہ حضرت احمد اپنی فرد شان ظاہر کرین ونعت وتعریف اُنکی ہر گبر کی تعویذ جان تھی کہ ایسا ایک شخص ہے کہ وہ ظاہر ہوگا اور اُنکی صورت کے خیال سے دل اُنکے تڑپتے تھے آخر ناشناسائی کی بدولت کسی نے عزیر کو ابن اللہ کہا کہ وہ یہود ہین اور کسی نے مسیح کو کہ وہ نصاری ہین

الخلاف شرح مین مختلط کو مختبط اور ربد کو ودہ لکھا ہے

بیان اسکا کہ اعتقاد یہود ونصاری قبل بعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ سے تھا اُنکے نام کو تعویذ جان کرتے تھے اور اُنکے ظہور کے مشتاق وخواہان تھے

قولہ سجدہ می کردند کای رب بشر + در عیان آرش ہر چہ زود تر + تا بنام احمد از ستفتحون + یاغیان شان میشدندے سرنگون + ہر کجا حرب مہول آمدی + غوث شان کراری احمد بدی + ہر کجا بیماری مزمن بدی + یاد او شان داروی شافی شدی + نقش او میگشت اندر راہ شان + در دل ودر گوش ودر افواہ شان + نقش او را کی بیابد ہر شغال + بلکہ فرع نقش او یعنی خیال + نقش او برروی دیوار ار فتد از دل دیوار خون دل چکد + آنچنان فرخ بود نقشش برو + کہ رہد دیوار در حال از دو رو + گشتہ بایکروی اہل صفا + آن دو روئے عیب مردیوار را + این ہمہ انکار وکفران زاد شان

چون درآمد سید آخر زمان + آنهمہ تعظیم و تفخیم وددداد + چون بدیدندش بصورت بر دباد المعنے
تھول بضم ہولناک غوث فریاد رس کرار تسبد یدرار و نگرداننده مزمن بالضم مرض دائمی یعنی سجدہ کرکرکے
کہتے تھے کہ اے رب بشرہ جو آنے والا ہی اُسکو جلدی ظاہر کر اور جلدی دہ جو سب جلدیون سے زیادہ ہو
اس سبب سے کہ احمد کے نام سے اور سیتفتحون سے باعث اُنکے سرنگون ہو جاتے تھے سیتفتحون سے اشارہ
ہی طرف آیہ کریمہ و لما جاءھم کتاب من عند اللہ مصدق لما معھم کانوا من قبل یستفتحون علی الذین
کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ اور جب آئی اُنکو کتاب اللہ کے پاس سے یعنے قرآن کہ تصدیق
کرنے والا ہی اُسکی جو اُنکے پاس ہی اور تھے وہ قبل اس سے کہ فتح چاہتے تھے اپنی اُس سے ان
لوگوں پر جو کافر ہوئے پس جس وقت کہ آیا وہ شخص جسکا آنا چاہتے تھے اُنکے پاس نہین پہچانا اُنھون نے
اور کفر کیا اُسکے ساتھ جہان کہین کوئی لڑائی ہولناک آجاتی تھی تو کراری احمد کی اُنکی فریاد رس ہوتی
تھی یعنی احمد ہی کو یاد کرتے تھے یا کسیکو مرض دائمی ہوتا تھا تو احمد کی یاد اُسکے حق مین داروے شفا
ہو جاتی تھی نقش یعنی صورت آنحضرت کی اُنکے ہمراہ مین دل و گوش و افواہ مین پھرتی رہتی تھی افواہ
جمع فوہ بمعنی دہن آب مقولے مولانا رح کے ہین نقش اُنکا ہر شغال دو رنگ منافق کب پاسکتا ہی بلکہ
فرع اس نقش کی یعنی خیال اور نقش تو اُنکا ایسا ہی کہ اگر روے دیوار پر پڑے تو باوصف بے جانی
کے تعشق کے مارے اُسکے دل سے بھی خون ٹپکے اور ہر چند دیوار کو دو روئی لازم ہی اور نقش اُنکا یکتا
جسکا کوئی دوسرا نہین دیوار پر پڑنے سے ایسا فرخ ہو کہ دیوار فوراً دو روئی سے چھوٹ جائے اور
وہ عیب دو روئی کا جو دیوار مین ہی اہل صفا کی یکرنگی ہو جائے اور دیوار مثل آئینہ صاف شفاف
ہو کے حامل آپ کے نقش کی نہ ہو آب پھر رجوع ہوئے اُنکے بیان کیطرف جو ظہور آنحضرت کی تمنا
رکھتے تھے اور تھے شغال صفت نہ شیر کہ جب سید آخر زمان پیدا ہوئے تو ایسا کفر و انکار اُنسے پیدا
ہوا کہ وہ تعظیم و بزرگی آپ کی اور محبت وودادسب بادھوائی کر دیا اور صورت دیکھتے ہی سب
بھول گئے قولہ قلب آتش دید در دم شد سیاہ + قلب را در قلب کے بود دست راہ + قلب میزد
لاف شواق محک + تا مرید ا نزاد را اندازد بشک + رفتہ اندر دام مکرش ناکسے + این گمان
سر بر زند از ہر خسے + کین اگر نہ نقد پاکیزہ بدی + کو بسنگ امتحان راغب شدی + ہیچ او لاف
محک دیدن زدے + یا بسنگ امتحان شوقش بدی + او محک میجوا بدا ما آن جنان + کہ نگردد
قلبئے او زان عیان + گر بگویم تا قیامت زین کلام + صد قیامت بگذرد وین ناتمام +
آن محک کہ او نہان دار د صفت + نی محک باشد نہ نور معرفت + آئینہ کو عیب را دارد نہان +

از برائے خاطر ہر قلتبان + آئینہ نبود منافق باشد او + اینچنین آئینہ را ہرگز مجو + آئینہ جو راستگوی
بے نفاق + ختم کن واللہ اعلم بالوفاق + تا کہ عین آئینت سازد خدا + کہ نمائی عرش را ہمچون سما
عرش چہ و چرخ چہ اے ذو لباب + فہم کن واللہ اعلم بالصواب + المعنی آپ ان لوگونکا وحال
ہوا جیسے زر و سیم قلب کہ جہان آگ دیکھی سیاہ ہوا اور قلبی اسکی کھلگئی پھر قلب کی راہ دل مین
کیسے ہو نہ کبھی ہوئی قلب جو شیخی اپنے شوق محک کی بڑھ بڑھ کے مارتا تھا یہ سبب تھا کہ اپنے
مریدون یعنی تابعین کو شک مین ڈالے اس سبب سے کہ اسکے دام مکر مین جو کوئی آجائے تو یہ گمان لی
ہر خس کے سر سے سر کالے کہ یہ نقد پاکیزہ کھرے ہین اگر کھوٹے ہوتے تو سنگ امتحان کیطرف کیون
راغب ہوتے کبھی ہرگز یہ شیخی محک دیکھنے کی نہ مارتے یا سنگ امتحان کیطرف شوق انکو کیون ہوتا
اور اسکا یہ حال کہ محک تو چاہتا ہی لیکن ایسی محک چاہتا ہی جس سے کھوٹا پن اسکا ظاہر نہ ہو
آپ فرماتے ہین کہ یہ کلام ایسا طول طویل ہی کہ اگر قیامت تک اسکا بیان کرون تو سو قیامتین
گذر جائین اور یہ تمام نہ ہو بس مختصر یہ ہی کہ جو محک کہ کسیکی کھونٹی صفت کو چھپائے نہ وہ محک ہی نہ نور
معرفت مثلاً آئینہ کا کام جتانے کا ہی اور وہ ہر قلتبان کی خاطر سے اسکا عیب چھپائے وہ آئینہ نہین ہی
منافق ہی دور رونہ یکرو ایسے آئینہ کو ہرگز مت ڈھونڈھ تو ایسا آئینہ ڈھونڈھ جو راست گو اور بے نفاق
ہو بس اسی پر ختم کر آگے وفاق کو اللہ ہی خوب جانتا ہی تا وہ تجکو ایسا عین آئینہ بنا دے کہ عرش کو
تو ایسا بتائے جیسے آسمان کو بتاتا ہی کوئی حائل ومانع نہ رہے پھر کہتے ہین ای دانا عرش کیا اور چرخ
کیا بس اسیکو سمجھ لے آگے جو صواب ہی اسکا اچھا جاننے والا اللہ پاک ہی ہی الخلاف شرح
مین زر وسے کو روے راست کو رست لکھا ہی

خاتمۃ الشرح

شکر مین تیرے مرے ای مستعان + کب وہان کا منہ جو کھولے کچھ زبان + جان کی کیا جان ہی کا کب
یہ دل + دست و پا بیدست و پا خوار و خجل + شکر احسان کا ترے کب ہو ادا + شکر کا جب شکر ہی
بے انتہا + شکر سے ہوتی ہی نعمت ای مجید + ہر مزیدی سے مزیدی ہر مزید + تو نے کیا جانا نہین خود
آپ کو + اور نہ دیکھا اسکے تول اور ناپکو + کیا مزیدی ہر مزیدی تجبہ کی + مثنوی کی شرح جو
تو نے لکھی + دفتر اول دوم اور تیسرا + لکھ چکا اسکی ہی تھی عون وعطا + کارسازی تھی اسی کی
کارساز + جو ہوا تجپر یہ باب راز باز + ورنہ تو کیا اور کیا تیری زبان + ہو لسان غیب کی جو ہم لسان
مثنوی کا چارمی دفتر ہی یہ + چرخ چارم کا مگر اختر ہی یہ + ہین مصنف اسکے وہ مہر علوم

نام ہی جنکا جلال الدین روم + وہ جلالی اور جمالی دو صفات + ختم ہین اونپر باقوال ثقات + ہی دم
عیسی کا ہمدم یہ سخن + مایہ و سرمایہ سر لدن + اس سخن کی ہی جہان مین اک ذکی + حضرت مریم سے
بڑھ کے مریمی + باد عیسی نے جو باندھی تھی ہوا + ہو گئے اشعار سے اسکے ہبا + شعر شعر اسکا ہی اک
عیسیٰ نفس + مردہ دل کے واسطے جان بخش وبس + بلکہ اُس سے زندگی تھی دم کی دم + اسکے
زندہ ہین قدم کے ہمقدم + بہرہ پائیگا جو اسپر بہرسے + مہر ہوگا مستنیر اس مہرسے + اُنکی تربت پر
خدایا ہر گھڑی + نور برسے جیسے ساون کی جھڑی + شرح لکھوادی ولیکن ای علیم + اُنکا صدقہ ہین
جو یہ دو دار نعیم + جنکے ہین طہ و یسین ہل اتی + اسم دو صف اور من رانی قد رای + اور اصحاب
کرام آل عظام + نام اُنکے مجھ سے سن ای نیکنام + ہین وہ بوبکر و عمر عثمان علی + فاطمہ حسنین اولاد نبی +
آسمان قرب کے سب آفتاب + تاب کیا خفاش کیسے لائے تاب + اللہ اللہ انکی قدر و منزلت +
اللہ اللہ انکا جاہ و مرتبت + رحمت حق انکی روح پاک پر + جان میری بستہ اس فتراک پر + ای
مجید حافظ آبادی مقام + جسکو پیلی بھیت کہتے ہین عوام + مجکو اپنا یاد آیا خاتمہ + جیسے اس
دفتر نے پایا خاتمہ + جانکنی کی سختیان اور بیہشی + کرب اور سکرات اور عطش و غشی + مکر شیطان
لعین کے داؤ پیچ + جس سے ہو جاتے ہین دانا ہیچ ہیچ + کرپڑی کا دام جب پھیلائے یہ +
زہر کا دانہ دکھا بہکائے یہ + وہ شہادت مجھ سے ہو آسدم ادا + یہ لعین رہ جائے منھ ہی دیکھتا +

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

رہروان بادیہ معرفت الٰہی اور سیاحان قلزم ناپیدا کنار حقائق نامتناہی خوب واقف و آگاہ ہین کہ از ابتدا
خلقت آدم تا ایندم مثنوی شریف حضرت مولوی روم قدس سرہ کا مثل و نظیر نہین ہوا اور نہ آیندہ تا قیام
قیامت ہوگا معارف و حقائق اور موشگافی اسرار مالا ینحل مین یہ کتاب برکت انتساب اپنی آپ ہی نظیر ہی
جسکی شان مین یہ بیت گواہ ہی ؎ مثنوی مولوی معنوی ٭ ہست قرآن در زبان پہلوی + یہ وہ متن متین عرفان
اور حصن حصین ایقان ہی جسکی صدہا شرحین مطول و مفصل علمای دین مبین اور دشت نوردان منازل یقین سے
یادگار ہین مگر کما ہی حقیقت مطالب مثنوی شریف پر کما حقہ کوئی مطلع نہو سکا اور ہر ایک بزرگ عالی مقام نے
بقدر استعداد اپنی عقل و فہم کے توضیح مطالب مین بانحا رشتی زور آزمائی کی پھر آخر مین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
فرمایا + بطون ابیات مثنوی شریف ایسی سہل ممتنع ہین کہ جب فہم رسا غور کرتی ہی ایک نیا مطلب ہاتھ آتا ہی
اور مبدء فیاض سے ہر ایک شارح علام اپنا اپنا حصہ جدا گانہ پاتا ہی یہی باعث ہی کہ کسی فرد بشر کو دریافت
مطالب مثنوی شریف مین ہوجوگی اسقدر شروح متعددہ کے سیری نہین ہوتی اور ہر ایک نے تحقیق اور جدید تصنیف کا

خواہان و جویان رہتا ہی فہم مطالب مثنوی شریف مین علی العموم یہ امر اور بھی سنگ راہ ہی کہ فی زماننا جو شرحین موجود ہین اور اکثر انمین سے معرض طبع مین آکر اشاعت پذیر بھی ہوئی ہین یہ سب بزبان فارسی ہین پس ظاہر ہی کہ ایسی شرح جو فیض عام نہین ہوسکتا اسلیے کہ اصحاب کم استعداد کہ انھین کا طبقہ زیادہ تر ہی دریافت غوامض ابیات مثنوی شریف مین بذریعہ عبارت فارسی شرح عاجز رہ جاتے ہین۔ اسپر طرہ یہ کہ اکثر حضرات نے اپنی اپنی شرحون مین مقامات مشکلہ یعنی ابیات معنی بند مثنوی شریف کے حل مطالب مین نہین معلوم کس مصلحت سے طریقۂ بیان بعبارت پیچیدہ اختیار فرمایا ہی جس سے ادراک معانی دائرہ الاہم فالاہم مین داخل ہوگیا ہی بعض شارحین باکمال نے اکثر ابیات مثنوی شریف کے جنکو کہ ہلوگ مشکل جانتے ہین اور انکے دریافت مطالب مین دست پاچہ رہتے ہین بفحوای المرء یقیس علی نفسہ ان ابیات کو شاید سہل تصور فرماکے اُنکے حل مطالب کو بالکل قلم انداز کر دیا ہی پس کوئی شرح ایسی نہین ہی جسمین کسی مقام پر محل اعتراض نہ ہو یا دریافت حقائق مثنوی شریف مین علی العموم کافی طور پر نفع بخش ہو۔ اور حق بھی یہی ہی کہ جس زبان مین متن ہو اسکی شرح اُس سے کمتر زبان مین جیسی عام فہم ہوتی ہی موافق متن کی زبان مین ہرگز ممکن نہین۔ اب ارباب شوق کو مژدہ ہو کہ آپ حضرات کی جملہ مشکلین رفع ہوگئین اور اعتراضات اُٹھ گئے اور شاہد مقصود سے ملاقات ہوگئی یعنی ملک العلما سند الفضلا مرشد سالکان منازل عرفان جناب مولوی عبد المجید خان صاحب ساکن پیلی بھیت نے کمال جانفشانی اور عرقریزی سے مثنوی شریف کی بزبان اردو عام فہم نہایت سلیس کمال تحقیق سے شرح فرمائی اور نام اسکا بوستان معرفت رکھا فی الحقیقت اس مصنف علام و فہام نے وہ کار نمایان کیا ہی کہ قابل قدر صاحبان علم دوست ہی۔ اول تو یہ شرح بالاستیعاب ہی یعنی کوئی بیت مثنوی شریف کی حل مطالب سے باقی نہین ہی دوسرے طرز اس شرح کا نہایت عمدہ ہی یعنی پہلے ابیات مثنوی شریف کے لکھے ہین بعدہ جس قدر ابیات لکھے ہین اُنکے لغات کا بیان کیا پھر اُنکے مطالب کو نہایت صاف طور سے ظاہر کر دیا پھر اُن اشعار کا لفظی ترجمہ تبدیح لکھا پھر اختلاف نسخ اور اختلاف شارحین کو بیان کر کے راجح و مرجوح کو بیان فرما دیا پھر اپنا اجتہاد ظاہر کر دیا۔ غرضکہ صدہا اشعار جنکی آجتک تحقیق پوری طور پر نہ ہوئی تھی اور اُنکے معانی مین شبہہ باقی تھا اس شرح نادر کے دیکھنے سے اُنکے معانی اصلی آئینہ ہوگئے۔ یہ بھی واضح ہو کہ موافق مثنوی شریف کے اس شرح کے بھی چھہ دفتر ہین چنانچہ تین دفتر تمام ہو کر شائع ہوچکے ہین اب یہ دفتر چہارم معرض طبع مین آکر نذر ناظرین با تمکین ہوتا ہی پس الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ دفتر چہارم بوستان معرفت شرح مثنوی مولوی روم بار دوم بہ اہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع نامی و گرامی مشہور نزدیک و دور مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ ماہ اگست ۱۹۱۴ء مطابق ماہ رمضان ۱۳۳۲ھ حلیۂ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر حمائل گلوے خاص و عام ہوا۔

اعلان۔ حق تصنیف و تالیف اس شرح کا بحق نولکشور پریس محفوظ ہی کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائین

نام کتاب	قیمت
رسالہ شرافت۔ مولفہ منشی نادر حسین عزیز نگرامی	۵ر ب
کنز الاسرار ترجمۂ اُردو نظم مثنوی شاہ بو علی قلندر	
قدس سرہ ہم وزن مثنوی از مولوی سید غلام حیدر خان	۱ر
چشمۂ فیض نظم ترجمۂ اُردو پندنامہ عطار کلام	
عارف کامل حضرت شیخ فریدالدین قدس سرہ۔	
از مولوی عبدالغفور خان بہادر۔	۱ر۶ ۹
مثنوی الکلام معروف بہ جواہر بےنظیر مصنفہ حضرت	
محمد بےنظیر شاہ صاحب قادری۔	عہ ر پ
کشف الاسرار۔ اُردو ترجمہ بیاپشنید مترجمہ	
راجہ راجیسور راؤ صاحب اصغر۔	۱ر۶ ۹
حدیقۃ الاخلاق۔ اُردو ترجمہ بیاپسند مترجمہ	
راجہ راجیسور راؤ صاحب اصغر۔	۱ر پ
مذاق العارفین ترجمہ احیاء علوم الدین عربی	
ہر چہار جلد کامل در دو جلد کاغذ سفید ولایتی۔	عـہ پ
ایضاً حسب مراتب مذکورہ کاغذ معمولی ہر چہار مجلد	عـہ پ
گلشن سروری نظم میں تہذیب و اخلاق کا	
بیان مؤلفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔	۲ر۶ ۹
اکسیر ہدایت ترجمہ اُردو کیمیائے سعادت	
جامع شریعت و حقیقت مترجمہ مولوی فخرالدین احمد۔	۶ر پ
نصیحت نامہ۔ اسم باسمی مترجمہ دیبی پرشاد	۵ر پ
ترجمۂ رشحات مترجمہ مولانا ابوالحسن فرید آبادی۔	عہ ر پ
تہذیب احسانی مولفہ حکیم احسان علی۔	
مجموعۂ توحید۔ از شاہ عبدالصمد عرف ... خان	
شامل چار رسالہ (۱) الف بے و جیم (۲) مجن (۳)	

نام کتاب	قیمت
مثنوی اللہ نام جپورے (۴) پریم نامہ شاہ ولی۔	۱ر۳ ۹
تحفۃ العاشقین۔ رموز تصوف از شاہ عبدالصمد	۱ر۳ ۹
اسرار الحروف ہندی۔ از فتح علی شاہ	
قادری بطور تصوف۔	۲ر
رہبر راہ حق۔ مجموعہ فراہم کردہ حاجی زردار خان	
صاحب سیزدہ رسالہ (۱) رہبر راہ حق (۲)	
رسالہ مرغوب القلوب از حضرت شمس تبریز (۳)	
مثنوی شاہ بو علی قلندر (۴) مثنوی بے سر نامہ عطار	
(۵) مثنوی چشم بکشا (۶) پریم نامہ شاہ ولی (۷)	
مثنوی اللہ نام جپورے (۸) مجن از حضرت	
شاہ عبدالصمد (۹) الف بے و جیم (۱۰)	
تحفۃ العاشقین (۱۱) مثنوی حضرت شیخ بہلول	
(۱۲) رموز الحقیقت (۱۳) ترجیع بند عارف	۹ر
اُردو ترجمہ ریاض رضوان شرح گلستان فارسی	
یہ شرح مشہور و معروف از تصنیفات مولانا	
ریاض علی مروج درس و تدریس طلبہ ہے کہ جسکا	
ترجمہ مولانا ابوالحسن صاحب فرید آبادی نے	
بعبارت فصیح اُردو فرمایا۔	۹ر
پند نامۂ وحید مصنفہ منشی واحد علی وحید۔	۲ پائی
مجموعۂ تصوف تصنیف حقائق آگاہ شیخ برہان صاحب	۲ر
مخزن الانوار ترجمہ گنج الاسرار از مولوی محمد یوسف علی	۸ر
بودھ پرکاش مصنفہ منشی شیو دیال سنگھ۔	۵ر
نبہات منظوم عربی با ترجمہ اُردو نثر	
و نظم از شیخ احمد بن علی۔	۶ر

نام کتاب	قیمت
گلدستہ جنان اردو شرح بسیط گلستان سعدی از سید رزاق بخش	عہ
مثنوی سحر [illegible] از [illegible] شاہ [illegible]	۵ر
پندنامہ حبیبی [illegible]	۹ پائی
مشارق الانوار معروف بہ گلدستہ [illegible]	
[illegible] مولوی غلام رسول	۸ر
گلبن دانش ترجمہ [illegible]	ار

کتب تصوف فارسی

نام کتاب	قیمت
دیوان خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی محررہ [illegible] منشی شمس الدین [illegible] کاغذ سفید	سہ ب
دیوان حافظ جدید الطبع کاغذ سفید و حنائی	۱۳ر
ایضاً متوسط قلم محررہ منشی [illegible] کاغذ سفید	۱۵ر ب
ایضاً کاغذ سفید و حنائی	۱۰ر
انیس الارواح از حضرت شیخ معین الدین چشتی	ار ۹
کلمۃ الحق از شاہ عبدالرحمن مع شرح [illegible] نور اللہ در بیان وحدت وجود مع دلائل [illegible]	۵ر
مکتوبات جوابی شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رح	۲ر ۹
مکتوبات حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رح	۱۰ر
مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	عہ
مطلع الانوار نظم از طوطی ہند امیر خسرو دہلوی محشی مولانا ابو الحسن فرید آبادی	۷ر
حدیقہ حکیم سنائی معروف بہ الٰہی نامہ مع شرح [illegible]	

نام کتاب	قیمت
موسوم بمرآۃ [illegible] مولانا عبداللطیف [illegible] کاغذ سفید گندہ	[illegible]
ایضاً کاغذ حنائی	[illegible]
گلشن اسرار [illegible] از مولوی انور علی	ار
کیمیائے سعادت از امام غزالی معروف متداول	[illegible]
ہدایۃ المومنین رسالہ در بیان بیعت [illegible] از مولانا معین الدین صاحب	ا
مطالب رشیدی از حضرت شاہ [illegible] قلندر قدس سرہ	۱۰
رسالہ معرفۃ السلوک از حضرت شاہ محمود [illegible]	
نفحات الانس مع حواشی مفید از ملا عبدالرحمن جامی	[illegible]
انوار الرحمن ملفوظات از مولانا شاہ عبدالرحمن جدید الطبع	عہ
لمعات الانوار معروف بہ ہدایۃ المحامد مولفہ حضرت شاہ محمد مہدی	۲ر
نغمۂ عشاق قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے از مولوی نور اللہ مرحوم	۸ر
مصباح الہدایۃ ترجمہ عوارف از حضرت شاہ محمود کاشانی	۱۱ر
فوائد سعدیہ از قاضی ارتضیٰ علی خان [illegible]	۱۲
پندنامہ عطار از حضرت شیخ فریدالدین	ار
تذکرۃ اللٰہی احوال شاہ مظفر علی قدس سرہ از مولانا ابو الحسن صاحب فرید آبادی	۵ر